بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

منظر ایلیاء Shia Books PDF

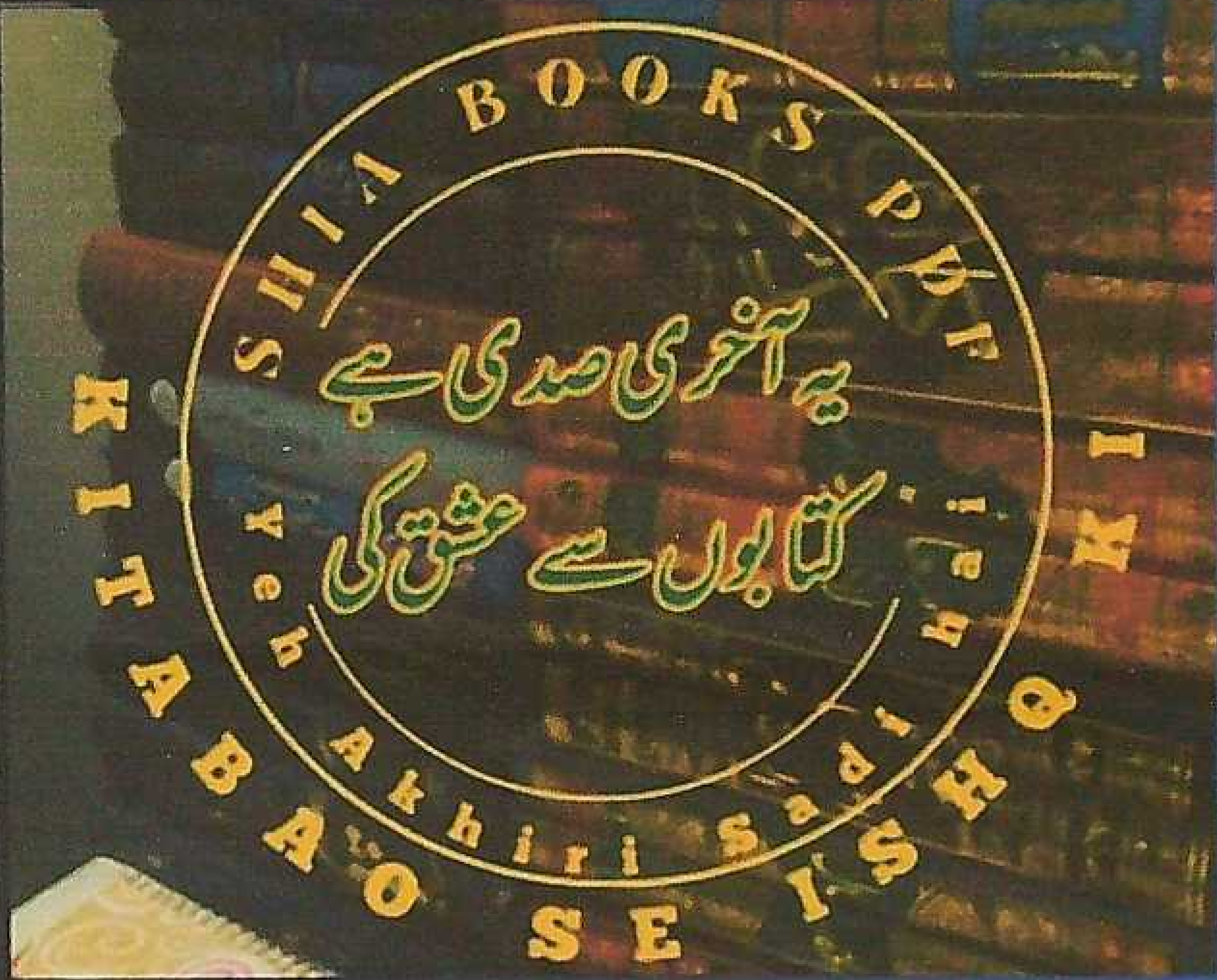

MANZAR AELIYA
9391287881
HYDERABAD INDIA

شرح حدیث شریف کساء

تالیف

علامہ فیض اللہ ویسی

ترجمہ

سید فواد حیدر کاظمی

۲

شرح

حدیث شریف کساء

(جلد دوم)

مؤلف

فیض اللہ ویسی

مترجم

سید فواد حیدر کاظمی

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب	:	شرح حدیث شریف کساء۔۔ (جلد دوم)
مؤلف	:	فیض اللہ ویسی
مترجم	:	سید فواد حیدر کاظمی
پروف ریڈنگ	:	سیدہ افشین زہرا رضوی
ڈیزائننگ	:	حیدری ویژنز
کمپوزنگ	:	سید وسیم حیدر نقوی، ملتان
سال اشاعت	:	فروری 2022ء
تعداد	:	500
ہدیہ	:	=/2500 روپے (جلد اول+دوم سیٹ)

SABEEL E SAKINA
PAKISTAN

All rights reserved. This book or any portion thereof may not be reproduced or used in manner whatsoever without the express written permission of the publisher except for the use of brief quotations in a book review.

ST-1/B, Block 6, Federal 'B' Area,
Karachi (75950) - Pakistan
+93 (0) 333 3589 401
Office No. F-28 Al Latif Center,
Main Boulevard Gulberg, Lahore - Pakistan
+92 (0) 321 4664 333
www.ziaraat.com
webmaster@ziaraat.com fb.com/ziaraatdotcom
whatsapp online bookstore
+92 (0) 348 8640 778

انتساب

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:

يَا فَاطِمَةُ إِيتِينِي بِالْكِسَاءِ الْيَمَانِيِّ فَغَطِّينِي بِهِ

یہ کتاب

شفائے جسدِ محمدؐ الاطہر

حجابِ حجاب الاکبر

صدفِ حقیقتِ الکوثر

عظیم خاتونؑ کی عظیم چادر "کساء" کے نام

فہرست مضامین

عنوان	صفحہ نمبر
فہرست	05
شعریات	18
جملہ: انھم منی وانا منھم	19
پہلا مورد	19
دوسرا مورد	20
تیسرا مورد	20
چوتھا مورد	21
پانچواں مورد	21
چھٹا مورد	21
اہل بیت علیہم السلام کی شان میں روایات	22
عترت اور امت کے درمیان فرق	49
پہلی آیت	56
دوسری آیت چننے، منتخب کرنے کے معنی میں	56
تیسری آیت	56
چوتھی آیت	58
پانچویں آیت	60
چھٹی آیت	63

❖ ساتویں آیت 69
❖ آٹھویں آیت 73
❖ نویں آیت 76
❖ دسویں آیت 76
❖ گیارہویں آیت 77
❖ بارہویں آیت 78
❖ تیرہویں آیت 79
❖ وجوب محبت ومودت اہل بیت علیہم السلام 80
❖ محبت پنجگانہ 83
❖ اوّل 83
❖ دوم 83
❖ سوم 83
❖ چہارم 84
❖ پنجم 84
❖ آیہ مودت کے ذیل میں 84
❖ تسلسل حدیث کساء 92
❖ لفظ "جعل" قرآن میں 92
❖ لغت صلواتک 93
❖ صلوٰۃ اور صلوات قرآن میں 93
❖ برکت قرآن میں 93
❖ غفران قرآن میں 94
❖ رضوان قرآن میں 95
❖ بحث فقہی صلوات 95

❖ مذاہب خمسہ کا نظریہ تشہد میں 97
❖ قسم اوّل 97
❖ قسم دوم 97
❖ تشہد کے الفاظ اور صیغے مختلف مذاہب کی رو سے 97
❖ امامیہ 97
❖ حنفی 98
❖ مالکی 98
❖ شافعی 98
❖ حنبلی 98
❖ نظر فقہاء شیعہ 99
❖ نظر مرحوم محقق حلی "شرائع الاسلام" میں 99
❖ نظر سید محمد کاظم یزدی 100
❖ تفسیر آیہ شریفہ 102
❖ صلوات کا ثواب اور اس کو اپنے کاموں میں لانا 106
❖ کلمات برکات، رحمتک، غفرانک اور رضوانک کی وضاحت 108
❖ اہل بیت علیہم السلام امن وامان اور برکات کا سبب ہیں 112
❖ لغت غفران 116
❖ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کے لئے طلب مغفرت کرتے ہیں 117
❖ روایات 120
❖ رضوان من اللہ کیا ہے؟ 127
❖ سورہ آل عمران آیت ۱۵، اور سورہ توبہ آیت ۷۲ کے ذیل میں 127
❖ سورہ توبہ کی آیت ۷۲ کے ذیل میں 127
❖ سورہ آل عمران کی آیات ۱۶۲۔۱۷۴ کے ذیل میں 131

❖ روایات	133
❖ وہ چیزیں جو اللہ عزوجل کے غفران اور رضوان کا سبب بنتی ہیں	137
❖ وہ چیزیں جو اللہ عزوجل کی بخشش کا سبب بنتی ہیں	138
❖ وہ چیزیں جو برکت کا سبب بنتی ہیں	139
❖ تسلسل حدیث کساء	143
❖ ذھب قرآن میں	143
❖ لغت عنہم	144
❖ لغت رجس	145
❖ لفظ "رجس" قرآن میں	145
❖ طہر قرآن میں	145
❖ تشریح وتوضیح	146
❖ معنی رجس اور عصمت	149
❖ کیا مندرجہ بالا مطلب مافوق عصمت پر دلالت رکھتا ہے	150
❖ طہارۃ وتطہیر	151
❖ آیہ تطہیر	153
❖ اس آیت کی مفردات میں تحقیق	153
❖ لغت انما	153
❖ لغت لیذھب	155
❖ لغت رجس	156
❖ لغت اہل البیت علیہم السلام	157
❖ اقوال مفسرین آیہ تطہیر کے بارے میں	162
❖ شان نزول آیہ تطہیر	167
❖ روایات آیہ تطہیر کے بارے میں	168

❖ عصمت انبیاء علیہم السلام	192
❖ پہلی دلیل	193
❖ دوسری دلیل	193
❖ تیسری دلیل	194
❖ چوتھی دلیل	194
❖ پانچویں دلیل	195
❖ چھٹی دلیل	195
❖ ساتویں دلیل	196
❖ آٹھویں دلیل	196
❖ نویں دلیل	196
❖ سہو ونسیان انبیاء علیہم السلام کا جواب	202
❖ روایات عصمت انبیاء علیہم السلام کے بارے میں	203
❖ پہلا سبب (حرص)	224
❖ دوسرا سبب (حسد)	224
❖ تیسرا سبب (غضب)	224
❖ چوتھا سبب (شہوت)	224
❖ وہ روایات جن میں عصمت کا لفظ آیا ہے	227
❖ جملہ حدیث کساء سے	232
❖ تسلسل حدیث کساء	240
❖ لغت ملائکہ	240
❖ کلمہ ملائکہ قرآن میں	241
❖ سکان قرآن میں	242
❖ لغت سماوات	242

- سماء قرآن میں 242
- خلق قرآن میں 243
- بناء قرآن میں 243
- ارض قرآن میں 244
- مدحیہ قرآن میں 244
- قمر قرآن میں 244
- نور و منیر قرآن میں 245
- شمس قرآن میں 245
- ضیاء قرآن میں 246
- فلک قرآن میں 246
- یدور قرآن میں 247
- بحر قرآن میں 247
- یجری قرآن میں 248
- فلک قرآن میں 248
- یسری قرآن میں 248
- خمس قرآن میں 249
- تشریح وتوضیح مطالب 249
- ملائکہ کے بارے میں دو طرح کے سوالات پیش آتے ہیں 253
- اوّل 253
- دوم 253
- ملائکہ کی خصوصیات 254
- روایات 258
- کیا ملائکہ افضل ہیں یا انبیاء علیہم السلام؟ 287

- عبارت "یاسکان سماواتی" 290
- آسمانوں کے موجودات 290
- عبارت "إنّي ما خلقت سماء مبنية" 291
- توصیف آسمان امیر المومنین علیہ السلام کی نگاہ میں 293
- طبقات آسمان 297
- زمین کا بچھانا: وَلَا أَرضاً مَدحِيَّةً وَلَا قَمَراً مُنِيراً وَلَا شَمساً مُضِيئَةً 298
- زمین بچھانے کے بارے روایات 299
- باب خلقت آسمان و زمین میں روایات 306
- سات آسمان اور ان کے رنگ 318
- عدد "سات"، اس کی حقیقت اور نام رکھنا 320
- آیات 321
- زمین کی ماہیت اور تقرب کا تخمینہ (اندازہ) 322
- جاذبہ و طبقات زمین 322
- شمس و قمر اور ان کے احوال اور ان کی صفات والیل والنہار اور ہر وہ جو ان کے متعلق ہے 323
- چاند کے قریب ہونے کا تخمینہ اور اس کی ماہیت 329
- سورج اور چاند کے سات طبقے ہیں 330
- تشریح وتوضیح (مطلب) 331
- عظمت منظومہ شمسی 333
- اس نظام شمسی کے دوسرے افلاک میں ۹ ستارے ہیں 334
- اوّل: عطارد 334
- دوم: زہرہ 334
- سوم: زمین 334

❖ چہارم: مریخ 335
❖ پنجم: مشتری 335
❖ ششم: زحل 336
❖ ہفتم: یورینس Uranus 336
❖ ہشتم: نیپچون Neptune 337
❖ نہم: پلوٹو Pluto 337
❖ عجیب ستارہ "شعریٰ" 338
❖ ستاروں کی قطار کہکشاں 338
❖ نوری سال اور نجوم کی بحث 339
❖ عبارت "ولا فلکا یدور" 341
❖ فلک کے برج ۱۲ ہیں 341
❖ عبارت "ولا بحرا یجری ولا فلکا یسری" 345
❖ یہ دس چیزیں زندگی بشر میں اہم کردار ادا کرتی ہیں 345
❖ کشتی کی منظم حرکت کے لئے ۴ مطالب (عناصر) لازم ہیں 351
❖ تسلسل حدیث کساء 353
❖ امن قرآن میں 353
❖ لغات جبرائیل وجبرئیل وجبریل 354
❖ جبرئیل قرآن میں 354
❖ نبوت قرآن میں 354
❖ رسل قرآن میں 355
❖ بعل قرآن میں 356
❖ تشریح وتوضیح 357
❖ روایات 358

❖ فضائل ومناقب اصحاب کساء روایات سے 367
❖ تسلسل حدیث کساء 407
❖ ہبوط قرآن میں 407
❖ سادس قرآن میں 408
❖ تسلسل حدیث کساء 409
❖ تشریح وتوضیح مطالب 410
❖ قابل غور 411
❖ قسم فقہ میں 415
❖ قسم کھانے کی شرائط 416
❖ اول 416
❖ دوم 416
❖ سوم 416
❖ چہارم 416
❖ پنجم 417
❖ قسم روایات واخلاق میں 417
❖ تمام قابل احترام چیزوں اور ہستیوں کی قسم 420
❖ وہ قسم جو ہمیشہ حرام ہے 421
❖ جھوٹی قسم سے توبہ 423
❖ اولاً 423
❖ ثانیاً 423
❖ اقسام قسم روایات کی نگاہ میں 424
❖ جبرئیل وکیفیت صدور وحی 424
❖ حکم قرآن امانات لوٹانے کے بارے میں 429

❖ امانت لوٹانے کی روایات 431
❖ حکایات 435
❖ امانت مہم تر 444
❖ تسلسل حدیث کساء 447
❖ خبر قرآن میں 448
❖ جلس قرآن میں 448
❖ فضل قرآن میں 448
❖ لغت نبی 449
❖ نبی قرآن میں 449
❖ بعث قرآن میں 449
❖ اصطفاء قرآن میں 450
❖ نجینا قرآن میں 450
❖ لغت محفل 450
❖ لغت شیعتنا 451
❖ شیعہ قرآن میں 451
❖ حب قرآن میں 451
❖ زل قرآن میں 452
❖ حف قرآن میں 452
❖ تفرق قرآن میں 453
❖ فوز قرآن میں 453
❖ کعب قرآن میں 453
❖ تشریح وتوضیح مطالب 454
❖ اجتماع کی اقسام 454

❖ اچھی مجالس (اجتماع) 457
❖ اس مطلب کی حقانیت پر تاکید 459
❖ عبارت "واصطفانی بالرسالة نجیا" 460
❖ سورہ آل عمران، آیت ۳۳ کے بارے میں 460
❖ کلمہ نجیا 464
❖ اللہ عزوجل کے رسول اللہ کے ساتھ "نجوا" کے کچھ نمونے 465
❖ جملہ "خبرنا ھذا" 466
❖ یہ ہم نشینی ملائکہ کی خوشی کا سبب ہے 470
❖ استغفار ملائکہ 471
❖ ملائکہ کس کے لئے طلب مغفرت کرتے ہیں 472
❖ علی علیہ السلام اور ان کے شیعہ کامیاب ہیں 474
❖ شیعیان علی علیہ السلام کامیاب ہیں 477
❖ عقائد شیعہ 480
❖ اعتقاد اہل عامہ 481
❖ شیعہ کی پیدائش سند قرآن کے ساتھ 483
❖ تائید تشیع بلسان وحی 484
❖ فضائل الشیعہ روایات کی نگاہ میں 485
❖ تسلسل حدیث کساء 509
❖ تشریح وتوضیح مطالب 509
❖ ثواب رفع ہم وغم وکشف کرب اور مومنین کی حاجتیں پوری کرنا 509
❖ موضوع سوم
اصحاب کساء سے توسل 515
❖ اہل بیت سے توسل قرآن کی سند رکھتا ہے 517

❖ لغت وسیلہ	517
❖ وسیلے کے شرعی اور اصطلاحی معنیٰ	517
❖ وہابیت کے شبہات کے جواب	518
❖ بعنوان نمونہ	518
❖ آیہ توسل اور اس کی تفسیر	523
❖ عروۃ الوثقیٰ کون ہیں؟	524
❖ حبل اللہ کون ہیں؟	526
❖ دُعائے توسل	526
❖ روایات توسل کے بارے میں	528
❖ خطبہ: ۱۱۰	528
❖ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد علیہم السلام کی برکت سے آتش جہنم سے نجات پائے گا	529
❖ وسیلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت میں کیا ہے؟	530
❖ توسل انبیاء علیہم السلام پنجتن پاک علیہم السلام سے	534
❖ آدم علیہ السلام نے پنجتن علیہم السلام کے احترام کی وجہ سے نجات پائی	534
❖ توسل حضرت زکریا علیہ السلام پنجتن علیہم السلام پاک سے مشکلات کے وقت	536
❖ حضرت سلیمان علیہ السلام پنجتن علیہم السلام سے متوسل ہوئے	538
❖ سبب نجات کشتی نوح علیہ السلام	539
❖ ملائکہ کا توسل اہل بیت علیہم السلام سے	541
❖ آل عباء علیہم السلام سے توسل کے واقعات	544
❖ ایک بہت بڑے شہر کی نجات پانا عزاداری کے واسطے سے	545
❖ لکنت زبان کا علاج	545
❖ امام حسین علیہ السلام کی برکت سے عذاب سے نجات پائی	546

❖ قفل بی بی سیدہ سلام اللہ علیہا کے نام مقدس سے کھل جاتا ہے	547
❖ زیارت عاشورہ رفع بلا ہے	548
❖ ایک مسیحی جوان کی بلڈ کینسر سے شفاء	549
❖ عجیب قصہ قبرستان میں	550
❖ ایک ارمنی کا حدیث کساء کی برکت سے مسلمان ہونا	553
❖ حدیث کساء پڑھنے سے بچے کی شفاء	554
❖ کینسر کے مریض کو شفاء	555
❖ حاجت کا پورا ہونا اور حدیث کساء کو نظم میں لانا	556
❖ منظوم حدیث کساء سننے سے فالج سے شفاء	556
❖ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے مصائب اصحاب کساء کی یاد آوری	558
❖ **موضوعِ چہارم**	565
اصحابِ کساء کی شان میں اہلِ تسنن کی روایات	567
❖ بحث حدیث کساء کی تکمیل کے لئے چند امثال	577
❖ حسن ختام	589
❖ یادداشت	590
❖ یادداشت	591
❖ یادداشت	592

شعریات

وہ دبکدہ ہوا دیوانے کے ہاتھ کا سلاح
تاکہ تجھ سے ہو راضی عدل و صلاح

اس کے ہاتھ میں اسلحہ ہے عقل نہیں
پہنچے گی تکلیف اسے کہیں نہ کہیں

بد تمیز کو علم و فن سکھائے ہیں
ایسے ہے جیسے راہزن بنائے ہیں

تلوار دینا کسی مست کے ہاتھ میں
تو وہ جاہل فتنہ لائے گا ساتھ میں

بے وقوف لے گر علم و مال و جاہ و قرآن
تو فتنوں سے کر دے گا تباہ سارا جہان

جملہ:۔"انہم منی وانا منہم"۔

ممکن ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان سے چند چیزیں مراد ہوں۔

"پہلا مورد":۔

ان کی خلقت سبب خلقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خلقت ان کے سبب ہے۔اس ضمن میں بہت سی روایات ہیں۔من جملہ روایت لولاک۔

عن جابر ابن عبداللہ الانصاری یا أَحْمَدُ! لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْأَفْلَاكَ، وَلَوْلَا عَلِيٌّ لَمَا خَلَقْتُكَ، وَلَوْلَا فَاطِمَةُ لَمَا خَلَقْتُكُمَا۔[1]

"جابر بن عبداللہ انصاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل فرمایا: اللہ عزوجل نے فرمایا:
یا احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگر آپ نہ ہوتے میں افلاک (زمین آسمان ستارے) کو خلق نہ کرتا۔
اگر علی علیہ السلام نہ ہوتے آپ کو خلق نہ کرتا۔
اگر فاطمہ سلام اللہ علیہا نہ ہوتیں آپ دونوں کو خلق نہ کرتا۔
اگر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ ہوتے اللہ عزوجل افلاک کو خلق نہ کرتا"۔

کسی نے بھی زندگی نہیں پائی مگر یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل بیت رسول علیہم السلام کی وجہ سے۔اگر علی علیہ السلام نہ ہوتے اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خلق نہ کرتا۔اگر بی بی سیدہ سلام اللہ علیہا نہ ہوتیں اللہ عزوجل ان دونوں ذات مقدسات کو خلق نہ کرتا۔اگر علی علیہ السلام نہ ہوتے قیامت تک بی بی سیدہ سلام اللہ علیہا کا کفو نہیں ہوتا"۔

دوسرے الفاظ میں کہیں تمام مخلوق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مولا علی علیہ السلام اور بی بی سیدہ سلام اللہ علیہا کے بغیر ناقص ہے۔

---

[1] عوالم العلوم، ج ۱۱ ص ۲۶

اللہ عزوجل کبھی مخلوق کو خلق نہ کرتا کیونکہ حضرات معصومین علیہم السلام اس دنیا کی خلقت کا سبب ہیں۔
اللہ عزوجل کوئی بھی چیز خلق نہیں کرتا مگر یہ کہ وہ کامل ہو، اگر خلقت ناقص ہو وہ لغو اور بیہودہ ہے اور یہ اللہ عزوجل کے مقصد میں نقص ہوگا
اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ ہوتے کون ومکاں بھی ناقص تھے۔

"دوسرا مورد":۔

رسول اللہ کے اس قول کے معنی جو فرمایا:

حُسَيْنٌ مِنِّي وَ أَنَا مِنْ حُسَيْنٍ [1]

"بیشک حسین علیہ السلام ولادتاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہیں اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسین علیہ السلام سے ہیں"۔
شاید اس کا مقصود یہ معنی ہے کہ بقائے دین اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امام حسین علیہ السلام کی وجہ سے ہے۔
شاعر نے امام حسین علیہ السلام کی زبان سے ایک شعر پڑھا ہے:

إن کان دین محمد لم یستقم الا بقتلی یا سیوف خذینی [2]

"اگر دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے قتل کئے بغیر قائم نہیں رہتا، اے تلوارو! آؤ مجھے قتل کرو"۔
کہا گیا ہے:

الاسلام محمدی الوجود حسینی البقا [3]

"اسلام کی بنیاد وجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے لیکن بقاء امام حسین علیہ السلام ہیں"۔
یعنی اگر امام حسین علیہ السلام نہ ہوتے دین وسنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبر بھی نہ ہوتی۔

"تیسرا مورد":۔

اس جملہ سے منظور جو فرمایا:

حُسَيْنٌ مِنِّي وَ أَنَا مِنْ حُسَيْنٍ وانھم منی وانا منھم تسبیب.

1۔ بحار الانوار، ج ۴۳ ص ۲۷۱ ب ۱۲ ح ۳۵
2۔ المجالس الفاخرہ، ص ۹۵۔ شاعر شیخ محسن اب الحب شعرائے کربلا
3۔ من فقہ الزہراء، ج ۱ ص ۱۷۸

(ایجاد وسبب) ہے اصل خلقت میں۔

"چوتھا مورد":۔

اعتبار دنیوی اور مکان دنیوی قلوب اور افکار میں انہوں نے جو بھی کیا نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے کیا۔
اہل بیت علیہم السلام کی قربانیاں جو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کی راہ میں دیں اور ان کے دین پر اپنی جانیں فدا کیں۔

"پانچواں مورد":۔

یہ عبارت مشہور ومعروف ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہل بیت علیہم السلام کے ساتھ بہت زیادہ محبت کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا میں مصائب، رنج والم اور آزار دیکھے۔ صرف اس وجہ سے کہ اہل بیت علیہم السلام نے دیکھے اور ان کے فائدے میں فائدہ دیکھا۔
اس جملہ کی مانند جو ایک بادشاہ رعایا سے کہتا ہے۔ میں تم سے ہوں اور تمہاری طرف ہوں۔
اور یہ جملہ "انھم منی وانا منھم"۔ پچھلے جملے کی تاکید کرتا ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرب کی شدت کی وجہ سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل بیت علیہم السلام کے درمیان اوضح من الشمس ہے۔
اور وہ تجلی ہوگا قرب مادی نسبی اور قرب روحی معنوی اور فکری میں اور قرب منشاء میں کیونکہ یہ سب ایک نور ہیں۔ جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

يَا عَلِيُّ، خَلَقَ اللَّهُ النَّاسَ مِنْ أَشْجَارٍ شَتَّى، وَ خَلَقَنِي وَ أَنْتَ مِنْ شَجَرَةٍ وَاحِدَةٍ [1]

"چھٹا مورد":۔

اگر خلقت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ ہوتی خالق کی خلقت کمال اور تمام نہ ہوتی اور کلا خلقتِ خداوند ناقص ہوتی۔

1۔ بحار الانوار، ج ۱۵ ص ۲۰ ب ۱ ح ۳۰

پس اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ ہوتے خداوند مخلوق کو خلق نہ کرتا۔[1]

"اہل بیت علیہم السلام کی شان میں روایات":۔

(۱)۔ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : أَرْبَعَةٌ أَنَا الشَّفِيعُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَوْ أَتَوْنِي بِذُنُوبِ أَهْلِ الْأَرْضِ مُعِينٌ لِأَهْلِ بَيْتِي وَ الْقَاضِي لَهُمْ حَوَائِجَهُمْ عِنْدَمَا اضْطُرُّوا إِلَيْهِ وَ الْمُحِبُّ لَهُمْ بِقَلْبِهِ وَلِسَانِهِ وَ الدَّافِعُ عَنْهُمْ بِيَدِهِ ۔[2]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

۴ گروہ کا قیامت میں شفیع ہوں۔ اگرچہ سب اہل زمین کے گناہ میرے پاس لائیں۔

۱۔ میرے اہل بیت علیہم السلام کی مدد کرنے والے۔

۲۔ جب میرے اہل بیت علیہم السلام بیچارے ہوجائیں اس وقت ان کی حاجت پوری کرے۔

۳۔ وہ جوان کو دل وزبان سے محبت کرے۔

۴۔ وہ جو ہاتھوں سے ان کا دفاع کرے"۔

(۲)۔ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : لَا تَزُولُ قَدَمَا عَبْدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ أَرْبَعٍ عَنْ عُمُرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ وَ عَنْ شَبَابِهِ فِيمَا أَبْلَاهُ وَ عَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَ فِيمَا أَنْفَقَهُ وَ عَنْ حُبِّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ ۔[3]

"امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

قیامت میں کوئی بھی شخص قدم نہیں اٹھائے گا مگر یہ کہ اس سے چار سوال ہوں۔

۱۔ اپنی عمر کو کس راستے میں گزارا؟

۲۔ اپنی جوانی کو کہاں صرف کیا؟

۳۔ مال کہاں سے لیا اور کہاں پر خرچ کیا؟

۱۔ من فقہ الزہراؑ، ج ۱ ص ۱۷۸

۲۔ خصال، ج ۱ ص ۱۸۹

۳۔ خصال، ج ۱ ص ۲۳۲

۴۔ اور ہماری محبت کو پروان چڑھایا یا نہیں؟"

(۳)۔ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : مَنْ لَمْ يُحِبَّ عِتْرَتِي فَهُوَ لِإِحْدَى ثَلَاثٍ إِمَّا مُنَافِقٌ وَ إِمَّا لِزِنْيَةٍ وَإِمَّا امْرُؤٌ حَمَلَتْ بِهِ أُمُّهُ فِي غَيْرِ طُهْرٍ ۔[1]

"امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: جو اہل بیت علیہم السلام سے محبت نہیں کرتا اس کی تین وجہ میں سے کوئی ایک ہے۔

۱۔ یا منافق ہے۔ ۲۔ یا زنازادہ ہے۔

۳۔ یا اس کی والدہ ناپاکی میں حاملہ ہوئی (حالت حیض میں)۔

(۴)۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: مَنْ رَزَقَهُ اللّٰهُ حُبَّ الْأَئِمَّةِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فَقَدْ أَصَابَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ فَلَا يَشُكَّنَّ أَحَدٌ أَنَّهُ فِي الْجَنَّةِ فَإِنَّ فِي حُبِّ أَهْلِ بَيْتِي عشرون [عِشْرِينَ] خَصْلَةً عَشْرٌ مِنْهَا فِي الدُّنْيَا وَ عَشْرٌ مِنْهَا فِي الْآخِرَةِ أَمَّا الَّتِي فِي الدُّنْيَا فَالزُّهْدُ وَ الْحِرْصُ عَلَى الْعَمَلِ وَ الْوَرَعُ فِي الدِّينِ وَ الرَّغْبَةُ فِي الْعِبَادَةِ وَ التَّوْبَةُ قَبْلَ الْمَوْتِ وَ النَّشَاطُ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ وَ الْيَأْسُ مِمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ وَ الْحِفْظُ لِأَمْرِ اللّٰهِ وَ نَهْيِهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ التَّاسِعَةُ بُغْضُ الدُّنْيَا وَ الْعَاشِرَةُ السَّخَاءُ وَ أَمَّا الَّتِي فِي الْآخِرَةِ فَلَا يُنْشَرُ لَهُ دِيوَانٌ وَ لَا يُنْصَبُ لَهُ مِيزَانٌ وَ يُعْطَى كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ وَ يُكْتَبُ لَهُ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَ يَبْيَضُّ وَجْهُهُ وَ يُكْسَى مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ وَ يَشْفَعُ فِي مِائَةٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَ يَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهِ بِالرَّحْمَةِ وَ يُتَوَّجُ مِنْ تِيجَانِ الْجَنَّةِ وَ الْعَاشِرَةُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ فَطُوبَى لِمُحِبِّي أَهْلِ بَيْتِي ۔[2]

"ابی سعید الخدری کہتا ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

۱۔ خصال، ج ۱ ص ۱۲۸

۲۔ خصال، ج ۲ ص ۲۹۲

اللہ عزوجل نے جس کو بھی اہل بیت علیہم السلام کی محبت نصیب کی وہ دنیا اور آخرت کی خیر تک پہنچا ہے اور کوئی بھی شک نہ کرے کہ وہ جنت نہیں جائے گا کیونکہ اہل بیت علیہم السلام کی محبت میں ۲۰ خصلتیں ہیں جس میں دس دنیا میں دس آخرت میں۔

اول:۔ دنیا میں زہد۔

دوم:۔ عمل میں حرص (اچھے عمل)۔

سوم:۔ دین میں ورع۔

چہارم:۔ عبادت میں رغبت۔

پنجم:۔ موت سے پہلے توبہ۔

ششم:۔ رات کو قیام میں نشاط۔

ہفتم:۔ جو لوگوں کے پاس ہے اس سے مایوسی۔

ہشتم:۔ اللہ عزوجل کی امر و نہی کی حفاظت۔

نہم:۔ بغض دنیا۔

دہم:۔ سخاوت

اور دس خصلتیں آخرت میں ہیں۔

اول:۔ اس کے لئے دیوان نشر نہیں کیا جائے گا (یعنی نامہ اعمال ظاہر نہیں کیا جائیگا)۔

دوم:۔ اس کے لئے میزان نصب نہیں کیا جائے گا۔

سوم:۔ نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں ہوگا۔

چہارم:۔ اس کے لئے دوزخ سے بیزاری لکھ دی جائے گی۔

پنجم:۔ چہرہ سفید ہوگا۔

ششم:۔ جنتی لباس پہنایا جائے گا۔

ہفتم:۔ اپنے خاندان کے ۱۰۰ لوگوں کی شفاعت کرے گا۔

ہشتم:۔ اللہ عزوجل اس کی طرف نظر رحمت فرمائے گا۔

نہم:۔ اس کو جنت کا تاج پہنایا جائے گا۔

دہم:۔ بغیر حساب کے جنت میں جائے گا۔

لہٰذا خوشا نصیب میری اہل بیت علیہم السلام سے محبت کرنے والے"۔

(۵)۔ إِلَى زَيْدٍ الشَّهِيدِ قَالَ: دَخَلَ أَحْمَدُ بْنُ بَكْرٍ عَلَى زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ حَدِّثْنِي مِنْ فَضْلِ مَا أَنْعَمَ اللهُ تَعَالَى عَلَيْكُمْ قَالَ نَعَمْ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ مَنْ أَحَبَّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَنَحْنُ شُفَعَاؤُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا ابْنَ بَكْرٍ مَنْ أَحَبَّنَا فِي اللهِ حُشِرَ مَعَنَا وَ أَدْخَلْنَاهُ مَعَنَا يَا ابْنَ بَكْرٍ مَنْ تَمَسَّكَ بِنَا فَهُوَ مَعَنَا فِي الدَّرَجَاتِ الْعُلَى يَا ابْنَ بَكْرٍ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى اِصْطَفَى مُحَمَّداً وَ اِخْتَارَنَا ذُرِّيَّتَهُ فَلَوْلَانَا لَمْ يَخْلُقِ اللهُ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةَ يَا ابْنَ بَكْرٍ بِنَا عُرِفَ اللهُ وَ بِنَا عُبِدَ اللهُ وَ نَحْنُ السَّبِيلُ إِلَى اللهِ وَ مِنَّا الْمُصْطَفَى وَ الْمُرْتَضَى وَ مِنَّا يَكُونُ الْمَهْدِيُّ قَائِمُ هَذِهِ الْأُمَّةِ- فَقُلْتُ هَذَا الَّذِي تَقُولُهُ عَنْكَ أَوْ عَنْ رَسُولِ اللهِ قَالَ بَلْ عَهْدٌ عَهِدَهُ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ[۱]

"زید شہید سے روایت ہے کہ احمد بن بکر زید بن علی علیہ السلام کے پاس آیا اس سے کہا: یابن رسول اللہ علیہ السلام! وہ جو خدا نے آپ کو دس فضیلتیں دی ہیں میرے لئے روایت کریں۔

کہا: کہ میرے والدؑ نے اپنے والدؑ کے ذریعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ فرمایا: جو بھی ہم اہل بیت سے محبت کرے گا۔ ہم روزِ قیامت اس کی شفاعت کریں گے۔

اے ابن بکر! جو بھی ہمیں اللہ عزوجل کی وجہ سے محبت کرے، ہمارے ساتھ محشور اور جنت میں داخل ہوگا۔

اے ابن بکر! جو بھی ہم سے تمسک کرے پس وہ ہمارے ساتھ جنت میں عالی درجات کے ساتھ ہوگا

اے ابن بکر! بیشک اللہ عزوجل نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منتخب کیا اور ہمیں اُن کی ذُرّیت

۱۔ ارشاد القلوب، ج ۲ ص ۱۱۳، بحار الانوار، ج ۲ ص ۳۶

پس اگر ہم نہ ہوتے اللہ عزوجل دنیا اور آخرت کو خلق نہ کرتا۔ ہماری وجہ سے وہ پہچانا گیا اور اس کی عبادت ہوتی ہے اور ہم ہی اللہ عزوجل کی طرف راستہ ہیں

اس امت کے مصطفیٰؐ، مرتضیٰؑ اور مہدی قائم علیہ السلام ہم میں سے ہیں

ابن بکر کہتا ہے: میں نے کہا: یہ جو کہہ رہے ہیں اپنی طرف سے ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے؟؟

انہوں نے کہا: بلکہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ وعدہ ہے جو ہمارے ساتھ کیا"۔

(٦)۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ يَا عَلِيُّ مَنْ أَبْغَضَكَ أَمَاتَهُ اللّٰهُ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً- وَ حَاسَبَهُ بِمَا عَمِلَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔[1]

"انس بن مالک کہتا ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنین علیہ السلام کو دیکھ کر فرمایا:

یا علی علیہ السلام! جو بھی تم سے دشمنی رکھے اللہ عزوجل اس کو جاہلیت (کفر اور بے دینی) کی موت مارے گا اور قیامت کے دن اس کے اعمال کا محاسبہ کرے گا"۔

(٧)۔ عَنْ سُدَيْفٍ الْمَكِّيِّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ مَا رَأَيْتُ مُحَمَّدِيّاً قَطُّ يَعْدِلُهُ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: نَادَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فِي الْمُهَاجِرِينَ وَ الْأَنْصَارِ فَحَضَرُوا بِالسِّلَاحِ وَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ أَبْغَضَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَهُودِيّاً قَالَ جَابِرٌ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَ إِنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالَ وَ إِنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَإِنَّمَا احْتَجَزَ مِنْ سَفْكِ دَمِهِ أَوْ يُؤَدِّيَ الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَ هُوَ صَاغِرٌ ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ أَبْغَضَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَهُودِيّاً فَإِنْ أَدْرَكَ الدَّجَّالَ كَانَ مَعَهُ وَ إِنْ هُوَ

[1] امالی، شیخ مفید، ص ٨٧، بحار الانوار، ج ٣٩ ص ٢٦٥

لَمْ يُدْرِكْهُ بُعِثَ فِي قَبْرِهِ فَآمَنَ بِهِ إِنَّ رَبِّي عَزَّ وَ جَلَّ مَثَّلَ لِي أُمَّتِي فِي الطِّينِ وَ عَلَّمَنِي أَسْمَاءَهُمْ كَمَا عَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا فَمَرَّ بِي أَصْحَابُ الرَّايَاتِ فَاسْتَغْفَرْتُ اللّٰهَ لِعَلِيٍّ وَ شِيعَتِهِ......[1]

" سدیف مکی کہتا ہے: محمد بن علی علیہ السلام کوئی بھی محمد یان میں سے نہیں دیکھا جو ان سے برابری کرے

انہوں نے مجھے خبر دی کہ جابر بن عبد اللہ انصاری نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہاجر اور انصار کے درمیان آواز دی، سب لوگ اسلحے کے ساتھ حاضر ہوئے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر گئے، حمد اور ثنائے الٰہی بیان کرنے کے بعد فرمایا:

جو بھی میری اہل بیت علیہم السلام کو دشمن جانے اللہ عزوجل قیامت کے دن اس کو یہودی کر کے اٹھائے گا

جابر نے کہا: میں اٹھا اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! چاہے جتنی بھی اللہ عزوجل کی توحید اور آپؐ کی رسالت کی گواہی دے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں چاہے جتنی یہ گواہیاں دے

کیونکہ یہ تو اس لئے ہے کہ اس کا خون نہ بہایا جائے یا پھر یہ کہ جزیہ ادا کرے، بس یہ اس کا یہ عمل اس کا یہاں کے لئے منع کرتا ہے (باقی یہودی اٹھا کر خدا اس سے حساب کرے گا)

اس کے بعد فرمایا جو بھی ہم اہل بیت علیہم السلام کو دشمن رکھے اللہ عزوجل قیامت میں اس کو یہودی اٹھائے گا

اگر دجال کے زمانے تک پہنچا تو اس کی مدد کرے گا۔ اگر اس کے زمانے تک نہ پہنچا اپنی قبر سے بھی اس کی حمایت کرے گا اور اس پر ایمان لائے گا

بیشک اللہ عزوجل نے ابتدائے خلق (عالم ذر) میں جب مٹی سے خلقت کی تو میری امت بھی بنائی اور ان سب کے مجھے نام بتائے

جس طرح آدم علیہ السلام کو اسماء کی تعلیم دی

[1] امالی، شیخ مفید، ص ١٣٨، بحار الانوار، ج ٢٧ ص ٢٢٢

اس کے بعد صاحبان علم میرے پاس سے گزرے۔
میں نے علی علیہ السلام اور اس کے شیعوں کے لئے دعائے مغفرت کی"۔

(۸)۔ عن ابی سعید الخدری، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : مَعَاشِرَ النَّاسِ أَحِبُّوا عَلِيّاً فَإِنَّ لَحْمَهُ لَحْمِي وَ دَمَهُ دَمِي لَعَنَ اللّٰهُ أَقْوَاماً مِنْ أُمَّتِي ضَيَّعُوا فِيهِ عَهْدِي وَ نَسُوا فِيهِ وَصِيَّتِي مَا لَهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ خَلَاقٍ۔[1]

"ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
اے لوگو! علی علیہ السلام سے محبت کرو کیونکہ اس کا گوشت میرا گوشت اس کا خون میرا خون ہے
اللہ عزوجل میری امت میں سے اس قوم پر لعنت کرے جنہوں نے علی علیہ السلام کے بارے میرے وعدے کو وفا نہیں کیا ضائع کیا
اور میری علی علیہ السلام کے بارے سفارش کو بھلا دیا
بیشک وہ لوگ اللہ عزوجل کے نزدیک کوئی فائدہ نہیں رکھتے"۔

(۹)۔ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : عَلِيٌّ مِنِّي وَ أَنَا مِنْ عَلِيٍّ قَاتَلَ اللّٰهُ مَنْ قَاتَلَ عَلِيّاً لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ خَالَفَ عَلِيّاً عَلِيٌّ إِمَامُ الْخَلِيقَةِ بَعْدِي مَنْ تَقَدَّمَ عَلَى عَلِيٍّ فَقَدْ تَقَدَّمَ عَلَيَّ وَ مَنْ فَارَقَهُ فَقَدْ فَارَقَنِي وَ مَنْ آثَرَ عَلَيْهِ فَقَدْ آثَرَ عَلَيَّ أَنَا سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَهُ وَ حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَهُ وَ وَلِيٌّ لِمَنْ وَالاهُ وَ عَدُوٌّ لِمَنْ عَادَاهُ۔[2]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
علی علیہ السلام مجھ سے ہے میں علی علیہ السلام سے، اللہ عزوجل اس کو قتل کرے جو علی علیہ السلام کو قتل کرے
لعنت کرے اس پر جو علی علیہ السلام کی مخالفت کرے، علی علیہ السلام میرے بعد مخلوق کا امام ہے
جو بھی علی علیہ السلام سے مقدم ہو وہ مجھ سے آگے بڑھا اور جو علی علیہ السلام سے جدا ہوا وہ مجھ سے جدا ہوا

---

[1] امالی، شیخ مفید، ص ۳۳۳، امالی، شیخ طوسی، ص ۶۹

[2] امالی، شیخ صدوق، ص ۶۵۹، بشارۃ المصطفیٰ لشیعۃ المرتضیٰ، ص ۳۲۵

جو بھی علی علیہ السلام پر فضیلت کرے اس نے مجھ پر برتری کی
میری اس کے ساتھ صلح ہے جو اس کے ساتھ صلح کرے
میری اس سے جنگ ہے جو ان سے جنگ کرے
میری اس سے محبت ہے جو ان سے محبت کرے
میری اس سے دشمنی ہے جو ان کا دشمن ہو"۔

(۱۰)۔ حدثنا علی بن عبید الله عن اسماعیل بن ابی خالد عن قیس بن ابی حازم عن جریر بن عبد الله البجلی قال:
قال رسول الله: مَنْ مَاتَ عَلَى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ شَهِيداً أَلَا وَ مَنْ مَاتَ عَلَى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ مَغْفُوراً لَهُ أَلَا وَ مَنْ مَاتَ عَلَى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ تَائِباً أَلَا وَ مَنْ مَاتَ عَلَى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ مُؤْمِناً مُسْتَكْمِلَ الْإِيمَانِ أَلَا وَ مَنْ مَاتَ عَلَى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ بَشَّرَهُ مَلَكُ الْمَوْتِ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ مُنْكَرٌ وَ نَكِيرٌ أَلَا وَ مَنْ مَاتَ عَلَى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ يُزَفُّ إِلَى الْجَنَّةِ كَمَا تُزَفُّ الْعَرُوسُ إِلَى بَيْتِ زَوْجِهَا أَلَا وَ مَنْ مَاتَ عَلَى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ جَعَلَ اللّٰهُ زُوَّارَ قَبْرِهِ الْمَلَائِكَةَ بِالرَّحْمَةِ أَلَا وَ مَنْ مَاتَ عَلَى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ عَلَى السُّنَّةِ وَ الْجَمَاعَةِ أَلَا وَ مَنْ مَاتَ عَلَى بُغْضِ آلِ مُحَمَّدٍ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَكْتُوباً بَيْنَ عَيْنَيْهِ آيِسٌ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ أَلَا وَ مَنْ مَاتَ عَلَى بُغْضِ آلِ مُحَمَّدٍ لَمْ يَشَمَّ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ۔[1]

"یہ روایت سنی طریقوں سے سنی کتابوں میں نقل ہوئی ہے۔ علی بن عبید اللہ اسمعیل بن خالد سے وہ قیس بن حازم سے وہ جیری بن عبد اللہ بجلی سے ہمارے لئے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
جو محبت آل محمد علیہم السلام پر مرا وہ شہید مرا۔
جو حب آل محمد علیہم السلام پر مرا وہ توبہ کی حالت میں (بخشا ہوا) مرا

---

[1] شواہد التنزیل، ج ۲ ص ۱۸۹، بشارۃ المصطفیٰ لشیعۃ المرتضیٰ، ص ۴۰۳، بحار الانوار، ج ۲۷ ص ۱۲۲

جوحب آل محمد علیہم السلام پر مرا مکمل ایمان کے ساتھ دنیا سے گیا ہے

جوحب آل محمد علیہم السلام پر مرا ملک الموت اس کے بعد منکر نکیر اس کو بہشت کی بشارت دیں گے۔

جومحبت آل محمد علیہم السلام پر مرا دلہن کی طرح جو شوہر کے گھر میں جاتی ہے قبر میں راحت وسکون سے جائے گا

جومحبت آل محمد علیہم السلام پر مرا اس کے لئے جنت سے دروازہ کھولا جائے گا

جومحبت آل محمد علیہم السلام پر مرے اللہ عزوجل اس کی قبر کو ملائکہ کے لئے محل زیارت بنائے گا

آگاہ ہو جاؤ! جو بھی دشمنی آل محمد علیہم السلام پر مرے قیامت کے دن اس کی دو آنکھوں کے درمیان لکھا جائے گا "یہ اللہ عزوجل کی رحمت سے دور اور مایوس ہے"

جو بغض اور آل محمد علیہم السلام کی دشمنی پر مرے کفر کی حالت میں دنیا سے گیا

آگاہ ہو جاؤ! جو بھی آل محمد علیہم السلام کی دشمنی پر مرا جنت کی خوشبو تک نہ سونگھے گا"۔

(۱۱)۔ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنِّي سَأَلْتُ اللّٰهَ لَكُمْ أَنْ يُعَلِّمَ جَاهِلَكُمْ وَ أَنْ يُثَبِّتَ قَائِمَكُمْ وَ أَنْ يَهْدِيَ ضَالَّكُمْ وَ أَنْ يَجْعَلَكُمْ نُجُداً وَ لَوْ أَنَّ رَجُلاً صَلَّى وَ صَفَّ قَدَمَيْهِ بَيْنَ الرُّكْنِ وَ الْمَقَامِ وَ أَتَى اللّٰهَ بِبُغْضِكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ دَخَلَ النَّارَ۔ [1]

"عطا ابن عباس سے نقل کرتا ہے کے رسول اللہ ص نے فرمایا: اے عبد المطلب کے بیٹو! میں نے اللہ عزوجل سے چاہا کہ تمہارے جاہلوں کو عالم قرار دے اور حق پر ثابت قدم رہنے والوں کو اجر دے اور تمہارے گمراہوں کو ہدایت دے اور تمہیں سخی کرے۔ اگر ایک شخص رکن مکان کے درمیان نماز پڑھے اور اس حال میں اللہ عزوجل سے ملاقات کرے کہ اہل بیت علیہم السلام کی دشمنی اس کے دل میں ہو جہنم میں داخل ہوگا"۔

(۱۲)۔ عَنِ الْأَزْدِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ:
إِنَّ حُبَّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ لَيَحُطُّ الذُّنُوبَ عَنِ الْعِبَادِ كَمَا تَحُطُّ الرِّيحُ

[1] امالی، شیخ مفید، ص ۲۸۱، بشارۃ المصطفیٰ لشیعۃ المرتضیٰ، ص ۲۹۸، بحار الانوار، ج ۲۷ ص ۱۷۳

الشَّدِيدَةُ الْوَرَقَ عَنِ الشَّجَرِ۔ [1]

"امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:
ہماری محبت گناہوں کو اس طرح جھاڑتی ہے جیسے ہوا پتوں کو درخت سے گراتی ہے"۔

(۱۳)۔ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ۔ [2]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
تم میں سے کوئی ایک بھی ایمان نہیں لایا یہاں تک کہ میں اس کے بیٹوں، باپ اور سب لوگوں سے محبوب ہوں (یعنی ایمان کا معیار یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے گھر، اولاد، مال، جان سے زیادہ محبت کرے)"۔

(۱۴)۔ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لا يؤمن احد كم حتى اكون احب اليه من نفسه و اهلي احب اليه من اهله عترتي احب إليه من عترته وذريتي احب إليه من ذريته. [3]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
تم میں سے کوئی بھی ایمان نہیں لے آیا مگر یہ کہ میں اس کے نزدیک خود سے محبوب ترین اور میرے اہل بیت علیہم السلام اس کے اپنے اہل بیت سے محبوب ترین ہوں۔
میری عترت اس کی اپنی عترت سے میری ذریت اور اولاد اس کی اپنی ذریت اور اولاد سے محبوب تر ہوں"۔

(۱۵)۔ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: أَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا يَغْذُوكُمْ بِهِ مِنْ نِعْمَةٍ وَ أَحِبُّونِي لِحُبِّ اللّٰهِ وَ أَحِبُّوا أَهْلَ بَيْتِي لِحُبِّي۔ [4]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

[1] بشارۃ المصطفیٰ لشیعۃ المرتضیٰ، ص ۳۱۵، بحار الانوار، ج ۲۷ ص ۷۷
[2] صحیح بخاری، ج ۱ ص ۵۵، صحیح مسلم رقم، ص ۴۴، سنن نسائی، ج ۸ ص ۱۱۴
[3] صحیح بخاری، ج ۱ ص ۵۵، صحیح مسلم رقم، ص ۴۴، سنن نسائی، ج ۸ ص ۱۱۴
[4] علل الشرائع، ص ۱۳۹، امالی، شیخ صدوق، ص ۳۶۴، امالی، طوسی، ص ۲۷۸ ح ۵۳۱، بحار الانوار، ج ۲۷ ص ۷۶

اللہ عزوجل سے محبت کرو کہ جو اس نے تمہیں نعمتیں دی ہیں اس کی وجہ سے اور مجھ سے اللہ عزوجل کی وجہ سے اور میرے اہل بیت علیہم السلام سے میری وجہ سے محبت کرو“۔

(۱۶) قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: مَنْ أَحَبَّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ عَلَى أَوَّلِ النِّعَمِ قِيلَ وَ مَا أَوَّلُ النِّعَمِ قَالَ طِيبُ الْوِلَادَةِ وَلَا يُحِبُّنَا إِلَّا مَنْ طَابَتْ وِلَادَتُهُ ۔[1]

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جو بھی میری اہل بیت علیہم السلام سے محبت کرتا ہے پس لازماً اللہ عزوجل کی نعمت اوّل جو اللہ نے اس کی دی ہے اس پر شکر کرے۔

کہا گیا: پہلی نعمت کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

طیب الولادت (پاکیزہ ولادت) کوئی ہم سے محبت نہیں کرتا مگر یہ کہ اس کی ولادت پاک ہو (یعنی زنازادہ نہ ہو)“۔

(۱۷) قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: حُبِّي وَ حُبُّ أَهْلِ بَيْتِي نَافِعٌ فِي سَبْعِ مَوَاطِنَ أَهْوَالُهُنَّ عَظِيمَةٌ عِنْدَ الْوَفَاةِ وَ الْقَبْرِ وَ النُّشُورِ وَ عِنْدَ الْكِتَابِ وَ عِنْدَ الْحِسَابِ وَ عِنْدَ الْمِيزَانِ وَ عِنْدَ الصِّرَاطِ ۔[2]

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

میری اور میرے اہل بیت علیہم السلام کی محبت سات جگہوں پر کام آئے گی۔

موت کے وقت۔ قبر میں۔ قیامت میں۔ جب ان کو نامہ اعمال دیا جائے گا۔ حساب کے وقت۔ میزان کے وقت۔ صراط کے نزدیک“۔

(۱۸) قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي فِيكُمْ كَمَثَلِ سَفِينَةِ نُوحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا زُجَّ فِي النَّارِ ۔[3]

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

۱۔ امالی شیخ صدوق، ص ۲۷۵، مشکوۃ الانوار، ص ۸۱، بحار الانوار، ج ۲۷ ص ۱۳۶

۲۔ فضائل الشیعہ، ص ۶ ح ۲، امالی شیخ صدوق، ص ۱۰، بحار الانوار، ج ۲۷ ص ۱۵۸

۳۔ عیون اخبار الرضا، ج ۲ ص ۱۰، بحار الانوار، ج ۲۷ ص ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۹۰

میرے اہل بیت علیہم السلام کی مثال تمہارے درمیان کشتی نوحؑ کی ہے جو اس پر سوار ہو نجات پائے گا، جو مخالفت کرے جہنم میں جائے گا“۔

(۱۹) قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ وَ غَضَبُ رَسُولِهِ عَلَى مَنْ أَهْرَقَ دَمِي وَ آذَانِي فِي عِتْرَتِي ۔[1]

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اللہ عزوجل اور اس کے رسولؐ کا غضب شدت پیدا کرتا ہے۔ اس پر جو میرا خون گرائے اور میرے اہل بیت علیہم السلام کو اذیت دے“۔

(۲۰) قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: اَلنُّجُومُ أَمَانٌ لِأَهْلِ السَّمَاءِ وَ أَهْلُ بَيْتِي أَمَانٌ لِأُمَّتِي ۔[2]

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ستارے اہل آسمان کے لئے امان ہیں اور میرے اہل بیت علیہم السلام میری امت کے لئے“۔

(۲۱) قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ:
إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَغْضَبُ لِغَضَبِ فَاطِمَةَ وَ يَرْضَى لِرِضَاهَا ۔[3]

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اللہ عزوجل بی بی سیدہ سلام اللہ علیہا کے غضب سے غضبناک اور ان کی رضا سے راضی ہوتا ہے“۔

(۲۲) قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: اَلْوَيْلُ لِظَالِمِي أَهْلِ بَيْتِي كَأَنِّي بِهِمْ غَداً مَعَ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۔[4]

”اور یہ بھی فرمایا:

وائے ہو ان پر جو میرے اہل بیت علیہم السلام پر ظلم کرے۔ گویا دیکھ رہا ہوں کل قیامت کو

۱۔ کمال الدین، ج ۱ ص ۲۰۵، عیون اخبار الرضا، ج ۲ ص ۱۰، امالی طوسی، ص ۲۵۹، بحار الانوار، ج ۲۷ ص ۲۰۵

۲۔ عیون اخبار الرضا، ج ۲ ص ۱۱، بحار الانوار، ج ۲۷ ص ۳۰۹

۳۔ عیون اخبار الرضا، ج ۲ ص ۶۵، امالی طوسی، ص ۷۶۹، بحار الانوار، ج ۴۳ ص ۱۹

۴۔ عیون اخبار الرضا، ج ۲ ص ۶۵، بحار الانوار، ج ۲۷ ص ۲۰۵، تاویل الآیات الظاہرہ، ص ۷۲۳

منافقوں کے ساتھ درک اسفل کے بالکل نچلے میں ہیں (جہنم کے نچلے حصے)"۔

(۲۳) قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَتَمَسَّكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى فَلْيَتَمَسَّكْ بِحُبِّ عَلِيٍّ وَ أَهْلِ بَيْتِي ۔[1]

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو اس چیز کو پسند رکھتا ہے کہ عروۃ الوثقیٰ سے متمسک رہے پس اس کے لئے لازم ہے محبت اہل بیت علیہم السلام اور علی علیہ السلام سے متمسک ہو"۔

(۲۴) قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : اَلْأَئِمَّةُ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ مَنْ أَطَاعَهُمْ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَ مَنْ عَصَاهُمْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ هُمُ الْعُرْوَةُ الْوُثْقَى وَ هُمُ الْوَسِيلَةُ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ ۔[2]

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آئمہ علیہم السلام میرے بعد حسین علیہ السلام کی اولاد سے ہیں۔

جو بھی ان کی اطاعت کرے اس نے خدا کی اطاعت کی

جو ان کی نافرمانی کرے اس نے خدا کی نافرمانی کی

یہی عروۃ الوثقیٰ اور اللہ عزوجل کی طرف وسیلہ ہیں"۔

(۲۵) قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ : مَنْ أَحَبَّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ حَشَرَهُ اللّٰهُ آمِناً يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔[3]

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو میری اہل بیت علیہم السلام سے محبت کرے اللہ عزوجل اس کو روز قیامت اس حال میں محشور کرے گا کہ عذاب سے امان میں ہوگا"۔

(۲۶) قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لِعَلِيٍّ : مَنْ أَحَبَّكَ كَانَ مَعَ النَّبِيِّينَ فِي دَرَجَتِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ مَنْ مَاتَ وَ هُوَ يُبْغِضُكَ

۱۔ عیون اخبار الرضاؑ، ج ۲ ص ۹۴، بحار الانوار، ج ۲۷ ص ۷۹

۲۔ عیون اخبار الرضاؑ، ج ۲ ص ۹۴، بحار الانوار، ج ۳۶ ص ۲۴۴، عوالم امام علی بن ابی طالب ص ۲۴۴

۳۔ عیون اخبار الرضاؑ، ج ۲ ص ۹۵

فَلَا يُبَالِي مَاتَ يَهُودِيّاً أَوْ نَصْرَانِيّاً ۔[1]

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

یا علی علیہ السلام! کوئی تم سے محبت کرے قیامت کے دن انبیاء کے ساتھ ان کے رتبے اور درجے میں ہوگا۔

اگر کوئی مرجائے اور تم سے دشمنی رکھتا ہو مجھے اس میں شک نہیں کہ وہ نصرانی یا یہودی مرے گا"۔

(۲۷) قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ هُوَ آخِذٌ بِيَدِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يُحِبُّنِي وَ لَا يُحِبُّ هَذَا فَقَدْ كَذَبَ ۔[2]

"پیغمبر ﷺ نے علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اور فرمایا:

اگر کوئی گمان کرتا ہے کہ مجھ سے تو محبت کرتا ہے مگر اس (علی علیہ السلام) سے بغض رکھتا ہے، جھوٹ بولتا ہے"۔

(۲۸) قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : خُلِقْتَ يَا عَلِيُّ مِنْ شَجَرَةٍ خُلِقْتُ مِنْهَا أَنَا أَصْلُهَا وَ أَنْتَ فَرْعُهَا وَ الْحُسَيْنُ وَ الْحَسَنُ أَغْصَانُهَا وَ مُحِبُّونَا وَرَقُهَا فَمَنْ تَعَلَّقَ بِشَيْءٍ مِنْهَا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ الْجَنَّةَ ۔[3]

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

یا علی علیہ السلام! آپ اسی درخت سے خلق کئے گئے جس درخت سے میں خلق ہوا

یا علی علیہ السلام! میں اس درخت کی اصل (جڑ)، آپ فرع (اس کا تنا)، حسنین علیہم السلام اس کی ٹہنیاں اور ہمارے محب اس کے پتے ہیں، جو بھی اس درخت سے تعلق رکھے اللہ عزوجل اس کو جنت میں داخل کرے گا"۔

(۲۹) قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : بُغْضُ عَلِيٍّ كُفْرٌ وَ بُغْضُ بَنِي

۱۔ عیون اخبار الرضاؑ، ج ۲ ص ۹۵،۹۹، بحار الانوار، ج ۲۷ ص ۷۹

۲۔ عیون اخبار الرضاؑ، ج ۲ ص ۹۵،۹۹، بحار الانوار، ج ۲۷ ص ۷۹

۳۔ عیون اخبار الرضاؑ، ج ۲ ص ۹۵،۹۹، بحار الانوار، ج ۲۷ ص ۷۹

هَاشِمٍ نِفَاقٌ.[1]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علیؑ سے دشمنی، اور بنی ہاشم کے ساتھ، کفر و بغض، نفاق ہے"۔

(۳۰)۔ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: أَوَّلُ مَا يُسْأَلُ عَنْهُ الْعَبْدُ حُبُّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ.[2]

"پہلی چیز جس کا قیامت کے دن بندوں سے سوال کیا جائے گا وہ میرے اہل بیت علیہم السلام کی محبت ہے"۔

(۳۱)۔ قَالَ رَسُولُ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ):
إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ: كِتَابَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ، وَ عِتْرَتِي لَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ.[3]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
تمہارے درمیان دو وزنی چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں
ایک کتاب اللہ اور دوسری میری عترت ہے۔
دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض پر پہنچیں"۔

(۳۲)۔ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: إِنَّ فَاطِمَةَ أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَحَرَّمَ اللهُ ذُرِّيَّتَهَا عَلَى النَّارِ.[4]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
بیشک فاطمہ سلام اللہ علیہا پاکدامن ہیں۔ اللہ عزوجل نے ان کی ذُرّیت پر ان کے دامن پر جہنم کو حرام قرار دیا"۔

(۳۳)۔ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى.[5]

1۔ عیون اخبار الرضا، ج ۲ ص ۱۰۱، بحار الانوار، ج ۹۳ ص ۲۲۱
2۔ عیون اخبار الرضا، ج ۲ ص ۱۰۸، بحار الانوار، ج ۲۷ ص ۷۹
3۔ عیون اخبار الرضا، ج ۲ ص ۱۰۸، بحار الانوار، ج ۲۳ ص ۱۳۵
4۔ عیون اخبار الرضا، ج ۲ ص ۱۰۹، بحار الانوار، ج ۴۳ ص ۲۰
5۔ عیون اخبار الرضا، ج ۲ ص ۱۰۹، بحار الانوار، ج ۳۷ ص ۲۳

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
یا علی علیہ السلام! تیری نسبت میرے نزدیک ایسے ہے جیسے ہارونؑ کی موسیٰؑ کے ساتھ ہے"۔

(۳۴) قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: مُحِبُّكَ مُحِبِّي وَ مُبْغِضُكَ مُبْغِضِي (مُبْغِضِي مُبْغِضُ اللهِ).[1]

"امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تیرا محب میرا محب تیرا دشمن میرا دشمن ہے اور میرا دشمن اللہ عزوجل کا دشمن ہے"۔

(۳۵) مَنْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَ الْمَلَائِكَةِ وَ النَّاسِ أَجْمَعِينَ.[2]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
جس سے اللہ عزوجل نے محبت کا حکم دیا اس کے غیر سے محبت کرے
اللہ ملائکہ اور تمام انسانوں کی اس پر لعنت ہو"۔

(۳۶)۔ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: سُدُّوا الْأَبْوَابَ الشَّارِعَةَ فِي الْمَسْجِدِ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ.[3]

"تمام لوگوں کے دروازے مسجد کی طرف بند کرو سوائے علی علیہ السلام کے دروازے کے"۔

(۳۷) عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَا كُنَّا نَعْرِفُ الْمُنَافِقِينَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ إِلَّا بِبُغْضِهِمْ عَلِيّاً وَ وُلْدَهُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ.[4]

"امام حسین علیہ السلام نے فرمایا:
ہم منافقین کو زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نہیں پہچانتے تھے مگر علی علیہ السلام اور ان کی اولاد سے

1۔ عیون اخبار الرضا، ج ۲ ص ۱۱۰، بحار الانوار، ج ۲۳ ص ۱۲۸
2۔ عیون اخبار الرضا، ج ۲ ص ۱۱۰، بحار الانوار، ج ۲۷ ص ۳۶
3۔ عیون اخبار الرضا، ج ۲ ص ۱۲۰، بحار الانوار، ج ۳۹ ص ۲۰
4۔ عیون اخبار الرضا، ج ۲ ص ۱۲۰، بحار الانوار، ج ۳۹ ص ۳۰۲

دشمنی سے پہچان لیتے تھے"۔

(۳۸) مَنْ سَبَّ عَلِيّاً فَقَدْ سَبَّنِي وَ مَنْ سَبَّنِي فَقَدْ سَبَّ اللّٰهَ.[1]

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
جو علی علیہ السلام کو گالی دے اس نے مجھے گالی دی
اور جس نے مجھے گالی دی اس نے اللہ کو گالی دی۔۔۔"

(۳۹) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عَنْ جَبْرَئِيلَ عَنِ اللّٰهِ تَعَالَى قَالَ: مَنْ عَادَى أَوْلِيَائِي فَقَدْ بَارَزَنِي بِالْمُحَارَبَةِ وَ مَنْ حَارَبَ أَهْلَ بَيْتِ نَبِيِّي فَقَدْ حَلَّ عَلَيْهِ عَذَابِي وَ مَنْ تَوَلَّى غَيْرَهُمْ فَقَدْ حَلَّ عَلَيْهِ غَضَبِي وَ مَنْ أَعَزَّ غَيْرَهُمْ فَقَدْ آذَانِي وَ مَنْ آذَانِي فَلَهُ النَّارُ.[2]

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
جبرئیل نے قول خداوند کونقل کرتے ہوئے فرمایا:
جو بھی میرے اولیاء سے دشمنی رکھے اس نے مجھ سے جنگ کی
اور جو اہل بیت رسول اللہ علیہم السلام سے جنگ کرے اور اس کیلئے میرا عذاب حلال ہوجائے گا
جو بھی اہل بیت علیہم السلام کے غیر سے محبت کرے اس پر میرا غضب حلال ہوگیا
ان کے علاوہ کسی اور کو عزیز جانے اس نے مجھے اذیت دی، اور جو مجھے اذیت دے پس اس کے لئے جہنم کی آگ ہے"۔

(۴۰) اَلْمُفَسِّرُ بِإِسْنَادِهِ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ الْعَسْكَرِيِّ عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لِبَعْضِ أَصْحَابِهِ ذَاتَ يَوْمٍ يَا عَبْدَ اللّٰهِ أَحِبَّ فِي اللّٰهِ وَ أَبْغِضْ فِي اللّٰهِ وَ وَالِ فِي اللّٰهِ وَ عَادِ فِي اللّٰهِ فَإِنَّهُ لَا تَنَالُ وَلَايَةَ اللّٰهِ إِلَّا بِذَلِكَ وَ لَا يَجِدُ رَجُلٌ طَعْمَ الْإِيمَانِ وَ إِنْ كَثُرَتْ صَلَاتُهُ وَ صِيَامُهُ حَتَّى يَكُونَ

1۔ عیون اخبار الرضا، ج ۲ ص ۱۲۱، بحار الانوار، ج ۲۷ ص ۲۲۷
2۔ عیون اخبار الرضا، ج ۲ ص ۱۲۱، بحار الانوار، ج ۲۷ ص ۲۲۷

كَذَلِكَ وَ قَدْ صَارَتْ مُؤَاخَاةُ النَّاسِ يَوْمَكُمْ هَذَا أَكْثَرُهَا فِي الدُّنْيَا عَلَيْهَا يَتَوَادُّونَ وَ عَلَيْهَا يَتَبَاغَضُونَ وَ ذَلِكَ لَا يُغْنِي عَنْهُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئاً فَقَالَ لَهُ وَ كَيْفَ لِي أَنْ أَعْلَمَ أَنِّي قَدْ وَالَيْتُ وَ عَادَيْتُ فِي اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مَنْ وَلِيُّ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ حَتَّى أُوَالِيَهُ وَ مَنْ عَدُوُّهُ حَتَّى أُعَادِيَهُ فَأَشَارَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ إِلَى عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ أَ تَرَى هَذَا فَقَالَ بَلَى قَالَ وَلِيُّ هَذَا وَلِيُّ اللّٰهِ فَوَالِهِ وَ عَدُوُّ هَذَا عَدُوُّ اللّٰهِ فَعَادِهِ قَالَ وَالِ وَلِيَّ هَذَا وَ لَوْ أَنَّهُ قَاتِلُ أَبِيكَ وَ وُلْدِكَ وَ عَادِ عَدُوَّ هَذَا وَ لَوْ أَنَّهُ أَبُوكَ أَوْ وُلْدُكَ.[1]

"امام حسن عسکری علیہ السلام اپنے آباء اجداد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب میں سے ایک سے فرمایا:
اے بندے! خدا اللہ عزوجل کے لئے محبت کرو۔ اللہ عزوجل کے لئے دشمنی، کیونکہ کوئی اللہ عزوجل کی ولایت تک نہیں پہنچتا مگر اس عمل کے ساتھ۔ کوئی بھی ایمان کے ذائقے کو نہیں چکھتا مگر اس عمل کے ساتھ، اگرچہ نماز، روزہ بہت زیادہ انجام دے اور لوگوں کے ساتھ محبت زیادہ تر دنیا کے بارے ہو اور اسی بنیاد پر ایک دوسرے سے محبت کا اظہار کریں اور ایک دوسرے سے دشمنی کریں لیکن یہ اللہ عزوجل کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں رکھتا اور رسولؐ سے سوال کیا گیا کہ، ہم کس طرح سے سمجھیں۔ ہماری یہ محبت اور دشمنی اللہ عزوجل کے لئے ہے۔
رسول اللہ ﷺ نے امیر المومنین علیہ السلام کی طرف اشارہ کر کے فرمایا:
اس کو دیکھ رہے ہو؟ سب نے کہا: جی ہاں!
اس کا دوست اللہ کا دوست ہے اور اس کا دشمن اللہ عزوجل کا دشمن ہے
اس علی علیہ السلام سے محبت کرو اگرچہ تمہارے باپ یا بیٹے کا قاتل ہی کیوں نہ ہو
اس علی علیہ السلام کے دشمن سے دشمنی رکھو پھر چاہے تمہارا باپ، بیٹا کیوں نہ ہو"۔

1۔ تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام، ص ۴۹، علل الشرائع، ج ۱ ص ۱۴۰، بحار الانوار، ج ۲۷ ص ۵۴ و ج ۶۶ ص ۲۳۶

(۳۱)۔ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ اَلْبَاقِرِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: مَنْ أَصْبَحَ يَجِدُ بَرْدَ حُبِّنَا عَلَى قَلْبِهِ فَلْيَحْمَدِ اَللَّهَ عَلَى بَادِءِ اَلنِّعَمِ قِيلَ وَ مَا بَادِءُ اَلنِّعَمِ قَالَ طِيبُ اَلْمَوْلِدِ.[1]

"امام باقر علیہ السلام نے فرمایا:

جو صبح کرے اور اپنے دل میں ہماری محبت کی ٹھنڈک محسوس کرے تو اللہ عزوجل کی ابتدائی نعمت کا شکر کرے۔ کہا گیا: ابتدائی نعمت کیا ہے؟۔

فرمایا: اس کی ولادت کی پاکی (پاکیزہ ولادت)"۔

(۳۲)۔ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: يَا عَلِيُّ مَنْ أَحَبَّنِي وَ أَحَبَّكَ وَ أَحَبَّ اَلْأَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِكَ فَلْيَحْمَدِ اَللَّهَ عَلَى طِيبِ مَوْلِدِهِ فَإِنَّهُ لاَ يُحِبُّنَا إِلاَّ مَنْ طَابَتْ وِلاَدَتُهُ وَ لاَ يُبْغِضُنَا إِلاَّ مَنْ خَبُثَتْ وِلاَدَتُهُ.[2]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

یا علی علیہ السلام! جو بھی مجھ سے تجھ سے یا تمہاری اولاد میں سے آئمہ علیہم السلام سے محبت کرے اللہ عزوجل کا اپنی پاک ولادت پر شکر کرے

بیشک ہم سے محبت نہیں کرتا مگر وہ کہ جس کی ولادت پاک ہو اور ہم سے دشمنی نہیں کرتا مگر جس کی ولادت میں خباثت ہو"۔

(۳۳)۔ عنْ أَبِي اَلزُّبَيْرِ اَلْمَكِّيِّ قَالَ: رَأَيْتُ جَابِراً مُتَوَكِّئاً عَلَى عَصَاهُ وَ هُوَ يَدُورُ فِي سِكَكِ اَلْأَنْصَارِ وَ مَجَالِسِهِمْ وَ هُوَ يَقُولُ عَلِيٌّ خَيْرُ اَلْبَشَرِ فَمَنْ أَبَى فَقَدْ كَفَرَ يَا مَعْشَرَ اَلْأَنْصَارِ أَدِّبُوا أَوْلاَدَكُمْ عَلَى حُبِّ عَلِيٍّ فَمَنْ أَبَى فَانْظُرُوا فِي شَأْنِ أُمِّهِ.[3]

"ابی زبیر مکی کہتا ہے: جابر ابن عبداللہ انصاری کو دیکھا جو عصاء کا سہارا لیکر مدینہ کی گلیوں میں

[1] علل الشرائع، ج۱ص۱۴۲، معانی الاخبار ص۱۶۱، بحار الانوار، ج ۲۷ ص ۱۴۶

[2] علل الشرائع، ج۱ص۱۴۲، معانی الاخبار ص۱۶۱، بحار الانوار، ج ۲۷ ص ۱۴۶

[3] علل الشرائع، ج۱ص۳۰۱

اور انصار کی مجالس سے گزرتے ہوئے کہتا تھا:

علی علیہ السلام بہترین بشر ہے جو بھی اس کا منکر ہوا وہ کافر ہے۔

اے گروہ انصار! اپنی اولاد کی تربیت محبت علی علیہ السلام پر کرو

جو بھی اس کی مخالفت کرے اس کی ماں کی طرف نظر کرو"۔

(۳۴)۔ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ وَجَدَ بَرْدَ حُبِّنَا عَلَى قَلْبِهِ فَلْيُكْثِرِ اَلدُّعَاءَ لِأُمِّهِ فَإِنَّهَا لَمْ تَخُنْ أَبَاهُ.[1]

"امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

جو بھی اپنے دل میں ہم سے محبت کی ٹھنڈک محسوس کرے اپنی ماں کو دعا دے کہ اس نے تمہارے باپ سے خیانت نہیں کی"۔

(۳۵)۔ عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ قَالَ: أَتَى اَلنَّبِيَّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ وَ اَلْحَسَنُ وَ اَلْحُسَيْنُ عَلَيْهِمُ السَّلاَمُ كُلُّهُمْ يَقُولُ أَنَا أَحَبُّ إِلَى رَسُولِ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَأَخَذَ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَاطِمَةَ مِمَّا يَلِي بَطْنَهُ وَ عَلِيّاً مِمَّا يَلِي ظَهْرَهُ وَ اَلْحَسَنَ عَنْ يَمِينِهِ وَ اَلْحُسَيْنَ عَنْ يَسَارِهِ ثُمَّ قَالَ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَنْتُمْ مِنِّي وَ أَنَا مِنْكُمْ.[2]

"لیث بن ابی سلیم کہتا ہے:

علی علیہ السلام، فاطمہ سلام اللہ علیہا، حسن علیہ السلام، حسین علیہ السلام سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے اس حال میں کہ سب کہہ رہے تھے:

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک محبوب ترین ہوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بی بی سیدہ سلام اللہ علیہا کو سامنے، علی علیہ السلام کو پیچھے، حسن علیہ السلام کو دائیں طرف اور حسین علیہ السلام کو بائیں طرف بٹھا کر کہا: میں تم سے ہوں تم مجھ سے ہو"۔

(۳۶)۔ قَالَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: مَنْ أَرَادَ أَنْ يَرْكَبَ سَفِينَةَ اَلنَّجَاةِ وَ

[1] معانی الاخبار، ص۱۶۱، علل الشرائع، ج۱ص۱۴۲، بحار الانوار، ج ۲۷ ص ۱۴۷

[2] امالی، شیخ صدوق، ص ۱۳، بحار الانوار، ج ۳۷ ص ۳۵

يَسْتَمْسِكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى وَيَعْتَصِمَ بِحَبْلِ اللّٰهِ الْمَتِيْنِ فَلْيُوَالِ عَلِيّاً بَعْدِي وَ لْيُعَادِ عَدُوَّهُ وَ لْيَأْتَمَّ بِالْأَئِمَّةِ الْهُدَاةِ مِنْ وُلْدِهِ فَإِنَّهُمْ خُلَفَائِي وَ أَوْصِيَائِي وَ حُجَجُ اللّٰهِ عَلَى الْخَلْقِ بَعْدِي وَ سَادَةُ أُمَّتِي وَ قَادَةُ الْأَتْقِيَاءِ حِزْبُهُمْ حِزْبِي وَ حِزْبِي حِزْبُ اللّٰهِ وَ حِزْبُ أَعْدَائِهِمْ حِزْبُ الشَّيْطَانِ.[1]

"امام رضا علیہ السلام اپنے اجداد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اگر کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ نجات کی کشتی پر سوار ہو، عروۃ الوثقیٰ سے تمسک کرے اور اللہ عزوجل کی رسی کو مضبوطی سے تھامے۔ میرے بعد علی علیہ السلام کا محب ہو (اس کے حکم کی پیروی کرے) اور علی علیہ السلام کے دشمن کو دشمن جانے۔ اور آئمہ معصومین علیہم السلام جو علی علیہ السلام کے بعد ہیں جو ان کی اولاد سے ہوں گے ان کی اقتدا کرے، کیونکہ یہ میرے جانشین، وصی اور میرے بعد مخلوق پر اللہ کی حجت ہیں، یہ میری امت کے سردار ہیں، جو جنت کی طرف حرکت دیں گے

ان کی جنگ میری جنگ اور میری جنگ اللہ عزوجل کی جنگ ہے اور ان کے دشمنوں کا لشکر شیطان کا لشکر ہے"۔

(۴۷) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: وَلَايَةُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَلَايَةُ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ حُبُّهُ عِبَادَةُ اللّٰهِ وَ اِتِّبَاعُهُ فَرِيضَةٌ وَ أَوْلِيَاؤُهُ أَوْلِيَاءُ اللّٰهِ وَ أَعْدَاؤُهُ أَعْدَاءُ اللّٰهِ وَ حَرْبُهُ حَرْبُ اللّٰهِ وَ سِلْمُهُ سِلْمُ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ.[2]

"ابن عباس کہتا ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

علی علیہ السلام کی ولایت اللہ عزوجل کی ولایت ہے۔

علی علیہ السلام کی محبت اللہ کی عبادت ہے

علی علیہ السلام کی پیروی فریضہ الٰہی ہے۔

علی علیہ السلام کے دوست اللہ عزوجل کے دوست اور ان کے دشمن اللہ عزوجل کے دشمن ہیں

علی علیہ السلام سے جنگ اللہ عزوجل سے جنگ ہے۔

۱۔ امالی شیخ صدوق، ص ۱۹، ارشاد القلوب، ج ۲ ص ۴۲۳، بحار الانوار، ج ۳۸ ص ۹۲ و ج ۲۳ ص ۱۴۴

۲۔ امالی شیخ صدوق، ص ۳۲، بحار الانوار، ج ۳ ص ۳۰

علی علیہ السلام سے صلح اللہ عزوجل سے صلح ہے۔

(۴۸) عَنْ سَيِّدِ الْعَابِدِيْنَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ سَيِّدِ الشُّهَدَاءِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ سَيِّدِ الْأَوْصِيَاءِ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ: اَلْأَئِمَّةُ مِنْ بَعْدِي اِثْنَا عَشَرَ أَوَّلُهُمْ أَنْتَ يَا عَلِيُّ، وَ آخِرُهُمُ الْقَائِمُ الَّذِي يَفْتَحُ اللّٰهُ تَعَالَى ذِكْرُهُ عَلَى يَدِهِ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَ مَغَارِبَهَا.[1]

"امام سجاد علیہ السلام امام حسین علیہ السلام سے اور امام حسین علیہ السلام امام علی علیہ السلام سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

میرے بعد میرے ۱۲/اوصیاء ہوں گے، جن میں پہلے یا علی علیہ السلام آپ اور ان کا آخری قائم علیہ السلام ہے کہ اللہ عزوجل ان کے ہاتھوں سے مشرق ومغرب کی زمین کو فتح کرے گا"۔

(۴۹) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: بَيْنَا أَنَا وَ فَاطِمَةُ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ إِذِ الْتَفَتَ إِلَيْنَا فَبَكَى فَقُلْتُ مَا يُبْكِيكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ أَبْكِي مِمَّا يُصْنَعُ بِكُمْ بَعْدِي فَقُلْتُ وَ مَا ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ أَبْكِي مِنْ ضَرْبَتِكَ عَلَى الْقَرْنِ وَ لَطْمِ فَاطِمَةَ خَدَّهَا وَ طَعْنَةِ الْحَسَنِ فِي الْفَخِذِ وَ السَّمِّ الَّذِي يُسْقَى وَ قَتْلِ الْحُسَيْنِ قَالَ فَبَكَى أَهْلُ الْبَيْتِ جَمِيعاً فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا خَلَقَنَا رَبُّنَا إِلَّا لِلْبَلَاءِ قَالَ أَبْشِرْ يَا عَلِيُّ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَدْ عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَ لَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ.[2]

"امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن میری طرف، فاطمہ سلام اللہ علیہا اور حسنین علیہم السلام کی طرف دیکھ کر گریہ کرنے لگے۔

۱۔ امالی شیخ صدوق، ص ۱۱۱، کمال الدین وتمام النعمہ، ج ۱ ص ۲۸۲، بحار الانوار، ج ۵۲ ص ۳۷۸ و ج ۳۶ ص ۲۲۶

۲۔ امالی شیخ صدوق، ص ۱۳۴، بحار الانوار، ج ۴۳ ص ۱۴۹ و ج ۲۸ ص ۵۱

میں نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیوں گریہ کررہے ہیں؟

فرمایا: اس لئے کہ میرے بعد تمہارے حق میں بہت زیادہ ظلم ستم کئے جائیں گے

میں نے عرض کیا: ہمارے حق میں کیا ظلم کریں گے؟

فرمایا: آپ علیہ السلام کے سر پر تلوار اور بی بی سیدہ سلام اللہ علیہا کے چہرے پر طمانچے مارے جائیں گے اور حسن علیہ السلام کی ران پر نیزہ مارا جائے گا اور وہ زہر جو حسن علیہ السلام کو پلایا جائے گا اور حسین علیہ السلام کو قتل کردیا جائے گا

یہ سن کر سب اہل بیت علیہم السلام نے گریہ کیا۔

میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اللہ عزوجل نے ہمارے لئے مصیبتیں خلق کی ہیں

فرمایا: بشارت ہو آپ کو یا علیؑ! اللہ عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ آپؑ کو دوست نہیں رکھے گا مگر مؤمن اور آپؑ کو دشمن نہ رکھے گا مگر منافق"۔

(۵۰)۔ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَخَذَ بِيَدِ حَسَنٍ وَ حُسَيْنٍ وَ قَالَ مَنْ أَحَبَّنِي وَ أَحَبَّ هٰذَيْنِ وَ أَبَاهُمَا وَ أُمَّهُمَا كَانَ مَعِي فِي دَرَجَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔[1]

"حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام حسن علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: جو ان دو لوگوں سے اور ان کے والد، والدہ سے محبت کرے قیامت کے دن جنت میں میرے ساتھ ہوگا"۔

(۵۱)۔ قَالَ أَبُو بَصِيرٍ: قُلْتُ لِلصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ آلُ مُحَمَّدٍ قَالَ ذُرِّيَّتُهُ فَقُلْتُ وَ مَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ قَالَ الْأَئِمَّةُ الْأَوْصِيَاءُ فَقُلْتُ وَ مَنْ عِتْرَتُهُ قَالَ أَصْحَابُ الْعَبَاءِ فَقُلْتُ مَنْ أُمَّتُهُ قَالَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ صَدَّقُوا بِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْمُسْتَمْسِكُونَ بِالثَّقَلَيْنِ الَّذِينَ أُمِرُوا بِالتَّمَسُّكِ بِهِمَا كِتَابِ اللّٰهِ وَ عِتْرَتِهِ أَهْلِ بَيْتِهِ الَّذِينَ أَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَ طَهَّرَهُمْ تَطْهِيراً وَ هُمَا

[1] امالی، شیخ صدوق، ص ۲۲۹، بحار الانوار، ج ۷۳ ص ۳۷

الْخَلِيفَتَانِ عَلَى الْأُمَّةِ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ۔[1]

"ابی بصیر کہتا ہے: امام صادق علیہ السلام سے عرض کیا: آل محمد علیہم السلام کون ہیں؟

فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذرّیت۔

میں نے کہا: اہل بیت رسول اللہ علیہم السلام کون ہیں؟

فرمایا: آئمہ علیہم السلام واوصیاء۔

میں نے کہا: عترت رسول اللہ علیہم السلام کون ہیں؟

فرمایا: اصحاب عباء۔

میں نے عرض کیا: امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون ہیں؟

فرمایا: مومن۔ جو جو اللہ عزوجل کی طرف سے آیا ہے اس کی تصدیق کریں اور دو ثقل سے متمسک رہیں اور جو ان کی حفاظت اور تمسک پر مامور ہیں یعنی کتاب اللہ اور اہل بیت علیہم السلام وہ کہ جن کو اللہ عزوجل نے ہر طرح کے رجس و پلیدی سے محفوظ رکھا ہے اور ان کو پاک و مطہر کیا ہے۔ یہ دونوں امت پر خلیفہ اور جانشین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں"۔

(۵۲)۔ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ): مَنْ أَرَادَ التَّوَسُّلَ إِلَيَّ وَ أَنْ يَكُونَ لَهُ عِنْدِي يَدٌ أَشْفَعُ لَهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَلْيَصِلْ أَهْلَ بَيْتِي وَ يُدْخِلِ السُّرُورَ عَلَيْهِمْ۔[2]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو بھی چاہتا ہے مجھ سے توسل کرے اور میرے پاس کچھ ایسا ذخیرہ رکھ سکے کہ قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں تو اسے چاہیے میرے اہل بیت علیہم السلام کے ساتھ نیکی کرے اور ان سے متصل ہو۔ ان کو خوش کرے"۔

(۵۳)۔ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ): مَنْ وَصَلَ أَحَداً مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فِي دَارِ الدُّنْيَا بِقِيرَاطٍ، كَافَيْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقِنْطَارٍ۔[3]

[1] امالی، شیخ صدوق، ص ۲۴۰، روضۃ الواعظین، ج ۲ ص ۲۶۸

[2] امالی، شیخ صدوق، ص ۳۷۹، امالی، شیخ طوسی، ص ۳۴۴، وسائل الشیعہ، ج ۷ ص ۲۰۳، بحار الانوار، ج ۲۶ ص ۲۲۷

[3] امالی، شیخ صدوق، ص ۳۳۹، امالی، شیخ طوسی، ص ۴۴۰، بشارۃ المصطفیٰ لشیعۃ المرتضیٰ، ص ۱۶۸ بحار الانوار، ج ۲۶ ص ۲۲۸

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جو بھی دنیا میں تھوڑے سے مال میں سے میرے اہل بیت علیہم السلام کو دے قیامت کے دن بہت زیادہ مال اس کے بدلے میں اس کو دوں گا"۔

(۵۴) قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: وَلَايَتِي وَ وَلَايَةُ أَهْلِ بَيْتِي أَمَانٌ مِنَ النَّارِ.[۱]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

میری اور میرے اہل بیت علیہم السلام کی ولایت جہنم کی آگ سے امان ہے"۔

(۵۵) قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَقُولُ: أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَ أَنْتَ يَا عَلِيُّ وَ الْأَئِمَّةُ مِنْ بَعْدِكَ سَادَةُ أُمَّتِي مَنْ أَحَبَّنَا فَقَدْ أَحَبَّ اللّٰهَ وَ مَنْ أَبْغَضَنَا فَقَدْ أَبْغَضَ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مَنْ وَالَانَا فَقَدْ وَالَى اللّٰهَ وَ مَنْ عَادَانَا فَقَدْ عَادَى اللّٰهَ وَ مَنْ أَطَاعَنَا فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَ مَنْ عَصَانَا فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ.[۲]

"امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، انہوں نے فرمایا:

میں اولاد آدم علیہ السلام کا سردار ہوں۔ یا علی علیہ السلام تم اور تمہارے بعد آئمہ علیہم السلام اس امت کے سردار ہیں، جو ہم سے محبت کرے اللہ عزوجل اس سے محبت کرتا ہے جو ہماری نافرمانی کرے اس نے اللہ عزوجل کی نافرمانی کی"۔

(۵۶) قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ: أَحَبُّ أَهْلِ بَيْتِي إِلَيَّ وَ أَفْضَلُ مَنْ أَتْرُكُ بَعْدِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.[۳]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

میرے اہل بیت علیہم السلام میں میرا محبوب ترین وہ ہے جو میں اپنے بعد (بعنوانِ خلیفہ) چھوڑ

۱۔ امالی، شیخ صدوق، ص ۲۷۴، بحار الانوار، ج ۲۷ ص ۸۸

۲۔ امالی، شیخ صدوق، ص ۷۶۳، بشارۃ المصطفیٰ لشیعۃ المرتضیٰ، ص ۱۵۱، بحار الانوار، ج ۲۷ ص ۸۸

۳۔ امالی، شیخ صدوق، ص ۵۵۸، بحار الانوار، ج ۳۶ ص ۲۲۸، عوالم (امام علی ابن ابی طالب علیہ السلام) ص ۲۱۹

جاؤں گا۔ وہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہے"۔

(۵۷) عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَقُولُ: أَنَا سَيِّدُ النَّبِيِّينَ وَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ سَيِّدُ الْوَصِيِّينَ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَ الْأَئِمَّةُ بَعْدَهُمَا سَادَاتُ الْمُتَّقِينَ وَلِيُّنَا وَلِيُّ اللّٰهِ وَ عَدُوُّنَا عَدُوُّ اللّٰهِ وَ طَاعَتُنَا طَاعَةُ اللّٰهِ وَ مَعْصِيَتُنَا مَعْصِيَةُ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ «حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيلُ».[۱]

"امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا۔ فرمارہے تھے:

میں سید الانبیاء، علی علیہ السلام سید الاوصیاء۔ حسن وحسین علیہم السلام سید شباب الجنۃ اور ان کے بعد آئمہ علیہم السلام بزرگان متقین ہیں۔ ہمارے دوست اللہ کے دوست، ہمارے دشمن اللہ کے دشمن۔ ہماری اطاعت اللہ کی اطاعت ہے۔ ہماری نافرمانی اللہ عزوجل کی نافرمانی ہے۔ اللہ عزوجل ہمارے لئے کافی ہے اور اچھا وکیل ہے"۔

(۵۸) عَنْ أُمِّهِ أُمِّ سَلَمَةَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَقُولُ: عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَ الْأَئِمَّةُ مِنْ وُلْدِهِ بَعْدِي سَادَةُ أَهْلِ الْأَرْضِ وَ قَادَةُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.[۲]

"ام سلمیٰ رضوان اللہ علیہا کہتی ہیں: میں نے سنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

علی بن ابی طالب علیہ السلام اور ان کے امام بیٹے میرے بعد زمین کے سردار اور قیامت کے دن سفید چہرے والوں کے قائد ہوں گے"۔

(۵۹) عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: يَا عَلِيُّ أَنْتَ أَخِي وَ وَارِثِي وَ وَصِيِّي وَ خَلِيفَتِي فِي أَهْلِي وَ أُمَّتِي فِي حَيَاتِي وَ بَعْدَ مَمَاتِي مُحِبُّكَ مُحِبِّي وَ مُبْغِضُكَ مُبْغِضِي يَا عَلِيُّ أَنَا وَ أَنْتَ أَبَوَا هٰذِهِ الْأُمَّةِ يَا عَلِيُّ أَنَا وَ أَنْتَ وَ الْأَئِمَّةُ مِنْ وُلْدِكَ سَادَةٌ

۱۔ امالی، شیخ صدوق، ص ۵۵۸، بحار الانوار، ج ۳۶ ص ۲۲۸، عوالم (امام علی ابن ابی طالب علیہ السلام) ص ۲۱۹

۲۔ امالی، شیخ صدوق، ص ۵۸۲، بحار الانوار، ج ۲۳ ص ۱۲۷

فِي الدُّنْيَا وَ مُلُوكٌ فِي الْآخِرَةِ مَنْ عَرَفَنَا فَقَدْ عَرَفَ اللَّهَ وَ مَنْ أَنْكَرَنَا فَقَدْ أَنْكَرَ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ۔[1]

"امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

یا علی علیہ السلام! آپ برادر و وارث، وصی اور میرے اہل بیت علیہم السلام اور میری امت کے درمیان میری زندگی میں اور میرے مرنے کے بعد میرے خلیفہ ہیں۔

آپ کا محب میرا محب، آپ کا دشمن میرا دشمن ہے۔

یا علی علیہ السلام! آپ اور میں اس امت کے دو باپ ہیں۔

یا علی علیہ السلام! آپ میں اور آپ کے امام بیٹے دنیا و آخرت کے سردار ہیں

جس نے ہمیں پہچانا در حقیقت اللہ عزوجل کو پہچانا

جس نے ہمارا انکار کیا در حقیقت اللہ عزوجل کا انکار کیا ہے"۔

۱۔ امالی شیخ صدوق، ص ۶۵۷، بحار الانوار، ج ۲۳ ص ۱۲۸

"عترت اور اُمت کے درمیان فرق"

لَمَّا حَضَرَ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ مَجْلِسَ الْمَأْمُونِ وَ قَدِ اجْتَمَعَ فِيهِ جَمَاعَةُ عُلَمَاءِ أَهْلِ الْعِرَاقِ وَ خُرَاسَانَ فَقَالَ الْمَأْمُونُ أَخْبِرُونِي عَنْ مَعْنَى هَذِهِ الْآيَةِ - ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا الْآيَةَ فَقَالَتِ الْعُلَمَاءُ أَرَادَ اللَّهُ الْأُمَّةَ كُلَّهَا فَقَالَ الْمَأْمُونُ مَا تَقُولُ يَا أَبَا الْحَسَنِفَقَالَ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا أَقُولُ كَمَا قَالُوا وَ لَكِنْ أَقُولُ أَرَادَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى بِذَلِكَ الْعِتْرَةَ الطَّاهِرَةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَقَالَ الْمَأْمُونُ وَ كَيْفَ عَنَى الْعِتْرَةَ دُونَ الْأُمَّةِ فَقَالَ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ لَوْ أَرَادَ الْأُمَّةَ لَكَانَتْ بِأَجْمَعِهَا فِي الْجَنَّةِ لِقَوْلِ اللَّهِ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَ مِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَ مِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللَّهِ ذَلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ثُمَّ جَعَلَهُمْ كُلَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ عَزَّ وَ جَلَّ جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا فَصَارَتِ الْوِرَاثَةُ لِلْعِتْرَةِ الطَّاهِرَةِ لَا لِغَيْرِهِمْ ثُمَّ قَالَ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ هُمُ الَّذِينَ وَصَفَهُمُ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ فَقَالَ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً وَ هُمُ الَّذِينَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ إِنِّي مُخَلِّفٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ كِتَابَ اللَّهِ وَ عِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي لَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ انْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونِّي فِيهِمَا يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تُعَلِّمُوهُمْ فَإِنَّهُمْ أَعْلَمُ مِنْكُمْ۔[1]

۱۔ تحف العقول عن آل الرسول، ج ۱ ص ۴۲۵

"ریان بن صلت کہتا ہے:

امام رضا علیہ السلام مجلس مامون میں مرو میں حاضر ہوئے۔اس مجلس میں علمائے عراق اور خراسان میں سے ایک گروہ موجود تھا۔مامون نے کہا: اس آیت کے معنی میرے لئے بیان کریں:

ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا۔

"پھر ہم نے اس کتاب کا وارث ایسے لوگوں کو بنایا جن کو ہم نے بندوں میں سے چن لیا"۔

علماء نے کہا: اللہ عزوجل کی مراد تمام امت ہے۔

مامون نے کہا: یا ابا الحسن علیہ السلام! آپ کی نظر کیا ہے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: میں ان کے ساتھ ہم عقیدہ نہیں ہوں بلکہ میری نظر میں اللہ عزوجل کی مراد عترت طاہرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

مامون نے کہا: یا ابا الحسن علیہ السلام! کیسے اللہ عزوجل کی مراد عترت طاہرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے؟؟

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: کیونکہ مراد اگر پوری امت ہوتو پھر یہ بھی لازمی ہے کہ سب کے سب جنتی ہوں لیکن یہاں پر اللہ عزوجل فرماتا ہے:

فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللَّهِ ذَلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ۔

"ان (امت) میں سے بعض اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں اور بعض درمیانہ راستہ اختیار کرتے ہیں اور بعض اپنے کاموں میں اذن خدا کو آگے رکھتے ہیں اور دوسروں سے سبقت لیتے ہیں اور یہ بہت بڑا فضل ہے"۔

اس کے بعد فرماتا ہے: میرے تمام منتخب کردہ جنتی ہیں۔

جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ۔

"دائمی جنت میں داخل ہوں گے جہاں طلائی دست بندان کو دیئے جائیں گے"۔

پس وراثت مختص ہے عترت طاہرہ کے ساتھ نہ کہ دوسروں کے ساتھ۔

مامون نے کہا: عترت طاہرہ کون ہیں؟

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: وہی جن کے بارے میں اللہ عزوجل اپنی کتاب میں اس طرح

وصف کرتا ہے:

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً۔

"بیشک اللہ عزوجل چاہتا ہے تم اہل بیت علیہم السلام کو ہر نجاست سے دور اور پاک ومطہر کرے"۔

یہ وہی ہیں جن کے بارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"میں دوگراں قدر چیزیں تمہارے درمیان چھوڑے جارہا ہوں۔ایک کتاب اللہ اور ایک میری عترت۔یہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے یہاں تک میرے پاس حوض کوثر پر پہنچیں۔ دیکھنا میرے بعد ان دونوں کے ساتھ کیا کرتے ہو؟؟ اے لوگو! ان کو مت سکھاؤ کیونکہ یہ تم سے زیادہ عالم ہیں"۔

قَالَتِ الْعُلَمَاءُ أَخْبِرْنَا يَا أَبَا الْحَسَنِ عَنِ الْعِتْرَةِ هُمُ الْآلُ أَوْ غَيْرُ الْآلِ فَقَالَ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ هُمُ الْآلُ فَقَالَتِ الْعُلَمَاءُ فَهَذَا رَسُولُ اللَّهِ يُؤْثَرُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ أُمَّتِي آلِي وَ هَؤُلَاءِ أَصْحَابُهُ يَقُولُونَ بِالْخَبَرِ الْمُسْتَفِيضِ الَّذِي لَا يُمْكِنُ دَفْعُهُ آلُ مُحَمَّدٍ أُمَّتُهُ فَقَالَ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ أَخْبِرُونِي هَلْ تَحْرُمُ الصَّدَقَةُ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ قَالُوا نَعَمْ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَتَحْرُمُ عَلَى الْأُمَّةِ قَالُوا لَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ هَذَا فَرْقٌ بَيْنَ الْآلِ وَبَيْنَ الْأُمَّةِ وَيْحَكُمْ أَيْنَ يُذْهَبُ بِكُمْ أَ صُرِفْتُمْ عَنِ الذِّكْرِ صَفْحاً أَمْ أَنْتُمْ قَوْمٌ مُسْرِفُونَ أَ مَا عَلِمْتُمْ أَنَّمَا وَقَعَتِ الرِّوَايَةُ فِي الظَّاهِرِ عَلَى الْمُصْطَفَيْنَ الْمُهْتَدِينَ دُونَ سَائِرِهِمْ قَالُوا مِنْ أَيْنَ قُلْتَ يَا أَبَا الْحَسَنِ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ قَوْلِ اللَّهِ لَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحاً وَ إِبْرَاهِيمَ وَ جَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَ الْكِتَابَ - فَمِنْهُمْ مُهْتَدٍ وَ كَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ فَصَارَتْ وِرَاثَةُ النُّبُوَّةِ وَ الْكِتَابِ فِي الْمُهْتَدِينَ دُونَ الْفَاسِقِينَ أَ مَا عَلِمْتُمْ أَنَّ نُوحاً سَأَلَ رَبَّهُ - فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ابْنِي مِنْ أَهْلِي وَ إِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَ ذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ

وَعَدَهُ أَنْ يُنَجِّيَهُ وَ أَهْلَهُ فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى - إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ فَلَا تَسْئَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنِّي أَعِظُكَ أَنْ تَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ.[1]

"علماء نے کہا: یا ابا الحسن علیہ السلام! کیا یہی عترت، آل ہے یا ان میں کچھ اور افراد بھی شامل ہیں؟

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: یہی آل ہیں۔

علماء نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

میری امت میری آل ہے اور یہ حدیث صحابہ سند مستفیض کے ساتھ ناقابل انکار طریقے سے نقل ہوئی ہے کہ آل محمد علیہم السلام سے مراد ان کی امت ہے۔

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: کیا صدقہ آل پر حرام ہے؟؟

سب نے کہا: جی ہاں۔

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: کہو پھر دیکھوں کیا امت پر بھی صدقہ حرام ہے؟

سب نے کہا: نہیں۔

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: یہ فرق ہے آل اور امت کے درمیان۔ آخر تمہیں کہاں لے جا رہے ہیں۔ آیا قرآن سے منہ پھیر لیا ہے یا حد سے تجاوز کر گئے ہو؟

کیا تم نہیں جانتے وراثت اور طہارت کا مسئلہ منتخب اور ہدایت شدگان کے بارے میں ہے دوسروں کے بارے میں نہیں۔ سب نے کہا اس مطلب کو آپ کہاں سے بیان کر رہے ہیں۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: یہاں سے:

لَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحاً وَ إِبْرَاهِيمَ وَ جَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَ الْكِتَابَ - فَمِنْهُمْ مُهْتَدٍ وَ كَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ.

"نوح علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام کو بھیجا اور ان دونوں کی نسل میں نبوت اور کتاب قرار دی۔ ان میں سے بعض ہدایت یافتہ ہیں اور زیادہ تر فاسق ہیں"۔

اس کے نتیجہ میں وراثت، رسالت اور کتاب مختص ہے ہدایت یافتگان کے ساتھ نہ کہ فاسقین

[1]۔ سورہ ھود، آیت: ۴۶

کے ساتھ۔ تم نہیں جانتے جب نوح علیہ السلام نے اللہ عزوجل سے درخواست کی اور کہا:

فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ابْنِي مِنْ أَهْلِي وَ إِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَأَنْتَ أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ.

"پروردگارا! میرا بیٹا میرے اہل کا جزء ہے۔ تیرا وعدہ حق ہے تم بہترین حکم کرنیوالے ہو"۔

یہ اس جہت سے تھا کہ اللہ عزوجل نے نوح علیہ السلام کو وعدہ دیا تھا کہ تمہاری آل کو نجات دوں گا۔

اللہ عزوجل نے اس کے جواب میں فرمایا:

إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ فَلَا تَسْئَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنِّي أَعِظُكَ أَنْ تَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ.

"اے نوح علیہ السلام! وہ تمہاری اہل سے نہیں ہے کیونکہ اس کا کام برا کام تھا جس چیز کے بارے میں نہیں جانتے اس کے بارے مجھ سے سوال مت کرو، تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ جاہلوں میں سے نہ ہو"۔

فَقَالَ الْمَأْمُونُ فَهَلْ فَضَّلَ اللهُ الْعِتْرَةَ عَلَى سَائِرِ النَّاسِ فَقَالَ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ اللهَ الْعَزِيزَ الْجَبَّارَ فَضَّلَ الْعِتْرَةَ عَلَى سَائِرِ النَّاسِ فِي مُحْكَمِ كِتَابِهِ قَالَ الْمَأْمُونُ أَيْنَ ذَلِكَ مِنْ كِتَابِ اللهِ قَالَ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى - إِنَّ اللهَ اصْطَفَى آدَمَ وَ نُوحاً وَ آلَ إِبْرَاهِيمَ وَ آلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ. ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَ قَالَ اللهُ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ - أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَ الْحِكْمَةَ وَ آتَيْنَاهُمْ مُلْكاً عَظِيماً ثُمَّ رَدَّ الْمُخَاطَبَةَ فِي أَثَرِ هَذَا إِلَى سَائِرِ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ يَعْنِي الَّذِينَ أَوْرَثَهُمُ الْكِتَابَ وَ الْحِكْمَةَ وَ حَسَدُوا عَلَيْهِمَا بِقَوْلِهِ - أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَ الْحِكْمَةَ وَ آتَيْنَاهُمْ مُلْكاً عَظِيماً يَعْنِي

اَلطَّاعَةَ لِلْمُصْطَفَيْنَ اَلطَّاهِرِينَ وَ اَلْمُلْكُ هَاهُنَا اَلطَّاعَةُ لَهُمْ - قَالَتِ الْعُلَمَاءُ هَلْ فَسَّرَ اَللّٰهُ تَعَالَى الْاِصْطِفَاءَ فِي الْكِتَابِ فَقَالَ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَّرَ الْاِصْطِفَاءَ فِي الظَّاهِرِ سِوَى الْبَاطِنِ فِي اِثْنَيْ عَشَرَ مَوْضِعاً.

"مامون نے کہا: کیا اللہ عز وجل نے عترت کو سب لوگوں پر فضیلت دی ہے؟؟

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: تمام لوگوں پر اور فضیلت عترت کو اپنی کتاب میں شرح دی ہے۔

مامون نے کہا: قرآن میں کس جگہ ہے؟

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: اس آیت میں:

إِنَّ اَللّٰهَ اِصْطَفَىٰ آدَمَ وَ نُوحاً وَ آلَ إِبْرَاهِيمَ وَ آلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ. ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ. وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ.[1]

"اللہ عز وجل نے آدم علیہ السلام کو نوح علیہ السلام کو آل ابراہیم علیہ السلام کو اور آل عمران علیہ السلام کو تمام عالمین پر چن لیا۔ یہ ایک ہی نسل ہیں جو ایک دوسرے ہیں۔ خداوند سننے اور جاننے والا ہے"۔

اور دوسری جگہ پر فرماتا ہے:

أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَ آتَيْنَاهُمْ مُلْكاً عَظِيماً.[2]

"کیا لوگ اس وجہ سے کہ جو اللہ نے ان کو فضیلت دی ہے حسد کرتے ہیں؟

ہم نے آل ابراہیم علیہ السلام کو کتاب اور حکمت دی اور ان کو ملک عظیم دیا"۔

اس کے بعد اس آیت سے تمام مومنین سے خطاب کیا اور فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ.[3]

"اے وہ جو ایمان لائے ہو اللہ، رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اولی الامر کی اطاعت کرو"۔

1۔ سورہ آل عمران، آیات: ۳۳۔۳۴

2۔ سورہ النساء، آیت: ۵۴

3۔ سورہ النساء، آیت: ۵۹

یعنی وہی جن کو کتاب اور حکمت دی اس وجہ سے حسد کرتے ہیں پس منظور ہے آیہ شریفہ ہے:

أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ اللّٰهُ......

"منتخب شدگان اور مطہرات کی اطاعت ہے۔ اس آیت میں فرمان روائی وہی ان کی اطاعت ہے۔

علماء نے کہا: یہ بھی بیان فرمائیے! کیا اللہ عز وجل نے منتخب کرنے کو اپنی کتاب میں تفسیر کی ہے؟؟

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

منتخب ہونا ظاہراً قرآن میں ۱۲ جگہ پر تفسیر ہوا ہے اور یہ ۱۲ جگہیں تاویل کے علاوہ ہیں جو باطن قرآن میں آیا ہے۔

فَأَوَّلُ ذَلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ - وَ أَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ وَ رَهْطَكَ الْمُخْلَصِينَ هَكَذَا فِي قِرَاءَةِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَ هِيَ ثَابِتَةٌ فِي مُصْحَفِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَلَمَّا أَمَرَ عُثْمَانُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ أَنْ يَجْمَعَ الْقُرْآنَ خَنَسَ هَذِهِ الْآيَةَ وَ هَذِهِ مَنْزِلَةٌ رَفِيعَةٌ وَ فَضْلٌ عَظِيمٌ وَ شَرَفٌ عَالٍ حِينَ عَنَى اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِذَلِكَ الْآلَ فَهَذِهِ وَاحِدَةٌ وَ الْآيَةُ الثَّانِيَةُ فِي الْاِصْطِفَاءِ قَوْلُ اللّٰهِ - إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً وَ هَذَا الْفَضْلُ الَّذِي لَا يَجْحَدُهُ مُعَانِدٌ لِأَنَّهُ فَضْلٌ بَيِّنٌ وَ الْآيَةُ الثَّالِثَةُ حِينَ مَيَّزَ اللّٰهُ الطَّاهِرِينَ مِنْ خَلْقِهِ أَمَرَ نَبِيَّهُ فِي آيَةِ الْاِبْتِهَالِ فَقَالَ فَقُلْ يَا مُحَمَّدُ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَ أَبْنَاءَكُمْ وَ نِسَاءَنَا وَ نِسَاءَكُمْ وَ أَنْفُسَنَا وَ أَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ فَأَبْرَزَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عَلِيّاً وَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ وَ فَاطِمَةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَقَرَنَ أَنْفُسَهُمْ بِنَفْسِهِ فَهَلْ تَدْرُونَ مَا مَعْنَى قَوْلِهِ أَنْفُسَنَا وَ أَنْفُسَكُمْ قَالَتِ الْعُلَمَاءُ عَنَى بِهِ نَفْسَهُ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ غَلِطْتُمْ إِنَّمَا عَنَى بِهِ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ مِمَّا يَدُلُّ عَلَى ذَلِكَ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَ آلِهِ حِينَ قَالَ لَيَنْتَهِيَنَّ بَنُو وَلِيعَةَ أَوْ لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْهِمْ رَجُلاً كَنَفْسِي يَعْنِي عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَهَذِهِ خُصُوصِيَّةٌ لاَ يَتَقَدَّمُهَا أَحَدٌ وَ فَضْلٌ لاَ يَخْتَلِفُ فِيهِ بَشَرٌ وَ شَرَفٌ لاَ يَسْبِقُهُ إِلَيْهِ خَلْقٌ إِذْ جَعَلَ نَفْسَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ كَنَفْسِهِ فَهَذِهِ الثَّالِثَةُ۔

"پہلی آیت":۔

وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ وَرَهْطَكَ الْمُخْلَصِينَ۔[1]

"اپنے قریبی رشتے داروں (اپنے مخلص) کو ڈرایئے"۔

یہ آیت قرأت ابی بن کعب میں اس طرح تھی یعنی اس کے ساتھ اضافہ کرنا:

"وَرَهْطَكَ الْمُخْلَصِينَ"۔

اور مصحف عبداللہ بن مسعود میں بھی موجود ہے۔ یہ رفیع مقام ہے۔ یہ ایک فضل عظیم ہے۔ بلند مرتبہ کی شرافت ہے کہ اللہ عزوجل نے اس طرح آل علیہم السلام کو مخاطب کیا ہے اور رسول ﷺ کے لئے ذکر کیا۔ یہ پہلی آیت ہے۔

"دوسری آیت چننے، منتخب کرنے کے معنی میں":۔

إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً۔[2]

"ارادہ پروردگار ہے کہ ہر پلیدی اور رجس سے تم اہل بیت علیہم السلام کو پاک رکھے"۔

یہ ایک ایسا فضل ہے جس سے کوئی بھی بے خبر نہیں ہے اور انکار نہیں کر سکتا مگر دشمن اور گمراہ کیونکہ یہ فضیلت طہارت سے بالاتر ہے متصور نہیں ہے۔ یہ تھی دوسری آیت۔

"تیسری آیت":۔

جب اللہ عزوجل نے اپنی طاہر خلق کو جدا کیا تو آیہ مباہلہ میں رسول اللہ ﷺ کو امر کیا کہ ان

۱۔ سورہ شعراء، آیت: ۲۱۴

۲۔ سورہ احزاب، آیت: ۳۳

کے ساتھ مباہلہ کا اقدام کریں اور فرمایا: اے محمد ﷺ!

يَا مُحَمَّدُ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ۔[1]

"تم اپنے بیٹے لاؤ ہم اپنے بیٹے لاتے ہیں، تم اپنی عورتوں کو لاؤ ہم اپنی عورتوں کو لاتے ہیں، ہم اپنے نفوس کو لاتے ہیں تم اپنے نفوس کو لاؤ۔ اس کے بعد دست دعا بلند کریں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت کریں"۔

اس حکم الٰہی کے بعد رسول اللہ ﷺ علی علیہ السلام، فاطمہ سلام اللہ علیہا، حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام کو باہر لائے اور ان کو اپنے ساتھ لے گئے۔

کیا جانتے ہو کہ اس عبارت کے معنی کیا ہے؟ ہمارے اور تمہارے نفس؟؟

علماء نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی یہاں پر اپنی مراد تھی۔

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

غلطی پر ہو۔ اس سے مراد علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔ اس مطلب پر دلیل وہ جملہ ہے جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(اے بنو ولیعہ ان کاموں سے ہاتھ اٹھاتے ہیں یا ایک مرد جو میری طرح رجلا کنفسی ہے ان کی طرف بھیجوں کہ اس سے مراد علی ابن ابی طالب علیہ السلام تھے)۔

آیت میں ابناء سے مراد حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام ہیں۔

نساء سے مراد بی بی سیدہ سلام اللہ علیہا نساء العالمین ہیں۔

یہ ایک خصوصیت ہے کہ کوئی بھی اس میں ان سے مقدم نہیں ہے۔

کوئی بھی بشر اس فضیلت میں ان تک نہیں پہنچ سکتا۔

یہ وہ شرف ہے لوگوں میں سے کوئی بھی اس شرف میں ان سے سبقت نہیں لے سکتا کیونکہ نفس علی علیہ السلام کو اپنے جیسا قرار دیا ہے۔ یہ تھی تیسری آیت۔

۱۔ سورہ آل عمران، آیت: ۶۱

وَ أَمَّا الرَّابِعَةُ فَإِخْرَاجُهُ النَّاسَ مِنْ مَسْجِدِهِ مَا خَلاَ الْعِتْرَةَ حِينَ تَكَلَّمَ النَّاسُ فِي ذٰلِكَ وَ تَكَلَّمَ الْعَبَّاسُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَرَكْتَ عَلِيّاً وَ أَخْرَجْتَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ مَا أَنَا تَرَكْتُهُ وَ أَخْرَجْتُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ تَرَكَهُ وَ أَخْرَجَكُمْ وَ فِي هٰذَا بَيَانُ قَوْلِهِ لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسٰى قَالَتِ الْعُلَمَاءُ فَأَيْنَ هٰذَا مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أُوجِدُكُمْ فِي ذٰلِكَ قُرْآناً أَقْرَؤُهُ عَلَيْكُمْ قَالُوا هَاتِ قَالَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ - وَ أَوْحَيْنَا إِلٰى مُوسٰى وَ أَخِيهِ أَنْ تَبَوَّءَا لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوتاً وَ اجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قِبْلَةً فَفِي هٰذِهِ الْآيَةِ مَنْزِلَةُ هَارُونَ مِنْ مُوسٰى وَ فِيهَا أَيْضاً مَنْزِلَةُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ مَعَ هٰذَا دَلِيلٌ ظَاهِرٌ فِي قَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ حِينَ قَالَ إِنَّ هٰذَا الْمَسْجِدَ لاَ يَحِلُّ لِجُنُبٍ وَ لاَ لِحَائِضٍ إِلاَّ لِمُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ فَقَالَتِ الْعُلَمَاءُ هٰذَا الشَّرْحُ وَ هٰذَا الْبَيَانُ لاَ يُوجَدُ إِلاَّ عِنْدَكُمْ مَعْشَرَ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَ مَنْ يُنْكِرُ لَنَا ذٰلِكَ وَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَقُولُ أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَ عَلِيٌّ بَابُهَا فَمَنْ أَرَادَ مَدِينَةَ الْعِلْمِ فَلْيَأْتِهَا مِنْ بَابِهَا فَفِيمَا أَوْضَحْنَا وَ شَرَحْنَا مِنَ الْفَضْلِ وَ الشَّرَفِ وَ التَّقْدِمَةِ وَ الاِصْطِفَاءِ وَ الطَّهَارَةِ مَا لاَ يُنْكِرُهُ إِلاَّ مُعَانِدٌ وَ لِلّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ الْحَمْدُ عَلٰى ذٰلِكَ فَهٰذِهِ الرَّابِعَةُ.

"چوتھی آیت":۔

رسول اللہ ﷺ نے سوائے اپنی عترت کے سب کو مسجد سے باہر نکالا۔ اس موضوع پر لوگوں نے حتیٰ رسول اللہ ﷺ کے چچا ابن عباس نے بھی اعتراض کیا اور کہا:

علی علیہ السلام کو اندر رو کے رکھا ہمیں نکال دیا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نہیں ہوں جس نے علی علیہ السلام کو رکھا اور تمہیں نکالا بلکہ اللہ عزوجل نے اس طرح کیا ہے اور یہ مطلب بہت ہی روشن گر ہے جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسٰى.

"تیری نسبت میرے ساتھ وہی ہے جو ہارون علیہ السلام کی موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھی"۔

علماء نے کہا: یہ موضوع قرآن میں کہاں ہے؟

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: اس بارے میں قرآن سے شاہد لاتا ہوں اور پڑھتا ہوں سب نے کہا: دلیل لائیے۔

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

وَ أَوْحَيْنَا إِلٰى مُوسٰى وَ أَخِيهِ أَنْ تَبَوَّءَا لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوتاً وَ اجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قِبْلَةً.

"موسیٰ علیہ السلام اور اس کے بھائی کی طرف وحی کی، اپنی قوم کے لئے مصر میں گھروں کو بناؤ اور ان گھروں کے لئے اپنے گھر کو قبلہ قرار دو"۔

اس آیت میں ہارون علیہ السلام کی نسبت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وہی نسبت علی علیہ السلام کی رسول ﷺ کی طرف۔ اس پر اضافی رسول اللہ ﷺ کی فرمائش ہے جو رسول ﷺ نے فرمایا:

الا ان الْمَسْجِدَ لاَ يَحِلُّ لِجُنُبٍ إِلاَّ لِمُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ

"یہ مسجد کسی بھی جنب کے لئے حلال نہیں، صرف محمد ﷺ اور آل محمد علیہم السلام دلیل روشن اور واضح ہے"۔[1]

علماء نے کہا: یا ابوالحسن علیہ السلام! یہ شرح اور بیان آپ اہل بیت رسول اللہ علیہم السلام کے علاوہ کسی جگہ ہم نے نہیں پایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَ عَلِيٌّ بَابُهَا فَمَنْ أَرَادَ مَدِينَةَ الْعِلْمِ فَلْيَأْتِهَا

---

[1] آغاز میں مسجد النبیؐ اس طرح بنائی گئی کہ کچھ اصحاب کے گھر نے مسجد کا احاطہ کیا ہوا تھا اور ان میں سے ہر کسی کا دروازہ مسجد کی طرف کھلتا تھا۔ حالت جنابت میں غسل کے لئے بھی گھر سے نکلتے ہوئے مسجد میں آجاتے تھے اور پھر وہاں سے ہو کر باہر جاتے تھے۔ وہاں پر جہاں پر جنب شخص گزر بھی نہیں سکتا۔ لہٰذا رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا جس کے بھی دروازے مسجد کی طرف کھلتے ہیں سب بند کئے جائیں، لیکن اس حکم سے امیر المومنین علیہ السلام کو استثنیٰ دی اور خارج کرنے سے مراد بھی دروازہ بند کرنا ہے اور اس واقعہ کو تاریخ میں "سدالابواب" کے نام سے تعبیر کیا گیا ہے۔

مِنْ بَابِهَا

"میں علم کا شہر اور علی علیہ السلام اس کا دروازہ ہے، جو بھی چاہتا ہے کہ اس شہر میں داخل ہو لازمی ہے دروازے سے آئے"۔

جو بھی ہم نے وضاحت کی ہے فضل، شرافت، برتری، اصطفائیت، طہارت کا ایک نمونہ ہے اور اس کا دشمن اور گمراہ کے علاوہ کوئی انکار نہیں کرسکتا اور اللہ عزوجل کی اس منزل پر اس کی حمد کرتے ہیں۔ یہ تھی آیت چہارم۔

وَ أَمَّا الْخَامِسَةُ فَقَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ - وَ آتِ ذَا الْقُرْبَى حَقَّهُ خُصُوصِيَّةٌ خَصَّهُمُ اللَّهُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ بِهَا وَ اصْطَفَاهُمْ عَلَى الْأُمَّةِ فَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ قَالَ ادْعُوا لِي فَاطِمَةَ فَدَعَوْهَا لَهُ فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ قَالَتْ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ إِنَّ فَدَكَ لَمْ يُوجَفْ عَلَيْهَا بِخَيْلٍ وَ لَا رِكَابٍ وَ هِيَ لِي خَاصَّةً دُونَ الْمُسْلِمِينَ وَ قَدْ جَعَلْتُهَا لَكِ لِمَا أَمَرَنِي اللَّهُ بِهِ فَخُذِيهَا لَكِ وَ لِوُلْدِكِ فَهَذِهِ الْخَامِسَةُ.

"پانچویں آیت":۔

وَ آتِ ذَا الْقُرْبَى حَقَّهُ[1]

"تمہارے اپنوں کا حق دو"۔

یہ آیت اس خصوصیت پر دلالت کرتی ہے کہ خداوند جبار نے ان کو اختصاص دے کر پوری امت پر چن لیا ہے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

فاطمہ سلام اللہ علیہا کو میرے پاس بلاؤ۔ جب بی بی سیدہ سلام اللہ علیہا آئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا فاطمہ سلام اللہ علیہا!

بی بی سیدہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا: جی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ فدک اور وہ تمام املاک جو بغیر جنگ کے حاصل ہوئے ہیں

[1] سورہ اسراء، آیت: ۲۶

لہٰذا (امر خدا کے مطابق) یہ میرا مال ہے، باقیوں کا اس میں کوئی حصہ نہیں اور اللہ عزوجل نے حکم دیا میں آپ کو بخشتا ہوں۔

اس کو لے لو یہ تمہارا اور تمہارے بچوں کا مال ہے۔ یہ پانچویں آیت ہے۔

وَ أَمَّا السَّادِسَةُ فَقَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ - قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى فَهَذِهِ خُصُوصِيَّةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ دُونَ الْأَنْبِيَاءِ وَ خُصُوصِيَّةٌ لِلْآلِ دُونَ غَيْرِهِمْ وَ ذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ حَكَى عَنِ الْأَنْبِيَاءِ فِي ذِكْرِ نُوحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا قَوْمِ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ وَ مَا أَنَا بِطَارِدِ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّهُمْ مُلَاقُوا رَبِّهِمْ وَ لَكِنِّي أَرَاكُمْ قَوْماً تَجْهَلُونَ وَ حَكَى عَنْ هُودٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ... لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى الَّذِي فَطَرَنِي أَفَلَا تَعْقِلُونَ.

وَ قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ - قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى وَ لَمْ يَفْرِضِ اللَّهُ مَوَدَّتَهُمْ إِلَّا وَ قَدْ عَلِمَ أَنَّهُمْ لَا يَرْتَدُّونَ عَنِ الدِّينِ أَبَداً وَ لَا يَرْجِعُونَ إِلَى ضَلَالَةٍ أَبَداً وَ أُخْرَى أَنْ يَكُونَ الرَّجُلُ وَادّاً لِلرَّجُلِ فَيَكُونُ بَعْضُ أَهْلِ بَيْتِهِ عَدُوّاً لَهُ فَلَا يَسْلَمُ قَلْبُ فَأَحَبَّ اللَّهُ أَنْ لَا يَكُونَ فِي قَلْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ شَيْءٌ إِذْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ مَوَدَّةَ ذِي الْقُرْبَى فَمَنْ أَخَذَ بِهَا وَ أَحَبَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ أَحَبَّ أَهْلَ بَيْتِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ لَمْ يَسْتَطِعْ رَسُولُ اللَّهِ أَنْ يُبْغِضَهُ وَ مَنْ تَرَكَهَا وَ لَمْ يَأْخُذْ بِهَا وَ أَبْغَضَ أَهْلَ بَيْتِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَعَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَنْ يُبْغِضَهُ لِأَنَّهُ قَدْ تَرَكَ فَرِيضَةً مِنْ فَرَائِضِ اللَّهِ وَ أَيُّ فَضِيلَةٍ وَ أَيُّ شَرَفٍ يَتَقَدَّمُ هَذَا وَ لَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ هَذِهِ الْآيَةَ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ.

قُلْ لاَ أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلاَّ الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فِي أَصْحَابِهِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ وَ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْكُمْ فَرْضاً فَهَلْ أَنْتُمْ مُؤَدُّوهُ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ فَقَامَ فِيهِمْ يَوْماً ثَانِياً فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ فَقَامَ فِيهِمْ يَوْمَ الثَّالِثِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْكُمْ فَرْضاً فَهَلْ أَنْتُمْ مُؤَدُّوهُ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَيْسَ ذَهَباً وَ لاَ فِضَّةً وَ لاَ مَأْكُولاً وَ لاَ مَشْرُوباً قَالُوا: فَهَاتِ إِذاً فَتَلاَ عَلَيْهِمْ هَذِهِ الْآيَةَ فَقَالُوا أَمَّا هَذَا فَنَعَمْ فَمَا وَفَى بِهِ أَكْثَرُهُمْ وَ مَا بَعَثَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ نَبِيّاً إِلاَّ أَوْحَى إِلَيْهِ أَنْ لاَ يَسْأَلَ قَوْمَهُ أَجْراً لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يُوَفِّيهِ أَجْرَ الْأَنْبِيَاءِ وَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ مَوَدَّةَ قَرَابَتِهِ عَلَى أُمَّتِهِ وَ أَمَرَهُ أَنْ يَجْعَلَ أَجْرَهُ فِيهِمْ لِيَوَدُّوهُ فِي قَرَابَتِهِ بِمَعْرِفَةِ فَضْلِهِمُ الَّذِي أَوْجَبَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُمْ فَإِنَّ الْمَوَدَّةَ إِنَّمَا تَكُونُ عَلَى قَدْرِ مَعْرِفَةِ الْفَضْلِ فَلَمَّا أَوْجَبَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ ذَلِكَ ثَقُلَ لِثِقْلِ وُجُوبِ الطَّاعَةِ فَتَمَسَّكَ بِهَا قَوْمٌ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَهُمْ عَلَى الْوَفَاءِ وَ عَانَدَ أَهْلُ الشِّقَاقِ وَ النِّفَاقِ وَ أَلْحَدُوا فِي ذَلِكَ فَصَرَفُوهُ عَنْ حَدِّهِ الَّذِي حَدَّهُ اللَّهُ فَقَالُوا الْقَرَابَةُ هُمُ الْعَرَبُ كُلُّهَا وَ أَهْلُ دَعْوَتِهِ فَعَلَى أَيِّ الْحَالَتَيْنِ كَانَ فَقَدْ عَلِمْنَا أَنَّ الْمَوَدَّةَ هِيَ لِلْقَرَابَةِ فَأَقْرَبُهُمْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَوْلاَهُمْ بِالْمَوَدَّةِ وَ كُلَّمَا قَرُبَتِ الْقَرَابَةُ كَانَتِ الْمَوَدَّةُ عَلَى قَدْرِهَا وَ مَا أَنْصَفُوا نَبِيَّ اللَّهِ فِي حِيطَتِهِ وَ رَأْفَتِهِ وَ مَا مَنَّ اللَّهُ بِهِ عَلَى أُمَّتِهِ مِمَّا تَعْجِزُ الْأَلْسُنُ عَنْ وَصْفِ الشُّكْرِ عَلَيْهِ أَنْ لاَ يُؤْذُوهُ فِي ذُرِّيَّتِهِ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ وَ أَنْ لاَ يَجْعَلُوهُمْ فِيهِمْ بِمَنْزِلَةِ الْعَيْنِ مِنَ الرَّأْسِ حِفْظاً لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فِيهِمْ وَ حُبّاً لَهُ فَكَيْفَ وَ

الْقُرْآنُ يَنْطِقُ بِهِ وَ يَدْعُو إِلَيْهِ وَ الْأَخْبَارُ ثَابِتَةٌ بِأَنَّهُمْ أَهْلُ الْمَوَدَّةِ وَ الَّذِينَ فَرَضَ اللَّهُ مَوَدَّتَهُمْ وَ وَعَدَ الْجَزَاءَ عَلَيْهَا فَمَا وَفَى أَحَدٌ بِهَا فَهَذِهِ الْمَوَدَّةُ لاَ يَأْتِي بِهَا أَحَدٌ مُؤْمِناً مُخْلِصاً إِلاَّ اسْتَوْجَبَ الْجَنَّةَ لِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي هَذِهِ الْآيَةِ: وَ الَّذِينَ آمَنُوا وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي رَوْضَاتِ الْجَنَّاتِ لَهُمْ مَا يَشَاؤُنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذَلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ. ذَلِكَ الَّذِي يُبَشِّرُ اللَّهُ عِبَادَهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ قُلْ لاَ أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلاَّ الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى مُفَسَّراً وَ مُبَيَّناً.

"چھٹی آیت":۔

قُلْ لاَ أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلاَّ الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى.[1]

"کہیے رسالت کے اجر کا تم سے کوئی سوال نہیں کرتا مگر اس مودت قربیٰ کے"۔

یہ خصوصیت ہے روز قیامت تک۔ یہ ان کے ساتھ مخصوص ہے، روز قیامت تک نہ کہ دوسروں کے ساتھ کیونکہ اللہ عزوجل نے قرآن میں نوح علیہ السلام سے نقل فرمایا ہے کہ کہا:

يَا قَوْمِ لاَ أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مَالاً إِنْ أَجْرِيَ إِلاَّ عَلَى اللَّهِ وَ مَا أَنَا بِطَارِدِ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّهُمْ مُلاَقُوا رَبِّهِمْ وَ لَكِنِّي أَرَاكُمْ قَوْماً تَجْهَلُونَ.[2]

"اے لوگو! تم سے اجر رسالت کی وجہ سے کوئی مال نہیں چاہتا میرا اجر تو اللہ عزوجل پر ہے۔ اور میں تمہاری خاطر یہ جو ایمان لائے ہیں ان کو دھتکار نہیں سکتا۔ بیشک اپنے پروردگار سے ملاقات کریں گے اور میں تمہیں جاہل قوم دیکھ رہا ہوں"۔

اللہ عزوجل نے حضرت ھود علیہ السلام سے بھی اس طرح نقل فرمایا ہے کہ اس نے بھی اس طرح کہا:

لاَ أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِنْ أَجْرِيَ إِلاَّ عَلَى الَّذِي فَطَرَنِي أَ فَلاَ تَعْقِلُونَ.[3]

1۔ سورہ شوریٰ، آیت: ۲۳

2۔ سورہ ھود، آیت: ۲۹

3۔ سورہ ھود، آیت: ۵۱

"اے لوگو! تم سے اجر رسالت نہیں چاہتا، میرا اجر تو اس پر ہے جس نے مجھے خلق کیا ہے۔ کیا تم فکر نہیں کرتے؟"

لیکن اللہ عزوجل اپنے پیارے نبی محمد مصطفیٰ ﷺ سے فرماتے ہیں: کہیے:

قُلْ يَا مُحَمَّدُ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ

"میں تم سے رسالت کا کوئی معاوضہ نہیں لیتا سوائے اس کے میرے قربیٰ سے مودت کرو۔"

اللہ عزوجل نے ان کی مودت کو واجب نہیں کیا مگر یہ کہ وہ جانتا ہے یہ کبھی دین کے منکر نہیں ہوں گے۔ کبھی بھی گمراہی کی طرف نہیں جائیں گے۔

اس کا علاوہ دوسرا نکتہ یہ ہے کہ انسان ایک انسان سے تو محبت کرے مگر اس کے کچھ گھر والوں سے نفرت و دشمنی کرے لہٰذا انسان کا دل اس سے خالص محبت کر ہی نہیں سکتا۔

اللہ عزوجل اس سے محبت کرتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے دل میں مومنین کے لئے کچھ بھی نہ ہو اسی لئے رسول اللہ ﷺ کے اقرباء کی مودت کو واجب قرار دیا ہے

جو بھی اس دستور پر عمل کرے گا رسول اللہ ﷺ اور اہل بیت علیہم السلام اس سے محبت کرتے ہیں اور یہ ہو ہی نہیں سکتا اس سے نفرت کریں لیکن وہ جو اس حکم پر عمل نہ کریں اور اہل بیت علیہم السلام سے محبت نہ کرے اس نے ایسا کہ واجبات الٰہی کو ترک کیا ہے۔

اب یہ بتاؤ اس فضل اور شرافت پر کوئی ان سے آگے یا برابر ہے؟

اللہ عزوجل نے:

قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ

اس آیت کو نازل کیا۔ رسول اللہ ﷺ اصحاب کے درمیان اٹھے اور اللہ عزوجل کی حمد و ثناء کی اور فرمایا: اے لوگو! اللہ عزوجل نے میری وجہ سے فریضے کو تمہارے اوپر واجب کیا ہے۔ کیا اس واجب کو انجام دیتے ہو؟

کسی نے بھی رسول اللہ ﷺ کا جواب نہیں دیا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اے لوگو! (یہ فریضہ) سونا چاندی، کھانے پینے کی چیزیں نہیں ہے۔

انہوں نے کہا: بتایئے کیا ہے؟

رسول اللہ ﷺ نے ان کے لئے آیت کی تلاوت فرمائی۔

انہوں نے کہا: اس مطلب کو قبول کرتے ہیں مگر بہت زیادہ لوگوں نے اس وعدے پر عمل نہیں کیا۔ اللہ عزوجل نے کسی نبی کو مبعوث نہیں کیا مگر یہ کہ اس کو وحی کی کہ لوگوں سے اپنی محنت کا اجر طلب نہ کریں کیونکہ اللہ عزوجل انبیاء کے اجر کو کامل کرے گا

لیکن حضرت محمد ﷺ کے بارے میں فرمایا: اقرباء کی مودت کو امت پر واجب قرار دیا اور حکم دیا کہ اپنی محنت کے اجر کو اقربا کی مودت کے لئے قرار دے تاکہ لوگ اس اجر کو اہل بیت علیہم السلام کی نسبت ادا کریں

یہ کام صرف ان کی اہمیت اور فضیلت کو پہچنوانے کے لئے اللہ عزوجل نے واجب قرار دیا ورنہ مودت اور دوستی تو معرفت کے مطابق ہوتی ہے۔

جب اللہ عزوجل نے اس محبت کو واجب کیا وہاں پر جہاں پر اس واجب کی اطاعت بھاری تھی۔ یہ امر بھی لوگوں کے لئے بھاری تھا کچھ لوگوں میں سے کہ جن سے اللہ عزوجل نے ان سے اس پیمان کی وفاداری کا عہد لیا اپنے وعدے پر ثابت قدم رہے اور منافق اور باطل لوگ دشمنی کی وجہ سے حق سے عدول کر گئے اور اس مورد میں کافر ہو گئے اور اس حد و حدود سے جو اللہ عزوجل نے معین فرمائی تھی کنارہ کر لیا

اور کہا: اقربا سے مراد تمام عرب اور اہل دعوت ہیں لیکن پھر بھی مسلم ہے کہ اقربائے رسول ﷺ کی مودت واجب ہے

جتنی بھی قرابت زیادہ ہوگی اتنی مودت کے لئے اولیت زیادہ ہوگی اور جو پیغمبر ﷺ کی نسبت زیادہ قریب ہوگا ان کی دوستی بھی اتنی مقدار میں زیادہ ہوگی

لیکن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اقربا کی محبت اور مہربانی جتنی زیادہ اس امت پر واجب کی جس کے شکر سے زبان عاجز ہے مگر افسوس انصاف کے ساتھ ویسے سلوک نہ کیا اور اس اجر رسالت کو ان کی اولاد کے حق میں ادا نہیں کیا

ان کی جگہ اپنے درمیان سر اور آنکھوں کی ہے جو انہوں نے نہیں جانیں اور یہ کام یہ روایت

درواقع رعایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان سے محبت کی نشانی ہے۔

کس طرح؟

قرآن اس بارے میں کہتا ہے اور ان کو دعوت دیتا ہے اخبار اور روایات ان کے بارے میں کہ یہی اہل مودت ہیں اور یہ وہی ہیں جن کی مودت اللہ عزوجل نے واجب فرمائی ہے اور ان کے بارے جزاء کا وعدہ دیا ہے جو مسلم اور قطعی ہے

کسی نے اس وعدہ پر عمل نہیں کیا اور کسی نے بھی اس مودت کو قبول نہیں کیا اخلاص اور ایمان کے ساتھ مگر یہ کہ اللہ اس کے لئے جنت واجب کرے گا"۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي رَوْضَاتِ الْجَنَّاتِ لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ذَٰلِكَ الَّذِي يُبَشِّرُ اللَّهُ عِبَادَهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ

"اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے وہ بہشت کے باغوں میں ہوں گے، انہیں جو چاہیں گے اپنے رب کے ہاں سے ملے گا، یہی وہ بڑا فضل ہے۔ یہی وہ (فضل) جس کی اللہ اپنے بندوں کو خوشخبری دے دیتا ہے جو ایمان لائے اور نیک کام کئے، کہہ دو میں تم سے اس پر کوئی اجرت نہیں مانگتا بجز اقرباء کی محبت کے۔

اور یہ دو آیت ایک دوسرے کی مفسر اور مبین ہیں۔

ثُمَّ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ آبَائِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ اجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُونَ وَ الْأَنْصَارُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَقَالُوا إِنَّ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَئُونَةً فِي نَفَقَتِكَ وَ فِيمَنْ يَأْتِيكَ مِنَ الْوُفُودِ وَ هَذِهِ أَمْوَالُنَا مَعَ دِمَائِنَا فَاحْكُمْ فِيهَا بَارّاً مَأْجُوراً أَعْطِ مَا شِئْتَ وَ أَمْسِكْ مَا شِئْتَ مِنْ غَيْرِ حَرَجٍ قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَيْهِ الرُّوحَ الْأَمِينَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلَّا

الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى يَعْنِي أَنْ تَوَدُّوا قَرَابَتِي مِنْ بَعْدِي فَخَرَجُوا فَقَالَ الْمُنَافِقُونَ مَا حَمَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عَلَى تَرْكِ مَا عَرَضْنَا عَلَيْهِ إِلَّا لِيَحُثَّنَا عَلَى قَرَابَتِهِ مِنْ بَعْدِهِ إِنْ هُوَ إِلَّا شَيْءٌ افْتَرَاهُ فِي مَجْلِسِهِ وَ كَانَ ذَلِكَ مِنْ قَوْلِهِمْ عَظِيماً فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ هَذِهِ الْآيَةَ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِباً الْآيَةَ وَ أَنْزَلَ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُهُ فَلَا تَمْلِكُونَ لِي مِنَ اللَّهِ شَيْئاً هُوَ أَعْلَمُ بِمَا تُفِيضُونَ فِيهِ كَفَى بِهِ شَهِيداً بَيْنِي وَ بَيْنَكُمْ وَ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ. فَبَعَثَ إِلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَقَالَ هَلْ مِنْ حَدَثٍ فَقَالُوا إِي وَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ قَالَ بَعْضُنَا كَلَاماً غَلِيظاً كَرِهْنَاهُ فَتَلَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ الْآيَةَ فَبَكَوْا وَ اشْتَدَّ بُكَاؤُهُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ: وَ هُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَ يَعْفُوا عَنِ السَّيِّئَاتِ وَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ فَهَذِهِ السَّادِسَةُ.

"اس کے بعد ابوالحسن امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: میرے والدؑ نے میرے جدّ سے، انہوں نے حسین بن علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا:

مہاجرین اور انصار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک جمع ہوئے اور کہا:

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپؐ کے پاس جو لوگ آتے ہیں آپؐ ان کے خرچ میں تکلیف میں آئیں اسی لئے ہم اپنے مال کو آپؐ کے اختیار میں دیتے ہیں اسی طرح جس طرح ہماری جانیں آپؐ کے اختیار میں ہیں جس طرح چاہیں اس پر عمل کریں بغیر کسی مشکل کے جو چاہیں وہ معاف کریں جو چاہیں اپنے پاس رکھیں۔

اللہ عزوجل نے جبرئیل کو بھیجا، اس نے کہا: یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

قُلْ لَا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى.

"کہیے میں تم سے اجر نہیں چاہتا مگر یہ کہ قریبی رشتے داروں کی مودت"۔

سادے چلے گئے اور منافقوں نے کہا: ہماری فرمائش کو اس وجہ سے رد کیا کہ ہم اس کے اپنوں کی رعایت کریں۔ ان (رسولؐ) کے بعد انؐ کے اپنوں کی رعایت کی ترغیب دے رہے ہیں۔ یہ وہ چیز ہے جس کو (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مجلس میں غلط اور جھوٹ کہا ہے۔

یہ بہت بڑا کلام تھا جو انہوں نے اپنی زبان پر جاری کیا۔

اس کے بعد اللہ عز وجل نے اس آیت کو نازل کیا:

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَىٰ عَلَى اللهِ كَذِباً الْآيَةَ وَ أَنْزَلَ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُهُ فَلَا تَمْلِكُونَ لِي مِنَ اللهِ شَيْئاً هُوَ أَعْلَمُ بِمَا تُفِيضُونَ فِيهِ كَفَىٰ بِهِ شَهِيداً بَيْنِي وَ بَيْنَكُمْ وَ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ۔

"کیا وہ کہتے ہیں آپؐ نے اسے خود بنالیا ہے، کہہ دو اگر میں نے اسے خود بنالیا ہے تو تم مجھے اللہ سے بچانے کی کچھ بھی طاقت نہیں رکھتے، وہی بہتر جانتا ہے جو باتیں تم اس میں بناتے ہو، میرے اور تمہارے درمیان وہی گواہ کافی ہے، اور وہ بخشنے والا نہایت رحم والا ہے"۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب کو حاضر کیا اور فرمایا: کیا تمہارے درمیان کوئی بات ہوئی ہے؟ سب نے کہا: جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم میں سے کچھ لوگوں نے ناشائستہ الفاظ بولے جس سے ہم خود راضی نہیں تھے

اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس آیت کو ان کے سامنے تلاوت کیا، وہ سب بہت زیادہ روئے، اللہ عز وجل نے اس آیت کو نازل فرمایا:

وَ هُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَ يَعْفُوا عَنِ السَّيِّئَاتِ وَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ۔

"وہ ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور ان کے گناہوں کو معاف فرماتا ہے جو بھی انجام دیتے ہو سب جانتا ہے۔ یہ چھٹی آیت ہے۔

وَ أَمَّا الْآيَةُ السَّابِعَةُ فَقَوْلُ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَىٰ: إِنَّ اللهَ وَ مَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَ

سَلِّمُوا تَسْلِيماً وَ قَدْ عَلِمَ الْمُعَانِدُونَ مِنْهُمْ أَنَّهُ لَمَّا نَزَلَتْ هَٰذِهِ الْآيَةُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ عَرَفْنَا التَّسْلِيمَ عَلَيْكَ فَكَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ فَقَالَ تَقُولُونَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ فَهَلْ بَيْنَكُمْ مَعَاشِرَ النَّاسِ فِي هَٰذَا خِلَافٌ قَالُوا لَا قَالَ الْمَأْمُونُ هَٰذَا مَا لَا خِلَافَ فِيهِ أَصْلاً وَ عَلَيْهِ إِجْمَاعُ الْأُمَّةِ فَهَلْ عِنْدَكَ فِي الْآلِ شَيْءٌ أَوْضَحُ مِنْ هَٰذَا فِي الْقُرْآنِ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَعَمْ أَخْبِرُونِي عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ: يس وَ الْقُرْآنِ الْحَكِيمِ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ فَمَنْ عَنَىٰ بِقَوْلِهِ يس قَالَتِ الْعُلَمَاءُ يس مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لَمْ يَشُكَّ فِيهِ أَحَدٌ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَعْطَىٰ مُحَمَّداً وَ آلَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ مِنْ ذَٰلِكَ فَضْلاً لَا يَبْلُغُ أَحَدٌ كُنْهَ وَصْفِهِ إِلَّا مَنْ عَقَلَهُ وَ ذَٰلِكَ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَمْ يُسَلِّمْ عَلَىٰ أَحَدٍ إِلَّا عَلَى الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَقَالَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَىٰ: سَلَامٌ عَلَىٰ نُوحٍ فِي الْعَالَمِينَ وَ قَالَ سَلَامٌ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَ قَالَ: سَلَامٌ عَلَىٰ مُوسَىٰ وَ هَارُونَ وَ لَمْ يَقُلْ سَلَامٌ عَلَىٰ آلِ نُوحٍ وَ لَمْ يَقُلْ سَلَامٌ عَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ وَ لَا قَالَ سَلَامٌ عَلَىٰ آلِ مُوسَىٰ وَ هَارُونَ وَ قَالَ عَزَّ وَ جَلَّ سَلَامٌ عَلَىٰ آلِ يس يَعْنِي آلَ مُحَمَّدٍ فَقَالَ الْمَأْمُونُ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ فِي مَعْدِنِ النُّبُوَّةِ شَرْحَ هَٰذَا وَ بَيَانَهُ فَهَٰذِهِ السَّابِعَةُ۔

"ساتویں آیت":۔

إِنَّ اللهَ وَ مَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوا تَسْلِيماً۔[1]

[1] سورہ احزاب، آیت: ۵۶

"اللہ عز وجل اور اس کے ملائکہ رسول ﷺ پر درود بھیجتے ہیں، اے وہ جو ایمان لائے ہو اس پر درود اور سلام بھیجو۔

لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم آپؐ پر سلام کرنے کا طریقہ تو جانتے ہیں مگر آپؐ پر درود بھیجنے کا طریقہ نہیں جانتے، درود بھیجنے کا طریقہ بتائیے کس طرح ہے؟

فرمایا: اس طرح کہو:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَ اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

"یا اللہ، محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر درود بھیجو۔ اسی طرح جس طرح ابراہیم اور اس کی آلؑ پر بھیجا"۔

امام ؑ نے پوچھا: آیا اس کے خلاف کوئی چیز ہے؟

سب نے کہا: نہیں۔ مامون نے کہا ہے مطلب ان مطالب میں ہے کہ جس میں اختلاف نہیں۔ سب متفق ہیں لیکن کیا اس سے واضح بھی کوئی آیت قرآن میں موجود ہے؟؟

امام رضا ؑ نے فرمایا: کیوں نہیں۔

يٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ.[1]

"یٰس" قرآن حکیم کی قسم کے آپؐ مرسلین میں سے ہیں اور صراط مستقیم پر ہیں"۔

کہیے دیکھوں اس یٰس سے مراد کیا ہے؟

علماء نے کہا: یٰس محمد ﷺ ہیں۔ کسی کو اس بارے بالکل شک نہیں۔

امام رضا ؑ نے فرمایا: اللہ عز وجل نے محمد ﷺ آل محمد علیہم السلام کو ایک فضل عنایت کیا ہے۔ کوئی بھی اس کی تہہ تک نہیں پہنچ سکتا مگر وہ جو اس میں فکر کرے کیونکہ اللہ عز وجل نے کسی پر بھی انبیاء کے علاوہ سلام نہیں بھیجا۔

اللہ عز وجل فرماتا ہے:

1۔ سورہ یٰس، آیات: ۱ تا ۴

سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ.[1]

"سلام اور درود ہو نوح ؑ پر عالمین میں"۔

اور یہ بھی فرمایا:

سَلٰمٌ عَلٰى إِبْرٰهِيْمَ.[2]

"سلام و درود ہو ابراہیم ؑ پر"۔

اور یہ بھی فرمایا:

سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ.[3]

"سلام و درود موسیٰ ؑ اور ہارون ؑ پر"۔

لیکن یہ نہیں فرمایا: سلام ہو آل نوح پر یا سلام ہو آل ابراہیم پر یا سلام ہو آل موسیٰ و ہارون پر مگر یہ فرمایا:

سَلٰمٌ عَلٰى اٰلِ يٰسِيْنَ.[4]

"سلام ہو آل یٰس پر"۔ یعنی آل محمد ﷺ پر۔

اس موقع پر مامون نے کہا: میں نے جان لیا کہ اس نکتے کی شرح بیان معدن نبوت (اہل بیت علیہم السلام) ہیں۔ یہ تھی ساتویں آیت۔

وَ أَمَّا الثَّامِنَةُ فَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ: وَاعْلَمُوْا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَ لِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى فَقَرَنَ سَهْمَ ذِي الْقُرْبٰى مَعَ سَهْمِهِ بِسَهْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَهٰذَا فَصْلٌ أَيْضاً بَيْنَ الْآلِ وَ الْأُمَّةِ لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ جَعَلَهُمْ فِي حَيِّزٍ وَ جَعَلَ النَّاسَ فِي حَيِّزٍ دُوْنَ ذٰلِكَ وَ رَضِيَ لَهُمْ مَا رَضِيَ لِنَفْسِهِ وَ اصْطَفَاهُمْ فِيْهِ فَبَدَأَ بِنَفْسِهِ ثُمَّ ثَنّٰى بِرَسُوْلِهِ ثُمَّ بِذِي الْقُرْبٰى

1۔ سورہ صافات، آیت: ۷۹

2۔ سورہ صافات، آیت: ۱۰۹

3۔ سورہ صافات، آیت: ۱۲۰

4۔ سورہ صافات، آیت: ۱۳۰

فِي كُلِّ مَا كَانَ مِنَ الْفَيْءِ وَ الْغَنِيمَةِ وَ غَيْرِ ذَلِكَ مِمَّا رَضِيَهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِنَفْسِهِ فَرَضِيَهُ لَهُمْ فَقَالَ وَ قَوْلُهُ الْحَقُّ وَ اِعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَ لِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى فَهَذَا تَأْكِيدٌ مُؤَكَّدٌ وَ أَثَرٌ قَائِمٌ لَهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فِي كِتَابِ اللَّهِ النَّاطِقِ الَّذِي لاَ يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ لاَ مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ وَ أَمَّا قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَّ: وَ الْيَتَامَى وَ الْمَسَاكِينِ فَإِنَّ الْيَتِيمَ إِذَا انْقَطَعَ يُتْمُهُ خَرَجَ مِنَ الْغَنَائِمِ وَ لَمْ يَكُنْ لَهُ فِيهَا نَصِيبٌ وَ كَذَلِكَ الْمِسْكِينُ إِذَا انْقَطَعَتْ مَسْكَنَتُهُ لَمْ يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِنَ الْمَغْنَمِ وَ لاَ يَحِلُّ لَهُ أَخْذُهُ وَ سَهْمُ ذِي الْقُرْبَى إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَائِمٌ فِيهِمْ لِلْغَنِيِّ وَ الْفَقِيرِ مِنْهُمْ لِأَنَّهُ لاَ أَحَدَ أَغْنَى مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لاَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَجَعَلَ لِنَفْسِهِ مِنْهَا سَهْماً وَ لِرَسُولِهِ سَهْماً فَمَا رَضِيَهُ لِنَفْسِهِ وَ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ رَضِيَهُ لَهُمْ وَ كَذَلِكَ الْفَيْءُ مَا رَضِيَهُ مِنْهُ لِنَفْسِهِ وَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ رَضِيَهُ لِذِي الْقُرْبَى كَمَا أَجْرَاهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ فَبَدَأَ بِنَفْسِهِ جَلَّ جَلاَلُهُ ثُمَّ بِرَسُولِهِ ثُمَّ بِهِمْ وَ قَرَنَ سَهْمَهُمْ بِسَهْمِ اللَّهِ وَ سَهْمِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ كَذَلِكَ فِي الطَّاعَةِ قَالَ: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَبَدَأَ بِنَفْسِهِ ثُمَّ بِرَسُولِهِ ثُمَّ بِأَهْلِ بَيْتِهِ وَ كَذَلِكَ آيَةَ الْوَلاَيَةِ إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ وَ الَّذِينَ آمَنُوا فَجَعَلَ وَلاَيَتَهُمْ مَعَ طَاعَةِ الرَّسُولِ مَقْرُونَةً بِطَاعَتِهِ كَمَا جَعَلَ سَهْمَهُمْ مَعَ سَهْمِ الرَّسُولِ مَقْرُوناً بِسَهْمِهِ فِي الْغَنِيمَةِ وَ الْفَيْءِ فَتَبَارَكَ اللَّهُ وَ تَعَالَى مَا أَعْظَمَ نِعْمَتَهُ عَلَى أَهْلِ هَذَا الْبَيْتِ فَلَمَّا جَاءَتْ قِصَّةُ الصَّدَقَةِ نَزَّهَ نَفْسَهُ وَ نَزَّهَ رَسُولَهُ وَ نَزَّهَ أَهْلَ بَيْتِهِ

فَقَالَ: إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَ الْمَسَاكِينِ وَ الْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَ فِي الرِّقَابِ وَ الْغَارِمِينَ وَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ ابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِنَ اللَّهِ فَهَلْ تَجِدُ فِي شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ أَنَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ سَمَّى لِنَفْسِهِ أَوْ لِرَسُولِهِ أَوْ لِذِي الْقُرْبَى لِأَنَّهُ لَمَّا نَزَّهَ نَفْسَهُ عَنِ الصَّدَقَةِ وَ نَزَّهَ رَسُولَهُ نَزَّهَ أَهْلَ بَيْتِهِ لاَ بَلْ حَرَّمَ عَلَيْهِمْ لِأَنَّ الصَّدَقَةَ مُحَرَّمَةٌ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ وَ هِيَ أَوْسَاخُ أَيْدِي النَّاسِ لاَ تَحِلُّ لَهُمْ لِأَنَّهُمْ طُهِّرُوا مِنْ كُلِّ دَنَسٍ وَ وَسَخٍ فَلَمَّا طَهَّرَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ اصْطَفَاهُمْ رَضِيَ لَهُمْ مَا رَضِيَ لِنَفْسِهِ وَ كَرِهَ لَهُمْ مَا كَرِهَ لِنَفْسِهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَهَذِهِ الثَّامِنَةُ.

"آٹھویں آیت":۔

وَ اعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَ لِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى.[1]

"جان لو جو فائدہ بھی تمہارے پاس آتا ہے اس کا پانچواں حصہ اللہ، رسول ﷺ اور اس کے اقربا کے متعلق ہے"۔

اس بیان سے اقربا کے اہم کو اپنے اہم اور رسول ﷺ کے اہم کے ساتھ ملایا ہے

اور یہ بھی آلؑ اور امت کے درمیان امتیازات میں سے ہے

کیونکہ اللہ عزوجل نے ان کو ایک مکان میں جگہ دی اور امت کو ایک اور مکان میں جگہ دی

اوران کے لئے وہی پسند کیا جس میں اس کی اپنی رضا تھی

اوراس جگہ پر ان کو منتخب کیا ہے چنا ہے

اوّل خود سے شروع کیا ہے اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کو ذکر کیا وراس کے بعد اقرباء رسول ﷺ کو ہر چیز جو جنگ سے ہاتھ میں آئی یا بغیر جنگ کے اپنے ساتھ شریک کیا ہے

وہی چیزیں جواس نے اپنے لئے پسند کیں وہ ان کے لئے پسند کیں

۱۔ سورہ انفال، آیت: ۴۱

اس بارے میں فرمایا ہے جو حق ہے:

وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ

"یہ ایک ایسا امر ہے جس کی بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے۔ جس کا اثر کتاب اللہ میں قیامت تک باقی ہے۔ وہ کتاب جو ناطق ہے"۔

يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ

"جس میں نہ آگے اور نہ پیچھے سے غلطی کا دخل ہے، حکمت والے تعریف کئے ہوئے کی طرف سے نازل کی گئی ہے"۔

وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ

"جب یتیم کی یتیمی تمام ہو جائے، غنائم کے حکم سے خارج ہو جائے گا اور اس غنائم میں اس کے لئے کوئی سہم نہیں۔

مسکین بھی اسی طرح ہے جب اس کا فقر ختم ہو جائے، مالا مال ہو جائے، وہ غنیمت سے کوئی چیز نہیں پائے گا اور اس کے لئے حلال نہیں کہ کوئی چیز اس سے لے

لیکن سہم (ذی القربیٰ) قیامت تک باقی اور ان کے حق میں جاری ہے، کیا دولت مند ہو کیا فقیر کیونکہ کوئی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ امیر نہیں لیکن اس حال میں بھی ایک سہم غنیمت میں سے ایک اپنے اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے رکھا ہے

پس جو بھی اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے پسند کیا وہ ان کے لئے بھی پسند کیا اس طرح (فئی) (وہ غنیمت جو بغیر کسی جنگ خون ریزی کے ہاتھ آئے) ہر وہ جو اپنے لئے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے پسند کیا وہ ذی القربیٰ کے لئے بھی پسند کیا ہے

جس طرح غنیمت میں ان کے لئے سہم قرار دیا ہے اور خود سے آغاز کیا اس کے بعد اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے شامل کیا۔

اس کے بعد ان کے سہم کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سہم کے ساتھ ملایا ہے، اسی طرح

جس طرح اطاعت۔

وہاں پر اللہ عزوجل فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ۔

"تمہارے ولی اور سرپرست فقط یہ شخصیتیں ہیں۔ اللہ، اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور وہ مومن جو نماز کو قائم کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں"۔

پس اطاعت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی اطاعت کے ساتھ ملایا ہے۔ اسی طرح جس طرح ان کے سہم کو اپنے اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سہم کے ساتھ ملایا ہے

پاک اور منزہ ہے اللہ کتنی عظیم نعمت اس گھر والوں کو دی لیکن صدقات سے خود کو، رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور اس کی اہل بیت علیہم السلام کو بھی منزہ کیا

یہاں پر فرماتا ہے:

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِنَ اللَّهِ۔

"زکوٰۃ مفلسوں اور محتاجوں اور اس کا کام کرنے والوں کا حق ہے اور جن کی دلجوئی کرنی ہے اور غلاموں کی گردن چھڑانے میں اور قرض داروں کے قرض میں اور اللہ کی راہ میں اور مسافر کو، یہ اللہ کی طرف سے مقرر کیا ہوا ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے"۔

کیا ان موارد میں کوئی ایسا مورد ہے جس میں اپنا یا اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یا ان کے اقرباء علیہم السلام کا نام لیا ہو؟ کیونکہ خود کو، اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اقربا علیہم السلام کو اس سے پاک جانا ہے بلکہ ان پر حرام کیا ہے کیونکہ صدقہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آل محمد علیہم السلام پر حرام ہے

زکوٰۃ درحقیقت لوگوں کے ہاتھوں کی میل ہے جو ان پر حلال نہیں ہے کیونکہ یہ ہر پلیدی سے پاک ہیں کیونکہ اللہ عزوجل نے ان کو پاک کیا ہے اور چن لیا ان کے لئے وہی پسند کیا جو اپنے لئے پسند کیا۔ جو اپنے لئے پسند نہیں کیا وہ ان کے لئے بھی پسند نہیں کیا ہے۔

"نویں آیت":۔

وَ أَمَّا التَّاسِعَةُ فَنَحْنُ أَهْلُ الذِّكْرِ الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ: فَسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ فَنَحْنُ أَهْلُ الذِّكْرِ فَاسْأَلُونَا إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ فَقَالَتِ الْعُلَمَاءُ إِنَّمَا عَنَى بِذَلِكَ الْيَهُودَ وَ النَّصَارَى فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَ هَلْ يَجُوزُ ذَلِكَ إِذاً يَدْعُونَا إِلَى دِينِهِمْ وَ يَقُولُونَ إِنَّهُ أَفْضَلُ مِنْ دِينِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ الْمَأْمُونُ فَهَلْ عِنْدَكَ فِي ذَلِكَ شَرْحٌ بِخِلَافِ مَا قَالُوا يَا أَبَا الْحَسَنِ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَعَمْ الذِّكْرُ رَسُولُ اللَّهِ وَ نَحْنُ أَهْلُهُ وَ ذَلِكَ بَيِّنٌ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ حَيْثُ يَقُولُ فِي سُورَةِ الطَّلَاقِ: فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ الَّذِينَ آمَنُوا قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْكُمْ ذِكْراً رَسُولًا يَتْلُوا عَلَيْكُمْ آيَاتِ اللَّهِ مُبَيِّنَاتٍ فَالذِّكْرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ نَحْنُ أَهْلُهُ فَهَذِهِ التَّاسِعَةُ.

"دسویں آیت":۔

ہم ہی اہل ذکر ہیں جس کے بارے قرآن فرماتا ہے:

فَسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ۔[1]

"پس اگر نہیں جانتے اہل ذکر سے سوال کرو"

ہم اہل ذکر ہیں۔ اگر نہیں جانتے ہم سے سوال کرو۔

علماء نے کہا: خدا کا مقصود اہل ذکر سے یہود ونصاریٰ ہیں

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: سبحان اللہ کیا اس طرح جائز ہے؟

پھر تو وہ ہمیں اپنے دین کی طرف دعوت کریں گے اور کہیں گے ان کا دین اسلام سے بہتر ہے۔

مامون نے کہا: یا ابا الحسن علیہ السلام! اس بارے میں ان علماء کے خلاف کوئی وضاحت موجود ہے؟

۱۔ سورہ نحل، آیت: ۴۳

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: جی ہاں۔ ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور ہم اس کے اہل ہیں

یہ مطلب قرآن کی سورہ "طلاق" میں مکمل واضح روشن ہے۔ وہاں پر فرماتا ہے:

فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ. الَّذِينَ آمَنُوا قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْكُمْ ذِكْراً رَسُولًا يَتْلُوا عَلَيْكُمْ آيَاتِ اللَّهِ مُبَيِّنَاتٍ.[1]

"پس ڈرئیے اللہ سے عقل والو! اے وہ جو ایمان لائے ہو اللہ عزوجل نے تم پر ذکر بھیجا یعنی وہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو تم پر واضح آیات الٰہی کی تلاوت کرے۔ پس ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور ہم اس کے اہل (خاندان) ہیں"۔

یہ آیت نویں ہے۔

وَ أَمَّا الْعَاشِرَةُ فَقَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي آيَةِ التَّحْرِيمِ : حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَ بَنَاتُكُمْ وَ أَخَوَاتُكُمْ الْآيَةَ إِلَى آخِرِهَا فَأَخْبِرُونِي هَلْ تَصْلُحُ ابْنَتِي أَوْ ابْنَةُ ابْنِي وَ مَا تَنَاسَلَ مِنْ صُلْبِي لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا لَوْ كَانَ حَيّاً قَالُوا لَا قَالَ فَأَخْبِرُونِي هَلْ كَانَتِ ابْنَةُ أَحَدِكُمْ يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا لَوْ كَانَ حَيّاً قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَفِي هَذَا بَيَانٌ لِأَنِّي أَنَا مِنْ آلِهِ وَ لَسْتُمْ مِنْ آلِهِ وَ لَوْ كُنْتُمْ مِنْ آلِهِ لَحَرُمَ عَلَيْهِ بَنَاتُكُمْ كَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ بَنَاتِي لِأَنَّا مِنْ آلِهِ وَ أَنْتُمْ مِنْ أُمَّتِهِ فَهَذَا فَرْقٌ بَيْنَ الْآلِ وَ الْأُمَّةِ لِأَنَّ الْآلَ مِنْهُ وَ الْأُمَّةَ إِذَا لَمْ تَكُنْ مِنَ الْآلِ لَيْسَتْ مِنْهُ فَهَذِهِ الْعَاشِرَةُ.

"گیارہویں آیت":۔

یہ آیت سورہ نساء سے ہے کہ فرماتا ہے:

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَ بَنَاتُكُمْ وَ أَخَوَاتُكُمْ.[2]

"تمہاری مائیں، بیٹیاں اور بہنیں تم پر حرام ہوئیں"۔

۱۔ سورہ طلاق، آیات: ۱۰-۱۱

۲۔ سورہ نساء، آیت: ۲۳

اب بتاؤ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابھی زندہ ہوں، میری بیٹی یا میرے بیٹے کی بیٹی یا وہ تمام بیٹیاں جو میری نسل سے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حلال ہوتیں؟

سب نے کہا: نہیں۔

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: اب بتاؤ تمہاری بیٹیاں اس شرط کے ساتھ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ ہوں، ان پر حلال ہیں؟

سب نے کہا: ہاں۔

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: یہ اسی بات پر دلیل ہے کہ میں ان کی آلؑ سے ہوں لیکن تم انؐ کی آلؑ سے نہیں ہو۔ اگر تم انؐ کی آلؑ سے ہوتے تو تمہاری بیٹیاں ان پر حرام ہوتیں

اسی طرح جس طرح میری بیٹیاں ان پر حرام ہیں، کیونکہ میں آلؑ ہوں تم امت ہو۔ یہ دوسرا فرق ہے امت اور آلؑ کے درمیان کیونکہ آلؑ اس سے ہے اور امت اگر آلؑ سے نہ ہو تو اس سے نہیں ہیں۔ یہ دسویں آیت ہے۔

وَ أَمَّا الْحَادِيَ عَشَرَ فَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي سُورَةِ الْمُؤْمِنِ حِكَايَةً عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ وَ قَالَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيمَانَهُ أَ تَقْتُلُونَ رَجُلاً أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَ قَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ تَمَامَ الْآيَةِ فَكَانَ ابْنَ خَالِ فِرْعَوْنَ فَنَسَبَهُ إِلَى فِرْعَوْنَ بِنَسَبِهِ وَ لَمْ يُضِفْهُ إِلَيْهِ بِدِينِهِ وَ كَذَلِكَ خُصِّصْنَا نَحْنُ إِذْ كُنَّا مِنْ آلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ بِوِلَادَتِنَا مِنْهُ وَ عُمِّمْنَا النَّاسَ بِالدِّينِ فَهَذَا فَرْقُ مَا بَيْنَ الْآلِ وَ الْأُمَّةِ فَهَذِهِ الْحَادِيَ عَشَرَ.

"بارہویں آیت":۔

یہ ایک آیت ہے سورہ "مومن" میں جو اللہ عزوجل ایک مرد مومن آل فرعون سے نقل فرماتا ہے:

وَ قَالَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيمَانَهُ أَ تَقْتُلُونَ رَجُلاً أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَ قَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ۔

"ایک مرد مومن جو آل فرعون سے تھا جس نے اپنے ایمان کو چھپایا۔ اس نے کہا: ایک مرد کو صرف اس وجہ سے قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے میرا پروردگار اللہ عزوجل ہے؟ حالانکہ تمہارے لئے رب کی طرف روشن دلائل لایا ہے۔ یہ مرد فرعون کا خالہ زاد تھا۔ اللہ عزوجل نے اس کو فرعون کے ساتھ منسوب کیا ہے نہ کہ اس کے دین کے ساتھ۔

ہم بھی اسی طرح ہیں کیونکہ صرف اس وجہ سے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متولد ہوئے ہیں۔ اسؐ کی آلؑ ہیں اور دین میں دوسروں کے ساتھ مشترک ہیں۔ یہ فرق ہے آلؑ اور امت میں، یہ تھی گیارہویں آیت۔

وَ أَمَّا الثَّانِيَ عَشَرَ فَقَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَّ: وَ أْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَ اصْطَبِرْ عَلَيْهَا فَخَصَّنَا اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهَذِهِ الْخُصُوصِيَّةِ إِذْ أَمَرَنَا مَعَ الْأُمَّةِ بِإِقَامَةِ الصَّلَاةِ ثُمَّ خَصَّنَا مِنْ دُونِ الْأُمَّةِ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَجِيءُ إِلَى بَابِ عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ بَعْدَ نُزُولِ هَذِهِ الْآيَةِ تِسْعَةَ أَشْهُرٍ كُلَّ يَوْمٍ عِنْدَ حُضُورِ كُلِّ صَلَاةٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ فَيَقُولُ الصَّلَاةَ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ وَ مَا أَكْرَمَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ أَحَداً مِنْ ذَرَارِيِّ الْأَنْبِيَاءِ بِمِثْلِ هَذِهِ الْكَرَامَةِ الَّتِي أَكْرَمَنَا بِهَا وَ خَصَّنَا مِنْ دُونِ جَمِيعِ أَهْلِ بَيْتِهِ فَقَالَ الْمَأْمُونُ وَ الْعُلَمَاءُ جَزَاكُمُ اللّٰهُ أَهْلَ بَيْتِ نَبِيِّكُمْ عَنِ الْأُمَّةِ خَيْراً فَمَا نَجِدُ الشَّرْحَ وَ الْبَيَانَ فِيمَا اشْتَبَهَ عَلَيْنَا إِلَّا عِنْدَكُمْ.[1]

"تیرہویں آیت":۔

وَ أْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَ اصْطَبِرْ عَلَيْهَا.[2]

"اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کریں اور اس پر ثابت قدم رہیں"۔

یہ خصوصیت ہمارے ساتھ مخصوص ہے اور ہمیں امت کے ساتھ نماز کا حکم دیا۔ اس کے بعد

1۔ عیون اخبار الرضا، ج ۱ ص ۲۶۸، امالی، شیخ صدوق، ص ۷۹

2۔ سورہ طٰہٰ، آیت: ۱۳۲

امت سے ہٹ کر یہ خصوصیت ہمیں دی۔

اس آیت کے نزول کے بعد ۹ ماہ تک ہر روز پانچ وقت علی علیہ السلام اور بتول سلام اللہ علیہا کے گھر کے دروازے پر آ کر فرماتے:

"الصلاۃ رحمکم اللہ" نماز، اللہ عزوجل کی مہربانی اور رحمت ہو تم پر"۔

اللہ عزوجل نے کسی بھی اولاد انبیاء کو اس طرح کرامت نہیں دی جس طرح ہمارا احترام کیا ہے کسی کا نہیں کیا اور فقط ہمیں خاندان انبیاءؑ سے مخصوص کیا۔

یہاں پر مامون اور علمائے حاضر مجلس نے کہا: اللہ عزوجل نے اس امت کی نیابت میں آپؑ کو جزائے خیر عنایت فرمائے اور جو مطالب ہم پر مشتبہ ہیں آپؑ کے علاوہ کہیں پر ان کا حل نہیں پاتے۔

"وجوب محبت ومودت اہل بیت علیہم السلام":۔

قال اللہ تبارک و تعالی قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ.

"اے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کہیے میں اپنی تبلیغ کا تم سے اجر نہیں چاہتا مگر اس کے کہ میری اقرباء علیہم السلام کی مودت"۔

طبق قرآن وروایات معصومین علیہم السلام مودت اہل البیت علیہم السلام ضروریات دین میں سے ہے۔ اگر کوئی ان کے حق کا منکر ہو قطعاً کافر ہے کیونکہ اگر کوئی علم کے ساتھ جان بوجھ کر ضروریات دین کا منکر ہو کافر ہے۔

مَنْ وَالَاكُمْ فَقَدْ وَالَى اللّٰهَ، وَ مَنْ عَادَاكُمْ فَقَدْ عَادَى اللّٰهَ، وَ مَنْ أَحَبَّكُمْ فَقَدْ أَحَبَّ اللّٰهَ، وَ مَنْ أَبْغَضَكُمْ فَقَدْ أَبْغَضَ اللّٰهَ، وَ مَنِ اعْتَصَمَ بِكُمْ فَقَدِ اعْتَصَمَ بِاللّٰهِ..... سَعِدَ وَ اللّٰهِ مَنْ وَالَاكُمْ وَ هَلَكَ مَنْ عَادَاكُمْ وَ خَابَ مَنْ جَحَدَكُمْ وَ ضَلَّ مَنْ فَارَقَكُمْ وَ فَازَ مَنْ تَمَسَّكَ بِكُمْ وَ أَمِنَ مَنْ لَجَأَ إِلَيْكُمْ وَ سَلِمَ مَنْ صَدَّقَكُمْ وَ هُدِيَ مَنِ اعْتَصَمَ بِكُمْ مَنِ اتَّبَعَكُمْ فَالْجَنَّةُ مَأْوَاهُ وَ مَنْ

خَالَفَكُمْ فَالنَّارُ مَثْوَاهُ وَ مَنْ جَحَدَكُمْ كَافِرٌ وَ مَنْ حَارَبَكُمْ مُشْرِكٌ وَ مَنْ رَدَّ عَلَيْكُمْ فِي أَسْفَلِ دَرْكٍ مِنَ الْجَحِيمِ....... آمَنْتُ بِكُمْ وَ تَوَلَّيْتُ آخِرَكُمْ بِمَا تَوَلَّيْتُ بِهِ أَوَّلَكُمْ، وَ بَرِئْتُ إِلَى اللّٰهِ - عَزَّ وَ جَلَّ - مِنَ الْجِبْتِ وَ الطَّاغُوتِ وَ الشَّيَاطِينِ وَ حِزْبِهِمُ الظَّالِمِينَ لَكُمْ، الْجَاحِدِينَ لِحَقِّكُمْ، وَ الْمَارِقِينَ عَنْ وِلَايَتِكُمْ، وَ الْغَاصِبِينَ لِإِرْثِكُمْ، وَ الشَّاكِّينَ فِيكُمْ، وَ الْمُنْحَرِفِينَ عَنْكُمْ، وَ مِنْ كُلِّ وَلِيجَةٍ دُونَكُمْ وَ كُلِّ مُطَاعٍ سِوَاكُمْ، وَ مِنَ الْأَئِمَّةِ الَّذِينَ يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ. فَثَبَّتَنِيَ اللّٰهُ أَبَدًا مَا حَيِيتُ عَلَى مُوَالَاتِكُمْ وَ مَحَبَّتِكُمْ وَ دِينِكُمْ، وَ فَازَ الْفَائِزُونَ بِوِلَايَتِكُمْ، بِكُمْ يُسْلَكُ إِلَى الرِّضْوَانِ، وَ عَلَى مَنْ جَحَدَ وِلَايَتَكُمْ غَضَبُ الرَّحْمٰنِ... وَ بِمُوَالَاتِكُمْ تَمَّتِ الْكَلِمَةُ، وَ عَظُمَتِ النِّعْمَةُ، وَ ائْتَلَفَتِ الْفُرْقَةُ، وَ بِمُوَالَاتِكُمْ تُقْبَلُ الطَّاعَةُ الْمُفْتَرَضَةُ، وَ لَكُمُ الْمَوَدَّةُ الْوَاجِبَةُ، وَ الدَّرَجَاتُ الرَّفِيعَةُ، وَ الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ، وَ الْمَقَرُّ الْمَقَامُ الْمَعْلُومُ عِنْدَ اللّٰهِ - عَزَّ وَ جَلَّ -، وَ الْجَاهُ الْعَظِيمُ، وَ الشَّأْنُ الْكَبِيرُ، وَ الشَّفَاعَةُ الْمَقْبُولَةُ...وَ قَرَنَ طَاعَتَكُمْ بِطَاعَتِهِ لَمَّا اسْتَوْهَبْتُمْ ذُنُوبِي وَ كُنْتُمْ شُفَعَائِي، فَإِنِّي لَكُمْ مُطِيعٌ، مَنْ أَطَاعَكُمْ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ، وَ مَنْ عَصَاكُمْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ، وَ مَنْ أَحَبَّكُمْ فَقَدْ أَحَبَّ اللّٰهَ، وَ مَنْ أَبْغَضَكُمْ فَقَدْ أَبْغَضَ اللّٰهَ....[1]

"وہ جس نے آپ کو اپنا مولا پہچانا اس نے اللہ عزوجل کو اپنا مولا جانا
جس نے آپ کو اپنا دشمن جانا قطعاً اس نے اللہ عزوجل کو دشمن جانا
جس نے آپؑ سے محبت کی قطعاً اس نے اللہ عزوجل سے محبت کی
جس نے آپؑ سے بغض رکھا اس نے اللہ عزوجل سے بغض رکھا
جس نے آپؑ سے تمسک کیا اس نے اللہ عزوجل سے تمسک کیا

۱۔ زیارت جامعہ کبیرہ

اللہ عزوجل کی قسم جو آپؑ کی ولایت سے متصل ہوا وہ کامیاب ہوا

وہ جو آپؑ کا دشمن ہے ہلاک ہے جو آپؑ کا منکر ہے ناامید ہے جو آپؑ سے جدا ہے گمراہ ہے

اور جس نے آپؑ سے تمسک کیا وہ کامیاب ہوا جو آپؑ کی پناہ میں آیا امان میں

اور جو آپؑ کے مقام کی تصدیق کرے اس نے سلامتی پائی

اور جس نے آپؑ کی اطاعت کا دامن تھاما ہدایت پائی

جس نے آپؑ کی پیروی کی بہشت ابدی میں منزل پائی

پر جس نے آپؑ کی مخالفت کی اس کا مسکن جہنم کی آگ ہے

جس نے آپؑ کا انکار کیا وہ کافر ہے

جس نے آپؑ سے جنگ کی وہ مشرک ہے

جس نے آپؑ کا حکم رد کیا جہنم کے پست ترین درجوں میں ہوگا

آپؑ پر ایمان لایا آپؑ کے آخری کو دوست رکھتا ہوں اس طرح جس طرح آپؑ کے اوّل کو دوست رکھتا ہوں

اللہ عزوجل کی طرف آپؑ کے دشمنان سے برأت کرتا ہوں، جبت، طاغوت، شیاطین اور ان کے گروہ سے جنہوں نے آپؑ پر ظلم کیا، آپؑ کے حق کا انکار کیا اور وہ جنہوں نے آپؑ کے عہد ولایت سے سرکشی اختیار کی

آپؑ کی وراثت کو غصب کیا، آپؑ کے مقام میں شک کیا

آپؑ کی راہ سے گمراہ ہوئے سب سے بیزار ہوں

ہر وسیلہ ہر امام آپؑ کے علاوہ وہ امام مخلوق کو آگ کی طرف بلاتے ہیں

سب سے بیزار ہوں پس اللہ عزوجل جب تک زندہ ہوں آپؑ کی ولایت، دین، آئین پر ثابت قدم رکھے

آپؑ کی ولایت و محبت کی وجہ سے کامیاب ہوئے، آپؑ کی پیروی بہشت رضوان کی طرف راستہ ہے۔ آپؑ کی ولایت کا انکار اللہ عزوجل کا غضب ہے

آپؑ کی ولایت اور دوستی کی وجہ سے کلمہ (توحید اور معارف الٰہیہ) کمال کی حد تک پہنچا اور

بہت بڑی نعمت مخلوق کو عطا ہوئی

افتراق ملت الفت اور اتحاد میں تبدیل ہوا آپؑ کی ولایت کی بدولت مخلوق کی واجب اطاعت قبول ہوئی

اللہ عزوجل نے آپؑ کی مودت کو مخلوق پر واجب کیا

رفیع درجات مقام محمود مکان المعلوم اللہ عزوجل کے نزدیک مقام شفاعت آپؑ کو عطا ہوا

آپؑ کی اطاعت کو اپنی اطاعت سے ملایا کہ آپؑ اللہ عزوجل سے ہمارے لئے مغفرت طلب کریں

میرے شفیع ہوں کہ میں دل وجان سے آپؑ کا مطیع ہوں

جس نے آپؑ کی اطاعت کی اس نے اللہ عزوجل کی اطاعت کی

جس نے آپؑ کی نافرمانی کی اس نے اللہ عزوجل کی نافرمانی کی

جس نے آپؑ سے محبت کی اس نے اللہ عزوجل سے محبت کی

جس نے آپؑ سے دشمنی کی اس نے اللہ عزوجل سے دشمنی کی

"محبت پنجگانہ":۔

"اوّل":۔

وہ محبت جس کی بنیاد، خواہش نفسانی ہو جس طرح تمائل، جنسی خوبصورتی اور شہوت رانی کی بنیاد۔

"دوم":۔

وہ محبت جس میں غرض ہو، یہ ایک دوستی کی حیوانی نوع ہے کہ اوّل مبتذل اور بے پرواہ اور دوسری دوستی تباہیوں سے دور ہو۔

"سوم":۔

وہ محبت جو دل وروح سے ہو کہیں کہ ہم ایک روح ایک جان ہیں اور دو بدن (ایک جان دو قالب)۔

"چہارم":۔

وہ محبت جس کا سرچشمہ حکمت اور ایمان ہو۔ یہ محبت بہت ہی ارجمند ہے اور مسلمانی ہے۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

"انما المؤمنون اخوة"۔[1]

"پنجم":۔

وہ محبت جو مقام نبوت وولایت سے ہے۔ یہ محبت ترویج دین کی بنیاد ہے۔

رسول اللہ ﷺ بھی اسی لئے مبعوث ہوئے وہی محبت جس کے لئے امام حسین علیہ السلام نے اپنی جان دی۔ یہ محبت افضل واجب ہے۔ وہی محبت جو رسول اللہ ﷺ نے فرمائی:

حُسَيْنٌ مِنِّي وَ أَنَا مِنْهُ أَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْناً حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْأَسْبَاطِ۔[2]

"آیہ مودت کے ذیل میں":۔

(۱)۔ احمد فضائل صحابہ میں سعید بن جبیر سے وہ عامر سے اس طرح نقل کرتا ہے:

لما نزلت لُ لا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً ۔إِلاَّ الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ قَرَابَتُكَ ۔الَّذِينَ وَجَبَتْ عَلَيْنَا مَوَدَّتُهُمْ قَالَ: عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ وَ ابْنَاهُمَا[3]

"قل لا اسئلکم...." کی آیت کے نزول کے بعد صحابہ نے پوچھا: یارسول ﷺ! آپ کے اقرباء کون ہیں جن کی اللہ عزوجل نے مودت ہم پر واجب کی ہے؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علی علیہ السلام، فاطمہ سلام اللہ علیہا اور ان کی اولاد علیہم السلام۔

(۲)۔ "مستدرک الصحیحین" امام چہارم علیہ السلام سے نقل کرتا ہے:

جب امیر المومنین علیہ السلام کی شہادت ہوئی حسن بن علی علیہ السلام نے لوگوں کے درمیان خطبہ

۱۔ سورہ حجرات، آیت: ۱۰

۲۔ ارشاد، شیخ مفید، ج ۲ ص ۱۲۶، بحار الانوار، ج ۴۳ ص ۲۶۱ وج ۴۳ ص ۲۷۱

۳۔ بحار الانوار، ج ۲۳ ص ۲۳۲، احقاق الحق، ج ۳ ص ۲، ر۔ک۔ تفسیر قرطبی، ج ۸ ص ۵۸،۴۳

دیا اور فرمایا:

انا من اهل البيت الذين افترض الله مودتهم على كل مسلم فقال تعالى لنبيه قُلْ لاَ أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلاَّ الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى۔[1]

امام حسن علیہ السلام نے فرمایا: اے لوگو! ہم اس گھر سے ہیں جس کی مودت کو اللہ عزوجل نے ہر مسلمان پر واجب کیا ہے۔ اس کے بعد "سورہ شوریٰ" کی آیہ ۲۳ پڑھی۔

(۳)۔ سیوطی "الدر المنصور" میں آیہ "قل لا اسئلکم" کے ذیل میں لکھتا ہے کہ مجاہد ابن عباس سے نقل کرتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ان تحفظونی فی اهل بیتی و تودهم بی۔[2]

"میرے حق کی اہل بیت علیہم السلام کے حق میں حفاظت کرو اور ان سے میری وجہ سے محبت کرو"۔

(۴)۔ مرحوم طبرسی "شواہد التنزیل" سے ابی امام باہلی سے اس طرح نقل کرتا ہے کہ فرمایا:

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْأَنْبِيَاءَ مِنْ أَشْجَارٍ شَتَّى ۔ وَ خُلِقْتُ أَنَا وَ عَلِيٌّ مِنْ شَجَرَةٍ وَاحِدَةٍ. فَأَنَا أَصْلُهَا وَ عَلِيٌّ فَرْعُهَا. ۔ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ ثِمَارُهَا. وَ أَشْيَاعُنَا أَوْرَاقُهَا. ۔ فَمَنْ تَعَلَّقَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا نَجَا. وَ مَنْ زَاغَ هَوَى ۔ وَ لَوْ أَنَّ عَبْداً عَبَدَ اللّٰهَ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ أَلْفَ عَامٍ ۔ ثُمَّ أَلْفَ عَامٍ ثُمَّ أَلْفَ عَامٍ حَتَّى يَصِيرَ كَالشَّنِّ الْبَالِي ۔ ثُمَّ لَمْ يُدْرِكْ مَحَبَّتَنَا أَكَبَّهُ اللّٰهُ عَلَى مَنْخِرَيْهِ فِي النَّارِ ثُمَّ تَلاَ قُلْ لاَ أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلاَّ الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى۔[3]

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۱۔ مستدرک الصحیحین، ج ۳ ص ۱۷۲، صواعق المحرقة، ص ۱۰۱

۲۔ فضائل الخمسه من صحاح سته، ج ۱ ص ۲۶۰، ر۔ک (در المنثور، ج ۷، ص ۳۰۰

۳۔ مجمع البیان، ج ۵ ص ۲۸، ر۔ک [شواهد التنزیل، ج ۳ ص ۲۰۳]

اللہ عزوجل نے انبیاء کو مختلف درختوں سے خلق کیا اور مجھے اور علی ؑ کو ایک ہی درخت سے خلق کیا، پس میں اس درخت کی اصل، علی ؑ اس کی فرع، حسن ؑ اور حسین ؑ اس درخت کے میوے، ہمارے شیعہ اس درخت کے پتے ہیں۔ پس اگر کوئی اس فرع میں سے کسی فرع (ولایت) کے ساتھ تعلق رکھے نجات پائے گا اور جو اس کی مخالفت کرے وہ ہلاک ہوگا۔

ایک بندہ ۳ ہزار سال صفا اور مروہ کے درمیان اللہ عزوجل کی عبادت کرے اور مشک کی طرح ہوجائے لیکن اگر ہماری ولایت نہیں رکھتا، اللہ عزوجل اس کو جہنم میں پھینکے گا۔

اس کے بعد یہ آیت تلاوت فرمائی۔

(۵)۔ زمخشری "کشاف" میں اور فخر رازی اور قرطبی نے بھی اسی سے قول رسول ﷺ نقل کیا۔ فرمایا: من مات حب آل محمد علیہم السلام۔۔۔۔ آخر حدیث تک ذکر کیا۔

فخر رازی اس حدیث کے ذکر کے بعد جس کو صاحب کشاف نے ارسال مسلم کی صورت میں ذکر کیا ہے کہتا ہے: آل محمد علیہم السلام کون ہیں؟!!

جواب میں کہتا ہے: آل محمد علیہم السلام وہ ہیں جن کے امر کی پلٹ رسول اللہ ﷺ کی طرف ہے یعنی اس کی نسل اور ذُرّیت سے ہوں اور ان کا ارتباط رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کامل ترین ہو اور اس میں شک نہیں کہ فاطمہ سلام اللہ علیہا، علی ؑ، حسن ؑ اور حسین ؑ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ محکم ترین پیوند رکھتے ہیں اور یہ مسلمات میں سے اور اس کے بارے پھر زیادہ احادیث تواتر میں ہیں۔

اس بناء پر لازم ہے کہ ان کو آل محمد علیہم السلام مانیں۔ اس کے بعد اضافہ کرتا ہے کہ ایک گروہ جس نے آل کے مفہوم میں اختلاف کیا۔

ان میں سے بعض اقرباء جو رسول اللہ ﷺ کے نزدیک ہیں مانتے ہیں تو کچھ لوگ اس کو امت پیغمبر ﷺ مانتے ہیں۔ اگر اس لفظ کو پہلے معنی پر حمل کریں تو فقط اصحاب کساء آل ہوں گے۔

اگر بمعنی امت لیں تو وہ افراد ہوں گے جو پہلے اسلام کی طرف دعوت ہوئے اور ایمان

لائے، اس کے ساتھ بھی رسول اللہ ﷺ کے نزدیکی اقرباء شامل ہیں۔ یہ تو قطعاً آل ہیں لیکن ان کے علاوہ کوئی آل میں شامل ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے۔

اس کے بعد فخر رازی "صاحب کشاف" سے اس طرح نقل کرتا ہے:

جب یہ آیت نازل ہوئی سب نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ! اقرباء کون ہیں جن کی مودت اللہ عزوجل نے ہم پر واجب کی ہے؟

فرمایا: علی ؑ، فاطمہ سلام اللہ علیہا اور ان کے دو بیٹے۔

فخر رازی کہتا ہے: اس میں شک نہیں کہ رسول اللہ ﷺ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے محبت کرتے ہیں اور ان کے بارے میں فرمایا:

فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي يُؤْذِينِي مَا يُؤْذِيهَا [1]

"فاطمہ سلام اللہ علیہا میرا ٹکڑا ہے جو اس کو اذیت دے اس نے مجھے اذیت دی"۔

احادیث متواترہ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے کہ پیغمبر علی، فاطمہ، حسن و حسین علیہم السلام سے محبت کرتے تھے۔ اس معنی پر ثابت ہوگیا کہ اللہ عزوجل نے ان کی محبت کو تمام امت پر واجب کیا ہے کیونکہ اللہ فرماتا ہے:

وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ [2]

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ [3]

فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ [4]

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ [5]

آل پیغمبر ﷺ کیلئے بہت بڑا افتخار ہے لہٰذا یہ دعا تشہد میں خاتمہ قرار دی گئی ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْ مُحَمَّداً وَ آلَ مُحَمَّدٍ

1۔ بحار الانوار، ج ۲۳ ص ۲۳۴

2۔ سورہ الاعراف، آیت: ۱۵۸

3۔ سورہ آل عمران، آیت: ۳۱

4۔ سورہ نور، آیت: ۶۳

5۔ سورہ الاحزاب، آیت: ۲۱

اس طرح کی تعظیم احترام کسی کے حق میں نہیں دیکھی گئی۔اس بناء پر یہ سارے ادلہ (جو اس کی تفسیر میں ذکر ہوئے ہیں) اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ محبت آل محمد علیہم السلام واجب ہے"۔

عن عبداللہ بن عجلان، عن أبي جعفر -علیه السّلام :-
في قوله - تعالی-: قُلْ لاَ أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلاَّ الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبىٰ قال: هم الأئمة-علیهم السّلام.[1]

"عبداللہ بن عجلان امام باقر علیہ السلام سے سورہ شوریٰ کی آیہ ۲۳ کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: قل لا اسئلکم "فرمایا: یہ آئمہ معصومین علیہم السلام ہیں۔

(۷). عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ لِأَبِي جَعْفَرٍ الْأَحْوَلِ وَ أَنَا أَسْمَعُ أَتَيْتَ الْبَصْرَةَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ كَيْفَ رَأَيْتَ مُسَارَعَةَ النَّاسِ إِلَى هٰذَا الْأَمْرِ وَ دُخُولَهُمْ فِيهِ قَالَ وَ اللّٰهِ إِنَّهُمْ لَقَلِيلٌ وَ لَقَدْ فَعَلُوا وَ إِنَّ ذٰلِكَ لَقَلِيلٌ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالْأَحْدَاثِ فَإِنَّهُمْ أَسْرَعُ إِلَى كُلِّ خَيْرٍ ثُمَّ قَالَ مَا يَقُولُ أَهْلُ الْبَصْرَةِ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ: »قُلْ لاَ أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلاَّ الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبىٰ« قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّهَا لِأَقَارِبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَقَالَ كَذَبُوا إِنَّمَا نَزَلَتْ فِينَا خَاصَّةً فِي أَهْلِ الْبَيْتِ فِي عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ أَصْحَابِ الْكِسَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلاَمُ.[2]

"اسمعیل بن عبدالخالق کہتا ہے: امام صادق علیہ السلام سے سنا۔ جو ابوجعفر احول سے فرما رہے تھے۔کیا بصرہ گئے ہو؟

کہا: جی ہاں!

فرمایا: لوگوں کو اہل بیت علیہم السلام سے مودت اور امامت کے حوالے سے کیسا پایا؟

۱۔ تفسیر البرہان، ج ۷ ص ۷۷، بحار الانوار، ج ۲۳ ص ۲۵۱
۲۔ کافی، ج ۸ ص ۹۳ تفسیر البرہان، ج ۷ ص ۷۷

عرض کیا: واللہ بہت کم۔

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا تم پر واجب ہے کے ان کو امر مودت اہل البیت علیہم السلام کی طرف دعوت کرو کیونکہ وہ ہر اچھے کام میں جلدی کرتے ہیں۔

اس کے بعد فرمایا: اہل بصرہ آیہ مودت کے بارے میں کیا نظر رکھتے ہیں؟؟

اسمعیل بن عبدالخالق کہتا ہے: میں نے کہا: آپؑ پر قربان جاؤں۔ وہ کہتے ہیں اس آیت سے رسول اللہؐ کے اقرباء جوانؐ کے قریب ہیں ان کو مانتے ہیں۔

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جھوٹ بولتے ہیں۔ یہ آیت مخصوصاً شان اہل البیت علیہم السلام علی، فاطمہ، حسن وحسین علیہم السلام کی شان میں جو کہ اصحاب کساء ہیں نازل ہوئی ہے"۔

(۸). عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا: فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ: قُلْ لاَ أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلاَّ الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبىٰ قَالَ إِنَّ الْقَرَابَةَ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ بِصِلَتِهَا وَ عَظَّمَ حَقَّهَا وَ جَعَلَ الْخَيْرَ فِيهَا قَرَابَتُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ الَّذِينَ أَوْجَبَ حَقَّنَا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ.[1]

"عبدالملک بن عمیر امام حسین علیہ السلام سے روایت کرتا ہے کہ آیہ مودت کے ذیل میں فرمایا: وہ قرابت جس کے ساتھ اللہ عزوجل نے صلۂ ونیکی اور محبت کا امر کیا ہے اور ان کے حق کو بزرگ جانا اور خیر اور خوبی جوان کے بارے میں قرار دی ہے، وہ ہماری قرابت اہل البیت علیہم السلام ہے کہ اللہ عزوجل نے ہمارے حق کو ہر مسلمان پر واجب کیا ہے۔

قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: قُلْ لاَ أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلاَّ الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبىٰ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى قَدْ فَرَضَ لِي عَلَيْكُمْ فَرْضاً فَهَلْ أَنْتُمْ مُؤَدُّوهُ؟ قَالَ: فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ مِنْهُمْ، فَانْصَرَفَ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ قَامَ فِيهِمْ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ قَامَ فِيهِمْ

۱۔ تفسیر البرہان، ج ۷ ص ۸۳، بحار الانوار، ج ۲۳ ص ۲۵۱

فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ أَحَدٌ، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ ذَهَبٍ وَ لاَ فِضَّةٍ وَ لاَ مَطْعَمٍ وَ لاَ مَشْرَبٍ، قَالُوا: فَأَلْقِهِ إِذًا، قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أَنْزَلَ عَلَيَّ «قُلْ لاَ أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلاَّ الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى»۔

فَقَالُوا: أَمَّا هٰذِهِ فَنَعَمْ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فَوَاللّٰهِ مَا وَفَى بِهَا إِلاَّ سَبْعَةُ نَفَرٍ: سَلْمَانُ وَ أَبُو ذَرٍّ وَ عَمَّارٌ وَ الْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ الْكِنْدِيُّ وَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ وَ مَوْلًى لِرَسُولِ اللّٰهِ يُقَالُ لَهُ الثُّبَيْتُ وَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ [1]

ابن صدقہ کہتا ہے: امام صادق علیہ السلام نے اپنے آباء اجداد سے اس طرح نقل کیا ہے کہ جب آیہ مودت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھے اور فرمایا:

اے لوگو! اللہ عزوجل نے میری وجہ سے تم پر ایک فریضہ واجب کیا ہے۔ کیا اس کے انجام میں کوشش کرو گے؟

کسی نے جواب نہیں دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چلے گئے، پھر دوسرے دن ان کے درمیان اٹھے اور وہی سوال کیا۔ کسی نے جواب نہیں دیا۔

تیسرے دن پھر سے وہی حرف تکرار کئے مگر کسی نے جواب نہیں دیا۔ پھر فرمایا:

لوگو! جو میرے حق میں واجب ہوا ہے وہ سونا چاندی، کھانے پینے کی چیزیں نہیں ہیں۔ لوگوں نے کہا: پھر کیا ہے؟ فرمائیے۔

فرمایا: اللہ عزوجل نے مجھ پر یہ آیت نازل فرمائی ہے:

قُلْ لاَ أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلاَّ الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى۔

سب نے کہا: ہاں قبول ہے۔

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ عزوجل کی قسم! اس وعدے پر کوئی بھی ثابت قدم نہ رہا سوائے سات لوگوں کے۔ سلمان، ابوذر، عمار، مقداد بن اسود کندی اور جابر بن

۱۔ تفسیر البرہان، ج ۸ ص ۸۳، تفسیر نور الثقلین، ج ۴ ص ۵۷۰، بحار الانوار، ج ۲۳ ص ۲۳۷

عبداللہ انصاری غلام رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس کا نام ثبیت تھا اور زید بن ارقم"۔

(۱۰)۔ عَنْ سَلاَّمِ بْنِ الْمُسْتَنِيرِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ: قُلْ لاَ أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلاَّ الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى فَقَالَ هِيَ وَ اللّٰهِ فَرِيضَةٌ مِنَ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ [1]

" سلام بن مستنیر نقل کرتا ہے کہ میں نے امام باقر علیہ السلام سے آیہ شریفہ مودت کے بارے میں پوچھا تو فرمایا:

وہ اقربا جن کی مودت اللہ عزوجل نے واجب فرمائی ہے ہم اہل بیت علیہم السلام ہیں۔

۱۔ تفسیر نور الثقلین، ج ۴ ص ۵۷۰، بحار الانوار، ج ۲۳ ص ۲۳۹

"تسلسل حدیثِ کساء"

فَاجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَغُفْرَانَكَ وَرِضْوَانَكَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ۔

"یااللہ! درود، اپنی برکات، رحمت، مغفرت، رضوان مجھ پر اور ان پر قرار دے"۔

"لغت فاجعل" قرار دے بیچے لاؤ۔[1]

"لفظ "جعل" قرآن میں":۔

کلمہ جعل قرآن میں اپنے مشتقات کے ساتھ ۳۴۶ مرتبہ آیا ہے۔

(۱)۔ اَلَّذِی جَعَلَ لَکُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً ۔[2]

(۲)۔ وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ نَصِيرًا ۔[3]

(۳)۔ جَعَلَ اللهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِلنَّاسِ۔[4]

(۴)۔ هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا۔[5]

(۵)۔ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ مَاءٍ مَهِينٍ۔[6]

---

[1]۔ جعله جعلا وجعالة ومجعلا وجتعله ان کو بنایا اور قرار دیا جعل الظلمات والنور اندھیروں اور نور جو خلق کیا۔
جعل له كذا على كذا اس کے کام کے لئے اجرت کا تعین کیا اور شرط رکھی
جعائل وجعالات جمع جعالة نو جعالة وہ کچھ جو جنگجو مرد کے لئے اجر مقرر کریں۔۔۔۔(ج ا)

[2]۔ سورہ بقرۃ، آیت:۲۲

[3]۔ سورہ نساء، آیت:۷۵

[4]۔ سورہ مائدہ، آیت:۹۷

[5]۔ سورہ اعراف، آیت:۱۸۹

[6]۔ سورہ سجدہ، آیت:۸

"لغت صلواتک":۔

نماز اور دعا بندوں کی جو اللہ عزوجل کی طرف ہو رحمت اللہ عزوجل اپنے بندوں کے بارے میں۔[1]

"صلوٰۃ اور صلوات قرآن میں":۔

"لغت صلوٰۃ" ۹۹ مرتبہ اور صلوات ۵ مرتبہ قرآن میں آیا ہے۔

(۱)۔ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ۔[2]

(۲)۔ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ۔[3]

(۳)۔ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبَاتٍ عِنْدَ اللهِ وَصَلَوَاتِ الرَّسُولِ۔[4]

(۴)۔ وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَوَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ۔[5]

"لغت برکاتک" جمع برکت زیادتی سعادت۔[6]

"برکت قرآن میں":۔

یہ کلمہ قرآن میں ۳۲ مرتبہ آیا ہے۔

(۱)۔ وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكَاتٍ مِنَ السَّمَاءِ۔[7]

(۲)۔ قِيلَ يَا نُوحُ اهْبِطْ بِسَلَامٍ مِنَّا وَبَرَكَاتٍ عَلَيْكَ۔[8]

---

[1]۔ صلی صلاۃ نماز پڑھی دعا کی درود پڑھا صلی الله عليه اللہ عزوجل نے اس پر درود بھیجا
صلوات جمع صلوۃ دعا، استغفار، رحمت، مغفرت، اچھی ثناء، درود، تعظیم، اعلیٰ ذکر، اظہار دعوت اور بقائے شریعت آخرت میں اس کی شفاعت سمت میں اور نماز۔۔۔۔۔(فرہنگ جامع)۔

[2]۔ سورہ بقرہ، آیت:۱۵۷

[3]۔ سورہ بقرہ، آیت:۲۳۸

[4]۔ سورہ توبہ، آیت:۹۹

[5]۔ سورہ مومنون، آیت:۹

[6]۔ بر کت السماء آسمان سے بارش ہوئی، بارك الله لك وفيك وعليك وباركك خدا تمہیں برکت دے
بارك على محمد و آل محمد ہمیشہ کی بزرگی اور کرامت کو آل محمد کیلئے قرار دے
تبارك الله پاک منزہ ہے، خدا بركات السماء بارش بركات الارض سبزہ

[7]۔ سورہ اعراف، آیت:۹۶

[8]۔ سورہ ھود، آیت:۴۸

(۴)۔ قَالُوا أَتَعْجَبِينَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ رَحْمَتُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ[1]

"لغت رحمتک" مہربانی احسان، مہر شفقت۔[2]

رحمت قرآن میں یہ کلمہ اپنے مشتقات کے ساتھ ۴۰ جگہ پر آیا ہے اور کلمہ رحمتک ۳ مرتبہ آیا ہے۔

(۱)۔ وَأَدْخِلْنَا فِي رَحْمَتِكَ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ[3]

(۲)۔ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ[4]

(۳)۔ وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ[5]

"لغت غفرانک"۔ معاف کرنے والا، گناہ معاف کرنا، مغفرت۔

"غفران قرآن میں":۔

یہ کلمہ ۲۴۴ مرتبہ اور غفرانک قرآن میں ایک جگہ آیا ہے۔[6]

(۱)۔ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ[7]

(۲)۔ وَاللَّهُ قَدِيرٌ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ[8]

(۳)۔ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ[9]

1۔ سورہ ھود، آیت: ۷۳

2۔ رحمہ و رحمۃ و مرحمۃ و رحمار حما اس پر شفقت کی، اس کے گناہ معاف کئے۔ ترحم علیہ اس پر مہربانی اور شفقت کی۔ راحم مرحومہ مہربانی کرنے والا مرحوم جس پر مہربانی کی گئی ہو، مردہ کیلئے کنایہ ہے مرحومۃ مدینہ طیبہ۔

3۔ سورہ اعراف، آیت: ۱۵۱

4۔ سورہ یونس، آیت: ۸۶

5۔ سورہ نمل، آیت: ۱۹

6۔ غفور بہت بخشنے والا گناہ معاف کرنے والا بخشندہ اللہ عزوجل کی صفات میں سے ایک غفر الشئ غفرا اس کو پہنا غفر اللہ لہ الذنب غفرۃ غفیرۃ غفیرا غفرانا مغفرۃ و غفورا اس کے گناہ معاف کئے چھپائے استغفر اللہ الذنب و من الذنب اللہ تعالیٰ سے اس کے گناہوں کی معافی طلب کی غفار اچھا، بخشنے والا اللہ عزوجل کی صفات میں سے

7۔ سورہ بقرہ، آیت: ۲۸۵

8۔ سورہ ممتحنہ آیت: ۷

9۔ سورہ ممتحنہ آیت: ۱۲

کلمہ "رضوانک" خوش ہونا، خوشنودی جنت اور دربان بہشت کے معنی میں بھی کہا گیا ہے۔[1]

"رضوان قرآن میں":۔

یہ کلمہ اپنے مشتقات کے ساتھ ۸۶ مرتبہ قرآن میں آیا ہے۔

(۱)۔ وَرِضْوَانٌ مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ[2]

(۲)۔ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَرِضْوَانٍ[3]

(۳)۔ وَرِضْوَانٌ مِنَ اللَّهِ أَكْبَرُ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ[4]

"بحث فقہی صلوات":۔

علمائے شیعہ بالاتفاق سارے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آل محمد علیہم السلام پر وجوب صلوات کے قائل ہیں اور اہل سنت میں سے بھی زیادہ وجوب اور بعض استحباب صلوات کے قائل ہیں۔ اس کے علاوہ شیعہ سنی بہت زیادہ روایات ہیں جن کا آگے چل کر اشارہ کریں گے۔

"صاحب تذکرہ ومنتہی وذکری وکنز العرفان وحبل المتین وجواہر الکلام" یہ سب وجوب صلوات کے قائل ہیں۔

مرحوم حلی اپنی کتاب "تذکرہ" میں بحث صلوات میں صلوات کے وجوب کے قائل ہیں۔

حنبلی اور شافعیہ میں سے بھی کچھ وجوب کے قائل ہیں اور عائشہ کی روایت اس بارے میں نقل کرتے ہیں۔

عائشہ روایت کرتی ہیں:

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَقُولُ: لاَ تُقْبَلُ صَلاَةٌ إِلاَّ بِطُهُورٍ وَ بِالصَّلاَةِ عَلَيَّ[5]

1۔ رضاہ رضوا اس پر خوشنودی غالب ہوئی، رضی عنہ و علیہ رضینو نروی و رضوانا و رضوانا مرضاۃ خوش ہوا، رضیتہ و رضیت بہ میں نے پسند کیا رضوان ایک پہاڑ ہے مدینہ میں رضوان نگہبان جنت (فرہنگ جامع عمید)

2۔ سورہ آل عمران، آیت: ۱۵

3۔ سورہ توبہ آیت: ۲۱

4۔ سورہ توبہ آیت: ۷۲

5۔ بحار الانوار، ج ۸۲ ص ۲۷۸

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز قبول نہیں ہوتی مگر طہارت اور صلوات کے ساتھ"۔ 7

فقہاء شافعیہ صلوات کو دوسرے تشہد میں واجب مانتے ہیں اور احمد بن حنبل دونوں میں سے ایک کے۔

جو اس سے روایت نقل ہوئی ہے اس سے سب فقہاء صلوات کو واجب مانتے ہیں لیکن کچھ ابوحنفیہ کی طرح اس کو واجب نہیں مانتے (یہ بھی اسی وجہ سے ہے کہ اس کی سوچ کم اور عقائد منحرف تھے)۔

شافعی نے بھی وجوب صلوات کو اپنے مشہور شعر میں بیان کیا ہے اور حتی صلوات اہل بیت علیہم السلام پر بھی لازم مانتا ہے، وہاں پر کہتا ہے:

یَا آلَ بَیتِ رَسولِ اللهِ حُبّکُمُ
فَرضٌ مِنَ اللهِ فی القُرآنِ أنزَلَهُ
کَفاکُمُ مِن عَظیمِ القَدرِ أنّکُمُ
مَن لَم یُصَلِّ عَلَیکُم لا صَلاةَ لَهُ

"اے اہل البیت رسول علیہم السلام آپ کی محبت اللہ کی طرف سے قرآن میں واجب ہوئی ہے۔ آپ کی عظمت اور مقام میں بس یہی کافی ہے جو آپ پر صلوات نہ بھیجے اس کی نماز باطل ہے"۔[1]

بہت زیادہ احادیث سنیوں کی مشہور کتابوں میں موجود ہیں کہ محمد ﷺ آل محمد علیہم السلام پر وجوب صلوات پر نقل کی ہیں۔

جن میں سے ابن عباس، طلحہ، ابوسعید خدری، ابوہریرہ، ابوسعیدہ انصاری، بریدہ ابن مسعود، کعب بن عجزہ و۔۔۔۔ بہت عجیب یہ ہے کہ مسلم نے اپنی صحیح میں دو حدیثوں میں محمد ﷺ آل محمد علیہم السلام کو چند مرتبہ ذکر کیا ہے مگر باب میں کہا کہ "الصلاۃ علی النبی" اور رسول ﷺ کی آل کا ذکر نہیں کیا۔

ایک روایت جس کو صحیح مسلم نے نقل کیا ہے اس میں آل کا اضافہ ہوا ہے (اگرچہ عنوان انتخاب

۱۔ نہج الحق و کشف الصدق، ص ۱۸۸، الغدیر، ج ۷ ص ۷

باب میں آل کا ذکر نہیں کیا:

لت هذه الآية قلنا: يا رسول الله، قد علمنا السلام، فكيف الصلاة عليك، قال: قالوا: اللهم صل على محمد، وعلى آل محمد، كما صليت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم، إنك حميد مجيد. اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم، إنك حميد مجيد.[1]

"مذاہب خمسہ کا نظریہ تشہد میں":۔

تشہد کی نماز میں دو قسمیں ہیں۔

"قسم اول":۔

دوسری رکعت میں جو نماز ظہر، عصر، مغرب اور عشاء میں ہے جس کے آخر میں سلام نہیں پڑھا جاتا۔

"قسم دوم":۔

وہ تشہد ہے جس کے بعد سلام پڑھا جاتا ہے، پھر وہ کیا دوسری رکعت میں ہو، تیسری میں یا چوتھی میں۔

امامیہ (شیعہ) حنابلہ (حنبلی + تشہد اول کے وجوب کے قائل ہیں لیکن باقی سارے کہتے ہیں مستحب ہے نہ کہ واجب۔

دوسرے تشہد میں شافعیہ، امامیہ، حنابلہ وجوب کے قائل ہیں، مالکیہ اور حنفیہ مستحب کے قائل ہیں نہ کہ وجوب کے۔

"تشہد کے الفاظ اور صیغے مختلف مذاہب کی رو سے":۔

"امامیہ":۔

اَشْهَدُ اَنْ لا اِلٰهَ اِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً

۱۔ صحیح مسلم، ج ۱ ص ۲۰۸، در المنثور، ج ۶ ص ۲۶۵
صحیح بخاری و مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن مردویہ اور پروائی روایت کو نقل کرتا ہے۔

عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ"......

"حنفی":۔

التَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ، السَّلامُ عَلَیْكَ أَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُہُ، السَّلامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِینَ. أَشْھَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَأَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہُ وَرَسُولُہُ.

"مالکی":۔

التَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ الزَّاكِیَاتُ لِلّٰہِ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰہِ السَّلامُ عَلَیْكَ أَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُہُ، السَّلامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِینَ، أَشْھَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلا اللهُ، وَأَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہُ وَرَسُولُہُ.

"شافعی":۔

التَّحِیَّاتُ المباركات وَالصَّلَوَاتُ الطَّیِّبَاتُ لِلّٰہِ السَّلامُ عَلَیْكَ أَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُہُ، السَّلامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِینَ، أَشْھَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلا اللهُ، وَأَشْھَدُ أَن سیدنا مُحَمَّدًا وَرَسُولُ اللهِ

"حنبلی":۔

التَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ السَّلامُ عَلَیْكَ أَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُہُ، السَّلامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِینَ، أَشْھَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلا اللهُ، وَأَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہُ وَرَسُولُہُ. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ.....[1]

۱۔ الفقہ علی المذاہب الخمسہ، ص ۱۱۲، ۱۱۳

"نظر فقہاء شیعہ":۔

نظر علامہ حلی تذکرہ میں گزری ہے جو صلوات کے وجوب کے قائل تھے۔

نظر مرحوم شہید اول اور ثانی۔

(ثُمَّ یَجِبُ التَّشَھُّدُ! عقب) الرَّكْعَةِ (الثَّانِیَة) الَّتِی تَمَامُھَا الْقِیامِ مِنَ السَّجْدَةِ الثانیة (و كَذا) یَجِبُ (آخِرُ الصَّلٰوة) اذا كانَت ثُلاثِیَة او رُباعِیَةٍ (وَھُوَ اَشْھَدُ اَن لا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَحدَہٗ لَا شَرِیكَ لَهٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُولُه اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّد...[1]

اس کے بعد واجب ہے، دوسری رکعت میں دوسرے سجدے کے بعد سر اٹھا کر بیٹھے۔ اسی طرح نماز کے آخر میں واجب ہے، پھر وہ تیسری رکعت ہو یا چوتھی، جس طرح متن ذکر ہوا ہے پڑھے۔

نظر مرحوم محقق حلی "شرائع الاسلام" میں:۔

صورتھما اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریك لك وان محمدا عبدہ رسولہ۔ ثم یاتی بالصلاۃ علی النبی وآلہ۔[2]

طریقہ تشہد یہ ہے کہ کہے:

اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریك لك وان محمدا عبدہ رسولہ۔

اس کے بعد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آل رسول علیہم السلام پر درود بھیجے

البتہ جو تشہد میں کہا جاتا ہے وہی شہادتین مشہور ہیں اس صورت میں:

اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریك لك وان محمدا عبدہ رسولہ۔

۱۔ وسائل الشیعہ، ج ۴ ص ۹۸۹

۲۔ شرائع الاسلام ص ۷۰

نظر سید محمد کاظم یزدی:۔

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ بَارِكْ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وسلم مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْ مُحَمَّداً وَ آلَ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَ بَارَكْتَ وَ تَرَحَّمْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.....[1]

ماٴخذ اور دلیل صلوات تشہد میں صحیح سند روایات کی وجہ سے واضح ہے کہ معصومین علیہم السلام سے پہنچا ہے۔

(۱) عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ قَالَ: التَّشَهُّدِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأَوَّلَتَيْنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَتَقَبَّلْ شَفَاعَتَهُ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ [2]

(۲) قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ (إِذَا تَرَكَهَا مُتَعَمِّداً) فَلَا صَلَاةَ لَهُ إِذَا تَرَكَ الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ. [3]

"امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوت نماز کو تمام کرتی ہے۔ اگر کوئی جان بوجھ کر علم کے ساتھ اسے ترک کرے اس کی نماز باطل ہے"۔

(۳) قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: »إِنَّ مِنْ تَمَامِ الصَّوْمِ إِعْطَاءُ الزَّكَاةِ يَعْنِي الْفِطْرَةَ كَمَا أَنَّ الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ لِأَنَّهُ مَنْ صَامَ وَ لَمْ يُؤَدِّ الزَّكَاةَ فَلَا صَوْمَ لَهُ إِذَا تَرَكَهَا مُتَعَمِّداً وَ لَا صَلَاةَ لَهُ إِذَا تَرَكَ الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ

۱۔ عروۃ الوثقیٰ۔ ص ۵۳۷

۲۔ وسائل الشیعہ، ج ۴ ص ۹۸۹

۳۔ وسائل الشیعہ، ج ۴ ص ۹۹۹

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَدْ بَدَأَ بِهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ قَالَ »قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّىٰ. وَ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّىٰ« [1]

"امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

بیشک زکوۃ یعنی فطرہ روزے کے واجبات میں سے ہے۔ اسی طرح صلوات نماز کے کمال کے موجبات میں سے ہے کیونکہ اگر کوئی روزہ رکھے اور زکوۃ نہ دے اس صورت میں کہ جان بوجھ کر ایسا کرے اس کا روزہ نامہ اعمال میں منظور نہیں ہوگا۔ اسی طرح اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوات کو ترک کرے اس کی نماز محسوب نہیں ہوگی۔ اللہ عزوجل نے زکوۃ کو نماز پر مقدم کیا ہے"۔

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّىٰ. وَ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّىٰ۔

"پاکیزہ رہنے والا کامیاب ہوا اور وہ اپنے نام کا ذکر کرتا رہا، نماز پڑھتا رہا"۔

(۴) عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِذَا صَلَّىٰ أَحَدُكُمْ وَ لَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ وَ آلَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فِي صَلَاتِهِ يَسْلُكُ بِصَلَاتِهِ غَيْرَ سَبِيلِ الْجَنَّةِ وَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ دَخَلَ النَّارَ فَأَبْعَدَهُ اللهُ وَ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَنَسِيَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ خُطِئَ بِهِ طَرِيقَ الْجَنَّةِ۔ [2]

"امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس کی آلؑ پر صلوات نہ بھیجے، ان کو یاد نہ کرے تو اس کی مثال بالکل ایسی ہی ہے جیسے وہ اپنی نماز کے ساتھ جنت کے علاوہ راستوں پر چل پڑا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر کسی کے سامنے میرا ذکر ہو اور مجھ پر صلوات نہ بھیجے جنت کے غلط راستوں پر چل پڑا"۔

۱۔ من لا یحضرہ الفقیہ، ج ۲ ص ۱۸۳، اقبال الاعمال، ج ۱ ص ۲۷۵، سورہ اعلیٰ، آیات: ۱۴ و ۱۵

۲۔ کافی، ج ۲ ص ۴۹۵، وسائل الشیعہ، ج ۶ ص ۴۰۸

"تفسیر آیہ شریفہ":۔

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَآئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا [1]

"بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی ﷺ پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی اس پر درود اور سلام بھیجو"۔

(۱)۔ مجمع البیان میں آیا ہے کہ ابوحمزہ ثمالی سدی وحمید بن سعد انصاری و یزید بن زیاد عبدالرحمن بن ابی لیلی سے وہ کعب بن عجزہ سے روایت کرتے ہیں، کہا: ہم نے اس آیت کے بعد کہا: یارسول اللہ ﷺ! ہم جانتے ہیں کس طرح آپؐ پر سلام بھیجیں مگر یہ نہیں جانتے کس طرح آپؐ پر درود بھیجیں؟

فرمایا کہیے:

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.

اس کے بعد فرمایا: اللہ عزوجل نے مجھ پر دو فرشتے موکل کئے ہیں، جہاں پر میرا نام لیا جائے سننے والے مجھ پر صلوات بھیجیں۔ وہ دو فرشتے کہتے ہیں: غفر اللہ لک اللہ عزوجل تمہیں معاف کرے تو خدا اور فرشتے آمین کہتے ہیں۔

اگر مجھ پر صلوات نہ بھیجے وہ دو فرشتے کہتے ہیں لا غفر اللہ لک اللہ تمہیں معاف نہ کرے اور خدا اور دوسرے فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں"۔ [2]

وَفِيهِ قَالَ: وَسُئِلَ الْبَاقِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَيْفَ كَانَتِ الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَقَالَ لَمَّا غَسَّلَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَفَّنَهُ سَجَّاهُ وَأَدْخَلَ عَلَيْهِ عَشَرَةً فَدَارُوا حَوْلَهُ ثُمَّ وَقَفَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي وَسَطِهِمْ فَقَالَ إِنَّ

۱۔ سورہ احزاب، آیت: ۵۶

۲۔ مجمع البیان، ج ۴ ص ۳۶۹، منہج الصادقین، ج ۷، ص ۳۵۵

اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيماً فَيَقُولُ الْقَوْمُ مِثْلَ مَا يَقُولُ حَتَّى صَلَّى عَلَيْهِ أَهْلُ الْمَدِينَةِ وَأَهْلُ الْعَوَالِي. [1]

ابی مریم انصاری کہتا ہے: امام باقرؑ سے پوچھا گیا: رسول اللہ ﷺ پر صلوات کس طرح پڑھی جائے یا کس طرح صلوات بھیجیں؟

فرمایا: جب امیر المومنین علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ کو غسل دیا، کفن دیا اس کے بعد دس لوگ ان کے پاس آئے۔ امام علیہ السلام کے اطراف میں حلقہ بنایا، اس کے بعد امیر المومنین علیہ السلام ان کے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا:

اللہ اور اس کے ملائکہ، رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجتے ہیں، اے مومنین! تم بھی تعظیم اجلال کے ساتھ انؐ پر درود بھیجو۔

پھر قوم نے ایسا ہی کہا جو امیر المومنین علیہ السلام نے آیت پڑھتے ہوئے فرمایا، یہاں تک کہ اہل مدینہ اور اہل اطراف مدینہ (بلند) نے آنحضرت ﷺ پر درود بھیجا"۔

(۲)۔ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ وَالْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ فَوْجاً فَوْجاً، قَالَ: وَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ يَقُولُ فِي صِحَّتِهِ وَسَلَامَتِهِ: إِنَّمَا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَيَّ بَعْدَ قَبْضِ اللّٰهِ لِي: «إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيماً [2]

"امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: جب اللہ عزوجل نے اپنے رسول اللہ ﷺ کی روح کو قبض کیا، ملائکہ، مہاجرین اور انصار فوج درفوج ہو کر آتے اور رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجتے۔

۱۔ کافی، ج ۱ ص ۴۵۰، تفسیر البرہان، ج ۶ ص ۳۰۵، بحار الانوار، ج ۲۲ ص ۵۳۹

۲۔ تفسیر البرہان، ج ۶ ص ۳۰۵

امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ سے سنا جو اپنی صحت و سلامتی کی حالت میں فرما رہے تھے: بیشک یہی آیت نازل ہوئی مجھ پر درود کے بارے میں اور اس کے بعد روح قبض فرمائی۔ وہ آیت یہ ہے:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيماً.

"درود ملائکہ، مہاجرین اور انصار اس معنی میں تھا کہ حضرتؐ نے فرمایا:

اسی طرح اللہ عزوجل نے اپنے پیغمبر ﷺ کی اجلال عظمت کی وجہ سے اپنے رسولؐ اور اس کی آلؑ پر درود کا حکم دیا اور یہ حکم انؑ کی وفات اور حیات کے لئے تاکیدی ہے تاکہ لوگ رسول اللہ ﷺ اور ان کی آلؑ کے عظمت جلالت اور بزرگواری کو فراموش نہ کریں"۔

(۴)۔ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ مَلَكاً مِنَ الْمَلَائِكَةِ سَأَلَ اللَّهَ أَنْ يُعْطِيَهُ سَمْعَ الْعِبَادِ فَأَعْطَاهُ اللَّهُ فَذَلِكَ الْمَلَكُ قَائِمٌ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَقُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ إِلَّا قَالَ الْمَلَكُ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ثُمَّ يَقُولُ الْمَلَكُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فُلَاناً يُقْرِئُكَ السَّلَامَ فَيَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ.[1]

"امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

ملائکہ میں سے ایک ملک نے محضر پروردگار میں درخواست کی تاکہ بندوں کی آواز (صلوات بھیجتے وقت) سنے۔

اللہ عزوجل نے بھی اس کی چاہت کو پورا کیا، پس وہ ملک روز قیامت تک کھڑا ہے۔ مومنین میں سے جو بھی درود و صلوات سلام رسول اللہ ﷺ کے محضر میں بھیجے وہ ملک کہتا ہے تم پر بھی سلام ہو۔

۱۔ امالی، شیخ طوسی، ص ۶۷۸، تفسیر البرہان، ج ۶ ص ۳۰۷، بحار الانوار، ج ۹۱ ص ۷۰

رسول اللہ ﷺ کے محضر میں کہتا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کو فلاں شخص نے سلام بھیجا ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں اس پر بھی سلام ہو"۔

(۵)۔ فِي إِرْشَادِ الْمُفِيدِ رَحِمَهُ اللَّهُ بِإِسْنَادِهِ إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: صَلَّتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَيَّ وَعَلَى عَلِيٍّ سَبْعَ سِنِينَ، وَذَلِكَ أَنَّهُ لَمْ يُرْفَعْ إِلَى السَّمَاءِ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا مِنِّي وَمِنْ عَلِيٍّ.[1]

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"ملائکہ مجھؐ پر اور علی علیہ السلام پر سات سال صلوات بھیجتے رہے اور کوئی بھی گواہی (کیا وہ توحید کی ہو یا رسالت کی) بلند نہیں ہوئی مگر مجھؐ سے اور علی علیہ السلام سے"۔

(۶)۔ ایک خطبہ ہے روضہ کافی میں خطبہ وسیلہ کے نام سے، اس کی ایک قسم میں یہ مطالب ہیں: امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: اپنے نبی ﷺ پر زیادہ درود بھیجیں۔ اس کے بعد سورہ احزاب کی آیت ۵۶ کی تلاوت فرمائی۔[2]

(۷)۔ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى آلِي لَمْ يَجِدْ رِيحَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيحَهَا لَتُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ.[3]

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مجھ پر صلوات بھیجے اور میری آلؑ پر نہ بھیجے وہ جنت کی خوشبو کو نہ سونگھے گا۔ جبکہ جنت کی خوشبو کو ۵۰۰ سال کی دوری سے بھی سونگھا جا سکتا ہے"۔

(۸)۔ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا يَسْأَلُ اللَّهَ شَيْئاً إِلَّا بَدَأَ بِالصَّلَاةِ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ.[4]

"امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

۱۔ تفسیر نور الثقلین، ج ۴ ص ۳۰۲

۲۔ تفسیر نور الثقلین، ج ۴ ص ۳۰۴

۳۔ امالی، شیخ صدوق، ص ۲۰۰، بحار الانوار، ج ۸ ص ۱۸۶، ج ۹۱ ص ۵۶

۴۔ کافی، ج ۲ ص ۴۹۳

اللہ عز وجل سے کسی چیز کا سوال مت کرو مگر یہ کہ اس کی شروعات محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد علیہم السلام پر صلوات سے کرو"۔

"صلوات کا ثواب اور اس کو اپنے کاموں میں لانا":۔

(۱)۔ "امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو بھی بعد از نماز ظہر روز جمعہ ۳ مرتبہ کہے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَ صَلَوَاتِ مَلَائِكَتِكَ وَ رُسُلِكَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ أَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ

اگلے جمعے تک امان میں ہے"۔[1]

(۲)۔ "جمال الاسبوع" کتاب میں امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو بھی نماز عصر کے بعد جمعے کے دن دس مرتبہ کہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ الْأَوْصِيَاءِ الْمَرْضِيِّينَ بِأَفْضَلِ صَلَوَاتِكَ وَ بَارِكْ عَلَيْهِمْ بِأَفْضَلِ بَرَكَاتِكَ وَ السَّلَامُ عَلَيْهِمْ وَ عَلَى أَزْوَاجِهِمْ وَ أَجْسَادِهِمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ [2]

ملائکہ اس شخص کے لئے اس جمعے سے اگلے جمعے تک صلوات بھیجیں گے"۔

(۳)۔ کتاب "ثواب الاعمال" میں امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ صباح بن سابہ سے فرمایا: تم پسند کرتے ہو کہ تمہیں ایک چیز یاد کراؤں جو تمہارے چہرے کو جہنم کی گرمی سے محفوظ رکھے۔ کہا: جی ہاں۔

فرمایا: نماز فجر کے بعد ۱۰۰ مرتبہ کہو:

اللهم صل علی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد

کہ حق تعالی تمہارے چہرے کو جہنم کی آگ سے محفوظ رکھے گا"۔[3]

(۴)۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو بھی جمعے کے دن نماز صبح کے بعد کہے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِ مَلَائِكَتِكَ وَ حَمَلَةِ عَرْشِكَ وَ جَمِيعِ خَلْقِكَ

۱۔ بحار الانوار، ج ۶۵ ص ۸۷

۲۔ جمال الاسبوع، ص ۴۴۵، بحار الانوار، ج ۸۷ ص ۹۰

۳۔ ثواب الاعمال، ص ۱۵۵، بحار الانوار، ج ۸۳ ص ۱۳۵

وَ سَمَائِكَ وَ أَرْضِكَ وَ أَنْبِيَائِكَ وَ رُسُلِكَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ

ایک سال تک کوئی گناہ اس کے لئے نہیں لکھا جائے گا (یعنی گناہ میں کامیاب نہیں ہوگا ان شاء اللہ)۔[1]

(۵)۔ وہ صلوات جس میں ہر مرتبہ دس ہزار صلوات کا ثواب ہے:

اللهم صل علی سیدنا محمد و آل محمد ما اختلف الملوان و تعاقب العصران و کر الجدیدان واستقبل الفرقدان و بلغ روحه و ارواح اهل بیته منا التیحة والسلام۔[2]

(۶)۔ ابن بابویہ ابو حمزہ سے روایت کرتا ہے کہ امام صادق علیہ السلام سے پوچھا:

کس طرح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد علیہم السلام پر درود بھیجوں؟

فرمایا: کہو:

صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَ صَلَوَاتُ مَلَائِكَتِهِ وَ أَنْبِيَائِهِ وَ رُسُلِهِ وَ جَمِيعِ خَلْقِهِ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ وَ السَّلَامُ عَلَيْهِ وَ عَلَيْهِمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ [3]

میں نے عرض کیا: اس کا ثواب کیا ہے؟

فرمایا: اللہ عز وجل اس کے گناہ ختم کرے گا اس دن کی طرح پاک و پاکیزہ ہو جاؤ گے جس دن تم ماں کے پیٹ سے باہر آئے تھے"۔

(۷)۔ مصباح المتہجد امام صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں: جو بھی نماز ظہر کے بعد کہے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَ صَلَوَاتِ مَلَائِكَتِكَ وَ رُسُلِكَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آل محمد۔[4]

ایک سال تک اس کا گناہ نہیں لکھا جائے گا"۔

۱۔ بحار الانوار، ج ۸۶ ص ۳۵۴

۲۔ تفسیر روح البیان، ج ۷ ص ۲۳۴، فضائل صلوات مرحوم سید احمد ارکانی، ص ۲۱۱

۳۔ بحار الانوار، ج ۹۱ ص ۵۵

۴۔ مصباح المتہجد، ص ۳۶۸

(۸)۔ یہ صلوات بہت اہم ہے اور فضیلت والی ہے۔۔۔۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ صَلَاةً تُنجِینَا بِھَا مِن جَمِیعِ الأَھوَالِ وَالآفَاتِ وَتَقضِی لَنَا بِھَا جَمِیعَ الحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِن جَمِیعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرفَعُنَا بِھَا عِندَكَ اَعلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقصَی الغَایَاتِ مِن جَمِیعِ الخَیرَاتِ فِی الحَیَاةِ وَبَعدَ المَمَاتِ اِنَّكَ عَلٰی کُلِّ شَیءٍ قَدِیرٌ۔[1]

(۹)۔ امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو بھی یہ صلوات رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھیجے اس کے گناہ محو ہوں گے، اس کے دشمنوں پر مدد کی جائے گی، رزق کے دروازے اس کے لئے کھل جائیں گے، جنت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رفیقوں میں ہوگا:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبقٰی صَلَاةٌ اَللّٰھُمَّ وَ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبقٰی بَرَکَةٌ اَللّٰھُمَّ وَ سَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبقٰی سَلَامٌ وَ ارْحَمْ مُحَمَّداً وَ آلَ مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبقٰی رَحمَةٌ[2]

"کلمات برکاتک، رحمتک، غفرانک اور رضوانک کی وضاحت":۔

صلوات وصلوۃ جو پہلے بیان ہو چکا ہے کہ اس کے معنی عطف، مہربانی، ترحم ہے۔

"لغت برکت" زیادتی وسعت وہ نعمت جو استمرار کے ساتھ جاری ہو۔

وَلَو اَنَّ اَھلَ القُرٰی اٰمَنُوا وَاتَّقَوا لَفَتَحنَا عَلَیھِم بَرَکَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ۔

"اور اگر بستیوں والے ایمان لے آتے اور ڈرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین سے نعمتوں کے دروازے کھول دیتے"۔

اور سورہ ھود کی آیت ۴۸ میں فرماتا ہے:

۱۔ تفسیر روح البیان، ج ۷ ص ۲۳۴

۲۔ امالی، شیخ طوسی، ص ۱۲۷، بحار الانوار، ج ۹۱ ص ۲۵۳ ح ۱۹

قِیلَ یَا نُوحُ اھبِط بِسَلَامٍ مِّنَّا وَبَرَکَاتٍ عَلَیكَ وَعَلٰی اُمَمٍ مِّمَّن مَّعَكَ۔

"کہا گیا اے نوح! کشتی سے اترو ہماری طرف سے سلامتی اور برکتوں کے ساتھ جو تم پر اور تمہارے ساتھ والوں پر رہے گی"۔

یہاں برکات آسمانی اور زمینی سے مراد مفسرین کی نظر میں کیا ہے؟

ان میں سے کچھ لوگ نزول بارش اور سبزہ کے اُگنے کو مانتے ہیں۔ بعض نے اجابت دعا زندگی میں مشکلات کے حل کی تفسیر کی ہے۔

ایک دوسرا احتمال بھی ہے کہ برکات آسمانی سے مراد برکات معنوی ہو۔

اور برکات زمینی سے مراد برکات مادی ہو۔

برکات جمع برکت ہے۔ یہ کلمہ دراصل استقامت اور کسی چیز کے جاری کے معنی میں ہے اور ہر نعمت وبخشش جو قائم ہو اس پر اطلاق ہوتا ہے۔

موجودات کے سامنے بے برکتی جلدی فانی اور نابود اور بے اثر ہو جاتی ہے۔

مرحوم طبرسی "مجمع البیان" میں برکات کو لغت کے اس حساب سے اس طرح ترجمہ کرتے ہیں:

البرکات الخیرات النامیة واصلة الثبوت والامن والثقة والطمانینة نظایر فی اللغة۔[1]

برکات خیرات بڑھنے والی ہیں اور ان کی اصل ثابت ہے اور مورد اطمینان ہے

لیکن از نظر معنی کہتے ہیں کہ: برکات یا خیرات سے مراد برکات آسمانی یعنی آسمان سے نازل ہونے والی برکات میں بارش اور برکات زمین، گھاس کا اُگنا، نبات، سبزہ، میوہ جات ہے۔

وقیل برکات السماء اجابة الدعاء و برکات الارض۔

"یعنی یہ معنی کرتے ہیں کہ برکاتِ سماء سے مراد استجابت دُعا اور برکاتِ ارض وزمینی سے مراد حاجتوں کا پورا ہونا اور مراد کا پالینا ہے"۔

۱۔ مجمع البیان، ج ۴ ص ۶۹۷

(۱)۔ وَ لَتَنْزِلَنَّ الْبَرَكَةُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ حَتَّى إِنَّ الشَّجَرَةَ لَتَنْقَصِفُ بِمَا يَزِيدُ اللّٰهُ فِيهَا مِنَ الثَّمَرَةِ، وَلَتُؤْكَلَنَّ ثَمَرَةُ الشِّتَاءِ فِي الصَّيْفِ، وَ ثَمَرَةُ الصَّيْفِ فِي الشِّتَاءِ وَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَىٰ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكَاتٍ مِنَ السَّمَاءِ۔[۱]

"امام حسین علیہ السلام حدیث طولانی میں رجعت کے بارے فرماتے ہیں:

آسمان وزمین اپنی برکتوں کو باہر نکالیں گے حتیٰ درخت جو چاہے میوہ دے گا،

گرمیوں کا میوہ سردیوں میں اور سردیوں کا میوہ گرمیوں میں کھایا جائے گا

اور یہ اللہ عزوجل کے قول کے معنی ہے

اگر بستیوں والے ایمان لے آتے اور ڈرتے تو ہم ان پر آسمان وزمین سے نعمتوں کے دروازے کھول دیتے لیکن ان آیات کو جھٹلایا گیا پس ان کو اس سزا میں جو وہ حاصل کر رہے تھے اسی سے دوچار کیا"۔

(۲)۔ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ:

كِيلُوا طَعَامَكُمْ فَإِنَّ الْبَرَكَةَ فِي الطَّعَامِ الْمَكِيلِ۔[۲]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اپنے طعام کی میزان کرو کیونکہ برکت طعام میں میزان ہوئی ہے

(شاید منظور میزان کرنا روٹی کو وزن کرنا ترازو میں ہے۔ کچھ شہروں میں رسم بھی ہے روٹی کا وزن کرتے ہیں)۔

(مترجم:۔ تقریباً میں نے اس کو ایران میں دیکھا ہے کہ روٹی پکانے سے پہلے روٹی کے آٹے کا وزن کرتے ہیں)۔

(۳)۔ عنه ص ثلاث فيهن البركة : البيع الى اجل و المقارضة و اخلاط البر بالشعير للبيت لا للبيع۔[۳]

۱۔ الخرائج والجرائح، ج ۲ ص ۸۵۰، تفسیر نور الثقلین، ج ۲ ص ۵۲

۲۔ کنز العمال، ج ۴ ص ۳۶ ح ۹۳۳۴

۳۔ سنن ابن ماجہ، ج ۲ ص ۷۶۹ باب ۶۳، ح ۲۲۸۹، کنز العمال، ج ۴ ص ۳۶ ح ۹۳۳۶

"اسی طرح فرمایا: تین چیزوں میں برکت ہے۔

(۱)۔ کسی طویل مدتی بنیاد پر کچھ بیچنا۔ (۲)۔ قرض دینا۔

(۳)۔ جو کو گندم کے ساتھ مخلوط کرنا البتہ وہ گندم جو گھر کی ہو نہ کہ بیچنے کی"۔

(۴)۔ عَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: أَوْحَى اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَى نَبِيٍّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ إِذَا أُطِعْتُ رَضِيتُ وَ إِذَا رَضِيتُ بَارَكْتُ وَ لَيْسَ لِبَرَكَتِي نِهَايَةٌ۔[۱]

"امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

اللہ عزوجل نے انبیاء میں سے کسی ایک نبی کی طرف وحی کی، جب میری اطاعت ہوئی راضی ہوجاؤں گا اور جب راضی ہوجاؤں تو برکت دوں گا اور جب برکت دی تو اس کے لئے کوئی حدود حدود نہیں ہے"۔

(۵)۔ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: اَلْبَرَكَةُ عَشَرَةُ أَجْزَاءٍ تِسْعَةُ أَعْشَارِهَا فِي التِّجَارَةِ وَ الْعُشْرُ الْبَاقِي فِي الْجُلُودِ۔[۲]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"برکت کے دس جزء ہیں جس کے ۹ جزء تجارت میں اور ایک جزء کھال میں ہے۔ (بھیڑوں، بکروں کی کھالوں میں یا ان کی طرح دوسرے جانوروں کی جن سے مختلف اشیاء تیار کی جاتی ہیں جیسے لسی، تیل وغیرہ)۔

(۶)۔ بِالْعَدْلِ تَتَضَاعَفُ الْبَرَكَاتُ۔[۳]

"امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:

بالعدل تتضاعف البرکات.

"کاموں میں عدل وانصاف سے، برکات دوگنا بڑھ جاتی ہیں"۔

(۷)۔ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: أَرْبَعٌ لَا تَدْخُلُ بَيْتاً وَاحِدَةٌ

۱۔ کافی، ج ۲ ص ۲۷۵ ح ۲۶، بحار الانوار، ج ۱۴ ص ۴۵۹، ج ۷۰ ص ۳۴۱

۲۔ بحار الانوار، ج ۵ ص ۱۰۰ ح ۱۳

۳۔ غرر الحکم، ص ۳۳۰ فصل ۱۸ ح ۱۸

مِنْهُنَّ إِلاَّ خَرِبَ وَ لَمْ يُعْمَرْ بِالْبَرَكَةِ اَلْخِيَانَةُ وَ اَلسَّرِقَةُ وَ شُرْبُ الْخَمْرِ وَ الزِّنَا۔ [1]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

چار چیزیں ہیں جو اس گھر میں داخل نہیں ہوتیں مگر یہ کہ اس گھر کو خراب کریں۔

(۱)۔خیانت۔(۲)۔چوری۔(۳)۔شراب پینا۔(۴)۔زنا"۔

(۸)۔ إِذَا ظَهَرَتِ الْخِيَانَاتُ اِرْتَفَعَتِ الْبَرَكَاتُ۔ [2]

"خیانتیں ظاہر ہوں تو برکتیں چلی جاتی ہیں"۔

(۹)۔ عَنْ كَاظِم لِدَاوُدَ الصَّرْمِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: يَا دَاوُدُ إِنَّ الْحَرَامَ لاَ يَنْمِي وَ إِنْ نَمِيَ لاَ يُبَارَكُ لَهُ فِيهِ وَ مَا أَنْفَقَهُ لَمْ يُؤْجَرْ عَلَيْهِ وَ مَا خَلَّفَهُ كَانَ زَادَهُ إِلَى النَّارِ۔ [3]

"امام کاظم علیہ السلام نے داؤد صرمی سے کہا: اے داؤد! حرام میں رُشد نہیں۔اگر اس میں رُشد ہو بھی برکت نہیں ہے اور اس سے جو انفاق ہو (دینی امور میں خرچ) اس کے لئے جزا نہیں ہے اور اس سے جو بچے وہ انسان کو جہنم کی طرف لے جائے گا"۔

"اہلِ بیت علیہم السلام امن امان اور برکات کا سبب ہیں":۔

بِكُمْ فَتَحَ اللَّهُ وَ بِكُمْ يَخْتِمُ، وَ بِكُمْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ، وَ بِكُمْ يُمْسِكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلاَّ بِإِذْنِهِ، وَ بِكُمْ يُنَفِّسُ الْهَمَّ وَ يَكْشِفُ الضُّرَّ، وَ عِنْدَكُمْ مَا نَزَلَتْ بِهِ رُسُلُهُ، وَ هَبَطَتْ بِهِ مَلاَئِكَتُهُ، وَ إِلَى جَدِّكُمْ بُعِثَ الرُّوحُ الْأَمِينُ۔ [4]

"اللہ عزوجل نے آپ ہی کے ذریعے آغاز بھی کیا اور اختتام بھی کرے گا۔آپ ہی کے وسیلے سے آسمان سے مینہ (بارش) برساتا ہے اور آپ ہی کے ذریعے آسمانوں کو زمین پر گرنے

۱۔ بحارالانوار، ج۱۹ص ۶ح ۴
۲۔ غررالحکم، ص ۱۲ ۳ فصل ۱۷ح ۵۷
۳۔ کافی، ج ۵ ص ۱۲۵ ح ۷
۴۔ زیارت جامعہ کبیرہ

سے روکے ہوئے ہے۔آپ ہی کی وجہ سے مصیبتیں، پریشانیاں دور ہوتی ہیں اور نقصان برطرف ہوجاتے ہیں۔انبیاء پر نازل کئے راز اور نزول فرشتگان آپ کے پاس ہی ہیں اور آپ کے جدّ پر روح الامین کو بھیجا گیا"۔

"لغت رحمت"۔فیض دینا، مہربانی، بخشش، احسان، مہر شفقت اللہ عزوجل کی جانب سے۔

رحمت خدا نے اس کے غضب سے سبقت لی ہے۔

يَا مَنْ سَبَقَتْ رَحْمَتُهُ غَضَبَهُ۔ [1]

جنت کے دروازوں میں سے ۸ دروازے رحمت کے ہیں اور جہنم کے دروازوں میں سے سات اس کے غضب کے ہیں"۔

رحمت کے بارے میں مطالب فراواں ہیں لیکن ہم یہاں پر کچھ پر ہی اکتفاء کریں گے۔

(۱)۔ قَالَ عَلِيٌّ فَطَرَ الْخَلاَئِقَ بِقُدْرَتِهِ وَ نَشَرَ الرِّيَاحَ بِرَحْمَتِهِ۔ [2]

"مخلوق کو اپنی قدرت سے خلق کیا اور ہواؤں کو اپنی رحمت سے منتشر کیا"۔

(۲)۔ قَالَ رَسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ و سلم۔ إِنَّ اللهَ خَلَقَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ كُلُّ رَحْمَةٍ طِبَاقَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فاهبط رحمة منها الى الارض فيها تراحم الخلق وبها تعطف الوالدة على ولدها وبها تشرب الطير والوحوش من الماء وبها تعيش الخلائق۔ [3]

"حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ نے جس دن آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا اس دن اس نے سو رحمتیں پیدا کیں، ہر رحمت کو زمین و آسمان کے مابین قرار دیا اور ایک رحمت کو زمین پر نازل کیا کہ اسی رحمت کے سبب مخلوقات آپس میں مہربان ہیں اور اسی رحمت کی وجہ سے ماں اپنی اولاد پر مہربان ہے اور اسی کے سبب طائر پرندے اور صحرائی وحشی جانور پانی پیتے

۱۔ دعائے جوشن کبیر
۲۔ نہج البلاغہ۔خطبہ:۱
۳۔ کنزالعمال، ج ۳ ص ۲۷۴ ح ۱۰۳۴۶

ہیں اور اسی کے وسیلے اور سبب سے خلائق اپنی حیات جاری رکھے ہوئے ہیں"۔

(۳)۔ قالَ رسول الله ﷺ: لَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ أَحَدًا الا برحمة الله قالوا: ولا أنتَ؟ يارَسولَ الله. قالَ: ولا أنا. إلَّا أنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ.[1]

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اگر رحمت خدا نہ ہو تو کوئی بھی جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

اصحاب نے کہا: آپ بھی نہیں؟

فرمایا: میں بھی رحمت خدا سے جنت میں داخل ہوں گا اور اللہ کی رحمت مجھے لے گی"۔

(البتہ یہاں پر غلطی نہ ہو یہ حدیث عامہ کے طریقے پر نقل ہوئی ہے اور یہ حرف مقام، منزلت رسول اللہ ﷺ کی شان کے خلاف ہے کیونکہ صرف اور صرف انہیؑ کے وجود مبارک کی وجہ سے اس جہان کو خلق کیا اور جنت وجود مقدس رسول اللہ ﷺ کیلیے ہے"۔

(۴)۔ قالَ علی بن الحسینؑ: لا يَهْلِكُ مُؤْمِنٌ بَيْنَ ثَلاثِ خِصالٍ شَهادَةِ ألاَّ إلهَ إلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لا شَريكَ لَهُ وَ شَفاعَةِ رَسولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَعَةِ رَحْمَةِ اللّٰهِ.[2]

"امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا:

جب تک یہ تین خصلتیں موجود ہیں، مومن ہلاک نہیں ہوگا۔

(۱)۔ وحدانیت کی گواہی۔ (۲)۔ شفاعت رسول اللہ ﷺ۔

(۳)۔ وسعت رحمت الٰہی۔

(۵)۔ قالَ رسول الله ﷺ: ان الله تعالیٰ خلق مائة رحمه فرحم بين خلقه يتراحمون بها وادخر لاوليائه تسعة وتسعين.[3]

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللہ عزوجل نے ۱۰۰ رحمتیں خلق کیں، ایک رحمت مخلوق کے درمیان ہے جس کی نسبت

۱۔ کنز العمال، ج ۳ ص ۲۵۳ ح ۱۰۳۶۳

۲۔ بحار الانوار، ج ۷۵ ص ۱۶۰

۳۔ کنز العمال، ج ۳ ص ۲۵۳ ح ۱۰۳۶۳

مہربانی کرتے ہیں۔ اپنی ۹۹ رحمتوں کو قیامت کے لئے ذخیرہ کیا ہے"۔

(۶)۔ قالَ رسول الله ﷺ کو تعلمون قدر رحمة الله تعالیٰ لاتكلم عليها.[1]

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اگر تم قدر رحمت کو جان لیتے ہر صورت میں اس پر اعتماد کرتے"۔

(۷)۔ قالَ زین العابدینؑ فی الدعاء: يامَن هُوَ ابَربي من الوالد الشفيق و اقرب الی من الصاحب للزیق انت موضع انس فی الخلوة اذا اوحشنی المکان ولفظتنی الاوطان.[2]

امام سجاد علیہ السلام اپنی دعا میں فرماتے ہیں:

اے وہ جو باپ سے زیادہ شفیق دوست سے زیادہ قریب تم ہی میری امیدوں کا محل میری خلوت کا انس ہو، جب وحشت مجھے کسی جگہ یا مکان میں گھیر لیتی ہے"۔

(۸)۔ قالَ أَميرُ الْمُؤْمِنينَ عَلَيْهِ السَّلامُ: وَ ذٰلِكَ زَمانٌ لا يَنجو فيهِ إلاَّ كُلُّ مُؤْمِنٍ نُوَمَةٍ...لَيْسُوا بِالْمَسايِيحِ وَ الْمَذايِيعِ الْبُذُرِ أُولٰئِكَ يَفْتَحُ اللّٰهُ لَهُمْ أَبْوابَ رَحْمَتِهِ وَ يكشف عَنْهُمْ ضراء أَبْوابَ نَقِمَتِهِ.[3]

"امیر المومنین علیہ السلام آخری زمانے کی وصف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اس زمانے میں فتنوں سے نجات نہیں پائے گا مگر وہ مومن جو بے نام نشان ہو، نہ ادھر ادھر کی لگاتا ہوگا، نہ لوگوں کے عیوب کی اشاعت کرتا ہوگا تو اللہ عزوجل ان کے لئے رحمت کے دروازے کھول دے گا اور مشکلات سختیوں کو ان سے اٹھالے گا"۔

(۹)۔ قالَ علی علیه السلام: بِذِكْرِ اللّٰهِ تُسْتَنْزَلُ الرَّحْمَةُ.[4]

۱۔ کنز العمال، ج ۳ ص ۲۵۰ ح ۱۰۳۸۷

۲۔ بحار الانوار، ج ۹۱ ص ۱۵۷

۳۔ نہج البلاغہ، ص ۱۰۳

۴۔ غرر الحکم، ص ۳۳۰ فصل ۱۸ ح ۳۱۲

"امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:

اس کی یاد اور ذکر کی وجہ سے رحمت خداوند نازل ہوتی ہے"۔

(۱۰) قال علی علیه السلام : مَنْ لَمْ يَرْحَمِ النَّاسَ مَنَعَهُ اللّٰهُ رَحْمَتَهُ ۔[1]

"اور یہ بھی فرمایا:

جو لوگوں پر رحم نہ کرے اللہ عزوجل اپنی رحمت کو اس پر نازل نہیں کرتا"۔

(۱۱) قال علی علیه السلام : سُمِّيَ شَهْرُ رَجَبٍ شَهْرَ اللّٰهِ الْأَصَبَّ لِأَنَّ الرَّحْمَةَ عَلَى أُمَّتِي تَصَبُّ صَبّاً فِيهِ وَ يُقَالُ الْأَصَمُّ لِأَنَّهُ نُهِيَ فِيهِ عَنْ قِتَالِ الْمُشْرِكِينَ وَهُوَ مِنَ الشُّهُورِ الْحُرُمِ ۔[2]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

رجب کو اللہ کا مہینہ کہا گیا ہے کیونکہ اس مہینہ میں رحمت میری امت پر شدت کے ساتھ نازل ہوتی ہے اور اس کو اصمّ بھی کہا گیا، کیونکہ یہ مہینہ حرام مہینوں میں سے ہے جن میں مشرکین سے جنگ منع کی گئی ہے۔

"لغت غفران":۔

ستر کے معنی میں ہے۔ ستر یعنی چھپانے کے معنی میں ہیں اور یہ اللہ عزوجل کی صفات میں سے ایک ہے اور گناہوں کے معاف کرنے کے معنی میں بخشنے والا۔

یہ کلمات معصوم علیہ السلام کے لئے دلالت ہے، بلندی درجات مقامات کرامات کے لئے نہ کہ گناہ چھپانے کے معنی میں کیونکہ یہ معصوم علیہ السلام ہیں۔

مسلمان اللہ عزوجل انبیاء سے آئمہ ہدیٰ علیہم السلام سے راضی ہے۔ اس بات میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ ۷۰ مرتبہ دن میں استغفار پڑھتے تھے۔ یہ ان کا کمال ہے نہ کہ نقص کیونکہ ان کے وجود پاک میں معصومین علیہم السلام کی طرح نقص کا وجود نہیں ہے۔

۱۔ غرر الحکم، ص۳۳۰ فصل ۱۸ ح ۳۱

۲۔ غرر الحکم، ص۳۳۰ فصل ۱۸ ح ۳۱

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کے لئے طلب مغفرت کرتے ہیں":۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جب جنت میں داخل ہوا وہ شگفتگی جو ساتویں آسمان پر دیکھی، ان کے بارے میں جبرئیل سے پوچھا: "یہ دریا جو میں نے دیکھا کس چیز کا تھا؟"۔

اس نے کہا: وہ سرادقات حجب (نورانی پردے اور حجابات) ہے۔ اگر یہ نہ ہوتے نور عرش جو بھی اس کے نیچے ہے اسے جلا دیتا۔ پس جب سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچ گیا جس کا ہر پتا ایک بہت بڑی امت پر سایہ کر رہا تھا، وہاں سے مقام قاب قوسین او ادنیٰ تک پہنچا اور اللہ کے ساتھ مناجات کی اور اللہ نے مجھے ندا دی اور کہا:

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ ۔[1]

"رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مان لیا جو کچھ اس پر اس کے رب کی طرف سے اترا ہے"۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنی اور اپنی امت کی طرف سے کہا:

وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۔

"مومنوں نے بھی مان لیا، سب نے اللہ کو اور اس کے فرشتوں کو اور اس کی کتابوں کو اور اس کے رسولوں کو مان لیا ہے۔ (کہتے ہیں کہ) ہم اللہ کے رسولوں کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کرتے"۔

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: اس کے بعد کہا:

سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۔[2]

"کہتے ہیں ہم نے خدا کو سنا اور مان لیا، اے ہمارے رب تیری بخشش چاہتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے"۔

اس کے بعد اللہ عزوجل نے فرمایا:

۱۔ سورہ بقرہ، آیت:۲۸۵

۲۔ سورہ بقرہ، آیت:۲۸۵ تفسیر قمی، ج ۱ ص ۹۵

يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۔[1]

"اللہ کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا، نیکی کا فائدہ بھی اسی کو ہوگا اور برائی کی زد بھی اسی پر پڑے گی"۔

اس کے بعد میں نے کہا:

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا

"اے رب ہمارے! اگر ہم بھول جائیں یا غلطی کریں تو ہمیں نہ پکڑ"۔

اللہ عزوجل نے فرمایا: تمہاری پکڑ نہیں کروں گا۔

میں نے کہا:

رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا

"اے رب ہمارے! اور ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر رکھا تھا"۔

حق تعالیٰ نے فرمایا: بوجھ نہیں کروں گا۔

میں نے عرض کیا:

رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۚ وَاغْفِرْ لَنَا ۚ
وَارْحَمْنَا ۚ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ

"اے رب ہمارے! اور ہم سے وہ بوجھ نہ اٹھوا جس کی ہمیں طاقت نہیں، اور ہمیں معاف کر دے، اور ہمیں بخش دے، اور ہم پر رحم کر، تو ہی ہمارا کارساز ہے، کافروں کے مقابلہ میں تو ہماری مدد کر"۔

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

اللہ عزوجل نے کسی نبی کو اس طرح مکرم نہ جانا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا احترام کیا اور یہ خصلتیں انہیں عطا کیں۔

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

۱۔ سورہ بقرہ، آیت: ۲۸۶

پروردگارا! وہ فضیلتیں جو اپنے نبیوں کو دیں مجھے بھی عطا کر۔

حق تعالیٰ نے فرمایا: جو چیزیں تمہیں عطا کیں وہ دو کلمہ ہیں جو عرش کا خزینہ ہیں۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ ۔[1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

حاملان عرش الٰہی میری دعا تعلیم کی ہوئی صبح شام پڑھتے ہیں۔ وہ دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّ ظُلْمِي اَصْبَحَ مُسْتَجِيْرًا بِعَفْوِكَ وَذَنْبِي اَصْبَحَ مُسْتَجِيْرًا بِمَغْفِرَتِكَ وَ فَقْرِي اَصْبَحَ مُسْتَجِيْرًا بِغِنَاكَ وَ وَجْهِيَ الْبَالِيَ الْفَانِيَ اَصْبَحَ مُسْتَجِيْرًا بِوَجْهِكَ الدَّائِمِ الْبَاقِي الَّذِي لَا يَفْنٰى ۔[2]

"خدایا! اپنے ظلم سے تیری عفو بخشش کی پناہ میں آتا ہوں اپنے گناہ سے تیری مغفرت میں اپنی ذلت پستی سے تیری عزت اور اپنی فقیری سے تیری بے نیازی کی پناہ میں آتا ہوں، فانی چہرے کو تمہارے جاوید چہرے کی پناہ میں لاتا ہوں"۔

۱۔ نوادر الاخبار، ص ۱۵۰

۲۔ بحار الانوار، ج ۱۸ ص ۳۲۹، حیاۃ القلوب، ج ۳ ص ۱۷، تفسیر نور الثقلین، ج ۱ ص ۳۰۳

"روایات"

(۱) عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً وَ يَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ سَبْعِينَ مَرَّةً قَالَ قُلْتُ كَانَ يَقُولُ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ أَتُوبُ إِلَيْهِ قَالَ كَانَ يَقُولُ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ سَبْعِينَ مَرَّةً وَ يَقُولُ وَ أَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ أَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ سَبْعِينَ مَرَّةً [1]

"حارث بن مغیرہ امام صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر روز ستر مرتبہ استغفار پڑھتے تھے۔ ستر مرتبہ اللہ عزوجل سے توبہ اور اس کی طرف بازگشت کرتے تھے اور فرماتے تھے:

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ أَتُوبُ إِلَيْهِ

ستر مرتبہ کہتے تھے:

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ

اور ستر مرتبہ کہتے تھے:

وَ أَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ أَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ.

[گزر چکا ہے کہ استغفار انبیاء خصوصاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گناہ کے لئے نہیں تھا بلکہ بلندی درجات اور طلب مغفرت امت کے لئے تھا"۔

(۲) قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: الْاِسْتِغْفَارُ وَ قَوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ خَيْرُ الْعِبَادَةِ قَالَ اللّٰهُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا

۱۔ کافی، ج ۲ ص ۵۰۵

اللّٰهُ وَ اسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ [1]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

استغفار اور لا الہ الا اللہ کہنا بہترین عبادت ہے۔

اللہ عزوجل نے فرمایا: جان لو کہ اللہ عزوجل کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور اس سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرو"۔

(۳) أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَنْ قَالَ فِي دُبُرِ صَلَاةِ الْفَرِيضَةِ قَبْلَ أَنْ يَثْنِيَ رِجْلَيْهِ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي »لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ« »ذُو الْجَلَالِ وَ الْإِكْرَامِ« وَ أَتُوبُ إِلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ غَفَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ ذُنُوبَهُ وَ لَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ [2]

"امام باقر علیہ السلام نے فرمایا:

جو واجب نماز کی حالت میں بیٹھے، بدلنے سے پہلے، اٹھنے سے پہلے، (یعنی جس تشہد کی حالت میں بیٹھا ہے زانو کو بدلنے سے پہلے) تین مرتبہ کہے:

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي »لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ« »ذُو الْجَلَالِ وَ الْإِكْرَامِ« وَ أَتُوبُ إِلَيْهِ

اللہ عزوجل اس کے گناہوں کو معاف کردے گا اگرچہ سمندر جتنے ہوں"۔

(۴) عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، قَالَ: مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يُقَارِفُ فِي يَوْمِهِ وَ لَيْلَتِهِ أَرْبَعِينَ كَبِيرَةً، فَيَقُولُ وَ هُوَ نَادِمٌ: أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ، بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ، ذَا الْجَلَالِ وَ الْإِكْرَامِ، وَ أَسْأَلُهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ، وَ أَنْ يَتُوبَ عَلَيَّ، إِلَّا غَفَرَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ، وَ لَا خَيْرَ فِيمَنْ يُقَارِفُ فِي يَوْمِهِ اکثر من أَرْبَعِينَ كَبِيرَةً [3]

۱۔ کافی، ج ۲ ص ۵۰۵، بحار الانوار، ج ۹۰ ص ۲۸۱، سورۂ محمد، آیت: ۱۹

۲۔ کافی، ج ۲ ص ۵۲۱

۳۔ کافی، ج ۲ ص ۴۳۸

"امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

کوئی مومن نہیں جو رات و دن میں ۴۰ گناہ کبیرہ کرے اور پشیمانی کے ساتھ کہے:

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ، بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، وَأَسْأَلُهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ يَتُوبَ عَلَيَّ

مگر یہ کہ اللہ اس کے گناہ معاف کرے، اگر کوئی چالیس گناہ کبیرہ روز و شب میں انجام دے اس کے لئے خیر نہیں ہے (یعنی ایمان نہیں رکھتا البتہ یہ روایت رحمت واسعہ پروردگار رکھتی ہے تا کہ گناہگار اس کی رحمت سے مایوس نہ ہوں۔ ورنہ اگر کوئی روز گناہ کرے اور روز استغفار کرے اس نے اپنے ساتھ مذاق کیا ہے اور اسے معلوم ہے ترک گناہ کا اس کا ارادہ نہیں ہے"۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ قَالَ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِائَةَ مَرَّةٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ غَفَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ سَبْعَمِائَةِ ذَنْبٍ وَلَا خَيْرَ فِي عَبْدٍ يُذْنِبُ فِي كُلِّ يَوْمٍ سَبْعَمِائَةِ ذَنْبٍ. [1]

"امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

جو بھی ایک دن ۱۰۰ بار کہے استغفر اللہ اللہ عز وجل اس کے ۷۰۰ گناہ معاف کرے گا، گر کوئی بندہ دن میں ۷۰۰ گناہ کرے اس بندے میں خیر نہیں ہے

[یعنی اس نے جو گناہ انجام دیئے ہیں توبہ کے ساتھ معاف ہو جائیں گے اور یہ اس لئے کہ بندہ سات سو گناہ کرے اس میں خیر نہیں، اس لئے کہا گیا ہے کہ بندہ گناہوں پر جری اور گناہوں کا عادی نہ ہو جائے کیونکہ جو کوئی ایسا کرے گا اس کے لئے کوئی بھلائی (خیر) نہیں کہ بعض اوقات استغفار اور توبہ کی توفیق بھی نہیں ملتی۔ در ضمن یہاں گناہ سے مراد گناہ کبیرہ وصغیرہ دونوں ہیں]۔

۱۔ کافی، ج ۲ ص ۴۳۹

(۶) قَالَ علی علیه السلام: اَلِاسْتِغْفَارُ يَمْحُو الْأَوْزَارَ. [1]

"امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:

استغفار گناہوں کو محو کر دیتا ہے"۔

(۷) قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: عَجِبْتُ لِمَنْ يَقْنَطُ وَمَعَهُ الْاِسْتِغْفَارُ. [2]

"امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:

میں تعجب کرتا ہوں اس شخص پر جو مایوس ہے حالانکہ استغفار اس کے ساتھ ہے" (یعنی استغفار کے ہوتے ہوئے مایوس ہے)۔

(۸) قَالَ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اِدْفَعُوا نَوَائِبَ الْبَلَايَا بِالْاِسْتِغْفَارِ. [3]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بلاؤں کو استغفار کے ذریعے دور کرو"۔

(۹) قَالَ علی علیه السلام: سِلَاحُ الْمُذْنِبِ الْاِسْتِغْفَارُ. [4]

"امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: گناہگار کا ہتھیار استغفار ہے"۔

(۱۰) قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ:

مَنْ كَثُرَتْ هُمُومُهُ فَعَلَيْهِ بِالْاِسْتِغْفَارِ. [5]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اگر کوئی زیادہ غم رکھتا ہے استغفار کرے"۔

(۱۱) قَالَ رسولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّم: «

أَلَا أَدُلُّكُم عَلَى دَائِكُم وَدَوَائِكُم، أَلَا إِنَّ دَاءَكُم الذُّنُوبُ، وَدَوَاءَكُم الاستغفارُ. [6]

۱۔ غرر الحکم، ص ۱۶ فصل اول، ح ۳۹۷

۲۔ نہج البلاغہ، خطبہ: ۸۷

۳۔ بحار الانوار، ج ۲۶ ص ۳۹۳، مستدرک الوسائل، ج ۵ ص ۳۱۸ ح ۵۹۸۰

۴۔ غرر الحکم، ص ۳۳۳ فصل ۳۹ ح ۱۳

۵۔ کافی، ج ۸ ص ۹۳ ح ۶۵

۶۔ کنز العمال، ج ۱ ص ۴۷۹ ح ۲۰۹۲

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

تم چاہتے ہو کہ تمہیں تمہاری تکلیفوں، درد اور دوائی کی طرف رہنمائی کروں؟ تمہارا درد گناہ ہے اور تمہاری دوا استغفار ہے"۔

(۱۲) قَالَ علی علیہ السلام: مَنْ أُعْطِيَ الِاسْتِغْفَارَ لَمْ يُحْرَمِ الْمَغْفِرَةَ.[1]

"امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:

اگر کوئی استغفار کی توفیق حاصل کرلے، مغفرت سے محروم نہیں ہوگا"۔

(۱۳) قَالَ علی علیہ السلام: كَانَ فِي الْأَرْضِ أَمَانَانِ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ وَ قَدْ رُفِعَ أَحَدُهُمَا فَدُونَكُمُ الْآخَرَ فَتَمَسَّكُوا بِهِ أَمَّا الْأَمَانُ الَّذِي رُفِعَ فَهُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ أَمَّا الْأَمَانُ الْبَاقِي فَالِاسْتِغْفَارُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ - وَ مَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَ أَنْتَ فِيهِمْ وَ مَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ.[2]

"امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:

زمین میں عذاب الٰہی سے دو امان (جاء پناہ) ہیں ان میں سے ایک امان چلی گئی دوسری باقی ہے، پس اس کے ساتھ تمسک کرو، وہ امان جو چلی گئی (حسب ظاہر) وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں لیکن جو باقی ہے وہ استغفار ہے۔

کیونکہ اللہ عزوجل نے فرمایا: اے رسولؐ! جب تک آپؐ ان کے درمیان ہیں ان پر عذاب نہیں کروں گا۔ اللہ عزوجل ان پر عذاب کرنے والا نہیں ہے، اگر یہ استغفار کرنے والے ہوجائیں"۔

(۱۴) قَالَ رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُحِبُّ ثَلَاثَةَ أَصْوَاتٍ صَوْتَ الدِّيكِ وَ صَوْتَ قَارِئِ الْقُرْآنِ وَ الَّذِينَ يَسْتَغْفِرُونَ بِالْأَسْحَارِ.[3]

۱۔ غرر الحکم، ص ۳۴۳ فصل ۹ ح ۱۳
۲۔ غرر الحکم، ص ۳۴۳ فصل ۹ ح ۱۳
۳۔ مستدرک الوسائل، ج ۱۲ ص ۱۴۶ ح ۱۳۷۴۲

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اللہ عزوجل تین آوازوں کو دوست رکھتا ہے۔

(۱)۔ مرغے کی آواز۔

(۲)۔ قاری قرآن کی آواز۔

(۳)۔ سحر کے وقت استغفار کرنے والے کی آواز"۔

(۱۵) عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُصِيبَ أَهْلَ الْأَرْضِ بِعَذَابٍ قَالَ لَوْلَا الَّذِينَ يَتَحَابُّونَ بِجَلَالِي وَ يَعْمُرُونَ مَسَاجِدِي وَ يَسْتَغْفِرُونَ بِالْأَسْحَارِ لَأَنْزَلْتُ عَذَابِي.[1]

"امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:

جب اہل زمین نافرمانی اور گناہ کریں اللہ عزوجل ارادہ کرتا ہے کہ انہیں عذاب کرے لیکن جب دیکھتا ہے وہ افراد جو اللہ عزوجل کی وجہ سے آپس میں دوستیاں کرتے ہیں، مساجد کو نماز پڑھنے کے لئے تعمیر اور آباد کرتے ہیں اور سحریوں میں استغفار کرتے ہیں، ان تین گروہوں کی وجہ سے عذاب نہیں کرتا"۔

(۱۶) الصَّادِقُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ ظَاهِراً): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً مِنْ غَيْرِ ذَنْبٍ.[2]

"امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بغیر اسکے گناہ انجام دیا ہو دن میں ۷۰ مرتبہ استغفار کرتے تھے"۔

(۱۷) قَالَ الرضا علیه السلام: الْمُسْتَغْفِرُ بِلِسَانِهِ وَ لَمْ يَنْدَمْ بِقَلْبِهِ فَقَدِ اسْتَهْزَأَ بِنَفْسِهِ.[3]

"امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

کوئی زبان کے ساتھ استغفار کرے اور اپنے دل میں پشیمان نہ ہو، اس نے اپنے

۱۔ وسائل الشیعہ، ج ۱۲ ص ۶۳ ح ۳ ۲۱۰۶۶
۲۔ مستدرک الوسائل، ج ۵ ص ۳۲۰ ح ۵۹۸۷
۳۔ بحار الانوار، ج ۷۵ ص ۳۵۶

ساتھ اس نے مذاق کیا ہے"۔

(۱۸) قَالَ اَمِیرُ الْمُؤمِنِینَ عَلَیْهِ السَّلَامُ: اَلْاِسْتِغْفَارُ مَعَ الْاِصْرَارِ ذُنُوبٌ مُجَدَّدَةٌ [1]

"امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:

گناہ اصرار کے ساتھ خود ایک نیا گناہ ہے"۔

(۱۹) قَالَ رسول اللهُ: خَیْرُ الْاِسْتِغْفَارِ عِنْدَ اللهِ الْاِقْلَاعُ وَ النَّدَمُ [2]

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بہترین استغفار اللہ عزوجل کے نزدیک گناہوں کو جڑوں سے کاٹنا، پشیمانی اور گناہ نہ کرنا ہے"۔

"لغت رضوان" عبارت ہے خوشنودی رضائے الٰہی، انبیاء اور آئمہ معصومین علیہم السلام نے کیونکہ اللہ عزوجل کے فرامین اور احکام کو بطور اکمل اجمل اصدق انجام دیا۔ لوگوں کو بھی اس کی راہ میں ہدایت کی اور خود بھی اعلاء عبادت معرفت خدا اخلاق اللہ عزوجل سے غافل نہ ہوئے، سب چیزوں کو تماماً کاملاً صداقتاً انجام دیا

اگر کسی جگہ پر کچھ انبیاءؑ کی تنبیہ آئی ہے یا تو وہ ترک اولی کی وجہ سے یا بہترین کے لئے یا باب عبرت کے عنوان سے اور لوگوں کی خداشناسی کیلئے تھا۔ آئمہ علیہم السلام اور انبیاء کرام کلی طور پر سنت الٰہی پر تھے۔

الٓمٓ ۚ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَكُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ [3]

"اپنے امتحانوں کو کمال طریقے سے انجام دیا اس کے ساتھ کہ اشرف اور افضل المخلوقات تھا خصوصاً رسول اللہ ﷺ اور اہل بیت علیہم السلام سب مخلوق سے تمام انبیاء، ملائکہ، عباد، جن، سب سے افضل اشرف تھے"۔

۱۔ تحف العقول، ص ۲۲۳

۲۔ تنبیہ الخواطر، ج ۲ ص ۱۲۳

۳۔ سورہ عنکبوت، آیات: ۱، ۲

"رضوان من اللہ کیا ہے؟":۔

"۱۔ سورہ آل عمران آیت ۱۵، اور سورہ توبہ آیت ۷۲ کے ذیل میں":۔

وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللهِ ۔

وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللهِ اَكْبَرُ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۔

• ابوسعید خدری قول رسول اللہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا:

اللہ عزوجل اہل بہشت سے کہے گا: "اے اصحاب بہشت۔

یہ کہیں گے لبیك ربنا و سعدیك والخیر فی یدیك پھر کہے گا:

"ھل رضیتم؟"

کیا مجھ سے راضی ہوئے؟

کہیں گے یا اللہ! اس جنت سے اچھی چیز کون سی ہے جو ہمیں کرامت فرمائی؟

آواز آئے گی میری رضا، وہ اس جہت سے کہ وہ میرے غضب میں تبدیل نہ ہو۔

کہیں گے جنت میں کچھ چیزیں اچھی ہیں

(۱)۔ رضائے الٰہی۔ (۲)۔ جنت کی نعمتیں۔

(۳)۔ جوار محمد ﷺ آل محمد علیہم السلام"۔ [1]

"۲۔ سورہ توبہ کی آیت ۷۲ کے ذیل میں":۔

وَعَدَ اللهُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا وَمَسٰكِنَ طَیِّبَةً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ۚ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللهِ اَكْبَرُ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۔

"رسول اللہ ﷺ جنات عدن کے بارے میں فرماتے ہیں:

عَدْنٌ دَارُ اللهِ الَّتِیْ لَمْ تَرَهَا عَیْنٌ وَ لَمْ تَخْطُرْ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ لَا یَسْكُنُهَا غَیْرُ ثَلٰثَةٍ اَلنَّبِیِّیْنَ وَ اَلصِّدِّیْقِیْنَ وَ اَلشُّهَدَاءِ، یَقُوْلُ

۱۔ منہج الصادقین، ج ۲ ص ۱۸۷

اللّٰهُ: طُوبَىٰ لِمَنْ دَخَلَكَ۔ [1]

"جنات عدن اللہ کا گھر ہے، کسی آنکھ نے اسے نہیں دیکھا اور کسی انسان کی سوچ اور فکر سے نہیں گزرا (یعنی بالاتر ہے)، اس میں کوئی ساکن نہیں ہوگا مگر تین گروہ۔ رسول، صدیق، شہید۔

حق تعالی اس سے خطاب کرے گا، سعادت ہو اس پر جو اس میں ساکن ہوگا۔

ابوہریرہ کہتا ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، فرمایا:

جنت میں لولو کا قصر ہے اور اس میں ہر کسی میں ۷۰ گھر سرخ یاقوت اور ستر گھر سبز زمرد کے ہیں، ہر گھر میں ستر تخت اور ہر تخت میں ستر بستر مختلف رنگوں کے اور ہر بستر پر دو حور العین بیٹھی ہیں اور ہر گھر میں دسترخوان بچھا ہے اور دسترخوان پر ۷۰ قسم کی غذائیں ہیں۔

اللہ عزوجل بندہ مومن کی طاقت کئی لوگوں کے برابر کرے گا۔ جو ایک وقت میں سارے طعام اور حور العین سے بہرہ مند ہوگا۔ وہ قصر ان صفات کے ساتھ جنات عدن میں ہے۔

ابن مسعود سے روایت ہوئی ہے کہ:

جنات عدن بہشت کے وسط میں موجود ہے اور تسنیم نامی چشمہ اس کے درمیان سے گزرتا ہے اور بہشتیں اس کے اطراف میں ہیں اور جس وقت سے خدا نے ان کو خلق کیا ہے اس وقت سے مخلوقات کی نگاہوں سے مخفی ہیں، ان کو کوئی بھی ظاہر نہیں کرسکتا سوائے ان کے جو ان کے اہل ہیں، جو ان میں داخل ہوں گے اور ان کے اہل، انبیاء، صالحین اور صدیق ہیں، اور ان میں قصر ہیں جو یاقوت، در، اور زر کے بنے ہوئے ہیں اور عرش کے نیچے سے ہوائیں آتی ہیں، جو سفید رنگ کے مشک کے ٹیلوں سے گزر کر ان کی خوشبو کو ان قصروں میں لاتی ہیں اور وہ مشک کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت کے فاصلے تک جاتی ہیں۔

۱۔ بحار الانوار، ج ۸ ص ۸۷

لیکن وہاں بہت ساری نعمتیں اسی حال میں موجود ہیں جن کو فقط خدا ہی جانتا ہے اور کوئی نہیں جانتا۔

لیکن ان تمام بہشتی نعمتوں سے اللہ کی رضایت مرتبے میں اتنی بالاتر اور رفیع ہے کہ ان نعمتوں کے ساتھ مقایسے کے قابل بھی نہیں ہے۔"

(۲) عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: إِذَا صَارَ أَهْلُ الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ وَ دَخَلَ وَلِيُّ اللَّهِ إِلَى جِنَانِهِ وَ مَسَاكِنِهِ وَ اتَّكَأَ كُلُّ مُؤْمِنٍ مِنْهُمْ عَلَى أَرِيكَتِهِ حَفَّتْهُ خُدَّامُهُ وَ تَهَدَّلَتْ عَلَيْهِ الثِّمَارُ وَ تَفَجَّرَتْ حَوْلَهُ الْعُيُونُ وَ جَرَتْ مِنْ تَحْتِهِ الْأَنْهَارُ وَ بُسِطَتْ لَهُ الزَّرَابِيُّ وَ صُفِّفَتْ لَهُ النَّمَارِقُ وَ أَتَتْهُ الْخُدَّامُ بِمَا شَاءَتْ شَهْوَتُهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَسْأَلَهُمْ ذَلِكَ قَالَ وَ يَخْرُجُ عَلَيْهِمُ الْحُورُ الْعِينُ مِنَ الْجِنَانِ فَيَمْكُثُونَ بِذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ إِنَّ الْجَبَّارَ يُشْرِفُ عَلَيْهِمْ فَيَقُولُ لَهُمْ أَوْلِيَائِي وَ أَهْلَ طَاعَتِي وَ سُكَّانَ جَنَّتِي فِي جِوَارِي أَلَا هَلْ أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِمَّا أَنْتُمْ فِيهِ فَيَقُولُونَ رَبَّنَا وَ أَيُّ شَيْءٍ خَيْرٌ مِمَّا نَحْنُ فِيهِ نَحْنُ فِيمَا اشْتَهَتْ أَنْفُسُنَا وَ لَذَّتْ أَعْيُنُنَا مِنَ النِّعَمِ فِي جِوَارِ الْكَرِيمِ قَالَ فَيَعُودُ عَلَيْهِمْ بِالْقَوْلِ فَيَقُولُونَ رَبَّنَا نَعَمْ فَأْتِنَا بِخَيْرٍ مِمَّا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ لَهُمْ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى رِضَايَ عَنْكُمْ وَ مَحَبَّتِي لَكُمْ خَيْرٌ وَ أَعْظَمُ مِمَّا أَنْتُمْ فِيهِ قَالَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَأْتِنَا بِخَيْرٍ مِمَّا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ لَهُمْ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى رِضَايَ عَنْكُمْ وَ مَحَبَّتِي لَكُمْ خَيْرٌ وَ أَعْظَمُ مِمَّا أَنْتُمْ فِيهِ قَالَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ يَا رَبَّنَا رِضَاكَ عَنَّا وَ مَحَبَّتُكَ لَنَا خَيْرٌ لَنَا وَ أَطْيَبُ لِأَنْفُسِنَا ثُمَّ قَرَأَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ هَذِهِ الْآيَةَ وَعَدَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَ مَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ وَ رِضْوَانٌ مِنَ اللَّهِ أَكْبَرُ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ۔ [1]

۱۔ تفسیر البرہان، ج ۳ ص ۴۶۶، بحار الانوار، ج ۸ ص ۱۴۰

"امام سجاد علیہ السلام فرماتے ہیں جب اہل جنت جنت میں داخل ہو جائیں گے، اللہ کے ولی جنت میں داخل ہوں گے، مومن اپنے تکیہ گاہ کے ساتھ تکیہ لگائے ہوں گے، ان کے خادم ان کے اطراف کا احاطہ کرے ہوئے ہوں گے، میوہ دار پھلوں کے درخت ٹہنیاں ان کے لئے مہیا ہوں گی، جنتی چشمے ان کے اطراف میں بہیں گے" اس کے لیے جنتی مسند کو وسعت دی جائے گی، مرتب مسندیں اس کے لئے قرار دی جائیں گی،

خدام اس کے نزدیک آئیں گے، اس سے پہلے کہ کوئی چیز چاہے

جو بھی چاہے گا اس کے لئے لے آئیں گے، حور العین جنت سے باہر آئیں گی، جب تک اللہ عزوجل چاہے گا اس کے پاس ہوں گی

اس کے بعد اللہ عزوجل اپنی نظر رحمت کرے گا اور فرمائے گا:

اے میرے دوستو! میرے مطیع! اے میرے جنت کے ہمسایگان! کیا تم چاہتے ہو جس میں تم ہو اس کی بہترین چیز کی خبر دوں؟

کہیں گے: اے ہمارے پروردگار وہ بہترین کیا ہے؟

ہم تمہاری ہمسائیگی میں، تمہاری طرح جو نعمتوں میں سے چاہتے ہیں آمادہ ہے

اللہ عزوجل دوبارہ اپنے کلمات کو دہرائے گا

کہیں گے: پروردگار لایئے! اگر اس سے اچھی چیز ہے

تو آواز آئے گی: میری رضا خوشنودی وہ محبت جو تم سے ہے ان سب چیزوں سے بزرگ ہے جو تمہیں جنت میں دی گئی ہیں

سب کہیں جی ہاں پروردگارا ہم تمہاری محبت اور رضا چاہتے ہیں وہ ہمارے لئے (پاک وطاہر) ہے۔

اس کے بعد امام زین العابدین علیہ السلام نے سورہ توبہ کی آیت ۷۲ کی تلاوت فرمائی، جس میں فرمایا:

اللہ نے ایمان دار مردوں اور ایمان والی عورتوں کو باغوں کا وعدہ دیا ہے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، ان میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے اور عمدہ مکانوں

اور ہمیشگی کے باغوں میں، اور اللہ کی رضا ان سب سے بڑی ہے، یہی وہ بڑی کامیابی ہے"۔

"(۴)۔ سورہ آل عمران کی آیات ۱۶۲۔ ۱۷۴ کے ذیل میں":۔

سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ: أَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللَّهِ كَمَنْ بَاءَ بِسَخَطٍ مِنَ اللَّهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ فَقَالَ: هُمُ الْأَئِمَّةُ وَاللَّهِ يَا عَمَّارُ دَرَجَاتٌ لِلْمُؤْمِنِينَ عِنْدَ اللَّهِ وَبِمُوَالاتِهِمْ وَبِمَعْرِفَتِهِمْ إِيَّانَا يُضَاعِفُ اللَّهُ لِلْمُؤْمِنِينَ حَسَنَاتِهِمْ وَيَرْفَعُ لَهُمُ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى وَأَمَّا قَوْلُهُ يَا عَمَّارُ كَمَنْ بَاءَ بِسَخَطٍ مِنَ اللَّهِ إِلَى قَوْلِهِ: الْمَصِيرُ فَهُمْ وَاللَّهِ الَّذِينَ جَحَدُوا حَقَّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَحَقَّ الْأَئِمَّةِ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ فَبَاءُوا لِذَلِكَ بِسَخَطٍ مِنَ اللَّهِ.[1]

"امام صادق علیہ السلام سورہ آل عمران کی آیت ۱۶۲ کے ذیل میں عمار سے فرماتے ہیں:

یہ کہ قرآن فرماتا ہے:

آیا وہ شخص جو اللہ کی رضا کا تابع ہے اس کے برابر ہو سکتا ہے جو غضب الٰہی کا مستحق ہوا، اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور کیسی وہ بری جگہ ہے۔

ان سب کے (کیا مومن کیا کافر) اللہ عزوجل کے نزدیک درجات اور (متفاوت) منزلیں ہیں وہ جو رضوان الٰہی کی تلاش میں ہیں۔ وہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور آئمہ ہدیٰ علیہم السلام ہیں۔

اللہ عزوجل کی قسم! اے عمار مومنین کے لئے درجات ہماری ولایت اور معرفت پر وزن کی جاتی ہیں جو ہمارے محب ہیں پروردگار عالم ان کی نیکیاں اور اعمال زیادہ کرے گا اور ان کے درجات بلند کرے گا۔

اے عمار! اللہ عزوجل کی گفتار اس کے بارے میں جنہوں نے حق علی علیہ السلام اور دیگر

---

[1] کافی، ج ۱ ص ۴۳۰ ح ۸۴، تفسیر عیاشی، ج ۱ ص ۲۰۵، بحار الانوار، ج ۲۶ ص ۱۷۱، اطیب البیان۔ ج ۳ ص ۴۱۵

آئمہ علیہم السلام کے حق کا انکار کیا اور انؑ کے حق کو نہ پہچانا۔ اسی وجہ سے اللہ عزوجل کے غضب کا سبب بنتے ہیں"۔

(۵)۔ عَنْ جَابِرٍ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ)، عَنْہُ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہِ):

»إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى:

تَشْتَهُونَ شَيْئًا فَأَزِيدَكُمْ؟

قَالُوا: يَارَبَّنَا، وَمَا خَيْرٌ مِمَّا أَعْطَيْتَنَا!

قَالَ: رِضْوَانِي أَكْبَرُ«۔[1]

"جناب جابر کہتے ہیں: جب اہل بہشت بہشت میں داخل ہو جائیں گے اللہ عزوجل ان سے فرمائے گا:

کیا کچھ اور بھی چاہتے ہو؟ تاکہ زیادہ کروں؟

کہیں گے: پروردگارا! بہشت سے کون سی چیز اچھی ہے جو تو ہمیں عطا کرے گا؟

آواز آئے گی: مقام رضوان اکبر"۔

۱۔ تفسیر البرہان، ج ۱ ص ۱۶۷ نقل از ربیع الابرار

"روایات"

(۱)۔ قال علی علیہ السلام: ثَلَاثٌ يُبَلِّغْنَ بِالْعَبْدِ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَثْرَةُ الِاسْتِغْفَارِ وَخَفْضُ الْجَانِبِ وَكَثْرَةُ الصَّدَقَةِ۔[1]

"امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:

تین چیزیں ہیں جن سے بندہ اللہ عزوجل کی رضا جو بہت بڑی نعمت ہے حاصل کر سکے۔

استغفار کی زیادتی۔

اللہ عزوجل کا ہم جوار ہونا۔

زیادہ صدقہ دینا"۔

(۲)۔ لُقْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا بُنَيَّ مَنْ يُرِدْ رِضْوَانَ اللّٰهِ يُسْخِطْ نَفْسَهُ إِلَيْهِ وَمَنْ لَا يُسْخِطْ نَفْسَهُ لَا يَرْضَى۔[2]

"لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا: اے میرے بیٹے! کوئی اللہ عزوجل کی رضا چاہتا ہو لازماً اپنے نفس کو زیادہ پسند نہ کرے، اگر کوئی اپنے نفس کو پسند کرتا ہوگا تو مقام رضوان تک نہیں پہنچے گا۔ اللہ عزوجل اس سے راضی نہیں ہوا (یعنی اللہ عزوجل کی رضا اپنی نفس سے جنگ میں ہے)"۔

(۳)۔ قال علی علیہ السلام: مَنْ أَسْخَطَ بَدَنَهُ أَرْضَى رَبَّهُ وَمَنْ لَمْ يُسْخِطْ بَدَنَهُ عَصَى رَبَّهُ۔[3]

"امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:

۱۔ بحار الانوار، ج ۷۵ ص ۸۱

۲۔ بحار الانوار، ج ۷۵ ص ۴۵۸

۳۔ بحار الانوار، ج ۷۵ ص ۸۱

کوئی اللہ عزوجل کی راہ میں اپنے نفس کو مصیبت دے، اللہ عزوجل کو خود سے راضی کیا"۔
"جو اپنے بدن کو اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے اس کے راستے میں تکلیف نہ دے
اس نے اللہ عزوجل کی نافرمانی کی ہے"۔

(۴) قال زین العابدین علیہ السلام:
إِنَّ أَرْضَاكُمْ عِنْدَ اللهِ أَسْبَغُكُمْ عَلَى عِيَالِهِ ۔[1]

"امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہیں:
بیشک تم میں سے اللہ عزوجل کے نزدیک پسندیدہ ترین وہ ہے جو اپنے عیال کے معاش کو وسعت دے (یعنی نفقہ اپنے عیال کو زیادہ دے اگر اتنا رکھتا ہو)"۔

(۵) عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ اللهَ أَخْفَى أَرْبَعَةً فِي أَرْبَعَةٍ أَخْفَى رِضَاهُ فِي طَاعَتِهِ فَلَا تَسْتَصْغِرَنَّ شَيْئاً مِنْ طَاعَتِهِ فَرُبَّمَا وَافَقَ رِضَاهُ وَأَنْتَ لَا تَعْلَمُ وَأَخْفَى سَخَطَهُ فِي مَعْصِيَتِهِ فَلَا تَسْتَصْغِرَنَّ شَيْئاً مِنْ مَعْصِيَتِهِ فَرُبَّمَا وَافَقَ سَخَطَهُ (مَعْصِيَتَهُ) وَأَنْتَ لَا تَعْلَمُ وَأَخْفَى إِجَابَتَهُ فِي دَعْوَتِهِ فَلَا تَسْتَصْغِرَنَّ شَيْئاً مِنْ دُعَائِهِ فَرُبَّمَا وَافَقَ إِجَابَتَهُ وَأَنْتَ لَا تَعْلَمُ وَأَخْفَى وَلِيَّهُ فِي عِبَادِهِ فَلَا تَسْتَصْغِرَنَّ عَبْداً مِنْ عَبِيدِ اللهِ فَرُبَّمَا يَكُونُ وَلِيَّهُ وَأَنْتَ لَا تَعْلَمُ ۔[2]

"امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:
چار چیزوں کو چار چیزوں میں مخفی رکھا ہے۔
اپنی رضا کو اپنی اطاعت میں چھپائے رکھا ہے پس کسی اطاعت کو چھوٹا نہ سمجھنا، کبھی وہی اطاعت اسی اطاعت میں اس کی رضا ہوتی ہے
اور اپنے غضب کو گناہ میں رکھا ہے، کسی گناہ کو چھوٹا نہ سمجھنا کہ وہ گناہ اس کے غضب کا سبب بنے اور تمہیں اس کا علم نہ ہو

۱۔ بحار الانوار، ج ۷۵ ص ۸۱
۲۔ خصال، ج ۱ ص ۲۰۹ ح ۳۱، بحار الانوار، ج ۶۶ ص ۲۷۴، ج ۹۰ ص ۳۶۳

اور قبولیت کو دعا میں چھپائے رکھا ہے، کسی دعا کو چھوٹا نہ سمجھو اس میں قبولیت رکھی ہو اور تمہیں پتا نہ ہو۔
اس نے اپنا ولی بندوں کے درمیان چھپائے رکھا ہے، پس کسی بندے کو چھوٹا نہ سمجھنا کہ تم اس کو حقیر سمجھو اور وہ اس کا ولی ہو اور تم نہ جانتے ہو"۔

(۶) وَقَالَ: رِضَى اللهِ سُبْحَانَهُ مَقْرُونٌ بِطَاعَتِهِ ۔[1]
"نیز فرمایا: اللہ عزوجل کی خوشنودی اس کی اطاعت کے ساتھ ملی ہے"۔

(۷) أَنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: يَا رَبِّ دُلَّنِي عَلَى أَمْرٍ فِيهِ رِضَاكَ عَنِّي أَعْمَلُهُ فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ أَنَّ رِضَايَ فِي كُرْهِكَ وَأَنْتَ مَا تَصْبِرُ عَلَى مَا تَكْرَهُهُ قَالَ يَا رَبِّ دُلَّنِي عَلَيْهِ قَالَ فَإِنَّ رِضَايَ فِي رِضَاكَ بِقَضَائِي ۔[2]

"روایت ہوئی ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے کہا:
یا اللہ! مجھے ایسے امر کی طرف رہنمائی کر جس میں تیری رضا ہو
اللہ عزوجل نے اس کی طرف وحی کی۔ میری رضا اس میں ہے کہ تم اس کو مکروہ جانتے ہو اسے پسند نہیں کرتے، اس پر صبر نہیں کرتے۔
عرض کی: پروردگار! مجھے رہنمائی کر
خطاب ہوا: میری رضا میری قضاء پر تیرے راضی ہونے میں ہے"۔

(۸) رُوِيَ أَنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: يَا رَبِّ أَخْبِرْنِي عَنْ آيَةِ رِضَاكَ عَنْ عَبْدِكَ فَأَوْحَى اللهُ تَعَالَى إِلَيْهِ إِذَا رَأَيْتَنِي أُهَيِّئُ عَبْدِي لِطَاعَتِي وَأَصْرِفُهُ عَنْ مَعْصِيَتِي فَذَلِكَ آيَةُ رِضَايَ ۔[3]

"جناب موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا:
یا اللہ! تیرے بندے سے تیری رضا کی نشانی کی مجھے خبر دے

۱۔ غرر الحکم، ص ۲۲۴ فصل ۶ ح ۳۲۷، مستدرک الوسائل، ج ۱۱ ص ۲۵۹
۲۔ بحار الانوار، ج ۷۹ ص ۱۴۳، مستدرک الوسائل، ج ۲ ص ۴۱۲
۳۔ اعلام الدین، ص ۲۸۳، بحار الانوار، ج ۲۶ ص ۶۷، مستدرک الوسائل، ج ۱۲ ص ۲۳۵

اللہ عزوجل نے جناب موسیٰ علیہ السلام کو وحی کی: جب میرا بندہ میری اطاعت کرے اور نافرمانی سے منصرف ہو یہی میری رضا کی نشانی ہے"۔

(۹) قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ: عَلَامَۃُ رِضَا اللّٰہِ عَنْ خَلْقِہٖ رُخْصُ أَسْعَارِھِمْ وَ عَدْلُ سُلْطَانِھِمْ وَ عَلَامَۃُ غَضَبِ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ جَوْرُ سُلْطَانِھِمْ وَ غَلَاءُ أَسْعَارِھِمْ۔[1]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اللہ کی رضا مخلوق سے رضا کی علامت ہے، چیزوں کا سستا ہونا اور سلطانوں کا عادل ہونا ہے۔ علامت غضب الٰہی بادشاہوں کا ظالم اور چیزوں کا مہنگا ہونا ہے"۔

(۱۰) قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ: مَنْ طَلَبَ مَرْضَاۃَ النَّاسِ بِمَا یُسْخِطُ اللّٰہَ عَزَّ وَ جَلَّ کَانَ حَامِدُہُ مِنَ النَّاسِ ذَامّاً وَ مَنْ آثَرَ طَاعَۃَ اللّٰہِ عَزَّ وَ جَلَّ بِمَا یُغْضِبُ النَّاسَ کَفَاہُ اللّٰہُ عَزَّ وَ جَلَّ عَدَاوَۃَ کُلِّ عَدُوٍّ وَ حَسَدَ کُلِّ حَاسِدٍ وَ بَغْیَ کُلِّ بَاغٍ وَ کَانَ اللّٰہُ لَہُ نَاصِراً وَ ظَھِیراً۔[2]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جو لوگوں کی رضا کو اللہ عزوجل کے غضب پر ترجیح دے، جو لوگ اس کی تعریف کر رہے ہیں مذمت کے قابل ہیں (یا وہ تعریف ایک دن اس کی مذمت کرے گی)
اگر کوئی اللہ عزوجل کی رضا کو لوگوں کے غضب پر ترجیح دے اللہ عزوجل اس کو دشمنوں، حاسدوں اور ظالموں کے شر سے محفوظ رکھے گا۔ اللہ عزوجل اس کا حامی ہوگا"*

(۱۱) قال الحسین علیہ السلام: مَنْ طَلَبَ رِضَی اللّٰہِ بِسَخَطِ النَّاسِ کَفَاہُ اللّٰہُ أُمُورَ النَّاسِ وَ مَنْ طَلَبَ رِضَی النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰہِ وَکَلَہُ اللّٰہُ إِلَی النَّاسِ وَ السَّلَامُ۔[3]

۱۔ کافی، ج ۵ ص ۲۶، تحف العقول، ص ۴۰، بحار الانوار، ج ۷۴ ص ۱۴۵

۲۔ کافی، ج ۲ ص ۲۷۳ ح ۲، ارشاد القلوب، ج ۱ ص ۱۷۹، بحار الانوار، ج ۷۰ ص ۳۹۲، ج ۹۷ ص ۹۲

۳۔ امالی، شیخ صدوق، ص ۲۰۱، بحار الانوار، ج ۷۵ ص ۱۲۶

"امام حسین علیہ السلام نے ایک شخص کے خط کے جواب میں لکھا جس نے امام حسین علیہ السلام سے نصیحت کی درخواست کی تھی، فرمایا:

جو اللہ عزوجل کی رضا کو لوگوں کے غضب پر ترجیح دے، اللہ عزوجل اس کے کاموں کو لوگوں سے کافی کرے گا، جو اللہ عزوجل کے غضب کو لوگوں کی رضا پر ترجیح دے، اللہ اس کو لوگوں کے حال پر چھوڑے گا"۔

(۱۲) قال رسول اللہ رضا اللہ فی رضا الوالد و سخط اللہ فی سخط الوالد۔[1]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل کی رضا باپ کی رضا اور اللہ عزوجل کا غضب باپ کے غضب میں ہے"۔

"وہ چیزیں جو اللہ عزوجل کے غفران اور رضوان کا سبب بنتی ہیں":۔

(۱)۔ اطاعت خداوند۔

(۲)۔ فقیر مسلمان کو گرامی جاننا۔

(۳)۔ تسبیحات حضرت زہراء سلام اللہ علیہا۔

(۴)۔ اللہ عزوجل کے بندوں کو فائدہ پہنچانا۔

(۵)۔ اہل گناہ و معصیت کو دشمن رکھنا۔

(۶)۔ باتوں میں، کاموں میں، اچھے کام والا اور امین ہونا۔

(۷)۔ اللہ عزوجل سے حاجت طلب کرنے میں اصرار کرنا۔

(۸)۔ صلہ رحمی کرنا۔

(۹)۔ مسواک کرنا۔

(۱۰)۔ بہت زیادہ موت کی یاد میں ہونا۔

(۱۱)۔ حسن خلق۔

(۱۲)۔ بہت زیادہ صلوات پڑھنا۔

۱۔ الترغیب والترہیب، ج ۳ ص ۲۲۱ ح ۳۷۶۸

"وہ چیزیں جو اللہ عزوجل کی بخشش کا سبب بنتی ہیں":۔

(۱)۔مہمانوں کا احترام۔

(۲)۔ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھنا۔

يَامَنْ لَا يَشْغَلُهُ سَمْعٌ عَنْ سَمْعٍ يَامَنْ لَا يُغَلِّطُهُ السَّائِلُونَ يَامَنْ لَا يُبْرِمُهُ إِلْحَاحُ الْمُلِحِّينَ أَذِقْنِي بَرْدَ عَفْوِكَ وَحَلَاوَةَ رَحْمَتِكَ

(۳)۔تشییع جنازہ میں جانا۔

(۴)۔مسجد میں جھاڑو لگانا۔

(۵)۔مسجد میں چراغ روشن کرنا۔

(۶)۔مستحبی روزہ رکھنا۔

(۷)۔زیادہ سجدہ کرنا۔

(۸)۔بھوکے کو کھانا کھلانا۔

(۹)۔کسب معاش کے لئے رات سے صبح تک تھکاوٹ کو برداشت کرنا۔

(۱۰)۔محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیجنا۔

(۱۱)۔مریض کی عیادت کرنا۔

(۱۲)۔مومن سے مصافحہ کرنا۔

(۱۳)۔مریض ہونا۔

(۱۴)۔بخار ہونا۔

(۱۵)۔سید الشہداء علیہ السلام پر گریہ کرنا۔

(۱۶)۔رات کو صدقہ دینا۔

(۱۷)۔استغفار کرنا۔

(۱۸)۔زیارت امام رضا علیہ السلام کرنا۔

(۱۹)۔ہمیشہ سلام کرنا۔

(۲۰)۔والدین کا احترام کرنا۔

"وہ چیزیں جو برکت کا سبب بنتی ہیں":۔

(۱)۔بارش کا پانی۔ (۲)۔فرات کا پانی۔

(۳)۔پانی، آگ اور بکرا۔

(۴)۔عقیق کی انگوٹھی ہاتھ میں پہننا۔

(۵)۔غذا کے اوّل میں بسم اللہ، آخر میں الحمدللہ کہنا۔

(۶)۔اپنے معاملات اللہ کے ساتھ اور عہد کا پورا کرنا۔

(۷)۔سوموار کو لباس کاٹنا۔

(۸)۔سیاہ آنکھوں والی عورت سے شادی کرنا۔

(۹)۔استاد کی تعظیم اور اکرام کرنا۔

(۱۰)۔دسترخوان پر گرے ٹکڑوں کو جمع کرنا۔

(۱۱)۔غذا ٹھنڈی ہونے کے بعد کھانا۔

(۱۲)۔جو کی روٹی کھانا۔ (۱۳)۔حلال غذا کھانا۔

(۱۴)۔سرکہ کھانا۔

(۱۵)۔کھانا کھانے کے بعد خلال کرنا۔

(۱۶)۔دال کھانا۔

(۱۷)۔زیتون اور اس کا تیل کھانا۔

(۱۸)۔شہد کھانا۔

(۱۹)۔سلیمانی چینی کھانا۔

(۲۰)۔خربوزہ کھانا۔

(۲۱)۔خرفہ کھانا (ایک قسم کا ساگ۔

(۲۲)۔کھیرے کو پورا کھانا۔

(۲۳)۔سحری کرنا (یعنی ماہ مبارک رمضان المبارک میں طلوع آفتاب سے پہلے غذا کھانا۔

(۲۴)۔اللہ عزوجل کو راضی کرنا۔

(۲۵)۔امام حسین علیہ السلام کی قبر کی مٹی۔

(۲۶)۔گھر میں تلاوت قرآن کرنا۔

(۲۷)۔گھر میں طعام دینا۔

(۲۸)۔طول عمر میں اچھا کردار۔

(۲۹)۔روٹی کی عزت کرنا۔

(۳۰)۔ترید کھانا (یہ گوشت کے شوربے میں روٹی ملا کر کھانا۔

(۳۱)۔تیتر کا گوشت کھانا۔

(۳۲)۔اپنی قدر و منزلت کی حفاظت کرنا۔

(۳۳)۔آسانی سے بچہ پیدا کرنے والی عورت اور تھوڑے پر قناعت کرنے والی ہو۔

(۳۴)۔ایمان اور تقویٰ رکھنا۔

(۳۵)۔کعبے میں سکونت۔

(۳۶)۔زمین کوفہ میں سکونت۔

(۳۷)۔مسجد کوفہ میں توقف۔

(۳۸)۔زمین کربلا میں سکون۔

(۳۹)۔شہر قم میں سکونت۔

(۴۰)۔زمین میں سکونت۔

(۴۱)۔سورہ بقرہ اور آل عمران کی تلاوت۔

(۴۲)۔آیۃ الکرسی کی تلاوت۔

(۴۳)۔سورہ یٰسین کی تلاوت۔

(۴۴)۔سورہ توحید کا پڑھنا۔

(۴۵)۔طلوع سورج کے وقت بیدار رہنا۔

(۴۶)۔سورہ قدر کا پڑھنا۔

(۴۷)۔تجارت اور رزق حلال۔

(۴۸)۔زیادہ خرچ کرنا، صدقہ کوئی چیز بیچتے وقت ترازو کو صحیح (مضبوطی سے) پکڑنا۔

(۴۹)۔اپنے بیٹوں کے نام ابراہیم اور اسحٰق کے نام پر رکھنا۔

(۵۰)۔بیٹوں کے نام رکھنا موسیٰ ابن عمران کے نام پر رکھنا۔

(۵۱)۔بچوں کے عیسیٰ ابن مریم پر نام رکھنا۔

(۵۲)۔بچیوں کے نام بی بی سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے نام پر رکھنا۔

(۵۳)۔بچوں کے نام امام جواد علیہ السلام کے نام پر رکھنا۔

(۵۴)۔آئمہ علیہم السلام کا شیعہ ہونا۔

(۵۵)۔جمعے کا دن۔

(۵۶)۔سچ بولنا۔

(۵۷)۔لوگوں کے امور میں ان کی مدد کرنا۔

(۵۸)۔مومن کی زیارت اور اس کی عیادت کرنا۔

(۵۹)۔زیارت قبور آئمہ معصومین علیہم السلام کرنا۔

(۶۰)۔زیارت قبر امام حسین علیہ السلام کرنا۔

(۶۱)۔تلاوت سورہ مومن کرنا۔

(۶۲)۔اہل خانہ پر سلام کرنا۔

(۶۳)۔غذا کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونا۔

(۶۴)۔ماں کا دودھ۔

(۶۵)۔ذیقعد کی پندرہویں کی شب۔

(۶۶)۔صدقہ دینا۔

(۶۷)۔وہ غذا جو اندازے کے مطابق ہو (اسراف نہ کرنا غذا میں)۔

(۶۸)۔لوگوں کے ساتھ کھانا کھانا۔

(۶۹)۔بیمار کی عیادت۔

(۷۰)۔اچھی جنس بیچنا۔

(۷۱)۔قناعت کرنا۔

(۷۲)۔امام رضاؑ کی طوس میں زیارت کرنا۔

(۷۳)۔بکری رکھنا(اس کے دودھ کے لئے)۔

(۷۴)۔دودھ کے ساتھ گوشت کھانا۔

(۷۵)۔غذا سے خالی ہوئے برتن کو چاٹنا۔

(۷۶)۔اہل علم کی روزی اور معاش کے لئے راہ ہموار کرنا۔

(۷۷)۔غذا کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنا۔

(۷۸)۔سیاہ دانے کا مصرف۔

(۷۹)۔فضلاء کے ساتھ ہم نشینی۔

(۸۰)۔عقلمندوں کے ساتھ مشورہ کرنا۔

(۸۱)۔عورتوں کے ساتھ مشورہ نہ کرنا۔

(۸۲)۔وہ مال جس کی زکوۃ دی گئی ہو۔

(۸۳)۔ماہ مبارک رمضان۔

(۸۴)۔نماز شب پڑھنا۔

(۸۵)۔مومن کا مومن کو فائدہ پہنچانا۔

(۸۶)۔اپنے بچوں کے نام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر رکھنا۔

(۸۷)۔اپنے بچوں کے نام انبیاء اور ان کے بچوں پر رکھنا۔

(۸۸)۔تنور کا وجود گھر میں۔

(۸۹)۔گھر میں بلی کا ہونا۔

(۹۰)۔مرغ کا گھر میں ہونا۔

(۹۱)۔اچھی بیوی کا گھر میں ہونا۔

(۹۲)۔گھر میں داخل ہوتے وقت بسم اللہ کہنا"۔[1]

---

[1]۔ ان تمام احادیث کے مدارک کتاب "آداب دین اسلام" اسی مصنف کی کتاب میں درج ہیں۔

"تسلسل حدیثِ کساء"

وَاَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيراً۔

"خدایا! ہر قسم کی پلیدی و ناپاکی کو ان سے دور رکھ اور ان کو ہر آلودگی سے پاک قرار دے"۔

"لغت اذھب"۔ جانا، گزرنا۔ ذھب ذھابا و ذھوبا و مذھبا گیا، گزرا، مرا۔[1]

"ذھب قرآن میں":۔

یہ کلمہ قرآن میں ۵۶ مرتبہ آیا ہے۔

(۱). اذْهَبْ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ۔[2]

(۲). قَالَ فَاذْهَبْ فَإِنَّ لَكَ فِي الْحَيَاةِ أَن تَقُولَ لَا مِسَاسَ۔[3]

(۳). إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا۔[4]

(۴). قَالَ كَلَّا ۖ فَاذْهَبَا بِآيَاتِنَا ۖ إِنَّا مَعَكُم مُّسْتَمِعُونَ۔[5]

(۵). اذْهَبْ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ۔[6]

---

[1]۔ ذھب الامر کام سر پر آگیا۔۔۔۔ ذاھب و ذھوب جانے والا۔ مذاھب جمع مذھب محل، وضو، روش اور طریقہ، اذاب و ذھوب زبان جمع ذھب سونا۔

[2]۔ سورہ طٰہٰ، آیت:۲۴

[3]۔ سورہ طٰہٰ، آیت:۹۷

[4]۔ سورہ احزاب، آیت:۳۳

[5]۔ سورہ شعراء، آیت:۱۵

[6]۔ سورہ نازعات، آیت:۱۷

"لغت عنهم"۔

ہم ضمیر جمع مذکر عن بمعنی سے اور عن حرف جارہ ہے جو کچھ معنی رکھتا ہے۔

بہ معنی تجاوز

رميت السهم عن القوس

تیر کو کمان سے پھینکا۔

بدل کے معنی میں آیا جیسے:

اتَّقُوا يَوْمًا لَّا تَجْزِي نَفْسٌ عَن نَّفْسٍ شَيْئًا

"اور اس دن سے ڈرو جب کوئی جان کسی دوسری جان کی طرف سے کوئی بدلہ نہ دے گی"۔

اور بعد کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے جیسے کہ:

لتركبن طبقاً عن طبق

"تمہیں ایک منزل سے دوسری منزل پر چڑھنا ہوگا"۔

ایک حالت کے بعد دوسری حالت۔

علی کے معنی میں بھی آیا ہے۔

لاه ابن عمك لا افضلت في نسب عني ولا انت دياني فتخروني.[1]

"اے ابن عم! اللہ کی قسم! تم نسب میں مجھ سے بہتر نہیں ہو اور مجھ پر حکومت نہیں رکھتے کہ مجھے رسوا کرو"۔

(یعنی فضیلت اللہ عزوجل کے ہاتھ میں ہے جسے لائق سمجھتا ہے اسے دیتا ہے اور اس کا نام اوپر لے جاتا ہے)۔

اور اسم کے معنی میں ہے۔ اس حالت میں کہ اس سے پہلے مِن جارہ ہو جیسے:

جلست من عن يمينك

"تمہارے دائیں طرف بیٹھا"۔

1۔ بحار الانوار ج ۵۱ ص ۲۷۶

"لغت رجس":۔

پلید، ناپاک، نجس، آلودہ، میلا۔ رجس گناہ برا کام وسوسہ شیطان۔[1]

"لفظ "رجس" قرآن میں":۔

یہ کلمہ قرآن میں دس مرتبہ آیا ہے۔

(۱)۔ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ.[2]

(۲)۔ كَذَٰلِكَ يَجْعَلُ اللَّهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ.[3]

(۳)۔ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا.[4]

"لغت طہرہم"۔ ہم ضمیر ہے جو ذکر ہو چکا ہے۔

طَهِرَ طَهر: پاک ہونا، پاکی عورت کا حیض سے پاک ہونا۔

طهار تطهور: پاک اور پاک کرنے والا وہ جس سے چیز کو دھویا جائے اور پاک کریں۔[5]

"طہر قرآن میں":۔

یہ کلمہ قرآن میں ۳۱ مرتبہ آیا ہے۔

(۱)۔ وَإِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاكِ وَطَهَّرَكِ.[6]

1۔ رجس التعبیر رجسا اونٹ نے فریاد ماری۔ رجس رجسا برا کام کیا، پلید ہوا، رجس و رجس و رجس پلیدی، رجس گناہ کفر ہر برا کام، وہ کام جو عذاب کا سبب بنے، شک۔ منجد لغت

2۔ سورہ مائدہ، آیت: ۹۰

3۔ سورہ انعام، آیت: ۱۲۵

4۔ سورہ احزاب، آیت: ۳۳

5۔ طہر طہرا و طہورا پاک ہوا، طہر الشیء بالماء اس کو پانی کے ساتھ پاک کیا الطہار جمع طہر۔ عورت کے حیض سے پاک ہونے کے دن، طاہر الطہار جمع طہاری جمع غیر قیاس پر پاک امراۃ طاہر و جمع طاہرۃ عورت نجاست عیب نقص سے پاک اور یہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کا نام ہے طہور طہارت کرنا، پاک اور پاک کرنے والا۔

6۔ سورہ آل عمران، آیت: ۴۲

(۲) وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِيُطَهِّرَكُمْ [1]

(۳) إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا [2]

"تشریح وتوضیح":۔

سوال:۔ اس کی وجہ کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل بیت کساء علیہم السلام (تمام معصومین بالتبع) کو اس دعا کے ساتھ اختصاص دیا اور فرمایا: و اذهب عنهم الرجس) یہ نہیں فرمایا: عنی بلکہ یہ فرمایا: عنھم کیا ہے؟ اس کے ساتھ پہلے بھی اشارہ کیا:

فَاجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَغُفْرَانَكَ وَرِضْوَانَكَ عَلَيَّ
وَعَلَيْهِمْ وَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيراً

"جواب:۔ علت یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خود کو رتبہ اوّل معصومین علیہم السلام پر قرار دیا ہے۔ یہ احتمال ہے کہ صرف اس وجہ سے کہ تمام معصومین علیہم السلام کی عصمت میں کچھ امت کے لئے شک اور تردید کا سبب بن رہی ہیں لیکن رسول اللہ ﷺ کی عصمت میں کسی نے شک نہیں کیا (مگر معاند و کافر) کچھ جاہل بے معرفت وہ جنہوں نے حق آئمہ علیہم السلام کو نہ پہچانا۔ اصل میں عداوت اور حسادت کی وجہ سے اللہ عزوجل اور اس کے رسول اللہ ﷺ کا فرمان پیروں تلے روند دیا اور ہوائے نفس کی پیروی کی (طواغیت زمان) رسول اللہ ﷺ اور سارے معصومین علیہم السلام کی عصمت کے منکر ہوئے۔

ایک دن شیطان سقیفہ بنی ساعدہ میں منبر کی سیڑیوں پر سب سے پہلے جو گیا اور ابوبکر کی بیعت کی۔ ابوبکر کو ہاتھ دیا

اور کہا:

میں دو دن بہت زیادہ خوش ہوا۔ ایک وہ دن جس دن آدم علیہ السلام کو جنت سے باہر نکالا ایک دن آج کہ ابوبکر کی بیعت کی۔

[1]۔ سورہ انفال، آیت: ۱۱

[2]۔ سورہ احزاب، آیت: ۳۳

نتیجے میں، میں لوگوں کو ان کے نبی ﷺ سے دور کر دیا۔ لوگ اس کے ساتھ چپک گئے اور ان سے ملحق ہوئے جو نہ ہی مورد رضایت الٰہی تھا، نہ ہی مورد رضایت رسول ﷺ تھا اس قول حدیث کے مطابق من الطرفین (شیعہ سنی) لوگ رسول اللہ ﷺ کے منکر ہوئے سوائے تین لوگوں کے۔

ہمارے مولا امام ہادی علیہ السلام بھی زیارت جامعہ کبیرہ میں عصمت اہل بیت علیہم السلام کو بیان کرتے ہیں۔ وہاں پر فرماتے ہیں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ بَيْتِ النُّبُوَّةِ، وَ مَوْضِعَ الرِّسَالَةِ، وَ مُخْتَلَفَ الْمَلَائِكَةِ، وَ مَهْبِطَ الْوَحْيِ، وَ مَعْدِنَ الرَّحْمَةِ، وَ خُزَّانَ الْعِلْمِ، وَمُنْتَهَى الْحِلْمِ.

"سلام ہو آپ پر اے خاندان نبوت، موضع رسالت
محل نزول ملائکہ و ہبوط وحی خدا
اے معدن رحمت حق، گنج علم معرفت و الٰہیہ
صاحبان منتہی مقام حلم بردباری

وَرَضِيَكُمْ خُلَفَاءَ فِي أَرْضِهِ، وَحُجَجاً عَلَى بَرِيَّتِهِ، وَأَنْصَاراً لِدِينِهِ، وَ حَفَظَةً لِسِرِّهِ، وَ خَزَنَةً لِعِلْمِهِ، وَ مُسْتَوْدَعاً لِحِكْمَتِهِ، وَ تَرَاجِمَةً لِوَحْيِهِ، وَ أَرْكَاناً لِتَوْحِيدِهِ، وَ شُهَدَاءَ عَلَى خَلْقِهِ، وَ أَعْلَاماً لِعِبَادِهِ، وَمَنَاراً فِي بِلَادِهِ، وَأَدِلَّاءَ عَلَى صِرَاطِهِ.....

"آپ کو زمین پر خلافت الٰہی کے لئے پسند کیا
آپ کو اپنی مخلوق پر حجت، اپنے دین کے انصار، اپنے راز کی حفاظت کرنے والے، وودائع حکمت، مفسران وحی، اپنی توحید کے ارکان اور اپنی مخلوق پر گواہ بنایا
بلاد عالم میں اپنے بندوں کیلئے علامت روشن اور اپنی صراط مستقیم پر آپ کو رہنما قرار دیا"۔

امام ہادی علیہ السلام کے جملے کا یہ حصہ ہماری بحث کے ساتھ ربط رکھتا ہے:

عَصَمَكُمُ اللَّهُ مِنَ الزَّلَلِ، وَ آمَنَكُمْ مِنَ الْفِتَنِ، وَ طَهَّرَكُمْ مِنَ

الدِّینِ، وَأَذْهَبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرَکُمْ تَطْهِیراً۔

"آپ اہل بیت علیہم السلام کو لغزشوں سے پاک، فتنوں سے امان اور ہر بری خلق سے پاک ر
دیا اور آپ سے تمام رجس اور پلیدی کو زائل کیا، اور آپ کو پاک کیا"۔

دعائے ندبہ میں بھی پڑھتے ہیں:

وَجَعَلْتَ لَهُ وَلَهُمْ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكاً وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَقَامُ إِبْرَاهِيمَ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِناً وَقُلْتَ إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً۔

"اس کے لئے اور اس کی اہل بیت علیہم السلام کے لئے اس خانہ مکہ کو جو پہلا گھر ہے، پہلا گ
اپنے بندوں کی عبادت کے لئے مقرر فرمایا۔۔۔۔۔۔ اہل بیت رسول علیہم السلام کے لئے فرمایا
البتہ اللہ عزوجل نے آپ اہل بیت رسول علیہم السلام سے ہر رجس، ناپاکی کو دور کیا اور مکمل پا
رکھے گا"۔

زیارت جامعہ میں پڑھتے ہیں:

سَعِدَ مَنْ وَالاکُمْ وَهَلَکَ مَنْ عَادَاکُمْ وَخَابَ مَنْ جَحَدَکُمْ وَضَلَّ مَنْ فَارَقَکُمْ وَفَازَ مَنْ تَمَسَّکَ بِکُمْ وَأَمِنَ مَنْ لَجَأَ إِلَيْکُمْ وَسَلِمَ مَنْ صَدَّقَکُمْ وَهُدِيَ مَنِ اعْتَصَمَ بِکُمْ مَنِ اتَّبَعَکُمْ فَالْجَنَّةُ مَأْوَاهُ وَمَنْ خَالَفَکُمْ فَالنَّارُ مَثْوَاهُ وَمَنْ جَحَدَکُمْ کَافِرٌ وَمَنْ حَارَبَکُمْ مُشْرِکٌ وَمَنْ رَدَّ عَلَيْکُمْ فَهُوَ فِي أَسْفَلِ دَرَکِ الْجَحِيمِ...... أُشْهِدُکُمْ أَنِّي مُؤْمِنٌ بِکُمْ وَبِمَا آمَنْتُمْ بِهِ کَافِرٌ بِعَدُوِّکُمْ وَبِمَا کَفَرْتُمْ بِهِ مُسْتَبْصِرٌ بِشَأْنِکُمْ وَبِضَلَالَةِ مَنْ خَالَفَکُمْ مُوَالٍ لَکُمْ وَلِأَوْلِيَائِکُمْ مُبْغِضٌ لِأَعْدَائِکُمْ وَمُعَادٍ لَهُمْ سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَکُمْ حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَکُمْ۔

"جس نے آپ کی ولایت سے تمسک کیا وہ سعادت تک پہنچا، جس نے اس کے ساتھ دشمنی کی وہ ہلاک ہوگیا، جو آپ کا منکر ہے وہ ناامید ہے، جو آپ سے جدا ہے گمراہ ہے، جس نے آپ

کے ساتھ تمسک کیا کامیاب ہوا، جس نے آپ کی طرف پناہ لی سلامتی پا گیا، جس نے آپ کی تصدیق کی ہدایت پا گیا، جس نے آپ کی اطاعت کا دامن پکڑا سلامتی پا گیا
جس نے آپ کا انکار کیا وہ کافر ہے، جس نے آپ سے جنگ کی وہ مشرک ہے، جس نے آپ کا حکم رد کیا وہ جہنم کے بالکل نچلے طبقے میں ہے
اللہ عزوجل اور آپ کو گواہ بناتا ہوں، میں ہر اس چیز پر ایمان رکھتا ہوں جس پر آپ رکھتے ہیں، آپ کے دشمن اور ہر اس چیز سے جس سے آپ انکار کرتے ہیں میں بھی اس کا کافر ہوں میں آپ کی شان وجلالت اور آپ کے دشمنوں کی گمراہی کی بصیرت اور عقیدہ رکھتا ہوں آپ سے اور آپ کے محبوں سے محبت کرتا ہوں، آپ کے دشمنوں سے دشمنی اور عداوت رکھتا ہوں، جو بھی آپ سے صلح کرے اس سے صلح اور جو آپ سے جنگ کرے اس جنگ کرتا ہوں"۔

اب شک کرنے والا اضال معاند اور کافران مطالب کے جواب میں کیا کہے؟
اب اس کے پاس جواب نہیں ہے سوائے اطاعت اور تسلیم کے یا سر پھیر لے
لازماً یہ کہا جائے گا جو بھی عصمت معصومین علیہم السلام میں شک رکھتا ہو خصوصاً امیر المومنین علیہ السلام کی اطاعت نہ کرے ان کی امامت میں شک رکھتا ہو وہ کافر ہے
ہم منقبت امیر المومنین علیہ السلام میں وہ روایات لا چکے ہیں۔ یہ مطلب بیان ہو چکا ہے۔

"معنیٰ رجس اور عصمت":۔

رجس اعبارت ہے: قذارة وساخة۔ آلائش، گندگی، پلیدی۔
قذارة کی کچھ قسمیں ہیں
معنوی یا مادی شرعی یا عرفی
وساخة کی بھی نفس میں دو قسمیں ہیں۔
پہلا وساخة حرام:۔ جس کو ہٹانا واجب ہے مانند وساخة شرک۔
دوسرا وساخة مکروہ:۔ جو افضل ہے اس کو برطرف کیا جائے مانند جبن ترس (خوف) وغیرہ

۱۔ یہ لفظ رجس کے معنی قدیم میں استعمال ہوتا ہے لیکن اگر غور کر کے پڑھا جائے تو بہت لذت بخش ہوگا۔ ان شاء اللہ ہماری معرفت آئمہ معصومین علیہم السلام کی نسبت زیادہ ہوگی۔

الرجس میں لام، لام جنسیت ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اصحاب کساء اور دوسرے معصومین علیہم السلام کے لئے دعا کرنا تمام رجس، پلیدیوں کو ان سے دور کرنا ہے۔ کیا وہ رجس ظاہری ہو، کیا باطنی، کیا مادی ہو، کیا معنوی، کیا روحی ہو، کیا جسمی، کیا حرام ہو، کیا مکروہ۔

"کیا مندرجہ بالا مطلب مافوق عصمت پر دلالت رکھتا ہے":۔

کیونکہ عصمت عبارت ہے اعتصام (محفوظ رہنے) سے۔ گناہ، سہو، خطاء، نسیان، جہل یا اس کی طرح دوسری چیزوں سے اس بناء پر دور ہونا رجس سے فوق عصمت پر اطلاق کرتا ہے

اس میں ترک اولیٰ بھی شامل ہے۔ اگرچہ لکھا ہے کچھ انبیاء نے ترک اولیٰ کیا لیکن ہمارا یہاں پر نظریہ ہے کہ یہ ترک اولیٰ سے بھی پاک و منزہ ہیں

وہ جو بھی انہوں نے انجام دیا

وہ باب مقتضیات مخفیہ سے تھا

مثلاً اللہ عزوجل کے قول میں فرمایا:

عَصَىٰٓ ءَادَمُ رَبَّهُۥ فَغَوَىٰ [1]

"آدم علیہ السلام نے اللہ عزوجل کی نافرمانی کی اور گمراہ ہوا"۔[2]

منظور معنائے مجازی ہے۔

کبھی منظور اوامر امتحانیہ یا منظور صوری ہے

کبھی مقتضیات مخفیہ ہے

لہٰذا حقیقی نہیں کیونکہ انبیاء گناہ نہیں کرتے، پس یہ نافرمانی نہیں ہے

یہ بیان جو کہا گیا ہے یہ معنائے لغوی ہے نہ کہ بمعنائے ترک اولیٰ۔

یہ اصلاً اللہ عزوجل کی تقدیر تھی کہ یہ کام ہو (اس گندم سے کھائے) تاکہ زمین کی طرف آئے

یہ حکمت اللہ عزوجل تھی کہ وہی بندوں پر تکلیف بندگی امتحان باقی کام انجام ہوں

کیونکہ آدم علیہ السلام زمین کیلئے خلق ہوئے تھے، اس بارے میں امام رضا علیہ السلام سے روایت نقل ہے

[1] سورہ طٰہٰ، آیت: ۱۲۱

[2] اس کی بحث کی جائے گی۔

فرماتے ہیں:

فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ خَلَقَ آدَمَ حُجَّةً فِي أَرْضِهِ وَ خَلِيفَةً فِي بِلَادِهِ لَمْ يَخْلُقْهُ لِلْجَنَّةِ [1]

"اللہ عزوجل نے آدم علیہ السلام کو خلق کیا تاکہ اس کے بندوں پر زمین میں اس کی حجت اس کا خلیفہ ہو، اس کو جنت کے لئے تھوڑی خلق کیا

(اس کی خلقت کا سبب اس کا حجت اور خلیفہ ہونا ہے، بہشت ایک وسیلہ ہے ہدف نہیں)

جس طرح اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَٰٓئِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي ٱلْأَرْضِ خَلِيفَةً [2]

"طہارۃ و تطہیر":۔

طہرھم تطہیرا باب تاکید سے ہے، نئے اور دوسرے معنٰی میں

یہ لفظ معصومین علیہم السلام کے بلند مقام کو ظاہر کر رہا ہے کہ وہ طہارت کے آخری رتبوں پر ہیں

کیونکہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکتفاء کرتے اپنے قول پر جو انہوں نے فرمایا:

(و اذھب عنھم الرجس) یہاں پر یہ وہم ہوتا کہ فقط ان سے رجس کو دور رکھنے پر ہی اکتفاء کیا گیا ہے بغیر طہارت کے بلند مرتبوں پر پہنچے

پس یہ بیان فرمائش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو انہوں فرمایا (تطہیرا) اس معنٰی میں مفید ہے کہ اذہاب رجس کے ساتھ تطہیر کے اعلیٰ ترین درجوں پر ہیں

اس بات کی طرف لازماً توجہ کریں کہ اہل بیت رسول علیہم السلام طاہر و پاک خلق ہوئے ہیں

اس مطلب سے مراد یہ نہیں ہے کہ ان کے لئے طلب رفع رجس ہے بلکہ مقصود دفع رجس ہے

یعنی ایسا نہیں کہ پہلے رجس تھا اب اس کو دور کریں

کیونکہ وجود مبارک معصومین علیہم السلام میں رجس اور پلیدی کے لئے راستہ ہی نہیں تھا

یہ نکتہ بہت ہی غور طلب ہے کہ معصومین علیہم السلام اول خلقت سے پاک و پاکیزہ رجس و نجاست

[1] مجمع البحرین مادہ عصاء

[2] سورہ بقرہ، آیت: ۳۰

سے دور دنیا میں آئے

کلمہ تطہیرا سے مراد یہ ہے کہ طاہر و پاک مطہر خلق ہوئے ہیں

کبھی تطہیر سے مراد استمرار ہے جس طرح امیر المومنین علیہ السلام نے اللہ عزوجل کے قول کے بارے فرمایا: اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ [1]

فرماتے ہیں طلب استمرار ہدایت کے معنی میں ہے کیونکہ ممکن الوجود لحظہ لحظہ میں معرض طرفین ہے (یعنی انسان غیر معصوم علیہ السلام اپنے اعمال کی وجہ سے کبھی اوپر مقام میں چلا جاتا ہے، کبھی نیچے آجاتا ہے)

اسی طرح مائل ہے کہ اوپر کی طرف جائے اور اسی طرح مائل ہے کہ اپنے ضعفِ ہستی کی وجہ سے نیچے کی طرف آئے۔

پس انسان ہر لحظہ اللہ عزوجل کی جانب سے ہدایت کا محتاج ہے

تو وہ ہدایت کبھی ابتدائی کاموں میں ہوتی ہے یا پھر استمراری (جو جاری رہتے ہیں) کاموں میں، کیا طہارت کی طرف جائے کیا نجاست کی طرف

پہلا جملہ کے مراتب بلندترین مرتبوں میں استمراری ہو تو وہ معصومین علیہم السلام کی طرف ہے اور مومنین کی طرف دوسرا جملہ ازل و میل نجاست کی طرف ہو تو کفار منافقین و فاسقین میں ہے

ہماری نسبت صورت ذہنیہ کی مانند انسان ہر وقت اللہ عزوجل کی طرف سے عنایت و فیض کا محتاج ہے ورنہ منہدم ہو جائے گا

اگر ایک لحظہ بھی لطف و عنایت پروردگار قطع ہو انسان سمیت تمام مخلوقات نابود ہو جائیں گی کیونکہ بقاء موجود اور انسان حدوثی ہے (یعنی لاشئ سے وجود میں آئے ہیں) نہ کے ذاتی

ہر حال میں متعبد اور مومن اور معتقد ہو کہ اہل بیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام فضائل کمالات اور طہارت کے اعلی مرتبوں سے متصف ہیں،، اگر یہ عقیدہ نہیں رکھتا تو اس کے عقیدے میں خدشہ ہے۔

1۔ مجمع البحرین مادہ عصاء

"آیہ تطہیر":۔

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا [1]

"اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے اہل بیت علیہم السلام تم سے ناپاکی دور کرے اور تمہیں خوب پاک کرے"۔

فریقین کے اتفاق کے ساتھ سوائے کچھ دشمن مخالفین گمراہوں کے یہاں پر مراد اہل البیت پیغمبر علیہم السلام ہیں۔

البیت: الف و لام کی اس میں تعریف الف لام عہد ہے یعنی اهل بیت النبوة و الرسالہ یعنی اہل بیت رسول علیہم السلام۔

اللہ عزوجل نے ارادہ کیا ہے ان خطاؤں، سیئات، چھوٹے بڑے گناہوں سے آپ کو دور رکھے"۔[2]

"اس آیت کی مفردات میں تحقیق":۔

"لغت انما":۔

کہا گیا ہے یہ کلمہ انحصار کے لئے ہے۔ مرحوم شیخ طائفہ شیعہ (شیخ طوسی) نے فرمایا: لفظ (انما) (لیس) کی طرح کام کرتا ہے اور اس کو دوسرے لغت لکھنے والوں جیسے زجاج اور دوسروں نے نقل کیا ہے۔

کلام کا خلاصہ یہ ہوگا:

"اللہ عزوجل نے ارادہ نہیں کیا کسی سے کہ اس کو ہر نجاست سے دور رکھے مگر اہل بیت علیہم السلام کو

1۔ مجمع البحرین مادہ عصاء

2۔ اللہ عزوجل کا ارادہ دو صورتوں پر ہے تشریعات میں ارادہ اور تکوینیات میں ارادہ۔
تشریعات میں ارادہ نماز، روزہ اور تمام عبادات کی طرح ہے، کبھی اس ارادے میں مخالفت ہوتی ہے کیونکہ یہ ارادہ بندے کے ساتھ تعلق رکھتا ہے یعنی ارادہ اللہ کا ہے فعل بندے کا۔ اگر یہ فقط اللہ عزوجل کی طرف سے ارادہ ہو اور بندہ اس کو انجام دے تو یہ جبر ہوگا لیکن تکوینیات میں اللہ عزوجل کا ارادہ اور فعل ہے ارادہ اور فعل إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَن يَقُولَ لَهُ كُن فَيَكُونُ (سورہ یسین، آیت: ۸۲) مخفی نہ ہو کہ آیہ تطہیر اس آیت میں دوسرے ارادے سے ہے۔

اور یہ اس پر دلالت رکھتا ہے کہ پلیدی دور کرنا ان اہل بیت علیہم السلام کے بارے آیا ہے اور یہ ان کی عصمت پر دلالت کرتا ہے"۔[1]

"لغت یرید":۔ ارادہ مصدر ہے۔ باب افعال کا اراد یرید اس کا ثلاثی مجرد یرود ہے۔ راغب مفردات قرآن میں کہتا ہے (ارادہ راد یرود سے لیا گیا ہے کسی چیز کی جستجو میں ہے، کوشش میں ہے)

ارادہ اصل میں قدرت ہے جو مرکب ہے چاہنے اور آرزو اور ضرورت سے، حکم کے ساتھ کہ کام ہو یا یہ کام نہ ہو، کبھی یہ معنائے اوّل میں ہوتا ہے یعنی نفس کا تمائل کسی کام کی طرف کہ وہ کام ہو یا نہ ہو کبھی۔ دوسری معنی میں یعنی اس کام کے انجام دینے یا انجام نہ دینے کے حکم کے بارے میں۔ جب ارادہ اللہ عزوجل کے ساتھ ہو تو دوسرے معنی میں آئے گا۔

مرحوم شیخ طوسی فرماتے ہیں:

"اللہ کا ارادہ کہ اہل بیت علیہم السلام سے پلیدی کا دور ہونا دو حالتوں سے خالی نہیں۔

ایک:۔ یا تو ان سے چاہا کہ اللہ عزوجل کی اطاعت کریں، گناہوں سے دور رہیں

دو:۔ اللہ عزوجل نے ان سے پلیدی کو دور کیا اور یہ خاص عنایت کی اسی وجہ سے وہ برے کاموں سے دور ہیں

یہ اچھا نہیں کہ ان کے ساتھ معنائے اوّل مراد ہو کیونکہ یہ ارادہ تو سب مکلفان کے لئے ہے اہل البیت علیہم السلام سے مخصوص نہیں ہے

حالانکہ اس کے درمیان خلاف نہیں ہے اللہ عزوجل نے اس آیت کے ساتھ اہل بیت علیہم السلام کو مخصوص کیا ہے اور دوسری مخلوق کو اس میں شریک نہیں کیا

پس اس میں عمومیت کے معنی جو دوسرے لوگوں کو شامل کرے کیسے ہو سکتے ہیں جبکہ یہ آیت جو اس میں فضیلت ہے دوسروں پر مخفی ہے ان کو الگ کرتی ہے"۔[2]

1۔ تفسیر تبیان، ج ۸ ص ۳۴۰، ہم اس بات کے قائل ہیں کہ اول سے کوئی رجاست نہیں تھی کہ اللہ عزوجل اس کو پاک کرے بلکہ یہ تو شروع سے منزہ و مقدس تھے۔ شیخ کی تعبیر درست نہیں ہے کیونکہ اس کے قول کے مطابق یہ ہوگا: "پلیدی تھی جو دور ہوئی"۔ یہ حرف بنیاد سے ہی غلط ہے۔

2۔ تفسیر تبیان، ج ۸ ص ۳۵۶

مرحوم طباطبائی "المیزان" میں کہتا ہے:

"اس کے معنی یہ ہے کہ اللہ عزوجل کا یہ حتمی اور دائمی ارادہ ہے کہ آپ اہل بیت علیہم السلام کے ساتھ عصمت کو مخصوص کرے اور ہر باطل عقیدے، برے اثر سے آپ کو محفوظ رکھے"۔[1]

"لغت لیذھب":۔

اذھاب دو معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

اول:۔ پہلے کسی چیز کو اس کی جگہ سے ہٹانا اس کے اسی جگہ ثابت ہونے کے بعد۔

یہاں پر شخص فقیہ کہتا ہے (پانی نے نجاست کو دور کیا) (یا توبہ نے گناہوں کو ختم کر دیا)

دوم:۔ کسی چیز کو کسی جگہ سے دور کرنا اس سے پہلے کہ وہاں پہنچے۔ اگرچہ ممکن ہے کہ وہ چیز اس جگہ داخل ہو چکی ہو

جس طرح اپنے دوست کو کہتے ہو (تمہاری دوستی نے میرے راستے کی مشکلات کو دور کیا)

یا (اللہ عزوجل نے مشکلات کو تم سے دور کیا)

(یا کنویں کھودنے والے کو تم کہتے ہو کنویں کے منہ کو تنگ مت بنانا)

اور نحوی کہتے ہیں (مبتدا کو عوامل لفظی سے مجرد کرو)

یا (اس کی مصیبت نے میری آنکھوں سے نیند چھین لی)

ان جملوں کے معنی یہ ہے کہ تمہاری دوستی مجھ پر مشکلات آنے میں مانع ہوئی

اللہ عزوجل تم پر بلائیں آنے کے لئے مانع ہو

کنواں کھودنے والا شروع سے کنویں کے منہ کو کھلا بنائے تنگ نہ بنائے

مبتدا شروع سے عوامل مجرد اور خالی ہو

یہ سب مثالیں پہلی مثالوں کی مخالف ہیں یعنی ایک چیز کو کسی جگہ لے جانا کہ پہلے وہاں ہے کیونکہ پانی نجاست کو اس کے داخل ہونے کے بعد نجس کرے گا

توبہ گناہ کرنے کے بعد اس کو ختم کرے گی اور اس کے آثار کو نفس انسانی سے دور کرے گی

1۔ تفسیر المیزان، ج ۱۶ ص ۳۳۱

"لغت رجس":۔

راغب مفردات میں کہتا ہے:

رجس ناپاک، نجس چیز ہے، جس کے چار معنیٰ ہیں۔

(۱)۔ یعنی وہ جس سے طبیعت انسانی نفرت کرے۔

(۲)۔ منفور عقل: جیسے کافر، کہ جو شرک کرتا ہے اور شرک عقل کی نگاہ میں بہت بری چیز ہے۔

(۳)۔ منفور شرع: جیسے شراب، جوا۔

(۴)۔ یا ہر حساب سے منفور (نفرت انگیز) جیسے مردار۔ کیونکہ مردار سے طبیعت انسانی اور عقل اور شریعت نفرت کرتی ہے منفور ہے ان تمام کی نگاہ میں۔

ابن منظور نے "لسان العرب" میں رجس کو اس معنی میں ذکر کیا ہے کہ ہر منفور کام نجس چیز، گناہ، اضطراب ولرزہ ووسوسہ شیطان شک وکفر۔

مرحوم طباطبائی کہتے ہیں:

"رجس ایک صفت ہے رجاست سے اور قذارت (پلیدی) سے وہ حالت ہے جو پرہیز و نفرت کا سبب بنے"۔

یہ حالت کبھی اس چیز کے ظاہر میں ہوتی ہے جیسے خنزیر کی نجاست کی طرح کبھی اس کے باطن میں ہوتی ہے۔ وہ نجاست پلیدی معنوی ہے۔ شرک وکفر کی مانند جو بھی ہو رجس ایک ادراک نفسانی واثری ادراکی وشعوری ہے جس کا تعلق دل سے ہے جو باطل عقیدے اور برے عمل کی وجہ سے ہوتا ہے۔

یہ رجس جو اس آیت میں ہے الف ولام کے ساتھ معرفہ ہوا ہے، اگر چہ ذاتاً عموم پر دلالت نہیں کرتا کیونکہ سیاق میں اثبات کے لئے استعمال ہوا (نہ کہ سیاق نفی میں۔

لیکن اس طرح عموم کی طرف دلالت کرتا ہے جو کہ مفعول اذھاب قرار پایا ہے کیونکہ اذھاب سلب ونفی رجس کے معنی میں ہے

کیونکہ معلوم ہے کہ تطہیر کچھ رجس اور نجاستوں کو دور کرنے کے لئے حاصل نہیں ہوتی

اس آیت کی بناء پر اہل بیت علیہم السلام کی پاکی اور نجاست کی دوری ہر وہ عنوان جس پر رجس کا

صدق آئے جس کو چاہے گناہ چاہے غیر گناہ ہوائے نفس کی پیروی ہو اگر چہ مباح ہو رجس کہا جائے گا، اہل بیت علیہم السلام اس سے مبرا ہیں۔

"لغت اہل البیت علیہم السلام":۔

راغب اصفہانی اپنے مفردات میں کہتا ہے:

"اہل مرد وہ ہیں جو نسب میں یا دین میں یا ایک گھر میں یا شہر میں اس کے ساتھ ہوں، پس اہل مرد در اصل وہ ہیں جو ایک گھر میں جمع ہوں

اور وہاں پر جہاں پر معنائے مجازی میں استعمال ہو وہ جب نسب میں ایک ہوں (اہل بیت علیہم السلام) کہا گیا ہے اور جب مطلب کہا جائے تو خاندان رسول علیہم السلام کے لئے معروف ہے

بہ دلیل آیہ تطہیر۔

اور مادہ (بیت) کے بارے میں کہتا ہے:

اصل بیت وہ جگہ ہے جہاں انسان رات گزارتا ہے کیونکہ (بات) رات رہنے کے معنی میں ہے (ظل) دن رہنے کے معنی میں ہے

اس کے بعد کلمہ بیت مسکن کے بارے میں کہا گیا ہے رات رہنے کے علاوہ بھی۔۔۔۔۔ تعبیر اہل بیت علیہم السلام خاندان اہل بیت علیہم السلام کے لئے متعارف ہوا ہے۔

ابن منظور "لسان العرب" میں کہتا ہے:

(بیت) شعر بیت سے خیمے کے معنی میں لیا گیا ہے کیونکہ بیت شعر کلام کو ملاتا ہے اسی طرح بیت اپنے اہل کو ملاتا ہے۔

مرحوم طباطبائی کہتے ہیں:

توجہ کے ساتھ جو بیانات گزر گئے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ لفظ (اہل بیت) صرف قرآن میں ان پانچ لوگوں کے لئے مخصوص ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، امیر المومنین علیہ السلام، فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا، امام حسن علیہ السلام وامام حسین علیہ السلام۔ ان کے علاوہ کسی پر اطلاق نہیں ہوتا۔ اگر چہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیکیوں میں ہوں مگر پھر بھی اہل البیت کا فقط انہی پر اطلاق ہوگا"۔[1]

۱۔ تفسیر المیزان، ج۱۶ ص۳۳۱

قوی ترین دلیل اس پر کہ اہل البیت علیہم السلام سے مراد خمسہ طیبہ اور تمام معصومین علیہم السلام ہیں وہ عمل ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس آیت کے نزول کے بعد:

وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا [1]

اپنے اہل بیت علیہم السلام کو نماز پر حکم کریں اور خود بھی اس پر قائم رہیں

انجام دیا کیونکہ اس آیت کے نزول کے بعد امیر المومنین علیہ السلام اور بی بی سیدہ سلام اللہ علیہا کے گھر سے گزرتے فرماتے تھے:

نماز: اللہ عزوجل آپ پر رحمت کرے!

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا [2]

یہ آیت مخالفین کے منہ کو جو کہتے ہیں یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویوں کے بارے میں ہے بند کرتی ہے اور منہ توڑتی ہے۔

اگر بصیرت کی آنکھیں رکھتے (جو کہ نہیں رکھتے) دین مکتب حقہ کے مقید ہوتے (جو نہیں ہیں) تو نص وحکم قرآن اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس طرح نظر انداز نہ کرتے (جو کرتے ہیں) دشمنی پر خرچ نہ کرتے (جو کرتے ہیں) گمراہ بھی نہ ہوتے (جو کہ ہیں) لازماً قبول کرتے (جو کہ نہیں کرتے) اور اہل بیت علیہم السلام کی راہ اختیار کرتے (جو نہیں کریں گے) پس انما جو کہ معمولاً حصر کے لئے ہے اس پر دلیل ہے کہ یہ خصوصیت اہل بیت رسول علیہم السلام ہے۔

ایک بات مخالفین کے لئے توجہ طلب ہے جنہوں نے اعتراض کیا کیوں انما ضمیر مذکر آئی۔

اللہ عزوجل کا کلام ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویوں کے ساتھ ہے؟؟؟

وہ جو اہل بیت علیہم السلام میں کہا گیا بالاتفاق سب علمائے مفسرین نے کہا ہے کہ یہ اشارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت علیہم السلام کی طرف ہے اور یہ چیز آیت کے ظاہر سے سمجھی جاسکتی ہے۔

اگرچہ بیت مطلق صورت میں آیا ہے مگر آیات کے قرینہ یعنی اس کے قبل اور بعد سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت علیہم السلام کی بات ہے۔

1۔ سورہ طٰہٰ، آیت: ۱۳۲

2۔ سورہ احزاب، آیت: ۳۳

اب یہاں پر کون سے شخص ہیں، مفسرین کے درمیان بحث ہے (البتہ یہ بحث عامہ کے نزدیک ہے، والا درمیان علماء ومفسرین خاصہ شیعہ کا اتفاق ہے۔ کسی قسم کا اختلاف نہیں کہ اہل بیت علیہم السلام سے مراد اصحاب کساء اور یہ مسئلہ اجماعی ہے) اور معصومین علیہم السلام بھی اس میں شامل ہیں اور اس میں کسی قسم کا شک وتردد نہیں ہے۔

ان میں سے بعض نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویوں کو مراد لیا ہے اور قائل ہیں کہ یہ مخصوص ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویوں کے ساتھ کیونکہ آیات قبل اور بعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ کا ذکر ہے۔

جس طرح زمخشری "کشاف" میں کہتا ہے:

فی ھذا دلیل بین علی ان نساء النبی من اھلبیتہ [1]

فخر رازی اپنی تفسیر میں کہتا ہے: [2]

ثم ان اللہ تعالیٰ ترک خطاب المؤنثات و خاطب بخطاب المذکرین یقولہ:

لیذھب عنکم الرجس اھل البیت یطھرکم تطھیرا

لیدخل فیہ نساء اھل بیتہ و رجالھم واختلاف الاقوال فی اھل البیت و الاولی ان یقال ھم اولادہ و ازواجہ والحسن والحسین منھم و علی منھم لانہ کان من اھل بیتہ معاشرتہ بنت النبی و ملازمتہ للنبی۔

لیکن تھوڑی سی توجہ کے ساتھ مطلب بدل جائے اور عقیدہ مخالف کی نفی کرے گا کیونکہ جو ضمیریں پہلی اور بعد والی آیات میں آئی ہیں، ان میں ضمیر جمع مؤنث کی صورت میں آئی مگر درحالانکہ اس قسمت میں ضمیر انما یرید اللہ میں سب جمع مذکر کی صورت میں آئی ہیں اور یہ اس بات کی نشانی ہے کہ یہاں پر کچھ اور ہی چیز نظر میں تھی

لہٰذا کچھ مفسرین نے اس مرحلے میں ایک قدم آگے بڑھایا ہے اور آیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

1۔ کشاف، ج ۳، ص ۵۳۷

2۔ تفسیر کبیر، ج ۲۵، ص ۱۶۸

کے سارے خاندان کو شامل کیا ہے، سارے مردوں اور عورتوں کو شامل کیا ہے جو کاملاً غلط ہے

اور دوسری طرف منابع عامہ و خاصہ میں بہت زیادہ روایات نقل ہوئی ہیں دوسرے معنی یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سارے خاندان کے شمول کی نفی کرتی ہے۔ تعجب ہے کہ ان چند لوگوں نے کس طرح ان سب روایات کے وجود کے باوجود اپنی کتابوں میں حق سے عدول کیا اور بے شرمی پر ڈٹ کر کھڑے ہوگئے اور تفسیر بالرائے کی

لہٰذا عموماً روایات کہتی ہیں کہ یہ آیت ۵ لوگوں پر منحصر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، علی علیہ السلام، فاطمہ سلام اللہ علیہا، حسن علیہ السلام، حسین علیہ السلام۔ اس کے علاوہ قرینہ تفسیر مفہوم آیت ہے اور اس آیت پر تیسرے معنی یعنی کہ پنجتن کے ساتھ مخصوص کے لئے فقط تفسیر ہی قابل قبول ہے

بس یہاں پر ایک سوال باقی رہتا ہے کہ کس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویاں شامل نہیں ہوں گی۔ سارے اشکالات یہی ہیں جن کا جواب دیا گیا ہے۔

بزرگ مفسرین میں علامہ طبرسی "مجمع البیان" میں فرماتے ہیں:

"یہ پہلی مرتبہ تھوڑی ہے کہ ہماری ایسی آیات سے ملاقات ہو رہی ہے۔

پہلے بھی ہم جواب دیتے آرہے ہیں اور قرآن ایسی ابحاث سے پُر ہے اور اسی طرح کلام عربوں کے قصے، اشعار اور بھی بہت زیادہ مثالیں اس موضوع کے لئے موجود ہیں۔

خلاصہ یہ کہ یہ اشکال مضحکہ خیز ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں بہت زیادہ مطالب، گفتگو اور محاورات عرب و عجم مخاطب اپنے کلام اول سے پلٹ جاتا ہے اور اپنے خطاب کے عنوان کو بدل دیتا ہے اور ایک جدید مطلب کو موضوع بناتا ہے۔

مرحوم طباطبائی نے اپنی "المیزان" میں ایک اور جواب کا اضافہ فرمایا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہمارے ہاتھ میں کوئی دلیل نہیں کہ انما یرید اللہ ان آیات کے ساتھ نازل ہوئی ہو بلکہ روایات سے اچھے طریقے سے سمجھ آتا ہے کہ یہ حصہ الگ سے نازل ہوا ہے

ہاں لیکن آیات کی جمع آوری کے وقت پھر وہ جمع آوری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں تھی یا ان کے بعد۔ یہ آیت ان آیات کے ساتھ قرار پائی

اور تیسرا جواب یہ بھی دیا جاسکتا ہے کہ قرآن چاہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویوں کو کہے

11

تم اس خاندان میں قرار پائی ہو جس میں ایک گروہ معصوم ہے، کوئی زیر سایہ درخت عصمت و معصومین علیہم السلام کی کانوں میں قرار پایا ہے

سزاوار ہے کہ دوسروں سے زیادہ احتیاط کرے اور فراموش نہ کرے کہ اس کا انتساب اس خاندان کی طرف ہے جس میں پنجتن پاک علیہم السلام ہیں اس کے لئے سنگین ذمہ داری ایجاد کرتے ہیں۔ خدا اور خلق اس سے بہت چیزوں کے منتظر ہیں۔

اسی طرح جس طرح اس مطلب کی طرف اشارہ کرچکے ہیں۔

اس آیت میں ارادہ الٰہی سے مراد احکام خداوند حلال و حرام کے بارے میں نہیں کیونکہ یہ احکام سب جو شامل ہوں گے اور اہل بیت علیہم السلام سے مخصوص نہیں ہے اور جملہ مفہوم انما یرید اللہ سازگار نہیں ہے

اور یہ ارادہ مستمر اشارہ ہے ایک امداد الٰہی کی طرف اہل بیت علیہم السلام کو عصمت اور اس کے ادا کی طرف مدد کرتا ہے اور عین حالات میں منافات با اختیار کے ساتھ نہیں رکھتا۔[1]

اصل میں اس آیت کا مفہوم یہی جملہ ہے جو زیارت جامعہ میں آیا ہے:

عَصَمَكُمُ اللّٰهُ مِنَ الزَّلَلِ، وَ آمَنَكُمْ مِنَ الْفِتَنِ، وَ طَهَّرَكُمْ مِنَ
الدَّنَسِ، وَأَذْهَبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرَكُمْ تَطْهِيراً۔

آپ اہل بیت علیہم السلام کو لغزشوں سے محفوظ اور فتنہ سے امان اور ہر خلق ناشائستہ سے منزہ کیا ہے اور آپ سے تمام رجاستوں کو زائل کیا ہے اور آپ کو پاک کیا

اس بیان کے ساتھ آیہ تطہیر دلالت کرتی ہے اہل بیت علیہم السلام کے مقام عصمت پر جس میں کسی قسم کا شک نہیں، اگر کوئی شک کرے لازماً یرجع الی امہ اپنی امی سے جاکر پوچھے"۔

1۔ معصومین علیہم السلام کے پاس ایک نوع شائستگی اکتسابی اپنے اعمال کی وجہ سے رکھتے ہیں۔ ایک نوع لیاقتی پروردگار کی طرف سے رکھتے ہیں تاکہ لوگوں کے لئے اسوہ نمونہ ہوں اور دوسری عبارات میں معصومین علیہم السلام اپنے الٰہی تائیدوں کی اور اپنے پاک بیان کی وجہ سے پاک ہیں۔ قدرت اور گناہ پر اختیار ہوتے ہوئے گناہ کے پیچھے نہیں جاتے۔ بیشک کوئی بھی عاقل حاضر نہیں ہے کہ شعلہ آتش کا اٹھا کر اپنے منہ میں رکھے۔

"اقوالِ مفسرین آیہ تطہیر کے بارے میں":۔

(۱) وَقَدْ اِتَّفَقَتِ الأُمَّةُ بِأجمعِها علی اَنَّ المُراد بِاهل البَيتِ فی الآيةِ اهل بيت نَبِيِّنَا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثُمَّ اخْتَلَفُوا فَقَالَ أَرادَ ازواجِ النَّبِي لأنَّ اَوَّلَ الآيَةِ مُتَوَجِّهُ اِلَيهِنَّ وَقَالَ ابوسعِيدِ الخُدرِيّ وَاَنَس بنِ مَالِك و واثِلَةَ بن الأسقع وعائشه وأم سلمة انّ الآية مُختَصَّةٌ بِرَسُولِ الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَعَلِيٍّ و فَاطِمَةَ وَالحَسَنُ وَالحُسَيْنِ علیہم السلام ۱

(۲)۔ قول "کشاف" ورازی جیسا کہ پہلے بھی بیان ہو چکا ہے۔

ابوحمزہ محمد بن جریر طبری (متوفی: ۳۱۰) اپنی تفسیر بنام "جامع البیان" جلد ۵ صفحہ ۱۵ میں ۲۲ حدیثیں مختلف اسناد کے ساتھ لا کر کہتے ہیں:

"اہل تاویل اس میں کہ اہل بیت علیہم السلام کون ہیں اختلاف رکھتے ہیں۔ کچھ کہتے ہیں اس سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، علی، فاطمہ، حسن، حسین علیہم السلام ہیں اور اس مطلب کو ان راویان سے نقل کرتے ہیں۔

(۱)۔ ابوسعید خدری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا:

یہ آیت پنجتن علیہم السلام کے بارے نازل ہوئی۔ یعنی میں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، علی علیہ السلام، فاطمہ سلام اللہ علیہا، حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام۔

(۲)۔ انس کہتا ہے: ۶ ماہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بھی نماز کے لئے باہر آتے بی بی سیدہ سلام اللہ علیہا کے گھر سے گزرتے اور فرماتے:

"نماز اے صاحب خانہ"

انما یرید اللہ......

(۳)۔ شہر بن حوشب ام سلمہؓ سے نقل کرتا ہے۔ کہا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، علی، فاطمہ، حسن، حسین علیہم السلام میرے نزدیک تھے ان کے لئے حلوہ بنایا، سب نے کھایا اور سو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے عبا یا چادر ان کے اوپر

۱۔ مجمع البیان، ج ۴ ص ۳۵۶

ڈالی اور فرمایا:

خدایا! یہ میرے اہل بیت علیہم السلام ہیں۔ ہر قسم کی پلیدی سے انہیں دور رکھ اور ہر حساب سے پاک رکھ"۔

(۴)۔ ابوالحمراء کہتا ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے سات ماہ مدینہ میں تھا اور اس مدت میں دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کے وقت علی علیہ السلام اور فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر آتے اور فرماتے: نماز، نماز انما یرید اللہ......

(۵)۔ یونس بن اسحاق اپنی اسناد سے امیر المومنین علیہ السلام سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔

(۶)۔ ابوعمار کہتا ہے: میں واثلہ بن اسقع کے پاس بیٹھا تھا، کچھ لوگوں نے علی علیہ السلام کو یاد کیا اور ان کو برا بھلا کہا۔ جب اُٹھ گئے واثلہ نے مجھ سے کہا: تمہیں اس مرد کے بارے میں جس کو انہوں نے برا کہا خبر دوں۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھا۔ علی علیہ السلام، فاطمہ سلام اللہ علیہا، حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان پر چادر ڈالی اور فرمایا: "خدایا! یہ میرے اہل بیت علیہم السلام ہیں۔ اللہ عزوجل ان کو ہر نجاست سے دور رکھ اور ان کو پاک رکھ"۔

(۷)۔ ابوسعید خدری ام سلمہؓ سے نقل کرتے ہیں:

جب یہ آیت نازل ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، علی، فاطمہ، حسن و حسین علیہم السلام کو بلایا، ردائے خیبری ان پر ڈالی اور فرمایا:

"یا اللہ یہ میرے اہل بیت علیہم السلام ہیں، ان سے ہر قسم کی رجس و پلیدی دور رکھ اور ان کو پاک رکھ"۔

ام سلمہؓ کہتی ہیں میں نے کہا: کیا میں ان میں نہیں ہوں؟

فرمایا: "تم خیر پر ہو"۔

(۸)۔ عطیہ ابوسعید وہ ام سلمہؓ ہمسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت ان کے گھر میں نازل ہوئی۔ وہ کہتی ہیں "میں اپنے گھر میں بیٹھی تھی اور میں نے کہا:

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اہل بیت علیہم السلام سے نہیں ہوں۔

فرمایا: "تم خیر پر ہو۔ تم میری بیویوں میں سے ہو اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر میں علی، فاطمہ، حسن، حسین علیہم السلام تھے"۔

(۹)۔ ابو دیلم کہتا ہے: امام سجاد علیہ السلام نے شامیوں میں سے کسی سے کہا:

کیا تم نے سورہ احزاب کی آیہ انما یرید اللہ نہیں پڑھی؟؟

اس نے کہا: کیا آپ ان میں سے ہیں۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔

(۱۰)۔ جلال الدین سیوطی اپنی تفسیر "الدر المنثور" جلد ۵ صفحہ ۱۹۸ میں بیس مختلف طریقوں سے روایت نقل کرتے ہیں کہ اہل بیت علیہم السلام سے منظور یہی پنجتن ہیں۔

وہ کہتا ہے: طبرانی ام سلمہؓ سے روایت کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بی بی سیدہ سلام اللہ علیہا سے فرماتے ہیں:

اپنے شوہر اور دو بیٹوں کو میرے پاس لاؤ۔

بی بی سیدہ سلام اللہ علیہا ان کو لے آئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبائے فدکی ان پر ڈالی اور اپنے ہاتھوں کو بلند کر کے فرمایا:

یا اللہ! یہ اہل محمد علیہم السلام ہیں اور دوسرے لفظوں میں فرمایا: آل محمد علیہم السلام ہیں۔

پس اپنی صلوات اور برکات کو آل محمد علیہم السلام پر قرار دے، اس طرح جس طرح آل ابراہیم علیہ السلام پر قرار دی، تمہارے لئے ہی حمد اور عظمت ہے۔

میں نے عباء کو ایک طرف سے ہٹایا تا کہ ان کے ساتھ داخل ہو جاؤں مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چادر کو میرے ہاتھوں سے کھینچا اور کہا: تم خیر پر ہو۔

اس حدیث کو احمد بن حنبل اپنی مسند کی جلد ۶ صفحہ ۳۲۳ میں لایا ہے۔

حافظ کبیر ابو القاسم حسکانی نیشابوری جو قرن پنج کے علماء میں سے تھا، اپنی کتاب "شواہد التنزیل لقواعد التفضیل" جلد ۲ صفحہ ۱۰۔۹۲ میں ۲۰۰ طریقوں سے زیادہ نقل کرتے ہیں کہ یہ آیت پنجتن علیہم السلام کی شان میں نازل ہوئی۔

مرحوم شرف الدین موسوی آملی لبنانی اپنی کتاب "الکلمۃ الغراء صفحہ ۱۲ میں فرماتے ہیں:

اے وہ جو مقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آگاہ ہو، انؐ کے پایہ حکمت و عصمت سے آشنا ہو انؐ کو قول اور فعل کو قدر بخوبی جانتے ہو۔

یا دوسری چیز سمجھتے ہو؟ کیا ام سلمہؓ کے ہاتھ سے عبا کا کھینچنا اور اس کو اندر آنے سے منع کرنا اس جلالت قدر و عظمت شان کے ساتھ اور اس کے علاوہ جو ہم نے کہا جانتے ہو؟

پس کہاں جا رہے ہو؟ اور تمہیں کہاں لے جا رہے ہیں؟

یہ قول اس رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے جو اللہ عزوجل کے نزدیک عرش پر بہت بڑا مقام رکھتا ہے اور عالم بالا میں حاکم اور امین ہے اور یہ آپ کا مددگار دیوانہ نہیں ہے

آیا اس نے بیکار میں اس کو چادر پہنائی؟ یا مذاق میں کہا (یا اللہ! یہ میرے اہل بیت علیہم السلام ہیں) آیا بیماری میں انہوںؐ نے ام سلمہؓ کے ہاتھ سے چادر کو کھینچا؟

ہر گز نہیں کیونکہ یہ وحی کے بغیر نہیں۔ ایک بہت بڑا فرشتہ تھا جس نے یہ سکھایا اور یہ کام ان سے کئی مرتبہ سرزد ہوا

یہاں تک کہ کچھ علماء نے اس بات کی طرف اشارہ دیا کہ یہ آیت چند مرتبہ نازل ہوئی لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حکمت تھی کہ لوگوں کو اس امر کی تبلیغ کریں، نصیحت میں یہ عمل کئی مرتبہ واقع ہوا۔

ایک بار ام سلمہؓ کے گھر میں آیت کے نزول کے وقت اس آیت کے اہل کی تبلیغ کے وقت۔ دوسرا بی بی سیدہ سلام اللہ علیہا کے گھر میں اور ہر مرتبہ آیت کو ان کے لئے تلاوت فرماتے تھے اور ان کو مخاطب فرماتے تھے۔

وہ اس چادر کے نیچے لوگوں سے جدا تھے تا کہ ہر شبہ کا تیر کج فکر لوگوں کے گردن پر جا کر لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کی وضاحت اور اختصاص ان پانچ لوگوں کے بارے بیان کیا۔ اس مطلب کے اعلان کے لئے اتنے راستے بیان کئے کہ اس مطلب میں لڑائی تو کوئی معنی نہیں رکھتی۔

اس آیت کے نزول کے بعد ہر روز نماز فجر کے وقت جاتے وقت بی بی سیدہ سلام اللہ علیہا کے

گھر سے گزرتے وقت فرماتے: نماز اے اہل بیت علیہم السلام۔ انما یرید اللہ۔۔۔۔۔

انس کی روایت کے مطابق[1]۔ ۶ ماہ ابن عباس کی روایت کے مطابق ۷ ماہ اور اس کام کو اتنا انجام دیا تکرار کے ساتھ کہ حق مکمل طور پر آشکار ہوگیا۔ دیکھنے والوں کیلئے صبح کی طرح نمودار ہوا۔

مرحوم شیخ زین الدین نباطی بیاضی اپنی کتاب[2] میں کہتے ہیں:

"ابن قرطہ مراصد العرفان اپنی کتاب میں ابن عباس سے نقل کرتے ہیں۔ کہتے ہیں:

ہم شاہد تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۹ ماہ کی مدت میں ہر روز نماز کے وقت علی علیہ السلام کے گھر آتے اور ان پر سلام کرتے اور اس آیت کی تلاوت کرتے اور ان کو نماز کی دعوت دیتے"۔

ثعلبی اپنی تفسیر میں ام سلمہؑ سے نقل کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر میں تھے۔ بی بی سیدہ سلام اللہ علیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے میٹھا لائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے شوہر اور دو بیٹوں (حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام) کو بلاؤ۔ بی بی سیدہ سلام اللہ علیہا ان کو لائیں۔ اس کے بعد غذا کھائی۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان پر چادر ڈالی اور فرمایا:

اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِي وَ عِتْرَتِي فَاَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَ طَهِّرْهُمْ تَطْهِيراً

یا اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں، پلیدی کو ان سے دور رکھ اور ہر آلودگی سے پاک کر۔ یہاں پر آیہ انما یرید اللہ۔۔۔۔ نازل ہوئی۔

میں نے کہا: کیا میں بھی آپؐ کے ساتھ ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟

فرمایا: انک علی خیر۔

تم خیر پر ہو (مگر اہل بیت میں نہیں ہو)۔[3]

۱۔ مسند احمد، ج ۳ ص ۲۵۹

۲۔ الصراط المستقیم، ج ۱ ص ۱۸۸

۳۔ مجمع البیان، ج ۸ ص ۳۵۷

"شان نزول آیہ تطہیر":۔

احمد بن حنبل اپنی مسند میں اعطاء بن رباح سے نقل کرتا ہے کہ ام سلمہؑ نے فرمایا:

ایک دن بی بی سیدہ سلام اللہ علیہا نے ایک طعام پکایا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے لائیں۔ اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر میں تھے۔ بی بی سیدہ سلام اللہ علیہا وہ طعام لائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے میری آنکھوں کا نور! علی علیہ السلام اور اپنے دو بچوں کو میرے پاس لاؤ تا کہ یہ غذا ہم آپس میں کھائیں، پس جب یہ حاضر ہوئے اور سب نے یہ طعام مل کر کھایا۔ جبرئیل اللہ عزوجل کی طرف سے نازل ہوا اور اس آیت کو لایا۔ انما یرید اللہ۔۔۔۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان پر چادر ڈالی اور فرمایا:

اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِي وَ عِتْرَتِي فَاَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَ طَهِّرْهُمْ تَطْهِيراً

جب میں نے یہ سنا۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! انا (معکم)! کیا میں آپؐ کے ساتھ ہوں؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انک علی خیر۔ تم میری اہل بیت علیہم السلام کا رتبہ تو نہیں رکھتی مگر میری نیک بیویوں میں ہو تم۔

اس مضمون کی خبر جو ابوالحسن اندلسی جو "صحاح ستہ" کا جامع ہے اپنی جامع میں لایا ہے۔

ابو عبداللہ بن عمران مرزبانی جو عامہ سے ہے ابوالحمراء سے روایت کرتا ہے کہ میں دس ماہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ملازم تھا۔ ہر روز دیکھتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کے وقت آتے اور اپنے ہاتھ کو امیر المومنین علیہ السلام کے دروازے پر مارتے اور فرماتے: السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ اور یہ جواب میں فرماتے: علیک السلام یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس جواب کو سنتے انما یرید اللہ۔۔۔۔ آیت کی تلاوت فرماتے۔ اس آیت کی تلاوت کے بعد اپنے مصلے کی طرف آتے اور نماز پڑھتے۔[1]

۱۔ منہج الصادقین، ج ۷، ص ۳۱۷

"روایات آیہ تطہیر کے بارے میں"

(۱)۔ ابوسعید خدری انس بن مالک و واثلۃ بن اسقع عائشہ وام سلمہؓ نے کہا ہے آیت مختص ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، علی علیہ السلام، فاطمہ سلام اللہ علیہا، حسن علیہ السلام، حسین علیہ السلام سے۔[1]

(۲)۔ ذَكَرَ أَبُو حَمْزَةَ الثُّمَالِيُّ فِي تَفْسِيرِهِ قَالَ حَدَّثَنِي شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ تَحْمِلُ حَرِيرَةً لَهَا فَقَالَ ادْعِي لِي زَوْجَكِ وَ ابْنَيْكِ فَجَاءَتْ بِهِمْ فَطَعِمُوا ثُمَّ أَلْقَى عَلَيْهِمْ كِسَاءً خَيْبَرِيّاً وَ قَالَ اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي وَ عِتْرَتِي فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَ طَهِّرْهُمْ تَطْهِيراً فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ أَنَا مَعَهُمْ فَقَالَ أَنْتِ إِلَى خَيْرٍ۔[2]

"ابوحمزہ ثمالی اپنی تفسیر میں روایت کرتے ہیں کہ شہر بن حوشب ام سلمہؓ سے میرے لئے روایت کرتے ہیں کہ فاطمہ سلام اللہ علیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف آئیں اور اپنے ساتھ حریرہ (مترجم: ایک پتلی غذا جو بالعموم آٹے یا سوجی کو گھی میں بھون کر شکر اور پانی ڈال کر بنائی جاتی ہے) لائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے شوہر علی علیہ السلام اور اپنے بیٹوں کو بلاؤ کہ وہ بھی آئیں۔ بی بی سیدہ سلام اللہ علیہا نے ان کو بلایا اور آپس میں غذا کھائی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر ان پر چادر خیبری ڈالی اور فرمایا:

(خدایا! یہ میرے اہل بیت علیہم السلام ہیں، ان سے رجس و پلیدی کو دور رکھ اور ان کو پاک رکھ)۔ اس کے بعد میں نے کہا:

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا میں بھی آپؐ کے ساتھ ہوں؟

۱۔ مجمع البیان، ج ۴ ص ۳۵۴، بحار الانوار، ج ۳۵ ص ۲۳۱

۲۔ تاویل الآیات الظاہرہ، ص ۴۴۹، تفسیر نور الثقلین، ج ۴ ص ۲۷۶

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم خیر پر ہو۔

(۳)۔ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ أُمَّ سَلَمَةَ: تَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ كَانَ فِي بَيْتِهَا - فَأَتَتْهُ فَاطِمَةُ بِبُرْمَةٍ فِيهَا خَزِيرَةٌ - فَدَخَلَتْ بِهَا عَلَيْهِ فَقَالَ: لَهَا: ادْعِي زَوْجَكِ وَ ابْنَيْكِ - فذكرت الحديث نحو ذالك فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ هَذِهِ الْآيَةَ: إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً فَأَخَذَ فَضْلَ الْكِسَاءِ فَغَشَّاهُمْ بِهِ. ثُمَّ أَخْرَجَ يَدَهُ فَأَلْوَى بِهَا إِلَى السَّمَاءِ - ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي وَ حَامَّتِي - فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَ طَهِّرْهُمْ تَطْهِيراً). قَالَتْ: فَأَدْخَلْتُ رَأْسِي فِي الْبَيْتِ - وَ قُلْتُ: أَنَا مَعَكُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: إِنَّكِ إِلَى خَيْرٍ، إِنَّكِ إِلَى خَيْرٍ۔[1]

"ام سلمہؓ کہتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر میں خیبری چادر اوڑھے سو رہے تھے بی بی سیدہ سلام اللہ علیہا ایک برتن کے ساتھ جس میں حریرہ (وضاحت گزر چکی ہے) تھا اس کو بنا کر لائیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے شوہر اور بیٹوں کو بلائیں۔ جب سب آگئے اور اس طعام سے کھایا، ام سلمہؓ کہتی ہیں میں حجرے میں تھی اور نماز پڑھ رہی تھی۔ یہ آیت نازل ہوئی "انما یرید اللہ ....." رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عباء لی اور ان سب کو عباء پہنادی اور وہ خود بھی ان کے ساتھ تھے۔ آپؐ نے اپنے ہاتھوں کو آسمان کی جانب اشارہ کر کے کہا: یہ میرے اہل بیت علیہم السلام ہیں۔ ان سے پلیدی کو دور فرما اور ان کو پاکیزہ رکھ"۔

میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں آپؐ کے ساتھ ہوں۔

فرمایا: "تم خیر پر ہو، تم خیر پر ہو"۔

۱۔ شواہد التنزیل، ج ۲ ص ۱۲۸

(۴) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ: رَسُولُ اللهِ: نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي خَمْسَةٍ: فِيَّ وَفِي عَلِيٍّ وَ حَسَنٍ وَ حُسَيْنٍ وَ فَاطِمَةَ.[1]

"ابی سعید الخدری سے نقل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

یہ آیت پنجتن علیہم السلام کے بارے نازل ہوئی۔ میں، علی، فاطمہ، حسن، اور حسین علیہم السلام کے بارے میں۔ روایات اس قدر زیادہ ہیں کہ بعض محققین اس کو متواتر مانتے ہیں۔ ان سب آیات جو ذکر ہوئیں کے مجموعے کے نتیجہ لیں گے کہ منابع اور راویان اور احادیث کہ یہ آیت پنجتن علیہم السلام کے بارے نازل ہوئی اتنی زیادہ ہیں کہ کسی بھی ایک کے لئے رد کرنے کی گنجائش نہیں بچتی خصوصاً مخالفین کے لئے۔

یہاں پر مرحوم سید شہید قاضی نور اللہ شوستری اپنی کتاب "احقاق الحق" میں ۷۰ سے زیادہ منبع اہل سنت کے منابع معروف سے جمع کرتے ہیں کہ اور منابع شیعہ کی بات کریں تو وہ ہزار سے بھی زیادہ ہیں۔[2]

(۵) فِي رِوَايَةِ أَبِي الْجَارُودِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً قَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَ ذَلِكَ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عَلِيّاً وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ثُمَّ أَلْبَسَهُمْ كِسَاءً لَهُ خَيْبَرِيّاً وَ دَخَلَ مَعَهُمْ فِيهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِيَ الَّذِينَ وَعَدْتَنِي فِيهِمْ مَا وَعَدْتَنِي اللَّهُمَّ أَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَ طَهِّرْهُمْ تَطْهِيراً فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَ أَنَا مَعَهُمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ أَبْشِرِي يَا أُمَّ سَلَمَةَ فَإِنَّكِ إِلَى خَيْرٍ

۱۔ مجمع البیان، ج ۴، ص ۳۵۷ [ر۔ک شواہد التنزیل، ج ۲، ص ۱۳۶]

۲۔ احقاق الحق، ص ۵۱۳-۵۳۱

قَالَ أَبُو الْجَارُودِ قَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: إِنَّ جُهَّالاً مِنَ النَّاسِ يَزْعُمُونَ أَنَّمَا أَرَادَ بِهَذِهِ الْآيَةِ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ وَ قَدْ كَذَبُوا وَ أَثِمُوا لَوْ عَنَى بِهَا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ لَقَالَ: لِيُذْهِبَ عَنْكُنَّ الرِّجْسَ وَ يُطَهِّرَكُنَّ تَطْهِيراً، وَ لَكَانَ الْكَلَامُ مُؤَنَّثاً كَمَا قَالَ »وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَى فِي بُيُوتِكُنَّ« »وَلَا تَبَرَّجْنَ« »لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ«.[1]

"ابوالجارود امام باقر علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے آیہ تطہیر کے بارے میں فرمایا:

یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، علی علیہ السلام، حسن علیہ السلام، حسین علیہ السلام پر ام سلمہؓ کے گھر میں نازل ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنین علیہ السلام، فاطمہ، حسن علیہ السلام، حسین علیہ السلام کو بلایا اور ان کو چادر کے نیچے بٹھایا اور خود چادر میں داخل ہوئے اس کے بعد فرمایا:

پروردگارا! یہ میرے اہل بیت علیہم السلام ہیں۔ وہی ہیں جن کے بارے میں تو نے وعدہ دیا وہ جو وعدہ دیا۔ پروردگارا! رجس و پلیدی کو ان سے دور رکھ اور ان کو پاکیزہ رکھ۔

اسی حال میں کہ آیت نازل ہوئی ام سلمہؓ نے کہا: میں آپؐ کے ساتھ ہوں؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ تم خیر اور نیکی کے راستے پر ہو۔

اس کے بعد ابوالجارود کہتا ہے کہ زید بن علی علیہ السلام نے فرمایا: کچھ ان لوگوں میں سے کچھ جاہل (سنی) قائل ہیں کہ یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویوں کے متعلق نازل ہوئی ہے، جھوٹ بولتے ہیں اور صراط مستقیم سے گمراہ ہو گئے ہیں کیونکہ اگر اللہ کا ارادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویاں ہوتا تو فرماتا:

لِيُذْهِبَ عَنْكُنَّ الرِّجْسَ وَ يُطَهِّرَكُنَّ تَطْهِيراً.

یعنی لازماً کلام کو مؤنث کی صورت میں لاتا۔ اسی طرح جس طرح بعد والی آیتوں میں فرمایا:

»وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَى فِي بُيُوتِكُنَّ« »وَلَا تَبَرَّجْنَ« »لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ«.

۱۔ بحار الانوار، ج ۳۵، ص ۲۰۷

(۶)۔ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: أَتَيْتُ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لِأُسَلِّمَ عَلَيْهَا فَقُلْتُ أَمَا رَأَيْتِ هٰذِهِ الْآيَةَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ - إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً قَالَتْ أَنَا وَ رَسُولُ اللّٰهِ عَلَى مَنَامَةٍ لَنَا تَحْتَ كِسَاءٍ خَيْبَرِيٍّ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَ مَعَهَا الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَقَالَ أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ قَالَتْ فِي الْبَيْتِ قَالَ فَاذْهَبِي فَادْعِيهِ قَالَتْ فَدَعَتْهُ فَأَخَذَ الْكِسَاءَ مِنْ تَحْتِنَا فَعَطَفَهُ فَأَخَذَ جَمِيعَهُ بِيَدِهِ فَقَالَ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَ طَهِّرْهُمْ تَطْهِيراً وَ أَنَا جَالِسَةٌ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي فَأَنَا قَالَ إِنَّكِ عَلَى خَيْرٍ وَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي النَّبِيِّ وَ عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ وَ التَّحِيَّةُ وَ الْإِكْرَامُ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ ۔[1]

"شہر بن حوشب سے روایت ہے کہ ام سلمہؓ رسول اللہ ﷺ کی بیوی کے پاس آیا تا کہ اس پر سلام کروں، اسے کہا:

یا ام المومنین! إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً کے بارے میرے لئے کچھ بیان کریں۔

کہا: میں اور رسول اللہ ﷺ عبائے خیبری پر تھے کہ فاطمہ سلام اللہ علیہا حریرہ کے ساتھ حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام کے ساتھ آئیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے چچا کا بیٹا کہاں ہے؟ فرمایا: گھر۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اس کو لے آؤ۔

ام سلمہؓ نے کہا: جب فاطمہ سلام اللہ علیہا نے علی علیہ السلام کو بلایا، رسول اللہ ﷺ نے چادر کو ہمارے نیچے سے اٹھایا اور ان کے اوپر ڈالی اور چادر کے اطراف اپنے ہاتھ میں لئے

[1] تفسیر فرات، ص ۳۳۲، بحار الانوار ج ۳۵ ص ۲۱۳

اس کے بعد فرمایا: خدایا! یہ میرے اہل بیت علیہم السلام ہیں۔ پلیدی کو ان سے دور رکھنا اور ان کو پاک رکھنا۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے بیٹھی تھی عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ میں کیا۔۔۔؟

فرمایا: تم خیر کے راستے پر ہو۔

اور یہ آیت شان رسول ﷺ، علی علیہ السلام، فاطمہ سلام اللہ علیہا، وحسن علیہ السلام وحسین علیہ السلام میں ہوئی ہے۔ انؑ پر درود، سلام، تحیت، رحمت، برکات خدا ہوں۔

(۷)۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فِي الْبَيْتِ فَقَالَتِ الْخَادِمُ هٰذَا عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ قَائِمِينَ بِالسُّدَّةِ فَقَالَ قُومِي تَنَحَّيْ لِي عَنْ أَهْلِ بَيْتِي فَقُمْتُ فَجَلَسْتُ فِي نَاحِيَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا فَقَبَّلَ فَاطِمَةَ وَ اعْتَنَقَهَا وَ قَبَّلَ عَلِيّاً وَ اعْتَنَقَهُ وَ ضَمَّ إِلَيْهِ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ صَبِيَّيْنِ صَغِيرَيْنِ ثُمَّ أَغْدَفَ عَلَيْهِمْ خَمِيصَةً سَوْدَاءَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ إِلَيْكَ لَا إِلَى النَّارِ فَقُلْتُ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَ أَنْتِ عَلَى خَيْرٍ ۔[1]

"ام سلمہ نقل کرتی ہیں کہ ایک دن رسول ﷺ میرے گھر میں تھے کہ خادم نے کہا: علی علیہ السلام اور فاطمہ سلام اللہ علیہا گھر کے دروازے پر ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے ام سلمہ! دور ہو جاؤ اور مجھے اہل بیت علیہم السلام کے ساتھ اکیلا چھوڑ و۔ ام سلمہ نے کہا: میں اٹھی اور اس کمرے سے تھوڑا دور ہوئی۔

اور علی علیہ السلام، فاطمہ سلام اللہ علیہا، حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام اندر آئے۔ حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام اس زمانے میں بچے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے دونوں کو اپنی گود میں بٹھایا۔ ایک ہاتھ علی علیہ السلام کو دیا اور ایک ہاتھ بی بی سیدہ سلام اللہ علیہا کو۔ پھر ان میں سے ہر ایک کو بوسہ دیا اور پھر ایک کالا کپڑا ان کو پہنایا اور فرمایا: خدایا! یہ میرے اہل بیت علیہم السلام ہیں اور مجھے اپنی رحمت تک پہنچا جو کہ جنت ہے اور جہنم سے دور کر۔

[1] تفسیر فرات، ص ۳۳۳، بحار الانوار، ج ۳۷ ص ۳۶

میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے بھی داخل کیجیے۔

فرمایا: تم میری اہل بیت علیہم السلام سے نہیں ہو مگر خیر پر ہو۔

(۸). قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ أَ لِي وَ لِأَهْلِي وَ وُلْدِي آيَةُ التَّطْهِيرِ مِنَ الرِّجْسِ أَمْ لَكَ وَلِأَهْلِ بَيْتِكَ قَالَ بَلْ لَكَ وَلِأَهْلِ بَيْتِكَ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ أَنَا صَاحِبُ دَعْوَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ أَهْلِي وَ وُلْدِي يَوْمَ الْكِسَاءِ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلِي إِلَيْكَ لَا إِلَى النَّارِ أَمْ أَنْتَ قَالَ بَلْ أَنْتَ وَأَهْلُ بَيْتِكَ ۔[1]

"کتاب خصال" میں امیر المومنین علیہ السلام کے احتجاج ابوبکر میں بہت آیا ہے۔ علی علیہ السلام نے کہا: تمہیں اللہ عزوجل کی قسم! آیہ تطہیر آلودگی سے دوری میرے بچوں کے بارے میں نازل ہوئی یا تیرے خاندان کے بارے؟

ابوبکر نے کہا: تمہارے اور تمہارے خاندان کے لئے۔

علی علیہ السلام نے کہا: کساء کے نیچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے اور میرے اہل بیت علیہم السلام کے لئے دعا کی کہ یہ میرے اہل بیت علیہم السلام ہیں۔ میرے لئے کی یا تیرے لئے؟ کہا: آپ کے اور آپ کے اہل بیت علیہم السلام کے لئے"۔

(۹). فی کتاب اکمال الدین و تمام نعمه باسناده الی سلیم بن قیس هلالی عن امیر المومنین انه قال فی اثناء کلام له فی جمع من المهاجرین و الانصار فی المسجد ایام خلافة عثمان أَيُّهَا النَّاسُ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَنْزَلَ فِي كِتَابِهِ إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً فَجَمَعَنِي وَ فَاطِمَةَ وَ ابْنَيَّ حَسَناً وَ حُسَيْناً ثُمَّ أَلْقَى عَلَيْنَا كِسَاءً وَ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي وَ لَحْمِي يُؤْلِمُنِي مَا يُؤْلِمُهُمْ وَ يَجْرَحُنِي مَا يَجْرَحُهُمْ فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَ طَهِّرْهُمْ تَطْهِيراً فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ أَنْتِ عَلَى خَيْرٍ إِنَّمَا أُنْزِلَتْ فِيَّ وَ فِي

۱۔ خصال، ج ۲ ص ۵۵۰، احتجاج، ج ۱ ص ۱۱۹، بحار الانوار، ج ۹ ص ۲۹

أَخِي عَلِيٍّ وَ فِي ابْنَيَّ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ وَ فِي تِسْعَةٍ مِنْ وُلْدِ ابْنِي الْحُسَيْنِ خَاصَّةً لَيْسَ مَعَنَا فِيهَا أَحَدٌ غَيْرُنَا فَقَالُوا كُلُّهُمْ نَشْهَدُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْنَا بِذٰلِكَ فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَحَدَّثَنَا كَمَا حَدَّثَتْنَا أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ۔[1]

"سلیم بن قیس ہلالی امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں:

ایام حکومت خلافت امیر المومنین علیہ السلام تھے۔ انصار و مہاجر کے مجمع کے درمیان فرمایا:

اے لوگو! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ عزوجل اپنی کتاب میں فرماتا ہے:

بیشک اللہ عزوجل نے ارادہ کیا کہ آپ اہل بیت سے رجس و پلیدی کو دور کرے۔ آپ کو پاک و پاکیزہ کرے۔ پس فاطمہ سلام اللہ علیہا، اپنے دو بیٹے حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام کو چادر کے نیچے جمع کیا اور کہا: خدایا! یہ افراد میرے اہل بیت علیہم السلام ہیں۔ ان کا گوشت میرا گوشت ہے، وہ مجھے غم دیتا ہے جو ان کو غم دے، جو ان کو ناراحت کرے اس نے مجھے ناراحت کیا، پس رجس و پلیدی کو ان سے دور کر، ان کو پاکیزہ کر۔

ام سلمہ نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں بھی ان کے ساتھ ہوں؟

فرمایا: تم خیر پر ہو لیکن اہل بیت علیہم السلام سے نہیں ہو۔

بیشک یہ آیت میرے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، میرے بھائی علی علیہ السلام، فاطمہ سلام اللہ علیہا، حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام اور حسین علیہ السلام کے ۹ بیٹوں علیہم السلام کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور ہمارے علاوہ اہل بیت علیہم السلام میں کوئی شامل نہیں ہوسکتا۔

سب نے کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ ام سلمہ نے ہمارے لئے روایت کی اور ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی طرح جس طرح ام سلمہ نے بیان کیا ہمیں خبر دی"۔[2]

(۱۰). علل الشرائع:[1] أَبِي، عَنْ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَمَّا مَنَعَ

۱۔ کتاب سلیم، ج ۲ ص ۶۴۳

۲۔ کمال الدین وتمام النعمه، ج ۱ ص ۲۷۸، تفسیر نور الثقلین ج ۴ ص ۲۷۲

12

أَبُو بَكْرٍ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَدَكاً وَ أَخْرَجَ وَكِيلَهَا، جَاءَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى الْمَسْجِدِ، وَ أَبُو بَكْرٍ جَالِسٌ وَ حَوْلَهُ الْمُهَاجِرُونَ وَ الْأَنْصَارُ. فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ! لِمَ مَنَعْتَ فَاطِمَةَ مَا جَعَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لَهَا وَ وَكِيلُهَا فِيهِ مُنْذُ سِنِينَ؟! فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذَا فَيْءٌ لِلْمُسْلِمِينَ، فَإِنْ أَتَتْ بِشُهُودٍ عُدُولٍ، وَ إِلَّا فَلَا حَقَّ لَهَا فِيهِ. قَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ! تَحْكُمُ فِينَا بِخِلَافِ مَا تَحْكُمُ فِي الْمُسْلِمِينَ؟! قَالَ: لَا. قَالَ: أَخْبِرْنِي لَوْ كَانَ فِي يَدِ الْمُسْلِمِينَ شَيْءٌ فَادَّعَيْتُ أَنَا فِيهِ، مَنْ كُنْتَ تَسْأَلُ الْبَيِّنَةَ؟ قَالَ: إِيَّاكَ كُنْتُ أَسْأَلُ. قَالَ: فَإِذَا كَانَ فِي يَدِي شَيْءٌ فَادَّعَى فِيهِ الْمُسْلِمُونَ، تَسْأَلُنِي فِيهِ الْبَيِّنَةَ؟ قَالَ: فَسَكَتَ أَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ عُمَرُ: هَذَا فَيْءٌ لِلْمُسْلِمِينَ، وَ لَسْنَا مِنْ خُصُومَتِكَ فِي شَيْءٍ. فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِأَبِي بَكْرٍ: يَا أَبَا بَكْرٍ! تُقِرُّ بِالْقُرْآنِ؟ قَالَ: بَلَى. قَالَ: أَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ: إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً فِينَا أَوْ فِي غَيْرِنَا نَزَلَتْ؟ قَالَ: فِيكُمْ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِي لَوْ أَنَّ شَاهِدَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ شَهِدَا عَلَى فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِفَاحِشَةٍ مَا كُنْتَ صَانِعاً؟ قَالَ: كُنْتُ أُقِيمُ عَلَيْهَا الْحَدَّ كَمَا أُقِيمُ عَلَى نِسَاءِ الْمُسْلِمِينَ!!! قَالَ: كُنْتَ إِذاً عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْكَافِرِينَ. قَالَ: وَ لِمَ؟ قَالَ: لِأَنَّكَ كُنْتَ تَرُدُّ شَهَادَةَ اللَّهِ وَ تَقْبَلُ شَهَادَةَ غَيْرِهِ، لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَدْ شَهِدَ لَهَا بِالطَّهَارَةِ، فَإِذَا رَدَدْتَ شَهَادَةَ اللَّهِ وَ قَبِلْتَ شَهَادَةَ غَيْرِهِ كُنْتَ عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْكَافِرِينَ. قَالَ: فَبَكَى النَّاسُ، وَ تَفَرَّقُوا، وَ دَمْدَمُوا۔[1]

"امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب ابوبکر نے فدک کو بی بی سیدہ سلام اللہ علیہا سے منع کیا اور ان کے وکیلوں کو باہر نکالا تو امیر المومنین علیہ السلام مسجد میں آئے، ابوبکر کہ بیٹھا

۱۔ علل الشرائع، ج۱ص۱۹۱، بحارالانوار، ج۲۹ص۱۲۴ تفسیر نورالثقلین، ج۴ص۲۷۲

تھا اس حال میں کہ مہاجر وانصار اس کے اردگرد تھے۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: اے ابوبکر! کس لئے فاطمہ سلام اللہ علیہا کا مال جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے لئے قرار دیا منع کیا اور ان کے وکیلوں کو جو سالوں سے ادھر تھے ان کو نکالا؟

ابوبکر نے جواب دیا: یہ ملکیت فیٔ اور غنیمت تھے جس کا تعلق سب مسلمانوں کے ساتھ ہے۔ ہاں اب بھی اگر آپ کے پاس گواہ شاہد ہیں تو یہ مال فاطمہ سلام اللہ علیہا کا ہے۔ اگر نہیں تو ان کا اس مال میں کوئی حق نہیں۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: کیا ہمارے بارے میں جو مسلمانوں کے بارے میں فیصلہ کیا اس کے خلاف کر رہے ہو؟

ابوبکر نے کہا: نہیں۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: اگر یہ مال مسلمانوں کے ہاتھ میں ہو اور میں دعویٰ کروں یہ میرا مال ہے کس سے گواہ مانگو گے؟

ابوبکر نے کہا: آپ سے۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: اگر مال میرے ہاتھ میں ہو اور مسلمان دعویٰ کریں پھر کس سے گواہ مانگو گے؟۔

ابوبکر چپ ہوگیا۔ اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا کہ جواب دے۔

عمر نے کہا: یہ مال فیٔ اور غنیمت مسلمان تھا۔ ہم آپ سے کوئی دشمنی اور کینہ نہیں رکھتے۔

امیر المومنین علیہ السلام نے ابوبکر سے فرمایا: قرآن کا اقرار کرتے ہو؟

ابوبکر نے کہا: ہاں اقرار کرتا ہوں۔

امیر المومنین علیہ السلام نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً.

اور پوچھا: کیا یہ ہماری شان میں نازل ہوئی یا کسی غیر کے بارے میں نازل ہوئی؟

ابوبکر نے کہا: آپ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: مسلمانوں میں سے دو لوگ گواہی دیں فاطمہ سلام اللہ علیہا (نعوذ باللہ) فحشا کی مرتکب ہوئی کیا کروگے؟

ابوبکر نے جواب دیا: اس پر حد جاری کروں گا۔ اسی طرح جس طرح دوسری عورتوں پر حد جاری کروں گا۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: اس صورت میں اللہ عزوجل کے نزدیک کافر ہوگے۔

ابوبکر نے پوچھا: وہ کیوں؟

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: اس وجہ سے کہ تم نے اللہ عزوجل کی گواہی کو رد کیا اور کسی غیر کی شہادت کو قبول کیا کیونکہ اللہ عزوجل نے اس مستور کی طہارت کی گواہی دی ہے۔ جب تم نے اللہ عزوجل کی شہادت کو رد کردیا اور غیر کی شہادت کو قبول کیا اللہ عزوجل کے نزدیک کافر ہو۔

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: لوگ رونے لگے اور متفرق ہوگئے، محزون ہوئے"۔

(۱۱)۔ فِي كِتَابِ عِلَلِ الشَّرَائِعِ بِإِسْنَادِهِ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَانِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا عَنَى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِقَوْلِهِ تَعَالَى »يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً« قَالَ: نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ وَ فَاطِمَةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ. فَلَمَّا قَبَضَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ الْحَسَنُ ثُمَّ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ. ثُمَّ وَقَعَ تَأْوِيلُ هَذِهِ الْآيَةِ: »وَ أُولُوا الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ« وَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ. ثُمَّ جَرَتْ فِي الْأَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِهِ الْأَوْصِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ. فَطَاعَتُهُمْ طَاعَةُ اللَّهِ وَ مَعْصِيَتُهُمْ مَعْصِيَةُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ.[1]

[1]۔ علل الشرائع، ج ۱ ص ۶۶۵ تفسیر نور الثقلین، ج ۴ ص ۲۷۳

"عبد الرحمن بن کثیر نقل کرتا ہے کہ امام صادق علیہ السلام کے محضر میں حاضر تھا۔ عرض کیا: اللہ عزوجل کی اس آیت سے کیا مراد ہے؟۔

"انما يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً"۔

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: یہ آیت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، امیر المومنین علیہ السلام، حسن علیہ السلام وحسین علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح قبض ہوئی۔ انؑ کے بعد امیر المومنین علیہ السلام، ان کے بعد حسن علیہ السلام، ان کے بعد حسین علیہ السلام ان کی جگہ پر قرار پائے۔ اس کے بعد اس آیت کی تاویل کو ملایا۔

وَ أُولُوا الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ۔

کتاب اللہ میں بعض ارحام بعض سے افضل قرار پائے یعنی حضرت علی بن الحسین علیہ السلام اپنے والد کے بعد امام ہوئے اور اس کے بعد ان کی اولاد (امام سجاد علیہ السلام) میں جاری ہوئی۔ پس ان کی اطاعت اللہ عزوجل کی اطاعت اور ان کی نافرمانی اللہ عزوجل کی نافرمانی قرار پائی"۔

(۱۲)۔ معاني الأخبار، أَبِي وَ ابْنُ الْوَلِيدِ مَعاً عَنِ الْحِمْيَرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي الْخَطَّابِ عَنْ نَضْرِ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الْغَفَّارِ الْجَازِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ: إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً قَالَ الرِّجْسُ هُوَ الشَّكُّ.[1]

"معانی الاخبار میں آیا ہے کہ صادق علیہ السلام نے آیہ تطہیر کے ذیل میں فرمایا: اس پلیدی سے مراد شک ہے"۔

(۱۳)۔ قَوْلِهِ: إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً يَعْنِي الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَ وَلَايَتَهُمْ مَنْ

[1]۔ معانی الاخبار، ص ۱۳۸، بحار الانوار، ج ۳۵ ص ۲۰۸ تفسیر نور الثقلین، ج ۴ ص ۲۷۳

دَخَلَ فِيهَا دَخَلَ فِي بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ [1]

"امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: آیہ تطہیر سے مراد آئمہ ہدیٰ علیہم السلام اور ان کی ولایت ہے جو ان کی ولایت میں داخل ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر میں داخل ہوا"۔

(۱۴) عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ وَقَدْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْآيَةُ - إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ يَا عَلِيُّ هٰذِهِ الْآيَةُ نَزَلَتْ فِيكَ وَفِي سِبْطَيَّ وَالْأَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَمِ الْأَئِمَّةُ بَعْدَكَ قَالَ أَنْتَ يَا عَلِيُّ ثُمَّ ابْنَاكَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَبَعْدَ الْحُسَيْنِ عَلِيٌّ ابْنُهُ وَبَعْدَ عَلِيٍّ مُحَمَّدٌ ابْنُهُ وَبَعْدَ مُحَمَّدٍ جَعْفَرٌ ابْنُهُ وَبَعْدَ جَعْفَرٍ مُوسَى ابْنُهُ وَبَعْدَ مُوسَى عَلِيٌّ ابْنُهُ وَبَعْدَ عَلِيٍّ مُحَمَّدٌ ابْنُهُ وَبَعْدَ مُحَمَّدٍ عَلِيٌّ ابْنُهُ وَبَعْدَ عَلِيٍّ الْحَسَنُ ابْنُهُ وَبَعْدَ الْحَسَنِ ابْنُهُ الْحُجَّةُ مِنْ وُلْدِ الْحَسَنِ هٰكَذَا وَجَدْتُ أَسَامِيَهُمْ مَكْتُوبَةً عَلَى سَاقِ الْعَرْشِ فَسَأَلْتُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هُمُ الْأَئِمَّةُ بَعْدَكَ مُطَهَّرُونَ مَعْصُومُونَ وَأَعْدَاؤُهُمْ مَلْعُونُونَ [2]

"امام حسین علیہ السلام فرماتے ہیں:

ہم ام سلمہؓ کے گھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئے اور آیہ تطہیر نازل ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یاعلی علیہ السلام! یہ آیت آپ کے اور آپ کے دو بیٹوں کے حق میں اور امام حسین علیہ السلام کی اولاد سے جو آئمہ علیہم السلام ہیں ان کے حق میں نازل ہوئی۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کے بعد کتنے امام ہوں گے؟

فرمایا: آپ یاعلی علیہ السلام! اس کے بعد آپ کا بیٹا حسن علیہ السلام، اس کے بعد حسین علیہ السلام، اس

1۔ کافی، ج ۱ ص ۴۲۳؛ تفسیر البرہان، ج ۶ ص ۲۵۳، بحار الانوار، ج ۲۳ ص ۳۳۰

2۔ تفسیر البرہان، ج ۶ ص ۲۵۵، بحار الانوار، ج ۳۶ ص ۳۳۷

کے بعد علی ابن الحسین علیہ السلام، اس کے بعد محمد بن علی علیہ السلام، اس کے بعد جعفر بن محمد علیہ السلام، اس کے موسیٰ ابن جعفر علیہ السلام، اس کے علی ابن الموسیٰ علیہ السلام، اس کے بعد محمد بن علی علیہ السلام، اس کے بعد علی ابن محمد علیہ السلام، اس کے بعد حسن ابن علی علیہ السلام، اس کے بعد ان کا بیٹا حجۃ اللہ علیہ السلام جو حسین علیہ السلام کی اولاد سے ہوگا۔

میں نے ان کے نام عرش کے پایہ میں دیکھے اسی صورت میں لکھے ہوئے تھے۔ اس کے بعد اللہ عزوجل سے پوچھا: یہ کون ہیں؟ جواب آیا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ تیرے بعد آئمہ ہدیٰ علیہم السلام ہیں۔ جو پاک اور معصوم ہیں اور ان کے دشمن ملعون ہیں"۔

(۱۵) عَنْ مَكْحُولٍ، قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): «لَقَدْ عَلِمَ الْمُسْتَحْفَظُونَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ) أَنَّهُ لَيْسَ فِيهِمْ رَجُلٌ لَهُ مَنْقَبَةٌ إِلَّا وَقَدْ شَرِكْتُهُ فِيهَا، وَفَضَلْتُهُ، وَلِي سَبْعُونَ مَنْقَبَةً لَمْ يَشْرَكْنِي فِيهَا أَحَدٌ مِنْهُمْ». قُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَأَخْبِرْنِي بِهِنَّ. فَذَكَرَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) الْمَنَاقِبَ، إِلَى أَنْ قَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): «وَأَمَّا السَّبْعُونَ: فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ) نَامَ، وَنَوَّمَنِي، وَزَوْجَتِي فَاطِمَةَ، وَابْنَيَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ، وَأَلْقَى عَلَيْنَا عَبَاءَةً قَطَوَانِيَّةً، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِينَا: إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً وَقَالَ جَبْرَئِيلُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): أَنَا مِنْكُمْ يَا مُحَمَّدُ، فَكَانَ سَادِسُنَا جَبْرَئِيلَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)» [1]

"مکحول کہتا ہے: امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:

اصحاب پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو اصحاب دین کی حفاظت کرنے والے ہیں وہ جانتے ہیں کہ ان کے درمیان کوئی بھی نہیں جو کوئی فضائل ومناقب رکھتا ہو اور میں اس میں شریک نہ ہوں اور شرکت میں بھی ان پر افضلیت رکھتا ہوں گا، لیکن مجھے ۷۰

1۔ تفسیر البرہان، ج ۶ ص ۲۶۰

فضیلتیں ایسی ملی جن میں کوئی بھی میرا شریک نہیں۔

میں نے عرض کیا: مولا ان فضیلتوں سے مجھے آگاہ کریں۔

امیر المومنین علیہ السلام نے بیان کرنا شروع کیں یہاں تک کہ ٧٠ بیان کیں ان میں سے آخری یہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوئے ہوئے تھے، مجھے میری ہمسر فاطمہ سلام اللہ علیہا اور میرے دو بیٹے کو سلایا عبائے قطوانی ہمیں اوڑھائی۔ اس کے بعد آیہ تطہیر نازل ہوئی۔ بیشک اللہ عزوجل کی چاہت ہے کہ فقط آپؑ سے نجاست و پلیدی کو دور کرے اور کاملاً پاک کرے۔ جبرئیل نے عرض کیا: یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں بھی آپؐ کے ساتھ ہوں۔ پس چھٹا جبرئیل ہوا"۔

(١٦). قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ فَضَّلَنَا أَهْلَ اَلْبَيْتِ وَ كَيْفَ لاَ يَكُونُ كَذٰلِكَ وَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ إِنَّمَا يُرِيدُ اَللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ اَلرِّجْسَ أَهْلَ اَلْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً فَقَدْ طَهَّرَنَا اَللَّهُ مِنَ اَلْفَوَاحِشِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ فَنَحْنُ عَلَى مِنْهَاجِ اَلْحَقِّ.[1]

"امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: اللہ عزوجل نے ہم اہل بیت علیہم السلام کو فضیلت بخشی ہے اور کیوں نہ ہوا ایسا اس کے ساتھ کہ اللہ عزوجل اس آیت میں فرماتا ہے:

إِنَّمَا يُرِيدُ اَللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ اَلرِّجْسَ أَهْلَ اَلْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً

اللہ عزوجل نے ہمیں تطہیر کیا اور رجس اور نجاستوں سے دور کیا، پھر وہ نجاستیں ظاہر ہوں یا باطنی، ہم راہ حق پر ہیں"۔

(١٧). عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: نَزَلَتْ هَذِهِ اَلْآيَةُ فِي بَيْتِي وَ فِي اَلْبَيْتِ سَبْعَةٌ جَبْرَائِيلُ وَ مِيكَائِيلُ وَ رَسُولُ اَللَّهِ وَ عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ وَ اَلْحَسَنُ وَ اَلْحُسَيْنُ صَلَوَاتُ اَللَّهِ عَلَيْهِمْ وَ قَالَتْ وَ كُنْتُ عَلَى اَلْبَابِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اَللَّهِ أَ لَسْتُ مِنْ أَهْلِ اَلْبَيْتِ قَالَ إِنَّكِ

[1]۔ تاویل الآیات الظاہرہ، ج ٢ ص ٥٨ ح ٢٢ تفسیر البرہان، ج ٦ ص ٢٦١

إِلَى خَيْرٍ إِنَّكِ مِنْ أَزْوَاجِ اَلنَّبِيِّ وَ مَا قَالَ إِنَّكِ مِنْ أَهْلِ اَلْبَيْتِ.[1]

"ام سلمہ کہتی ہیں سورہ احزاب کی آیت ٣٣ میرے گھر میں نازل ہوئی اور میرے گھر میں ٧ لوگ تھے۔ جبرئیل، میکائیل و علی علیہ السلام و فاطمہ سلام اللہ علیہا و حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام۔ میں بھی گھر کے دروازے پر تھی۔

میں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں اہل بیت علیہم السلام سے نہیں۔

فرمایا: تم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویوں میں سے ہو۔ یہ نہیں فرمایا: میرے اہل بیت علیہم السلام سے ہو"۔

(١٨). عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَأْتِينَا كُلَّ غَدَاةٍ فَيَقُولُ اَلصَّلاَةَ يَرْحَمُكُمُ اَللهُ اَلصَّلاَةَ إِنَّمَا يُرِيدُ اَللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ اَلرِّجْسَ أَهْلَ اَلْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرا.[2]

(١٩). عَنْ أَبِي اَلْحَمْرَاءِ، قَالَ: شَهِدْتُ اَلنَّبِيَّ (صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ) أَرْبَعِينَ صَبَاحاً يَجِيءُ إِلَى بَابِ عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ (عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ). فَيَأْخُذُ بِعِضَادَتَيِ اَلْبَابِ، ثُمَّ يَقُولُ: »اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ اَلْبَيْتِ وَ رَحْمَةُ اَللَّهِ. اَلصَّلاَةَ، يَرْحَمُكُمُ اَللَّهُ إِنَّمَا يُرِيدُ اَللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ اَلرِّجْسَ أَهْلَ اَلْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً «.[3]

(٢٠). عَنْ أَبِي سَعِيدٍ اَلْخُدْرِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ جَاءَ إِلَى بَابِ عَلِيٍّ أَرْبَعِينَ صَبَاحاً - بَعْدَ مَا دَخَلَ عَلَى فَاطِمَةَ فَقَالَ: اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ اَلْبَيْتِ وَ رَحْمَةُ اَللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ - اَلصَّلاَةَ يَرْحَمُكُمُ اَللَّهُ إِنَّمَا يُرِيدُ اَللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ اَلرِّجْسَ أَهْلَ اَلْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً.[4]

(٢١). عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَسُولَ اَللَّهِ (صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ) كَانَ يَمُرُّ بِبَابِ فَاطِمَةَ، إِذَا خَرَجَ إِلَى صَلاَةِ اَلْفَجْرِ، حِينَ نَزَلَتْ هَذِهِ اَلْآيَةُ. قَرِيباً

[1]۔ امالی، شیخ صدوق، ص ٤٧٢، بحار الانوار، ج ٣٥ ص ٢١٤، ج ٢٥ ص ٢٠٩

[2]۔ امالی، شیخ مفید، ص ٣١٨، تفسیر البرہان، ج ٦ ص ٢٦١

[3]۔ تفسیر البرہان، ج ٦ ص ٢٦٣

[4]۔ مناقب خوارزمی، ص ٢٣، تفسیر البرہان، ج ٦ ص ٢٨٣

مِنْ سِتَّةِ أَشْهُرٍ، يَقُولُ: »اَلصَّلاَةَ، يَا أَهْلَ اَلْبَيْتِ إِنَّمَا يُرِيدُ اَللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ اَلرِّجْسَ أَهْلَ اَلْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً[1]

(۲۲)۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ اَلْخُدْرِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَ قَوْلُهُ: وَ أْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلاَةِ، كَانَ رَسُولُ اَللَّهِ (صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ) يَأْتِي بَابَ فَاطِمَةَ وَ عَلِيٍّ (عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ) تِسْعَةَ أَشْهُرٍ، فِي كُلِّ صَلاَةٍ، فَيَقُولُ: »اَلصَّلاَةَ، يَرْحَمُكُمُ اَللَّهُ إِنَّمَا يُرِيدُ اَللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ اَلرِّجْسَ أَهْلَ اَلْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً«[2]

"ان تمام آیات میں ایک ہی بیان ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر روز نماز کے وقت ہمارے گھر آتے، آیہ تطہیر کو ہمارے لئے تلاوت فرماتے۔

ابی الحمراء اور ابی سعید الخدری کہتے ہیں ۴۰ دن، البتہ ابو سعید خدری کی دوسری روایت میں ۹ ماہ کہتا ہے اور انس بن مالک ۶ ماہ"۔

(۲۳)۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ اَلنَّبِيِّ (صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ) أَنَّهَا قَالَتْ: نَزَلَتْ هَذِهِ اَلْآيَةُ فِي بَيْتِهَا : إِنَّمَا يُرِيدُ اَللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ اَلرِّجْسَ أَهْلَ اَلْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً ، أَمَرَنِي رَسُولُ اَللَّهِ (صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ) أَنْ أُرْسِلَ إِلَى عَلِيٍّ، وَ فَاطِمَةَ، وَ اَلْحَسَنِ، وَ اَلْحُسَيْنِ (عَلَيْهِمُ اَلسَّلاَمُ)، فَلَمَّا أَتَوْهُ اِعْتَنَقَ عَلِيّاً (عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ) بِيَمِينِهِ، وَ اَلْحَسَنَ (عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ) بِشِمَالِهِ، وَ اَلْحُسَيْنَ (عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ) عَلَى بَطْنِهِ، وَ فَاطِمَةَ (عَلَيْهَا اَلسَّلاَمُ)، عِنْدَ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: »اَللَّهُمَّ، هَؤُلاَءِ أَهْلِي، وَ عِتْرَتِي فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ اَلرِّجْسَ، وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيراً«. قَالَهَا ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، قُلْتُ: فَأَنَا يَا رَسُولَ اَللَّهِ فَقَالَ: »إِنَّكِ إِلَى خَيْرٍ إِنْ شَاءَ اَللَّهُ«[3]

۱۔ تفسیر ثعلبی (مخطوط) تفسیر البرہان، ج ۴ ص ۲۸۴
۲۔ مناقب خوارزمی، ص ۲۳ تفسیر البرہان، ج ۶ ص ۲۸۵
۳۔ تفسیر البرہان، ج ۶ ص ۲۸۵

"ام سلمہ بیان کرتی ہیں کہ جب سورہ احزاب کی آیت ۳۳ نازل ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے حکم دیا: علی علیہ السلام، فاطمہ سلام اللہ علیہا، حسن علیہ السلام، حسین علیہ السلام کو بلاؤں تا کہ وہ حاضر ہوں۔ جب سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں پہنچ گئے۔ علی علیہ السلام کو اپنے دائیں طرف، حسن علیہ السلام کو بائیں طرف، حسین علیہ السلام کو سینے پر اپنی گود میں اور بی بی سیدہ سلام اللہ علیہا کو اپنے پاؤں کے سامنے بٹھایا اور اس وقت ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کیا اور فرمایا:

اَللَّهُمَّ، هَؤُلاَءِ أَهْلِي، وَ عِتْرَتِي فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ اَلرِّجْسَ وَ طَهِّرْهُمْ تَطْهِيرا۔[1]

خدایا! یہ میرے اہل عترت ہیں، ناپاکی پلیدی کو ان سے زائل فرما اور ان کو مطہر رکھ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ اس دعا کا تکرار کیا۔

ام سلمہ کہتی ہیں: میں نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا میں بھی اہل بیت علیہم السلام سے ہوں؟۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم خیر پر ہو لیکن اہل بیت علیہم السلام سے نہیں"۔

(۲۴)۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: نَزَلَتْ هَذِهِ اَلْآيَةُ فِي بَيْتِي وَ فِي يَوْمِي، كَانَ رَسُولُ اَللَّهِ (صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ) عِنْدِي فَدَعَا عَلِيّاً وَ فَاطِمَةَ وَ اَلْحَسَنَ وَ اَلْحُسَيْنَ (عَلَيْهِمُ اَلسَّلاَمُ) وَ جَاءَ جَبْرَئِيلُ (عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ) فَمَدَّ عَلَيْهِمْ كِسَاءً فَدَكِيّاً، ثُمَّ قَالَ: اَللَّهُمَّ هَؤُلاَءِ أَهْلُ بَيْتِي ، اَللَّهُمَّ أَذْهِبْ عَنْهُمُ اَلرِّجْسَ وَ طَهِّرْهُمْ تَطْهِيراً. قَالَ جَبْرَئِيلُ: وَ أَنَا مِنْكُمْ يَا مُحَمَّدُ. فَقَالَ اَلنَّبِيُّ (صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ) : وَ أَنْتَ مِنَّا يَا جَبْرَئِيلُ . قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ : فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اَللَّهِ، وَ أَنَا مِنْ أَهْلِ بَيْتِكَ، وَ جِئْتُ لِأَدْخُلَ مَعَهُمْ. فَقَالَ: كُونِي مَكَانَكِ يَا أُمَّ سَلَمَةَ، إِنَّكِ إِلَى خَيْرٍ، أَنْتِ مِنْ أَزْوَاجِ نَبِيِّ اَللَّهِ. فَقَالَ جَبْرَئِيلُ : اِقْرَأْ يَا مُحَمَّدُ »إِنَّمَا يُرِيدُ اَللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ اَلرِّجْسَ أَهْلَ اَلْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً« فِي اَلنَّبِيِّ وَ عَلِيٍّ وَ

۱۔ امالی، شیخ طوسی، ص ۳۶۸، تفسیر البرہان، ج ۶ ص ۲۸۵

فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ (عَلَيْهِمُ السَّلَامُ)۔[1]

"ام سلمہ سے روایت ہے کہ یہ آیت میرے گھر اس دن جب، میری باری تھی رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے اس دن نازل ہوئی۔

پس رسول اللہ ﷺ، علی و فاطمہ وحسن وحسین علیہم السلام کو رسول اللہ ﷺ نے بلایا۔ جبرئیل نے عبائے فدکی کو ان کے اوپر ڈالا۔

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

یہ میرے اہل بیت علیہم السلام ہیں۔ یا اللہ! پلیدی کو ان سے دور رکھ اور مطہر رکھ۔

جبرئیل نے کہا: یا محمد ﷺ! کیا میں آپ میں سے ایک نہیں ہوں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔ تم ہم ہی میں سے ایک ہو۔

ام سلمہ کہتی ہیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا میں بھی انہی میں سے ایک ہوں۔ چادر کے پاس آئی تا کہ ان کے درمیان ہوجاؤں مگر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی جگہ پر رہو۔ تم حق پر ہو اور میری ازواج میں سے ہو۔

جبرئیل نے کہا: یا محمد ﷺ! پڑھیے:

إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً

جو کہ رسول اللہ ﷺ، علی علیہ السلام، فاطمہ سلام اللہ علیہا، حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی"۔

(۲۵) [الطرائف] رَوَى أَحْمَدُ فِي مُسْنَدِهِ وَ الثَّعْلَبِيُّ فِي تَفْسِيرِهِ بِإِسْنَادِهِمَا إِلَى شَدَّادِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ وَ عِنْدَهُ قَوْمٌ فَذَكَرُوا عَلِيّاً فَشَتَمُوهُ فَشَتَمْتُهُ مَعَهُمْ فَلَمَّا قَالُوا قَالَ لِي لِمَ شَتَمْتَ هَذَا الرَّجُلَ قُلْتُ رَأَيْتُ الْقَوْمَ يَشْتُمُونَهُ فَشَتَمْتُهُ مَعَهُمْ فَقَالَ أَ لَا أُخْبِرُكَ بِمَا رَأَيْتُ مِنْ

۱۔ امالی، شیخ طوسی، ص ۳۶۸، تفسیر البرہان، ج ۶ ص ۲۸۵

رَسُولِ اللهِ قُلْتُ بَلَى قَالَ أَتَيْتُ فَاطِمَةَ أَسْأَلُهَا عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَتْ تَوَجَّهَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَجَلَسْتُ أَنْتَظِرُ حَتَّى جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَجَلَسَ وَ مَعَهُ عَلِيٌّ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ أَخَذَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِيَدِهِ حَتَّى دَخَلَ فَأَدْنَى عَلِيّاً وَ فَاطِمَةَ فَأَجْلَسَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَجْلَسَ حَسَناً وَ حُسَيْناً كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى فَخِذِهِ ثُمَّ لَفَّ عَلَيْهِمْ ثَوْبَهُ أَوْ قَالَ كِسَاءً ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي وَ أَهْلُ بَيْتِي أَحَقُّ۔[1]

"شداد بن عمار کہتے ہیں:

میں واثلہ کے پاس گیا اس کے پاس ایک گروہ تھا جو علی علیہ السلام کو گالیاں دے رہا تھا۔ میں نے بھی ان کا ساتھ دیا، جب وہ چلے گئے واثلہ نے مجھ سے کہا: تم بھی اس مرد کو گالی دے رہے تھے؟

میں نے کہا: جی ہاں۔ دیکھا وہ گالی دے رہے تھے میں نے بھی دی۔

اس نے کہا: کیا تمہیں خبر نہ دوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس دیکھا

میں نے کہا: کیوں نہیں؟

کہا: جب میں فاطمہ سلام اللہ علیہا کے پاس گیا ان سے علی علیہ السلام کا پوچھا۔ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے ہیں۔

پس میں بیٹھ گیا اور انتظار کرنے لگا یہاں تک رسول اللہ ﷺ، علی علیہ السلام، حسن علیہ السلام حسین علیہ السلام آئے۔ ان میں سے ہر کوئی رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ پکڑے آرہا تھا یہاں تک کہ داخل ہوگئے۔ علی علیہ السلام اور فاطمہ سلام اللہ علیہا کو اپنے نزدیک بلایا اور ان دونوں کو اپنے سامنے بٹھایا۔ حسن وحسین علیہم السلام کو اپنے زانو پر بٹھایا۔ اس کے بعد لباس یا اپنی

۱۔ طرائف فی معرفۃ المذاہب سلطوائف، ص ۱۲۲ ح ۱۸۸، تفسیر البرہان، ج ۶ ص ۲۷۶ رک (مسند احمد بن حنبل، ج ۴ ص ۱۰۷)

عباء ان کو پہنائی اور اس آیت کو پڑھا:

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً

اس کے بعد کہا: خدایا! یہ میرے اہل بیت ہیں اور میرے اہل بیت علیہم السلام حقدار ہیں"۔[1]

(۲۶) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ، قَالَتْ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ) فِي بَيْتِي يَوْماً إِذْ قَالَتِ الْخَادِمُ: إِنَّ عَلِيّاً وَ فَاطِمَةَ فِي السُّدَّةِ. قَالَتْ: فَقَالَ لِي: »قُومِي، فَتَنَحَّيْ لِي عَنْ أَهْلِ بَيْتِي«. قَالَتْ: فَقُمْتُ، فَتَنَحَّيْتُ قَرِيباً، فَدَخَلَ عَلِيٌّ، وَ فَاطِمَةُ، وَ مَعَهُمَا الْحَسَنُ، وَ الْحُسَيْنُ (عَلَيْهِمُ السَّلَامُ) وَ هُمَا صَبِيَّانِ صَغِيرَانِ. قَالَتْ: فَأَخَذَ الصَّبِيَّيْنِ فَوَضَعَهُمَا فِي حَجْرِهِ، فَقَبَّلَهُمَا، وَ اعْتَنَقَ عَلِيّاً (عَلَيْهِ السَّلَامُ) بِإِحْدَى يَدَيْهِ، وَ فَاطِمَةَ بِالْيَدِ الْأُخْرَى، فَقَبَّلَ فَاطِمَةَ، وَ قَبَّلَ عَلِيّاً، فَأَغْدَفَ[1] عَلَيْهِمْ خَمِيصَةً سَوْدَاءَ، وَ قَالَ: »اللَّهُمَّ إِلَيْكَ لَا إِلَى النَّارِ، أَنَا وَ أَهْلُ بَيْتِي«. قَالَتْ: فَقُلْتُ: وَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؛ قَالَ: »وَ أَنْتِ«.[2]

"ام سلمہ بیان کرتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر تھے کہ اس موقع پر خادم نے کہا:

علی و فاطمہ وحسن وحسین علیہم السلام گھر کے دروازے پر ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چہرہ مبارک میری طرف کیا اور فرمایا: اپنی جگہ سے اُٹھو اور مجھ سے اور میرے اہل بیت علیہم السلام کو تنہا چھوڑ دو۔

میں اپنی جگہ سے اُٹھی اور تھوڑا دور ہوگئی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی و فاطمہ وحسن وحسین علیہم السلام جو کہ چھوٹے تھے ان دونوں کو اپنی گود میں بٹھایا اور دونوں کا بوسہ دیا

۱۔ اغدف الستر ارسلہ واسبلہ النہایۃ، ج ۳ ص ۳۴۵

۲۔ تفسیر البرہان، ج ۶ ص ۲۷۶

ام سلمہ نے کہا: علی علیہ السلام کو ایک طرف اور فاطمہ سلام اللہ علیہا کو ایک طرف بٹھایا اور ان دونوں کو بوسہ دیا اور ان پر ایک کالی چادر ڈالی۔ اس کے بعد فرمایا: خدایا تمہاری طرف نہ کہ آگ کی طرف میں اور میرے اہل بیت علیہم السلام۔

ام سلمہ نے کہا: میں نے عرض کیا: میں بھی؟ فرمایا: تم بھی۔

(۲۷) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ قَالَ لِفَاطِمَةَ ايتِينِي بِزَوْجِكِ وَ ابْنَيْكِ فَجَاءَتْ بِهِمْ فَأَلْقَى عَلَيْهِمْ كِسَاءً فَدَكِيّاً قَالَ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ - اللَّهُمَّ إِنَّ هَؤُلَاءِ آلُ مُحَمَّدٍ فَاجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَ بَرَكَاتِكَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فَرَفَعْتُ الْكِسَاءَ لِأَدْخُلَ مَعَهُمْ فَجَذَبَهُ مِنْ يَدِي وَ قَالَ إِنَّكِ عَلَى خَيْرٍ.[1]

"ام سلمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بی بی سیدہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا:

اپنے شوہر علی علیہ السلام اور بیٹوں علیہما السلام کو میرے پاس بلاؤ۔ بی بی سیدہ سلام اللہ علیہا اپنے گھر گئیں انہیں بلا لائیں۔ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چادر فدکی کو اٹھایا اور ان کے کندھوں پر رکھا اور اپنے ہاتھوں کے نیچے سب کو جمع کیا اور فرمایا:

اللَّهُمَّ إِنَّ هَؤُلَاءِ آلُ مُحَمَّدٍ فَاجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَ بَرَكَاتِكَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

"خدایا! یہ آل محمد علیہم السلام ہیں۔ اپنی صلوات کو ان پر قرار دے۔ بیشک تو حمید و مجید ہے"۔

ام سلمہ کہتی ہیں: میں نے چادر کو ہٹایا تا کہ ان کے ساتھ اپنی جگہ بنا سکوں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے منع فرمایا اور چادر کے کونے کو مجھ سے لیا اور فرمایا: تم اہل بیت علیہم السلام سے نہیں لیکن اچھی بیویوں سے ہو"۔

(۲۸) أَبُو إِسْحَاقَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الثَّعْلَبِيُّ، صَاحِبُ

۱۔ طرائف فی معرفۃ مذاہب سلطوائف ص ۱۲۵ ح ۱۹۳ تفسیر البرہان، ج ۶ ص ۲۷۷ ر.ک مسند احمد بن حنبل، ج ۶ ص ۳۲۳

اَلتَّفْسِيرِ: فِي تَفْسِيرِ قَوْلِهِ تَعَالَى: طه ، قَالَ: قَالَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَلصَّادِقُ (عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ) : » طه طَهَارَةُ أَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ (عَلَيْهِمُ اَلسَّلاَمُ) «. ثُمَّ قَرَأَ: إِنَّمَا يُرِيدُ اَللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ اَلرِّجْسَ أَهْلَ اَلْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً .[1]

"تفسیر ثعلبی میں ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

طٰہٰ یعنی طہارت اہل بیت علیہم السلام ناپاکیوں سے دوری۔

اس کے بعد سورہ احزاب کی آیت ۳۳ کی تلاوت فرمائی"۔

(۲۹)۔ فِي تَفْسِيرِ اَلثَّعْلَبِيِّ فِي تَأْوِيلِ هَذِهِ اَلْآيَةِ بِإِسْنَادِهِ إِلَى جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ اَلطَّيَّارِ قَالَ: لَمَّا نَظَرَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ إِلَى اَلرَّحْمَةِ هَابِطَةً مِنَ اَلسَّمَاءِ قَالَ مَنْ يَدْعُو مَرَّتَيْنِ قَالَتْ زَيْنَبُ أَنَا يَا رَسُولَ اَللَّهِ فَقَالَ اُدْعِي لِي عَلِيّاً وَ فَاطِمَةَ وَ اَلْحَسَنَ وَ اَلْحُسَيْنَ قَالَ فَجَعَلَ حَسَناً عَنْ يَمِينِهِ وَ حُسَيْناً عَنْ شِمَالِهِ وَ عَلِيّاً وَ فَاطِمَةَ تُجَاهَهُ ثُمَّ غَشِيَهُمْ كِسَاءً خَيْبَرِيّاً ثُمَّ قَالَ اَللَّهُمَّ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ أَهْلاً وَ هَؤُلاَءِ أَهْلُ بَيْتِي فَأَنْزَلَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ: إِنَّمَا يُرِيدُ اَللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ اَلرِّجْسَ أَهْلَ اَلْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً فَقَالَتْ زَيْنَبُ يَا رَسُولَ اَللَّهِ أَلاَ أَدْخُلُ مَعَكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ مَكَانَكِ فَإِنَّكِ إِلَى خَيْرٍ إِنْ شَاءَ اَللَّهُ .[2]

"اسمعیل بن عبد اللہ بن جعفر طیار اپنے والد سے نقل کرتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ آسمان سے نازل ہونے والی رحمت پر پڑی دو بار فرمایا: کون ہے جو کسی کو میرے لئے بُلا کر لے آئے؟

زینب نے آواز دی "میں ہوں یا رسول اللہ"! اس کے بعد فرمایا:

علی علیہ السلام و فاطمہ سلام اللہ علیہا و حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام کو بلاؤ۔

1۔ تفسیر البرہان، ج ۶ ص ۲۷۹ تفسیر ثعلبی مخطوط تفسیر سورہ احزاب میں۔

2۔ تفسیر البرہان، ج ۶ ص ۲۸۱

راوی کہتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام حسن علیہ السلام کو اپنے دائیں طرف، امام حسین علیہ السلام کو بائیں طرف، امام علی علیہ السلام اور بی بی سیدہ سلام اللہ علیہا کو اپنے سامنے بیٹھایا۔ اس کے بعد خیبری چادر ان کے اوپر ڈالی۔ اس کے بعد فرمایا: یا اللہ! ہر نبی کے لئے اہل بیت علیہم السلام ہے اور یہ لوگ میرے اہل بیت علیہم السلام ہیں، پس اللہ عزوجل نے اس کے بعد سورہ احزاب کی آیت ۳۳ کو نازل کیا۔ زینب نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا میں آپ کے ساتھ چادر کے نیچے آسکتی ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنی جگہ پر رہو کیونکہ تم ان شاء اللہ خیر پر ہو"۔

(۳۰)۔ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ بْنُ أَبِي نَصْرٍ اَلْحُمَيْدِيُّ ، قَالَ: اَلْحَدِيثُ اَلرَّابِعُ وَ اَلسِّتُّونَ مِنَ اَلْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ فِي اَلصَّحِيحَيْنِ : مِنَ اَلْبُخَارِيِّ ، وَ مُسْلِمٍ ، مِنْ مُسْنَدِ عَائِشَةَ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: خَرَجَ اَلنَّبِيُّ (صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ) ذَاتَ غَدَاةٍ وَ عَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ، فَجَاءَ اَلْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ (عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ) فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ جَاءَ اَلْحُسَيْنُ (عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ) فَدَخَلَ مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ (عَلَيْهَا اَلسَّلاَمُ) فَأَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ (عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ) فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّمَا يُرِيدُ اَللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ اَلرِّجْسَ أَهْلَ اَلْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً . وَ لَيْسَ لِمُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ صَفِيَّةَ فِي مُسْنَدِ عَائِشَةَ مِنَ اَلصَّحِيحِ غَيْرُ هَذَا .[1]

"ابو عبد اللہ بن ابی نصر حمیدی ۶۴ ویں حدیث جس پر صحیح بخاری و مسلم اتفاق رکھتے ہیں مسند عائشہ سے وہ مصعب بن شیبہ سے وہ صفیہ بنت شیبہ سے وہ عائشہ سے نقل کرتا ہے کہ کہا: ایک صبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس حالت میں کہ ان کی دوش پر چادر تھی جس پر نقش بنے ہوئے تھے، اور سیاہ بالوں سے بنی ہوئی تھی اوڑھ کر باہر نکلے، پس حسن علیہ السلام آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اپنی چادر کے نیچے لے لیا۔ اس کے بعد حسین

1۔ تفسیر البرہان، ج ۶ ص ۲۸۱، ر۔ک [صحیح مسلم، ج ۴ ص ۱۸۸۳ ح ۲۴۲۴]

علیہ السلام آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو بھی چادر کے نیچے لے گئے۔ اس کے بعد فاطمہ سلام اللہ علیہا آئیں ان کو چادر میں لیا۔ ان کے بعد علی علیہ السلام آئے ان کو بھی چادر کے نیچے لیکر سورہ احزاب کی آیت ۳۳ کی تلاوت فرمائی۔ ایک ہی صحیح حدیث جو مصعب بن شیبہ صفیہ سے مسند عائشہ میں نقل ہوئی ہے یہی ایک حدیث ہے"۔

(۲۱)۔ اِبْنُ شَهْرِ آشُوبَ: نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ (عَلَيْهِ السَّلاَمُ) بِالْإِجْمَاعِ: إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً[1]

"ابن شہر آشوب" کہتا ہے: تمام علماء بالاتفاق کہتے ہیں یہ آیت امیر المومنین علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ یہ تمام روایات اتفاق کے ساتھ ایک ہی معنی رکھتے ہیں وہ ہے کہ ام سلمہ کہتی ہیں یہ آیت پنجتن علیہم السلام کی شان میں نازل ہوئی۔ صرف یہ نہیں کہ میں بیوی ہونے کی حیثیت سے شامل نہیں بلکہ کوئی بھی ان کے علاوہ شامل نہیں ہوگا۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریبیوں میں ہو؟ کیا بیویوں کے بزرگوں میں یا ان کا غیر فقط رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی، فاطمہ، حسن، حسین علیہم السلام (اور تمام معصومین علیہم السلام جو روایات میں گزرے ہیں) شامل ہیں؟

یہ روایات تمام شیعہ سنی کتابوں میں آئی ہیں اور ہم نے بصورت اختصار آیہ تطہیر کی روایات کے ساتھ بحث کی"۔

"عصمت انبیاء علیہم السلام":۔

یہاں پر بہتر اور موزوں ہے کہ اس بحث کے ضمن میں مقام عصمت انبیاءؑ کی بحث کو بھی بیان کیا جائے۔ علمائے امامیہ اجماع رکھتے ہیں انبیاء اور اسی طرح ان کے اوصیاء تمام گناہوں سے وہ کیا صغیرہ یا کبیرہ معصوم ہیں۔ نہ نبوت سے پہلے نہ اس کے بعد، نہ بچپن میں نہ بزرگی میں کسی قسم کا سہو، نسیان، خطا کا ان کے اندر راستہ نہیں۔ تواتر اجماع سے معلوم ہے کہ عصمت انبیاء کا اعتقاد شیعہ کی ضروریات میں سے ہے۔ دلائل عقلیہ اور نقلیہ نے اس معنی پر بہت زیادہ کتب کلامیہ میں قیام کیا ہے اور بہت زیادہ احادیث باب احوال انبیاء اور امام میں ذکر ہوئی ہیں۔ جس میں

مناقب ابن شہر آشوب، ج ۲ ص ۱۷۵، تفسیر البرہان، ج ۶ ص ۲۸۵

تھوڑی مقدار ہم یہاں پر بیان کرتے ہیں۔

مرحوم مجلسی "حیاۃ القلوب" اور دوسری کتب جیسے "بحار" میں امام اور رسول کی بحث میں خصوصاً بحث امامت میں اپنی کتاب "حق الیقین" میں کچھ مطالب کو بیان کرتے ہیں۔ ہم ان کی کتاب "حیاۃ القلوب" سے ذکر کرتے ہیں۔

"پہلی دلیل":۔

یہ کہ ان کی بعثت کا مقصد یہ ہے کہ لوگ ان کی اطاعت کریں اور ان کے امر اور نہی کو سنیں۔ اگر اللہ عزوجل ان کو معصوم نہ بنائے تو اس کی غرض کے منافی ہے اور اللہ عزوجل کی حکمت کے خلاف ہے کہ ایسا فعل انجام دے جو اس کی غرض کے منافی ہو۔

مقصد کا منافی ہونا یہ ہے کہ ایک شخص لوگوں کو اچھے کاموں کی طرف امر اور برے کاموں سے نہی کرے لیکن خود اس کے خلاف انجام دے۔ اس کی نصیحت مواعظ لوگوں پر تاثیر کرے گا بلکہ اگر ایک شخص کا منصب پیش نمازی اور وعظ ہو جو امام اور خلافت کی نسبت لوگوں کی نظر میں کوئی اہم منصب نہیں ہے، کچھ گناہان صغیرہ بلکہ بعض مکروہات اس سے صادر ہوں۔ لوگ اس کی طرف رغبت نہیں کرتے کہ اس کے پیچھے نماز پڑھیں یا اس کا خطاب سنیں تو گناہان کبیرہ جیسے "زنا، لواطت، شراب، خمر، قتل نفس یا اس کے علاوہ اور صادر ہوں، پر کیا پہنچنا لیکن عامہ میں سے کچھ گناہان صغیرہ میں مرتکب ہونے کو جائز مانتے ہیں لیکن گناہان کبیرہ کو جائز نہیں مانتے ان میں سے کچھ لوگ سات چیزوں کو گناہان کبیرہ مانتے ہیں، بعض ۹ اور بعض ۱۰ چیزوں کو گناہان کبیرہ کا جز مانتے ہیں۔ سنی مذہب کی بناء پر کوئی نماز و روزہ ترک کرے، چوری یا پھر فحشاء کو انجام دے اور لہو و لعب سننے میں مشغول ہو، خلافت کبریٰ ریاست دین و دنیا کو سنبھالنے کی قابلیت رکھتا ہے۔ اگر کوئی بھی عاقل خود کو تعصب سے خالی کرے تو یہ چیزیں ناجائز سمجھے گا۔

"دوسری دلیل":۔

یہ کہ اگر رسول سے گناہ صادر ہو، اجتماع نقیضین وجود میں آئے گا کیونکہ لازماً اس کی اتباع کرے کیونکہ اللہ کا رسول ہے، اسی طرح اللہ عزوجل فرماتا ہے:

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ [1]

"کہہ دو اگر تم اللہ کی محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو تا کہ تم سے اللہ محبت کرے اور تمہارے گناہ بخشے، اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے"۔

کیونکہ یہ مطلب رسول اللہ ﷺ کے حق میں ثابت ہے تو تمام انبیاء کے حق میں ثابت ہوگا کیونکہ کوئی بھی انبیاء کے درمیان فرق کا قائل نہیں (یعنی یہ آیت تمام انبیاء کو شامل کرتی ہے)"۔[2]
پھر بھی اس سے کی مخالفت کی تو گناہ کا مرتکب ہوا۔

"تیسری دلیل":۔

یہ کہ اگر کوئی گناہ اس سے صادر ہو، تو واجب ہے اس نبی کو بھی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا جائے کیونکہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سب کے لئے ہے مگر یہاں اس مورد میں کیونکہ اذیت وآزار پیغمبر ﷺ کے ضمن میں آئے گا اور نبی کو اذیت دینا حرام ہے۔

جس طرح خدا فرماتا ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُهِينًا [3]

"جو لوگ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو ایذا دیتے ہیں ان پر اللہ نے دنیا اور آخرت میں لعنت کی ہے اور ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کیا ہے"۔

"چوتھی دلیل":۔

یہ کہ اگر رسول گناہ کرے تو واجب ہے کہ اسکی گواہی کو قبول نہ کریں کیونکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا [4]

1۔ سورہ آل عمران، آیت:۳۱
2۔ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ (سورہ بقرہ، آیت:۲۸۵)
3۔ سورہ احزاب، آیت:۵۷
4۔ سورہ حجرات، آیت:۶

اور اس پر بھی مسلمانوں کا اجماع ہے۔ کسی بھی فاسق کی گواہی قبول نہیں اس صورت میں اس کا حال امت سے پست تر ہے۔ ہاں یہ درست نہیں کیونکہ اس کی گواہی دین خدا میں قبول ہے اور قیامت کے دن مخلوق پر گواہ ہوگا۔ جس طرح اللہ عزوجل قرآن میں فرماتا ہے:

لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا [1]

"پانچویں دلیل":۔

یہ کہ اگر پیغمبر گناہگار ہو لازم ہے کہ اس کا حال امت کے گناہگار افراد سے بھی درجہ نیچے ہو لیکن ان کے درجات نہایت رفعت وجلالت میں ہے۔ اللہ عزوجل کی نعمتیں ان پر تمام تر ہیں دوسروں سے اس وجہ سے۔

اللہ عزوجل نے ان کو لوگوں پر منتخب کیا اور ان کو اپنی وحی کا امین قرار دیا اور زمین میں اپنا خلیفہ قرار دیا

پس ان کا گناہوں میں مرتکب ہونا اور امر اور نہی سے معرض ہونا فانی دنیا کی لذت کے لئے ناپسندیدہ ہے اور ان کا گناہ تمام لوگوں سے زیادہ ہے۔

کوئی بھی عاقل یہ قبول نہیں کرے گا کہ ان کا درجہ دوسرے لوگوں سے پست تر ہو۔

"چھٹی دلیل":۔

گناہ انجام دینے کے صلے میں عذاب لعنت وسرزنش واجب ہو جاتی ہے کیونکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا وَلَهُ عَذَابٌ مُهِينٌ [2]

اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرے اور اس کی حدوں سے نکل جائے، (اللہ) اسے آگ میں ڈالے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کیلئے ذلت کا عذاب ہے۔

اور یہ بھی فرمایا:

1۔ سورہ بقرہ، آیت:۱۴۳
2۔ سورہ نساء، آیت:۱۴

الا لعنة الله علی الظالمین۔ [1]

انبیاء الٰہی کا عذاب الٰہی کا مستحق ہونا امور باطل میں سے ہے۔

"ساتویں دلیل":۔

یہ کہ یہ لوگوں کو اللہ عزوجل کی اطاعت کا امر کرتے ہیں پس اگر خود اللہ کی اطاعت نہ کریں۔ اس آیت کا مصداق بن جائیں گے۔

أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ۔ [2]

"کیا لوگوں کو تم نیکی کا حکم کرتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو، پھر کیوں نہیں سمجھتے"۔

"آٹھویں دلیل":۔

یہ کہ اللہ نے شیطان سے حکایت کی ہے:

قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ۔ [3]

"کہا: تیری عزت کی قسم میں ان سب کو گمراہ کردوں گا، سوائے ان کے جو ان میں جو تیرے خالص بندے ہوں گے"۔

"نویں دلیل":۔

یہ کہ اگر گناہگار ہوئے تو ظالم ہوں گے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا:

قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ۔ [4]

"عہدہ امامت ورسالت ظالموں کو نہیں دوں گا"۔

1۔ سورہ ھود، آیت: ۱۸

2۔ سورہ بقرہ، آیت: ۴۴

3۔ سورہ ص، آیات: ۸۲ و ۸۳

4۔ سورہ بقرہ، آیت: ۱۲۴

سب سے بڑی دلیل عصمت امام اور رسول ﷺ پر یہی آیت ہے جس کو علامہ مجلسی نے ذکر کیا ہے کہ انتخاب امام اللہ عزوجل کے ہاتھ میں ہے۔ نہ کہ لوگوں کے ہاتھ میں۔

سنی جو امام کی عدم عصمت کے قائل ہیں اللہ عزوجل کے سوال میں کیا جواب رکھتے ہیں؟ شوریٰ تشکیل دے کر خود کو امام منتخب کر سکتے ہیں؟

البتہ ان کی اپنی کتابوں میں عصمت انبیاء اور آئمہ علیہم السلام پر بہت زیادہ دلیلیں دیکھتے ہیں جن کے ذکر کرنے کی یہاں پر جگہ نہیں۔

خلاصہ یہ کہ جس نے بھی کتاب اللہ و اہل بیت علیہم السلام سے کنارہ کیا تو گمراہیوں کے دلدل میں پھنس گیا اور ان کیلئے نجات کا راستہ نہیں ہے۔ جس طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ كِتَابَ اللهِ وَ عِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي وَ إِنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ۔

دوسری روایت امام صادق علیہ السلام سے نقل ہے جس میں شریعت دین کے اصول فروع جو امام کے لئے بیان ہوئے فرمایا: پیغمبر اور ان کے اوصیاء گناہ نہیں کرتے کیونکہ یہ معصوم و پاک ہیں۔ [1]

کتاب سلیم بن قیس میں مذکور ہے امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:

حق تعالیٰ نے اللہ عزوجل نے اس لئے اطاعت اولی الامر کا حکم فرمایا: کیونکہ یہ معصوم و پاک ہیں گناہوں سے اور گناہ کی طرف امر نہیں کرتے۔ [2]

امام باقر علیہ السلام سے سند معتبر کے ساتھ روایت نقل ہے کو تفسیر قول خدا میں فرمایا:

لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ۔

"فرمایا: امام ظالم نہیں ہوسکتا"۔

حدیث معتبر میں امام صادق علیہ السلام سے نقل ہے اس آیہ کی تفسیر میں فرمایا:

احمق اور جاہل امام المتقین نہیں ہوسکتا۔ [3]

1۔ خصال، ص ۲۸

2۔ علل الشرائع، ج ۱ ص ۱۲۳

3۔ تفسیر عیاشی، ج ۱ ص ۵۸

اس بناء پر علامات انبیاء میں سے معصوم ہونا ان کی علامتوں میں سے ہے۔ جس کے معنٰی یہ ہیں کہ انبیاءؑ خطاء، لغزش حتیٰ سہو، نسیان سے بھی پاک ہیں کیونکہ انبیاء لوگوں کے ہادی اور مرشد ہیں۔ اگر معصوم نہ ہوں یہ امور انجام نہیں ہوتے۔

عصمت کی تعریف میں شیخ مفید نے کہا:

قال الشیخ المفید: العصمة من الله تعالیٰ لحججه هی التوفیق واللطف والاعتصام من الحجج بها عن الذنوب والغلط فی دین الله تعالیٰ والعصمة (تفضل من الله) تعالیٰ علی من علم أنه یتمسك بعصمته والاعتصام فعل المعتصم ولیست العصمة مانعة من القدرة علی القبیح ولا مضطرة للمعصوم إلی الحسن ولا ملجئة له إلیه بل هی الشئ الذی یعلم الله تعالیٰ أنه إذا فعله بعبد من عبیده لم یؤثر معه معصیة له ولیس کل الخلق یعلم هذا من حاله بل المعلوم منهم ذلك هم الصفوة والأخیار. قال الله تعالیٰ (انَّ الَّذِینَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنٰی)[1] الآیة وقال سبحانه (وَلَقَدِ اخْتَرْنَاهُمْ عَلٰی عِلْمٍ عَلَی الْعَالَمِینَ)[2] وقال سبحانه (وَإِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَیْنَ الْأَخْیَارِ)[3] والأنبیاء والأئمة من بعدهم معصومون فی حال نبوتهم وإمامتهم من الکبائر کلها والصغائر والعقل یجوز علیهم ترك مندوب إلیه علی غیر التعمد للتقصیر والعصیان ولا یجوز علیهم ترك مفترض إلا أن نبینا ﷺ والأئمة من بعده کانوا سالمین من ترك المندوب والمفترض قبل حال إمامتهم وبعدها (فصل) فأما الوصف لهم بالکمال فی کل

۱۔ سورہ انبیاء، آیت: ۱۰۱

۲۔ سورہ دخان، آیت: ۳۲

۳۔ سورہ ص، آیت: ۴۷

أحوالهم فإن المقطوع به کمالهم فی جمیع أحوالهم التی کانوا فیها حججا الله تعالیٰ علی خلقه. وقد جاء الخبر بأن رسول الله ﷺ والأئمة من ذریته کانوا حججا الله تعالیٰ منذ أکمل عقولهم إلی أن قبضهم ولم یکن لهم قبل أحوال التکلیف أحوال نقص وجهل فإنهم یجرون مجری عیسیٰ و یحییٰ فی حصول الکمال لهم مع صغر السن و قبل بلوغ الحلم. وهذا أمر تجوزه العقول ولا تنکره ولیس إلی تکذیب الأخبار سبیل والوجه أن نقطع علی کمالهم فی العلم والعصمة فی أحوال النبوة والإمامة و نتوقف فیما قبل ذلك وهل کانت أحوال نبوة و إمامة أم لا ونقطع علی أن العصمة لازمة لهم منذ أکمل الله تعالیٰ عقولهم إلی أن قبضهم۔[1]

شیخ مفید کہتے ہیں کہ خدا کی طرف سے عصمت کا ہونا اپنی حجت کو یہ ایک توفیق اور لطفِ الٰہی ہے۔ اللہ کی حجتوں سے متوسل ہونا اور ان کے دامن کو پکڑنا بھی توفیق اور رحمت ولطفِ الٰہی ہی ہے۔ جو گناہ سے بچاتا ہے۔ دین خدا میں غلطی کرنے سے بچاتا ہے۔

عصمت ایک فضیلت ہے خدا کی طرف سے اس شخص پر جو یہ جانتا ہو کہ میں عصمت کے معنٰی رحمتِ الٰہی اور توفیقِ الٰہی کو تھامنے کے ہیں۔

عصمت یعنی بچاؤ۔ جو اس دامن کو پکڑے گا اسے بچائے گی۔

عصمت کے دامن کو پکڑنے والے کا کام ہے کہ وہ اسے بچائے گی۔

عصمت قبیح پر طاقت رکھنے سے نہیں روکتی۔ عصمت کے دامن کو پکڑنے والا پریشان نہیں ہوتا اور نہ وہ اس کو چھپاتی ہے کہ اس سے کوئی گناہ ہو جائے بلکہ عصمت وہ چیز ہے کہ خدا جانتا ہے کہ جس بندے کو دے تو اس عصمت کے ذریعے سے اللہ کی نافرمانی کو اختیار نہیں کرتا۔

اور ساری مخلوق ایسی نہیں ہے ان کے حال میں سے یہ بات جانی جائے۔ بلکہ جانا گیا ہے کہ ان افراد کے بارے میں جن کو وصف کیا گیا وہ ہی ہیں جن کو خدا نے چنا ہے اور انتخاب کیا ہے۔

۱۔ تصحیح اعتقادات الامامیہ، ص ۱۲۸

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَىٰ [1]

"بے شک جن کے لئے ہماری طرف سے بھلائی مقدر ہو چکی ہے"۔

وَلَقَدِ اخْتَرْنَاهُمْ عَلَىٰ عِلْمٍ عَلَى الْعَالَمِينَ [2]

"اور ہم نے اپنے علم سے ان کو جہان والوں پر چن لیا تھا"۔

وَإِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْأَخْيَارِ [3]

"اور بے شک وہ ہمارے نزدیک برگزیدہ بندوں میں سے تھے"۔

پیغمبر ﷺ اور ان کے بعد امام علیہ السلام پیغمبری اور امامت کی حالت میں تمام صغیرہ اور کبیرہ گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں۔

اور عقل بھی اسی بات کو تجویز کرتی ہے بغیر کسی تقصیر کہ وہ مستحب کو ترک کریں۔

اور عقل یہ بھی تجویز نہیں کرتی کہ یہ واجبات کو ترک کریں مگر۔

پیغمبر ﷺ اور امام علیہ السلام جو رسول خدا ﷺ کے بعد میں ہیں، امامت سے پہلے اور امامت کے بعد میں مستحب اور واجب کو ترک کرنے سے بری ہیں۔

لیکن ان کی عصمت کی تعریف کرنا، ان کی زندگی کے حالات اور کمال میں، اس بات کا یقین ہوتا ہے کہ ان کا کمال ہے اور ان کی تمام زندگی کے حالات میں ان کا کمال ہے۔۔۔۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی حجتیں ہیں ان پر۔۔۔۔

روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ اور آئمہ علیہم السلام پر ان پر خدا عز وجل کا درود وسلام ہوا ان پر کہ وہ ابتداء ہی سے اللہ کی حجتیں ہیں۔

ابتداء ہی سے ان کی عقل کامل ہے۔

ابتداء سے لیکر روح قبض ہونے تک ان کی عقل کامل ہے۔

امامت کی حالت سے پہلے ان پر جو تکلیف آتی ہے مطلب ان کا ظاہر ہونا اس میں کوئی نقص

1۔ سورہ انبیاء، آیت: 101

2۔ سورہ دخان، آیت: 32

3۔ سورہ ص، آیت: 47

اور جہل نہیں ہے۔ پس یہ قائم مقام عیسیٰ و یحییٰ علیہم السلام تھے جو بچپنے تے ہی کمال کی منزل پر تھے۔

چھوٹی عمر میں کمال کا حاصل ہونا۔۔۔۔۔ بلوغ پر پہنچنے سے پہلے یہ حالات کمال ان کو حاصل ہیں اور یہ حالت نقص اور جہل سے پاک ہیں۔۔۔۔

یہ وہ عمل ہے جس کو عقل تجویز کرتی ہے۔ اس کا انکار نہیں ہے۔ اور اس بارے میں بارہا روایات وارد ہوئی ہیں، ان کو جھٹلایا نہیں جا سکتا۔

پس ثابت ہے ہوتا ہے کہ یقین کریں ان کے کمال کے بارے میں علم و عصمت میں جب وہ نبوت اور امامت کی حالت میں ہوں۔ یہ یقینی ہے۔۔۔۔

اگر بحث ہو جائے اس بارے میں تو بحث نہیں کریں گے بلکہ روایات کو مدنظر رکھتے ہوئے چپ ہو جائیں گے اور یہ یقین رکھیں کہ عصمت شروع سے ہی ان کا لازمہ ہے۔

-اَلْمَعْصُومُ هُوَ الْمُمْتَنِعُ بِاللّٰهِ مِنْ جَمِيعِ مَحَارِمِ اللّٰهِ- [1]

"معصوم وہ ہے جو تائید خدا سے خدا کے محارم سے محفوظ ہوتا ہے"۔

وَمَنْ يَعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ [2]

"اور جو شخص اللہ کو مضبوط پکڑے گا تو اسے ہی سیدھے راستے کی ہدایت کی جائے گی"۔

قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ (عَلَيْهِمُ السَّلَامُ): »الْإِمَامُ مِنَّا لَا يَكُونُ إِلَّا مَعْصُوماً، وَ لَيْسَتِ الْعِصْمَةُ فِي ظَاهِرِ الْخِلْقَةِ فَيُعْرَفَ بِهَا، فَلِذٰلِكَ لَا يَكُونُ إِلَّا مَنْصُوصاً«. فَقِيلَ لَهُ: يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ، فَمَا مَعْنَى الْمَعْصُومِ؟ فَقَالَ: »هُوَ الْمُعْتَصِمُ بِحَبْلِ اللّٰهِ، وَ حَبْلُ اللّٰهِ هُوَ الْقُرْآنُ لَا يَفْتَرِقَانِ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَالْإِمَامُ يَهْدِي إِلَى الْقُرْآنِ، وَ الْقُرْآنُ يَهْدِي إِلَى الْإِمَامِ، وَ ذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ: إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ [3]

"امام ہم سے لازماً معصوم ہو، عصمت کوئی صفت تھوڑی ہے، ظاہر بدن پر ہوتا کہ پہچانا جائے

1۔ معانی الاخبار، ص 132 تفسیر البرہان، ج 1 ص 267، تفسیر نور الثقلین، ج 1 ص 476

2۔ سورہ آل عمران، آیت: 101

3۔ سورہ اسراء، آیت: 9، معانی الاخبار ص 133، بحار الانوار، ج 25 ص 194

اس وجہ سے وہ اپنی تشخیص نہیں دے سکتا مگر یہ کہ اس کی طرف امام کی تصریح ہو (یعنی اس سے پہلے والی حجت کی طرف سے منصوص ہو۔

عرض کیا: مولاً! معنی معصوم کیا ہے؟

فرمایا: **معتصم بحبل الله** یعنی اللہ کی رسی کو پکڑنا۔

وہ قرآن ہے، دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے قیامت تک۔

امام قرآن کی طرف قرآن امام کی طرف ہدایت کرتا ہے۔ یہ ہے اس آیت کے معنی۔

بیشک یہ قرآن (مخلوق کو) پائیدار ترین طریقہ اور آئین کی طرف ہدایت کرتا ہے۔

"سہو و نسیان انبیاء علیہم السلام کا جواب":۔

حمزہ بن طیار کہتا ہے: امام صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا:

لکھو! اس کے بعد میرے لئے املاء کی اللہ عزوجل نے اپنی مخلوق کو ہر وہ چیز جو اسے دی یا جس کی تعلیم دی ذمے داری جانی۔ ان کی طرف رسول بھیجا ان کے لئے کتاب نازل کی۔ اس میں امر و نہی کی۔ نماز، روزہ کی طرف حکم کیا (ایک دن طلوعین کے درمیان وادی معرس میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انجام نماز سے نیند دی۔ اللہ عزوجل نے ان سے فرمایا:

أَنَا أُنِيمُكَ وَ أَنَا أُوقِظُكَ فَإِذَا قُمْتَ فَصَلِّ لِيَعْلَمُوا إِذَا أَصَابَهُمْ ذَلِكَ كَيْفَ يَصْنَعُونَ.

"میں تمہیں نیند دیتا ہوں، میں ہی تمہیں بیدار کرتا ہوں جس وقت نیند سے اُٹھو نماز پڑھو تا کہ لوگ جانیں جب ان پر یہ حالت ہو تو وہ کیا کریں"۔

اس طرح نہیں ہے کہ یہ کہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سو گئے اور ان کی نماز قضاء ہو گئی، ہلاک ہو گئی۔ اسی طرح روزے کا موضوع ہے (اللہ عزوجل فرماتا ہے) میں تمہیں مریض کرتا ہوں، میں تمہیں صحت دیتا ہوں۔ جب شفاء دی روزے کی قضاء کرو۔

اس کے بعد امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

جس چیز میں دیکھو (اوامر خدا میں) کسی کو بھی سختی اور دباؤ میں نہیں دیکھو گے مگر یہ کہ اللہ عزوجل اس پر حجت رکھتا ہے۔ اللہ عزوجل کی اس کے کاموں کی نسبت مشیت ہے، میں نہیں کہتا

کہ لوگ جو چاہیں کریں (کیونکہ تفویضی مذہب والے کہتے ہیں)۔

اس کے بعد فرمایا: اللہ ہے کہ راہ کی طرف ہدایت دے یا نہ دے (یعنی لوگوں کے کام اس کے ہاتھ میں ہے نہیں کہ لوگوں پر چھوڑ دیئے)۔

اس کے بعد فرمایا: لوگ طاقت سے کم پر مامور ہیں اور جس پر بھی مامور ہیں اس کی طاقت رکھتے ہیں جو بھی ان کی طاقت سے باہر ہے وہ ان پر ساقط ہے لیکن لوگوں میں خیر نہیں ہے (کیونکہ جب اللہ کی ناشکری کریں اس کی عبادت اطاعت میں کوتاہی کریں)۔

اس کے بعد سورہ توبہ کی آیت ۹۲، ۹۳ تلاوت فرمائی جو جہاد کے بارے ہے۔

لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضَى وَلَا عَلَى الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ مَا يُنْفِقُونَ حَرَجٌ إِذَا نَصَحُوا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ ۚ مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِنْ سَبِيلٍ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ * وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ تَوَلَّوْا وَأَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا أَلَّا يَجِدُوا مَا يُنْفِقُونَ.

"ضعیفوں اور مریضوں پر اور ان لوگوں پر جو نہیں پاتے جو خرچ کریں کوئی گناہ نہیں ہے جبکہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خیر خواہی کریں، نیکوکاروں پر کوئی الزام نہیں ہے، اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور ان لوگوں پر بھی کوئی گناہ نہیں کہ جب وہ تیرے پاس آئے کہ تو انہیں سواری دے تو تم نے کہا: میرے پاس کوئی چیز نہیں کہ تمہیں اس پر سوار کر دوں، تو وہ لوٹ گئے۔

پس ان پر جہاد کو معاف کیا کہ ان کے پاس سواری نہیں تھی۔ پس اگر سہو پیغمبروں سے سرزد ہو تو امت کی مصلحت کے لئے ہے اور یہ خطا اشتباہ سے پاک ہیں"۔

"روایات عصمت انبیاء علیہم السلام کے بارے میں":۔

(۱)۔ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الصَّلْتِ الْهَرَوِيُّ قَالَ: لَمَّا جَمَعَ الْمَأْمُونُ لِعَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ أَهْلَ الْمَقَالَاتِ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ وَ الدِّيَانَاتِ مِنَ الْيَهُودِ وَ النَّصَارَى وَ الْمَجُوسِ وَ

اَلصَّابِئِینَ وَ سَائِرِ أَهْلِ الْمَقَالاَتِ فَلَمْ یَقُمْ أَحَدٌ إِلاَّ وَ قَدْ أَلْزَمَهُ حُجَّتَهُ كَأَنَّهُ أُلْقِمَ حَجَراً قَامَ إِلَیْهِ عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْجَهْمِ فَقَالَ لَهُ یَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ أَ تَقُولُ بِعِصْمَةِ الْأَنْبِیَاءِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا تَعْمَلُ فِی قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ عَصىٰ آدَمُ رَبَّهُ فَغَوىٰ وَ فِی قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ ذَا النُّونِ إِذْ ذَهَبَ مُغاضِباً فَظَنَّ أَنْ لَنْ نَقْدِرَ عَلَیْهِ وَ فِی قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِی یُوسُفَ عَلَیْهِ السَّلاَمُ وَ لَقَدْ هَمَّتْ بِهِ وَ هَمَّ بِها وَ فِی قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِی دَاوُدَ وَ ظَنَّ داوُدُ أَنَّما فَتَنّاهُ وَ قَوْلِهِ تَعَالَى فِی نَبِیِّهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهِ. وَ تُخْفِی فِی نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِیهِ فَقَالَ الرِّضَا عَلَیْهِ السَّلاَمُ وَیْحَكَ یَا عَلِیُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَ لاَ تَنْسُبْ إِلَى أَنْبِیَاءِ اللّٰهِ الْفَوَاحِشَ وَ لاَ تَتَأَوَّلْ كِتَابَ اللّٰهِ بِرَأْیِكَ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَدْ قَالَ وَ ما یَعْلَمُ تَأْوِیلَهُ إِلاَّ اللّٰهُ وَ الرّاسِخُونَ وَ أَمَّا قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِی آدَمَ وَ عَصىٰ آدَمُ رَبَّهُ فَغَوىٰ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ خَلَقَ آدَمَ حُجَّةً فِی أَرْضِهِ وَ خَلِیفَةً فِی بِلاَدِهِ لَمْ یَخْلُقْهُ لِلْجَنَّةِ وَ كَانَتِ الْمَعْصِیَةُ مِنْ آدَمَ فِی الْجَنَّةِ لاَ فِی الْأَرْضِ وَ عِصْمَتُهُ تَجِبُ أَنْ یَكُونَ فِی الْأَرْضِ لِیَتِمَّ مَقَادِیرُ أَمْرِ اللّٰهِ فَلَمَّا أُهْبِطَ إِلَى الْأَرْضِ وَ جُعِلَ حُجَّةً وَ خَلِیفَةً عُصِمَ بِقَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَّ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفىٰ آدَمَ وَ نُوحاً وَ آلَ إِبْراهِیمَ وَ آلَ عِمْرانَ عَلَى الْعالَمِینَ وَ أَمَّا قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ ذَا النُّونِ إِذْ ذَهَبَ مُغاضِباً فَظَنَّ أَنْ لَنْ نَقْدِرَ عَلَیْهِ إِنَّمَا ظَنَّ بِمَعْنَى اسْتَیْقَنَ أَنَّ اللّٰهَ لَنْ یُضَیِّقَ عَلَیْهِ رِزْقَهُ أَ لاَ تَسْمَعُ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ أَمّا إِذا مَا ابْتَلاهُ فَقَدَرَ عَلَیْهِ رِزْقَهُ أَیْ ضَیَّقَ عَلَیْهِ رِزْقَهُ وَ لَوْ ظَنَّ أَنَّ اللّٰهَ لاَ یَقْدِرُ عَلَیْهِ لَكَانَ قَدْ كَفَرَ وَ أَمَّا قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِی یُوسُفَ وَ لَقَدْ هَمَّتْ بِهِ وَ هَمَّ بِها فَإِنَّهَا هَمَّتْ بِالْمَعْصِیَةِ وَ هَمَّ یُوسُفُ بِقَتْلِهَا إِنْ أَجْبَرَتْهُ لِعِظَمِ مَا تَدَاخَلَهُ فَصَرَفَ اللّٰهُ عَنْهُ قَتْلَهَا وَ الْفَاحِشَةَ

وَ هُوَ قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَّ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوءَ وَ الْفَحْشاءَ یَعْنِی الْقَتْلَ وَ الزِّنَاءَ وَ أَمَّا دَاوُدُ عَلَیْهِ السَّلاَمُ فَمَا یَقُولُ مَنْ قِبَلَكُمْ فِیهِ فَقَالَ عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْجَهْمِ یَقُولُونَ إِنَّ دَاوُدَ عَلَیْهِ السَّلاَمُ كَانَ فِی مِحْرَابِهِ یُصَلِّی فَتَصَوَّرَ لَهُ إِبْلِیسُ عَلَى صُورَةِ طَیْرٍ أَحْسَنَ مَا یَكُونُ مِنَ الطُّیُورِ فَقَطَعَ دَاوُدُ صَلاَتَهُ وَ قَامَ لِیَأْخُذَ الطَّیْرَ فَخَرَجَ الطَّیْرُ إِلَى الدَّارِ فَخَرَجَ الطَّیْرُ إِلَى السَّطْحِ فَصَعِدَ فِی طَلَبِهِ فَسَقَطَ الطَّیْرُ فِی دَارِ أُورِیَا بْنِ حَنَانٍ فَأَطْلَعَ دَاوُدُ فِی أَثَرِ الطَّیْرِ فَإِذَا بِامْرَأَةِ أُورِیَا تَغْتَسِلُ فَلَمَّا نَظَرَ إِلَیْهَا هَوَاهَا وَ كَانَ قَدْ أَخْرَجَ أُورِیَا فِی بَعْضِ غَزَوَاتِهِ فَكَتَبَ إِلَى صَاحِبِهِ أَنْ قَدِّمْ أُورِیَا أَمَامَ التَّابُوتِ فَقُدِّمَ فَظَفِرَ أُورِیَا بِالْمُشْرِكِینَ فَصَعُبَ ذٰلِكَ عَلَى دَاوُدَ فَكَتَبَ إِلَیْهِ ثَانِیَةً أَنْ قَدِّمْهُ أَمَامَ التَّابُوتِ فَقُدِّمَ فَقُتِلَ أُورِیَا فَتَزَوَّجَ دَاوُدُ بِامْرَأَتِهِ قَالَ فَضَرَبَ الرِّضَا عَلَیْهِ السَّلاَمُ بِیَدِهِ عَلَى جَبْهَتِهِ وَ قَالَ إِنَّا لِلّٰهِ وَ إِنَّا إِلَیْهِ رَاجِعُونَ لَقَدْ نَسَبْتُمْ نَبِیّاً مِنْ أَنْبِیَاءِ اللّٰهِ إِلَى التَّهَاوُنِ بِصَلاَتِهِ حَتَّى خَرَجَ فِی أَثَرِ الطَّیْرِ ثُمَّ بِالْفَاحِشَةِ ثُمَّ بِالْقَتْلِ فَقَالَ یَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ فَمَا كَانَ خَطِیئَتُهُ فَقَالَ وَیْحَكَ إِنَّ دَاوُدَ إِنَّمَا ظَنَّ أَنْ مَا خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ خَلْقاً هُوَ أَعْلَمُ مِنْهُ فَبَعَثَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَیْهِ الْمَلَكَیْنِ فَتَسَوَّرَا الْمِحْرَابَ فَقَالاَ خَصْمانِ بَغىٰ بَعْضُنا عَلىٰ بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَیْنَنا بِالْحَقِّ وَ لا تُشْطِطْ وَ اهْدِنا إِلىٰ سَواءِ الصِّراطِ إِنَّ هٰذا أَخِی لَهُ تِسْعٌ وَ تِسْعُونَ نَعْجَةً وَ لِیَ نَعْجَةٌ واحِدَةٌ فَقالَ أَكْفِلْنِیها وَ عَزَّنِی فِی الْخِطابِ فَعَجَّلَ دَاوُدُ عَلَیْهِ السَّلاَمُ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَیْهِ فَقَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤالِ نَعْجَتِكَ إِلىٰ نِعاجِهِ وَ لَمْ یَسْأَلِ الْمُدَّعِیَ الْبَیِّنَةَ عَلَى ذٰلِكَ وَ لَمْ یُقْبِلْ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَیْهِ فَیَقُولَ لَهُ مَا تَقُولُ فَكَانَ هٰذَا خَطِیئَةَ رَسْمِ الْحُكْمِ لاَ مَا

ذَهَبْتُمْ إِلَيْهِ أَلاَ تَسْمَعُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ يَا دَاوُدُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَىٰ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَقَالَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ فَمَا قِصَّتُهُ مَعَ أُورِيَا فَقَالَ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ.

إِنَّ الْمَرْأَةَ فِي أَيَّامِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَتْ إِذَا مَاتَ بَعْلُهَا أَوْ قُتِلَ لَا تَتَزَوَّجُ بَعْدَهُ أَبَداً وَ أَوَّلُ مَنْ أَبَاحَ اللَّهُ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ بِامْرَأَةٍ قُتِلَ بَعْلُهَا كَانَ دَاوُدُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَتَزَوَّجَ بِامْرَأَةِ أُورِيَا لَمَّا قُتِلَ وَ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا مِنْهُ فَذَلِكَ الَّذِي شَقَّ عَلَى النَّاسِ مِنْ قِبَلِ أُورِيَا وَ أَمَّا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ تُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَ تَخْشَى النَّاسَ وَ اللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ عَرَّفَ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَسْمَاءَ أَزْوَاجِهِ فِي دَارِ الدُّنْيَا وَ أَسْمَاءَ أَزْوَاجِهِ فِي دَارِ الْآخِرَةِ وَ أَنَّهُنَّ أُمَّهَاتُ الْمُؤْمِنِينَ وَ إِحْدَاهُنَّ مَنْ سُمِّيَ لَهُ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ وَ هِيَ يَوْمَئِذٍ تَحْتَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ فَأَخْفَى اسْمَهَا فِي نَفْسِهِ وَ لَمْ يُبْدِهِ لِكَيْلَا يَقُولَ أَحَدٌ مِنَ الْمُنَافِقِينَ إِنَّهُ قَالَ فِي امْرَأَةٍ فِي بَيْتِ رَجُلٍ إِنَّهَا إِحْدَى أَزْوَاجِهِ مِنْ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَ خَشِيَ قَوْلَ الْمُنَافِقِينَ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ تَخْشَى النَّاسَ وَ اللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ يَعْنِي فِي نَفْسِكَ وَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ مَا تَوَلَّى تَزْوِيجَ أَحَدٍ مِنْ خَلْقِهِ إِلَّا تَزْوِيجَ حَوَّاءَ مِنْ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ زَيْنَبَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ بِقَوْلِهِ فَلَمَّا قَضَى زَيْدٌ مِنْهَا وَطَراً زَوَّجْنَاكَهَا الْآيَةَ وَ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ فَبَكَى عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْجَهْمِ فَقَالَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ أَنَا تَائِبٌ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ أَنْ أَنْطِقَ فِي أَنْبِيَاءِ اللَّهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ بَعْدَ يَوْمِي هَذَا إِلَّا بِمَا ذَكَرْتَهُ [1]

[1] عیون اخبار الرضا، ص ۳۸۸۔۳۹۱

"اباصلت الہروی سے روایت ہے کہ جب مامون نے اسلام کے علماء اور دوسرے مذاہب کے علماء جیسے یہود و نصاریٰ و مجوس اور صابئین [1] کو امام رضا علیہ السلام کے نزدیک حاضر کیا، ان میں سے کوئی بھی کوئی بات کرتا تو فوراً امام رضا علیہ السلام حجت قاطع سے ان کی بات پر ایک وزنی دلیل بیان کر دیتے تھے جس سے وہ لاجواب ہو جاتے۔ علی بن جہم امام علیہ السلام کے سامنے کھڑا ہوا اور کہا:

"اے یابن رسول اللہ! کیا آپ عصمت انبیاء پر عقیدہ رکھتے ہیں"؟

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: جی ہاں۔

پھر کہا: آپ اللہ عزوجل کے اس قول کے بارے میں کیا کہتے ہیں:

وَعَصَىٰ آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَىٰ.

آدم علیہ السلام نے اللہ کی نافرمانی کی اور گمراہ ہوا یا فرمایا:

وَذَا النُّونِ إِذْ ذَهَبَ مُغَاضِباً فَظَنَّ أَنْ لَنْ نَقْدِرَ عَلَيْهِ

صاحب نون (مچھلی کے پیٹ میں رہنے والا) اس وقت غضب کی حالت میں اپنی قوم کو ترک کیا اور یہ خیال کر لیا کہ ہم ان پر کوئی تنگی نہیں کریں گے

یا یوسف علیہ السلام کے بارے فرمایا:

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ وَهَمَّ بِهَا.

"اور البتہ اس عورت نے تو اس پر ارادہ کر لیا تھا اور وہ بھی اس کی طرف متمائل ہوا"

یا داؤد علیہ السلام کے بارے فرمایا:

ظَنَّ دَاوُدُ أَنَّمَا فَتَنَّاهُ.

"داؤد علیہ السلام نے سمجھا ہم نے اس کو آزمائش کی"۔

یا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں کہا:

[1] صابئین صابئون جمع صابی جو اپنے دین سے ہاتھ اٹھائے اور دوسرے دین کی طرف چلا جائے وہ جو گروہ صابئین ہوا اس کو بھی صابئی کہتے ہیں۔ صابی وہ فرقہ ہے جس کی عادتیں اور رسوم یہودیت اور مسیحیت سے مخلوط ہیں۔
صابئین کا مرکز اصلی کلدہ قدیم تھا اور ان کا شمار بھی اہل کتاب سے ہوا ہے اور ان کا قرآن میں ذکر بھی ہوا ہے مانداییان اور مغتسلہ کے ساتھ بھی جانے گئے ہیں۔.....(فرہنگ عمید)

وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ۔

"تو اپنے دل میں ایک چیز چھپاتا تھا جسے اللہ ظاہر کرنے والا تھا اور تو لوگوں سے ڈرتا تھا، حالانکہ اللہ زیادہ حق رکھتا ہے کہ تو اس سے ڈرے"۔

پس امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: تم پر وائے ہوا ے علی۔ اللہ عزوجل سے ڈرو، بڑے گناہوں کو انبیاء کی طرف نسبت مت دو۔ اللہ عزوجل کی کتاب کو اپنی رائے سے تاویل مت کرو۔

بیشک اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ

"نہیں جانتا اس کی تاویل سوائے اللہ اور راسخون فی العلم کے"۔

پہلی آیت جو کہ آدم علیہ السلام کے بارے میں تھی، بیشک اللہ عزوجل نے آدم علیہ السلام کو اس وجہ سے خلق کیا کہ اللہ عزوجل کی حجت اور خلیفہ زمین پر ہو، اس کو جنت کے لئے خلق نہیں کیا۔ معصیت آدم علیہ السلام جنت میں واقع ہوئی[1]، نہ کہ زمین میں۔ اس کی علت وقوع تکمیل مقدرات الٰہی تھا۔

جب آدم علیہ السلام نے زمین کی طرف نزول کیا، اس کو اپنی حجت اور خلیفہ معصوم قرار دیا۔

اسی طرح فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ

"بیشک اللہ عزوجل نے آدم علیہ السلام، نوح علیہ السلام، آل ابراہیم علیہم السلام اور آل عمران علیہم السلام کو عالمین پر چن لیا"۔

اور یونس علیہ السلام کی تاویل میں یہ ہے کہ اس کا گمان تھا کہ اگر گفتار خدا کو نہیں سنے گا تو اللہ اس پر سختی نہیں کرے گا۔

۱۔ منظور ترک اولیٰ ہے یعنی بہتر تھا کہ جس درخت سے روکا گیا اس کی طرف میل نہیں کیا۔ امر مولوی نہیں تھا کہ معصیت ہوتا کیونکہ گناہوں سے معصوم ہیں۔

14

اسی طرح دوسری جگہ پر فرمایا:

وَأَمَّا إِذَا مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ

"جب تک اللہ نے اس کو مبتلا بہ آزمائش کیا اور اس کی روزی کو سخت لیا"

اگر حقیقتاً گمان کرتا کہ اللہ اس پر قادر نہیں تو کافر ہو جاتا۔

اور گفتار خدا یوسف علیہ السلام کے بارے میں اس معنی میں ہے کہ زلیخا نے عزم معصیت کیا اور یوسف علیہ السلام نے اس کے قتل کا عزم کیا۔ صرف اس گناہ کی وجہ سے جو وہ یوسف علیہ السلام سے چاہتی تھی کہ اس کو مجبور کرے۔

اللہ عزوجل نے اس عورت کے قتل سے اور اس کے فحشاء میں مرتکب ہونے سے یوسف علیہ السلام کو دور کیا۔ اسی طرح ہم نے اس کو پلٹایا اس برائی سے یعنی قتل اور فحشا کو یعنی زنا۔

ہاں داؤد علیہ السلام! اس سے پہلے اس کے بارے میں کہتے تھے؟ پس علی بن جہم نے کہا کہتے ہیں داؤد علیہ السلام محراب میں نماز پڑھ رہے تھے، ابلیس خوبصورت پرندے کی شکل میں اس کے سامنے ظاہر ہوا۔ پس اس نے نماز قطع کی اٹھا تاکہ پرندے کو پکڑے۔ پرندہ گھر سے بھاگ گیا۔ داؤد علیہ السلام اس کو پکڑنے کیلئے گھر سے باہر نکلے، وہ چھت پر چڑھے تو دیکھا وہ پرندہ اوریاء بن حنان کے گھر میں زمین پر بیٹھا ہے۔

پس داؤد علیہ السلام پرندے کو پکڑنے کے لئے وہاں پر گئے۔ اس حال میں اوریاء کی بیوی غسل کی حالت میں حمام میں تھی۔ اس وقت داؤد علیہ السلام اس کے عاشق ہو گئے۔ داؤد علیہ السلام نے اوریاء کو جنگ کے لئے بھیجا ہوا تھا لہٰذا لشکر کے سپہ سالار کو خط لکھا اوریاء کو لشکر کے آگے رکھے۔ جب وہ آگے آیا تو دشمنوں کو شکست دی اور مشرکوں پر غالب ہوئے اور یہ امر داؤد پر دشوار گزرا دوسری بار لکھا اس کو صندوق اور تابوت کے آگے قرار دیں۔[1]

۱۔ سورہ بقرہ کی آیت ۲۵۰ میں اس تابوت کی طرف اشارہ ہوا ہے۔ نقل ہوا ہے کہ یہ وہی تابوت تھا جس میں مادر موسیٰ علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام کو رکھا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی وفات کے وقت اپنے الواح لباس نشانیاں اس میں رکھیں اور اپنے وصی یوشع بن نون کو دیا۔ بنی اسرائیل اس تابوت کو متبرک جانتے تھے اور کہتے ہیں: حضرت موسیٰ علیہ السلام چلتے وقت تابوت کو آگے رکھتے تھے۔ بنی اسرائیل بھی اس کو اپنے لشکر کے آگے رکھتے تھے اور یہ بھی روایت ہوئی ہے کہ جو بھی تابوت کے آگے چلتا تھا یا کامیاب ہوتا تھا یا قتل ہو جاتا تھا۔

وہاں پر اوریا قتل ہوا۔ اس کے بعد داؤد علیہ السلام نے اس کی بیوی کے ساتھ شادی کی۔

اباصلت کہتا ہے: یہاں پر امام رضا علیہ السلام نے اپنا ہاتھ پیشانی پر مار کر فرمایا:

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

"بیشک تم ایک نبی کے سلسلہ انبیاء سے نماز میں سستی کی طرف اور پرندے کے لئے ہوس بازی اور ایک برے عمل اور قتل کی نسبت دے رہے ہو؟

اس نے کہا: یابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! داؤد علیہ السلام کی کیا خطا تھی؟

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: وائے ہو تم پر۔ داؤد علیہ السلام کی طرف تہمت لگاتے ہو۔ اللہ عزوجل نے کسی کو اس سے زیادہ عالم خلق نہیں کیا۔ پس اللہ عزوجل نے اس پر دو ملک مبعوث کئے جو محراب میں اس کے پاس ظاہر ہوئے۔

خَصْمَانِ بَغَى بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَا إِلَى سَوَاءِ الصِّرَاطِ إِنَّ هَذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً وَلِيَ نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ فَقَالَ أَكْفِلْنِيهَا وَعَزَّنِي فِي الْخِطَابِ

"جب وہ داؤد علیہ السلام کے پاس آئے تو انہوں نے کہا: ہم جھگڑنے والے ہیں۔ ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے۔ پس آپؑ ہمارے درمیان انصاف کا فیصلہ کیجیے اور بات کو دور نہ ڈالئے اور ہمیں سیدھی راہ پر چلائیے۔ بے شک یہ میرا بھائی ہے، اس کے پاس ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے پاس صرف ایک دنبی ہے۔ پس اس نے کہا: مجھے وہ بھی دے دے اور اس نے مجھے گفتگو سے زیر کر دیا ہے۔

پس داؤد علیہ السلام نے حکم میں جلدی کر دی

لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ إِلَى نِعَاجِهِ

"اس نے ایک دنبے کے ساتھ درخواست کر کے تم پر ظلم کیا ہے"۔

اس کے بغیر کہ مدعی سے گواہ یا کوئی ثبوت لیتا یا سامنے والے سے دفاع مانگتا فیصلہ کر لیا۔ یہ داؤد علیہ السلام کی خطا تھی کہ جلد بازوں والا فیصلہ کیا۔ نہ کہ وہ جو تم نے گمان کیا۔ کیا تم نے اللہ عزوجل کا قول نہیں سنا:

يَا دَاوُودُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَى

"اے داؤد علیہ السلام! ہم نے تم کو زمین میں اپنا جانشین قرار دیا۔ پس لوگوں کے درمیان حق کا فیصلہ کرو"۔

اس کے بعد میں نے کہا: یابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! قصہ داؤد علیہ السلام اور یاء کے ساتھ کیا تھا؟

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: داؤد علیہ السلام کے زمانے میں رسم یہ تھی کہ جب کسی کا شوہر دنیا سے چلا جاتا یا مارا جاتا وہ عورت اس کے بعد کبھی شادی نہیں کرتی۔ پہلا جس پر اللہ عزوجل نے حکم کیا مباح کیا اس عورت کے ساتھ جس کا شوہر فوت یا مارا جائے ازدواج کرے وہ داؤد علیہ السلام تھا

اور اس واقعہ کو داؤد علیہ السلام کی طرف موڑ دیا (یعنی اوریاء قتل ہوا اور اللہ عزوجل کے حکم سے اس کی بیوی سے شادی کی)

ہاں وہ آیت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں کہی، اللہ عزوجل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویوں کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس دنیا اور آخرت میں شناخت کروائی وہ ام المومنین ہیں۔ ان میں سے ایک بیوی زینب بنت جحش تھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شادی سے پہلے زید بن حارثہ کی بیوی تھی۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتے تھے کہ زینب ان کی زوجہ بنیں گی مگر منافقین کے خوف سے کہ یہ نہ کہیں کہ وہ عورت جو کسی اور مرد کی بیوی ہے، اپنی بیوی کہتے ہیں اس مطلب کو چھپایا اور یہ آیت اسی امر میں نازل ہوئی۔

اللہ عزوجل مخلوقات کی شادی میں بھی ولی نہیں ہوا مگر تزویج آدمؑ و حواؑ، زینب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے اور فاطمہ سلام اللہ علیہا علی علیہ السلام کے لئے۔

اباصلت کہتا ہے: اس وقت علی بن جہم نے گریہ کیا اور کہا: میں اللہ عزوجل کی جانب توبہ کرتا ہوں۔ اس کے بعد جو آپؑ نے کہا: اس کے علاوہ کوئی اور چیز انبیاء الٰہی کے بارے میں کہوں۔

(۲) عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْجَهْمِ قَالَ: حَضَرْتُ مَجْلِسَ الْمَأْمُونِ وَ عِنْدَهُ الرِّضَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ الْمَأْمُونُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ أَلَيْسَ مِنْ قَوْلِكَ أَنَّ الْأَنْبِيَاءَ مَعْصُومُونَ قَالَ بَلَى قَالَ فَمَا مَعْنَى قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ عَصَى آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَى.[1] فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى قَالَ لِآدَمَ اُسْكُنْ أَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَ كُلَا مِنْهَا رَغَداً حَيْثُ شِئْتُمَا وَ لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ.[2]

وَ أَشَارَ لَهُمَا إِلَى شَجَرَةِ الْحِنْطَةِ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ وَ لَمْ يَقُلْ لَهُمَا لَا تَأْكُلَا مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ وَ لَا مِمَّا كَانَ مِنْ جِنْسِهَا فَلَمْ يَقْرَبَا تِلْكَ الشَّجَرَةَ وَ لَمْ يَأْكُلَا مِنْهَا وَ إِنَّمَا أَكَلَا مِنْ غَيْرِهَا لَمَّا أَنْ وَسْوَسَ الشَّيْطَانُ إِلَيْهِمَا وَ قَالَ مَا نَهَاكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ وَ إِنَّمَا يَنْهَاكُمَا أَنْ تَقْرَبَا غَيْرَهَا وَ لَمْ يَنْهَكُمَا عَنِ الْأَكْلِ مِنْهَا إِلَّا أَنْ تَكُونَا مَلَكَيْنِ أَوْ تَكُونَا مِنَ الْخَالِدِينَ وَ قَاسَمَهُمَا إِنِّي لَكُمَا لَمِنَ النَّاصِحِينَ وَ لَمْ يَكُنْ آدَمُ وَ حَوَّاءُ شَاهَدَا قَبْلَ ذٰلِكَ مَنْ يَحْلِفُ بِاللّٰهِ كَاذِباً فَدَلَّاهُمَا بِغُرُورٍ فَأَكَلَا مِنْهَا ثِقَةً بِيَمِينِهِ بِاللّٰهِ وَ كَانَ ذٰلِكَ مِنْ آدَمَ قَبْلَ النُّبُوَّةِ وَ لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ بِذَنْبٍ كَبِيرٍ اِسْتَحَقَّ بِهِ دُخُولَ النَّارِ وَ إِنَّمَا كَانَ مِنَ الصَّغَائِرِ الْمَوْهُوبَةِ الَّتِي تَجُوزُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ قَبْلَ نُزُولِ الْوَحْيِ عَلَيْهِمْ فَلَمَّا اِجْتَبَاهُ اللّٰهُ تَعَالَى وَ جَعَلَهُ نَبِيّاً كَانَ مَعْصُوماً لَا يُذْنِبُ صَغِيرَةً وَ لَا كَبِيرَةً قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ عَصَى آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَى ثُمَّ اِجْتَبَاهُ رَبُّهُ فَتَابَ عَلَيْهِ وَ هَدَى وَ قَالَ عَزَّ وَ جَلَّ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفَى آدَمَ وَ نُوحاً وَ آلَ إِبْرَاهِيمَ وَ آلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ فَقَالَ لَهُ

۱۔ سورہ طٰہٰ، آیت:۱۲۱

۲۔ سورہ بقرہ، آیت:۳۵

الْمَأْمُونُ فَمَا مَعْنَى قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَلَمَّا آتَاهُمَا صَالِحاً جَعَلَا لَهُ شُرَكَاءَ فِيمَا آتَاهُمَا فَقَالَ لَهُ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ حَوَّاءَ وَلَدَتْ لِآدَمَ خَمْسَمِائَةِ بَطْنٍ ذَكَراً وَ أُنْثَى وَ إِنَّ آدَمَ وَ حَوَّاءَ عَاهَدَا اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ دَعَوَاهُ وَ قَالَا لَئِنْ آتَيْتَنَا صَالِحاً لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ فَلَمَّا آتَاهُمَا صَالِحاً مِنَ النَّسْلِ خَلْقاً سَوِيّاً بَرِيئاً مِنَ الزَّمَانَةِ وَ الْعَاهَةِ وَ كَانَ مَا آتَاهُمَا صِنْفَيْنِ صِنْفاً ذُكْرَاناً وَ صِنْفاً إِنَاثاً فَجَعَلَ الصِّنْفَانِ لِلّٰهِ تَعَالَى ذِكْرُهُ شُرَكَاءَ فِيمَا آتَاهُمَا وَ لَمْ يَشْكُرَاهُ كَشُكْرِ أَبَوَيْهِمَا لَهُ عَزَّ وَ جَلَّ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فَتَعَالَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ فَقَالَ الْمَأْمُونُ أَشْهَدُ أَنَّكَ ابْنُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ حَقّاً فَأَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي حَقِّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ رَأَى كَوْكَباً قَالَ هٰذَا رَبِّي فَقَالَ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَعَ إِلَى ثَلَاثَةِ أَصْنَافٍ صِنْفٍ يَعْبُدُ الزُّهَرَةَ وَ صِنْفٍ يَعْبُدُ الْقَمَرَ وَ صِنْفٍ يَعْبُدُ الشَّمْسَ وَ ذٰلِكَ حِينَ خَرَجَ مِنَ السَّرَبِ الَّذِي أُخْفِيَ فِيهِ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ فَرَأَى الزُّهَرَةَ قَالَ هٰذَا رَبِّي عَلَى الْإِنْكَارِ وَ الْإِسْتِخْبَارِ فَلَمَّا أَفَلَ الْكَوْكَبُ قَالَ لَا أُحِبُّ الْآفِلِينَ لِأَنَّ الْأُفُولَ مِنْ صِفَاتِ الْمُحْدَثِ لَا مِنْ صِفَاتِ الْقِدَمِ فَلَمَّا رَأَى الْقَمَرَ بَازِغاً قَالَ هٰذَا رَبِّي عَلَى الْإِنْكَارِ وَ الْإِسْتِخْبَارِ فَلَمَّا أَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَمْ يَهْدِنِي رَبِّي لَأَكُونَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّالِّينَ يَقُولُ لَوْ لَمْ يَهْدِنِي رَبِّي لَكُنْتُ مِنَ الْقَوْمِ الضَّالِّينَ فَلَمَّا أَصْبَحَ وَ رَأَى الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّي هٰذَا أَكْبَرُ مِنَ الزُّهَرَةِ وَ الْقَمَرِ عَلَى الْإِنْكَارِ وَ الْإِسْتِخْبَارِ لَا عَلَى الْإِخْبَارِ وَ الْإِقْرَارِ فَلَمَّا أَفَلَتْ قَالَ لِلْأَصْنَافِ الثَّلَاثَةِ مِنْ عَبَدَةِ الزُّهَرَةِ وَ الْقَمَرِ وَ الشَّمْسِ يَا قَوْمِ إِنِّي بَرِيءٌ مِمَّا تُشْرِكُونَ

إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضَ حَنِيفاً وَ مَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَ إِنَّمَا أَرَادَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمَا قَالَ أَنْ يُبَيِّنَ لَهُمْ بُطْلَانَ دِينِهِمْ وَ يُثْبِتَ عِنْدَهُمْ أَنَّ الْعِبَادَةَ لَا تَحِقُّ لِمَا كَانَ بِصِفَةِ الزُّهَرَةِ وَ الْقَمَرِ وَ الشَّمْسِ وَ إِنَّمَا تَحِقُّ الْعِبَادَةُ لِخَالِقِهَا وَ خَالِقِ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ وَ كَانَ مَا احْتَجَّ بِهِ عَلَى قَوْمِهِ مِمَّا أَلْهَمَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَ آتَاهُ كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ تِلْكَ حُجَّتُنَا آتَيْنَاهَا إِبْرَاهِيمَ عَلَى قَوْمِهِ فَقَالَ الْمَأْمُونُ لِلَّهِ دَرُّكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ فَأَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتَى قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلَى وَ لَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي قَالَ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى كَانَ أَوْحَى إِلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنِّي مُتَّخِذٌ مِنْ عِبَادِي خَلِيلاً إِنْ سَأَلَنِي إِحْيَاءَ الْمَوْتَى أَجَبْتُهُ فَوَقَعَ فِي نَفْسِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ ذَلِكَ الْخَلِيلُ فَقَالَ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتَى قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلَى وَ لَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي عَلَى الْخُلَّةِ قَالَ فَخُذْ أَرْبَعَةً مِنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلَى كُلِّ جَبَلٍ مِنْهُنَّ جُزْءاً ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْياً وَ اعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ فَأَخَذَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَسْراً وَ طَاوُساً وَ بَطّاً وَ دِيكاً فَقَطَّعَهُنَّ وَ خَلَطَهُنَّ ثُمَّ جَعَلَ عَلَى كُلِّ جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ الَّتِي حَوْلَهُ وَ كَانَتْ عَشَرَةً مِنْهُنَّ جُزْءاً وَ جَعَلَ مَنَاقِيرَهُنَّ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ثُمَّ دَعَاهُنَّ بِأَسْمَائِهِنَّ وَ وَضَعَ عِنْدَهُ حَبّاً وَ مَاءً فَتَطَايَرَتْ تِلْكَ الْأَجْزَاءُ بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ حَتَّى اسْتَوَتِ الْأَبْدَانُ وَ جَاءَ كُلُّ بَدَنٍ حَتَّى انْضَمَّ إِلَى رَقَبَتِهِ وَ رَأْسِهِ فَخَلَّى إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ مَنَاقِيرِهِنَّ فَطِرْنَ ثُمَّ وَقَعْنَ فَشَرِبْنَ مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ وَ الْتَقَطْنَ مِنْ ذَلِكَ الْحَبِّ وَ قُلْنَ يَا نَبِيَّ

اللَّهِ أَحْيَيْتَنَا أَحْيَاكَ اللَّهُ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بَلِ اللَّهُ يُحْيِي وَ يُمِيتُ وَ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.[1]

"علی ابن محمد بن جہم کہتا ہے: جب مجلس مامون میں گیا، امام رضا علیہ السلام بھی وہاں پر موجود تھے۔ مامون نے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا: یابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا آپؑ یہ نہیں کہتے کہ انبیاء معصوم علیہم السلام ہیں؟

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: کیوں نہیں۔

اس نے کہا: پھر اس آیت کے معنی کیا ہے؟

وَعَصَىٰ آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَىٰ.

"آدم علیہ السلام نے اپنے پروردگار کی (نہی میں ہدایت تھی کہ یہ اس کی زندگی کے لئے ضرر ہے نہ کہ گناہ عذابی) نافرمانی کی اور گمراہ ہوگیا"۔

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: اللہ عزوجل نے آدم علیہ السلام کو کہا:

اُسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَ كُلَا مِنْهَا رَغَداً حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَٰذِهِ الشَّجَرَةَ.

"تم اور تمہاری زوجہ جنت میں ساکن ہوجاؤ اور اس کی رزق روزی سے جہاں سے چاہو کھاؤ، پر اس درخت کے قریب مت جانا"

اور گندم کے درخت کی طرف اشارہ کر کے فرمایا:

فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ.

"کہ ظالموں میں سے ہوگے"

اللہ عزوجل نے انہیں یہ نہیں فرمایا کہ اس قسم کے سارے درختوں سے مت کھانا۔ وہ دو بھی صرف ان کے نزدیک نہیں ہوئے اور اس سے نہیں کھایا بلکہ شیطان کے وسوسے کے بعد دوسرے درخت سے کھایا۔ شیطان نے انہیں کہا:

وَقَالَ مَا نَهَاكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هَٰذِهِ الشَّجَرَةِ.

---

[1] عیون اخبار الرضا، ج ا ص ۱۹۵

"تمہارے پروردگار نے تم کو اس درخت سے منع نہیں کیا"۔

بلکہ تمہیں اس کے نزدیک ہونے سے منع کیا ہے نہ کہ اس کو کھانے سے منع کیا مگر اس وجہ سے کہ فرشتے نہ ہو جاؤ یا جاوید نہ ہو جاؤ

اور ان کے لئے قسم کھائی میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ آدمؑ وحواؑ نے اس سے پہلے کسی کو اللہ عزوجل کی جھوٹی قسم کھاتے نہیں دیکھا تھا

فَدَلّٰهُمَا بِغُرُوْرٍ ..... "ان کو دھوکا دیا"

انہوں نے بھی اطمینان کے ساتھ اس سے کھایا۔ یہ قضیہ آدم علیہ السلام کی نبوت سے پہلے جس اور یہ گناہ گناہ کبیرہ بھی نہیں تھا کہ آدم علیہ السلام مستحق عذاب جہنم ہو بلکہ یہ سب گناہان صغیرہ سے تھا۔ اللہ عزوجل اس بخش دے گا۔!

اور یہ صغیرہ گناہ تمام انبیاء پر نبوت سے پہلے جائز ہیں

مگر جب اللہ عزوجل نے ان کو نبوت کے لئے چن لیا، معصوم ہو گئے، کوئی گناہ ان سے سرزد نہیں ہوا، کیا صغیرہ کیا کبیرہ۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَعَصٰۤى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ۚ ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى

"آدم علیہ السلام نے اپنے رب کی نافرمانی کی، اس کے بعد اللہ عزوجل نے اس کو منتخب کیا اور اس کی توبہ کو قبول کیا اور اس کی ہدایت کی"

اور یہ بھی فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤى اٰدَمَ وَ نُوْحًا وَّ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَ اٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ

مامون نے کہا: پس اس آیت کے معنی کیا ہے؟

فَلَمَّاۤ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَاۤ اٰتٰىهُمَا

"جب اللہ عزوجل نے ان کو فرزند صالح دیا۔ یہ شریک اللہ عزوجل کے لئے اس مورد میں اس بیٹے کے قائل ہوئے"۔

۱۔ اس روایت کی سند میں راوی محل حرف ہے کہا گیا ہے کہ وہ ناصبی مسلک سے تھا، کیونکہ گزر آیا ہے کہ معصوم فکر گناہ بھی نہیں کرتے

حضرتؑ نے فرمایا: حواؑ نے آدم علیہ السلام کیلئے ۵۰۰ بچے جنے۔ ہر مرتبہ ایک بیٹا ایک بیٹی۔ آدمؑ وحواؑ نے اللہ عزوجل سے عہد کیا۔ اگر ان کو صحیح سالم بچہ دیا، شکر کرنے والے ہوں گے۔

اللہ عزوجل نے ایک صحیح سالم نسل بغیر کسی بیماری وآفت کے ان کو دی اور وہ کچھ جوان کو عطا کیا۔ دو قسم کی اولاد تھی ایک قسم بیٹا ایک قسم بیٹی۔

فَجَعَلَ الصِّنْفَانِ لِلّٰهِ شُرَكَآءَ

"پس یہ دو قسمیں جو اللہ نے ان کو دی اس میں شرک کیا (یعنی ان اولادوں کے عبد الحارث وعبد الشمس وعبد العزی اس طرح کے نام رکھے)۔

اللہ کا ماں باپ کی طرح شکر نہیں کیا۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ

"اللہ شرک سے برتر اور بیزار ہے"۔

مامون نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ فرزند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ اب اس آیت کی وضاحت کریں:

فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّىْ

"جب رات ہوئی، ستارے کو دیکھا کہا: یہ میرا پروردگار ہے"۔

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: ابراہیم علیہ السلام تین گروہ کے درمیان تھے۔ ایک گروہ جو (ستارہ) زہرہ کی عبادت کرتے تھے۔ ایک گروہ جو چاند کی عبادت کرتے تھے۔

ایک گروہ جو سورج کی عبادت کرتے تھے۔ یہ وہ وقت تھا وہ اپنی مخفی گاہ جو زمین کے نیچے تھی باہر نکلے

جب شب ہوئی زہرہ کو دیکھا، از روئے انکار کہا: یہ میرا رب ہے؟

جب ستارہ نے غروب کیا تو کہا: میں غروب کرنے والے کو دوست نہیں رکھتا

کیونکہ غروب ہونا، غائب اور ختم ہو جانا موجودات کی صفتوں میں سے ہے نہ خالق کی

صفات میں جو قدیم اور ازلی ہے۔

جب چاند کو دیکھا حالت انکار میں کہا: کیا یہ میرا پروردگار ہے؟

جب اس نے بھی غروب کیا تو کہا: اگر اللہ عزوجل میری ہدایت نہیں کرے گا گمراہ ہوجاؤں گا۔ منظور یہ تھا اللہ عزوجل اگر ہدایت نہ کرتا گمراہ ہوجاتا

دوسرے دن سورج کو دیکھا اور از روئے انکار کہا: یہ میرا پروردگار ہے؟

یہ چاند اور زہرہ سے بڑا ہے۔ جب سورج بھی غروب کر گیا ان تین گروہوں کی طرف منہ کر کے کہا:

يَا قَوْمِ إِنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ.

إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا ۖ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ

"اے میری قوم! میں ان سے بیزار ہوں جنہیں تم اللہ کا شریک بناتے ہو۔ سب سے بے زار ہو کر میں نے اپنے منہ کو اسی کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو بنایا، اور میں شرک کرنے والوں سے نہیں ہوں۔

ابراہیمؑ اپنے اس قول کے ذریعے چاہتے تھے ان کے دین کے باطل ہونے کو روشن کریں اور ثابت کریں کہ عبادت کرنا ان چیزوں کے مثل زہرہ، چاند، سورج ہیں صحیح نہیں ہے بلکہ شائستہ عبادت ان کا خالق، خالق آسمان وزمین ہے۔ وہ دلیلیں جو اپنی قوم کے لئے لارہے تھے، الہام خدا اور عطائے خداوندی تھی۔

اسی طرح اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَتِلْكَ حُجَّتُنَا آتَيْنَاهَا إِبْرَاهِيمَ عَلَىٰ قَوْمِهِ

"اور یہ ہماری دلیل ہے جو ہم نے ابراہیمؑ کو اس کی قوم کے مقابلہ میں دی تھی"

مامون نے کہا: بہترین اس آیت کی وضاحت فرمائیں:

رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَىٰ ۖ قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِن ۖ قَالَ بَلَىٰ وَلَٰكِن لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِي

"ابراہیمؑ نے کہا: خدایا مجھے دکھاؤ کس طرح مردوں کو زندہ کرتا ہے۔

اللہ عزوجل نے فرمایا: کیا تمہیں ایمان نہیں ہے؟۔

فرمایا: کیوں نہیں ایمان ہے لیکن اطمینان قلب چاہتا ہوں۔

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: اللہ عزوجل نے ابراہیمؑ کو وحی فرمائی، میں اپنے بندوں میں سے دوست انتخاب کروں گا حتیٰ اگر مجھ سے چاہا کہ اس کے لئے مردے زندہ کروں، اس کے لئے کروں گا

ابراہیمؑ کو دل میں الہام ہوا کہ ابراہیمؑ خود ہے۔ پھر کہا: یا اللہ مجھ دکھائیں تو کیسے مردہ زندہ کرتا ہے۔ اللہ عزوجل نے کہا: ایمان نہیں ہے؟

فرمایا: کیوں نہیں بس اسی لئے کہ دل مطمئن ہو۔ خلیل ہونے کی نسبت اللہ عزوجل فرماتا ہے:

قَالَ فَخُذْ أَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلَىٰ كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْيًا ۚ وَاعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ[1]

"فرمایا: تو چار جانور اڑنے والے پکڑ، پھر ان کو ذبح کر کے ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دو، پھر (انہیں ذبح کرنے کے بعد) ہر پہاڑ پر ان کے بدن کا ایک ایک ٹکڑا رکھ دے، پھر ان کو بلا۔ تیرے پاس جلدی سے آئیں گے، اور جان لے کہ بے شک اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

ابراہیم علیہ السلام نے بھی ایک گدھ، ایک مور، ایک بطخ اور ایک مرغی لی۔ ان کے ٹکڑے ٹکڑے کئے اور ان کے اجزاء آپس میں ملا دیئے، جب یہ سارا آپس میں مل گئے تو دس پہاڑوں پر رکھا، ان کی چونچ اپنے ہاتھ میں رکھی اور ان کو ان کے ناموں کے ساتھ آواز دی۔ اور ابراہیم علیہ السلام نے اپنے ہاتھ میں تھوڑا دانہ اور پانی رکھا، ان کے اجزاء نے ایک دوسرے کی طرف پرواز کی اور ان کے اجسام کامل ہوئے، ہر بدن اپنے سر کی تلاش میں گیا اور اس سے جا کر ملا۔ اس کے بعد ابراہیم علیہ السلام نے ان کی

[1]- سورہ بقرہ، آیت: ۲۶۰

چونچ کو آزاد کیا۔ انہوں نے پرواز کی اور اس کے بعد نیچے آ کر اس پانی سے پیا اور اس دانے سے کھایا اور کہا: اے اللہ عزوجل کے نبی! تم نے ہمیں زندہ کیا، اللہ عزوجل آپ کو زندہ رکھے۔ ابراہیمؑ نے کہا: بلکہ اللہ عزوجل زندہ کرتا ہے وہی مارتا ہے وہی سب کاموں پر قدرت مند ہے۔

یہ روایت بہت طولانی ہے شائقین کتاب "عیون اخبار الرضاؑ" کی طرف رجوع کریں۔

(۲)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ كَانَ جَالِساً ذَاتَ يَوْمٍ وَ عِنْدَهُ عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي وَ أَكْرَمُ النَّاسِ عَلَيَّ فَأَحِبَّ مَنْ أَحَبَّهُمْ وَ أَبْغِضْ مَنْ أَبْغَضَهُمْ وَ وَالِ مَنْ وَالَاهُمْ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُمْ وَ أَعِنْ مَنْ أَعَانَهُمْ وَ اجْعَلْهُمْ مُطَهَّرِينَ مِنْ كُلِّ رِجْسٍ مَعْصُومِينَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَ أَيِّدْهُمْ بِرُوحِ الْقُدُسِ مِنْكَ ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَا عَلِيُّ أَنْتَ إِمَامُ أُمَّتِي وَ خَلِيفَتِي عَلَيْهَا بَعْدِي وَ أَنْتَ قَائِدُ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى الْجَنَّةِ وَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى ابْنَتِي فَاطِمَةَ قَدْ أَقْبَلَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى نَجِيبٍ مِنْ نُورٍ عَنْ يَمِينِهَا سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ وَ عَنْ يَسَارِهَا سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ وَ بَيْنَ يَدَيْهَا سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ وَ خَلْفَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ تَقُودُ مُؤْمِنَاتِ أُمَّتِي إِلَى الْجَنَّةِ فَأَيُّمَا امْرَأَةٍ صَلَّتْ فِي الْيَوْمِ وَ اللَّيْلَةِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ وَ صَامَتْ شَهْرَ رَمَضَانَ وَ حَجَّتْ بَيْتَ اللّٰهِ الْحَرَامَ وَ زَكَّتْ مَالَهَا وَ أَطَاعَتْ زَوْجَهَا وَ وَالَتْ عَلِيّاً بَعْدِي دَخَلَتِ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ ابْنَتِي فَاطِمَةَ وَ إِنَّهَا لَسَيِّدَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَ هِيَ سَيِّدَةٌ لِنِسَاءِ عَالَمِهَا فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ ذَاكَ لِمَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ فَأَمَّا ابْنَتِي فَاطِمَةُ فَهِيَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَ الْآخِرِينَ وَ إِنَّهَا لَتَقُومُ فِي مِحْرَابِهَا

فَيُسَلِّمُ عَلَيْهَا سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَ يُنَادُونَهَا بِمَا نَادَتْ بِهِ الْمَلَائِكَةُ مَرْيَمَ فَيَقُولُونَ يَا فَاطِمَةُ «إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفَاكِ وَ طَهَّرَكِ وَ اصْطَفَاكِ عَلَى نِسَاءِ الْعَالَمِينَ» ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ يَا عَلِيُّ إِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ مِنِّي وَ هِيَ نُورُ عَيْنِي وَ ثَمَرَةُ فُؤَادِي يَسُوؤُنِي مَا سَاءَهَا وَ يَسُرُّنِي مَا سَرَّهَا وَ إِنَّهَا أَوَّلُ مَنْ يَلْحَقُنِي مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فَأَحْسِنْ إِلَيْهَا بَعْدِي وَ أَمَّا الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ فَهُمَا ابْنَايَ وَ رَيْحَانَتَايَ وَ هُمَا سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيُكْرَمَا عَلَيْكَ كَسَمْعِكَ وَ بَصَرِكَ ثُمَّ رَفَعَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَدَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُشْهِدُكَ أَنِّي مُحِبٌّ لِمَنْ أَحَبَّهُمْ وَ مُبْغِضٌ لِمَنْ أَبْغَضَهُمْ وَ سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَهُمْ وَ حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَهُمْ وَ عَدُوٌّ لِمَنْ عَادَاهُمْ وَ وَلِيٌّ لِمَنْ وَالَاهُمْ۔[1]

"ابن عباس کہتا ہے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے۔ علی، فاطمہ، حسنین علیہم السلام بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

پروردگارا! تو جانتا ہے یہ میرے اہل بیت علیہم السلام ہیں اور محترم ترین لوگ ہیں میرے نزدیک۔ ان کے دوستوں کو دوست رکھ، ان کے دشمنوں کو دشمن رکھ

اس سے جوان کے ساتھ مہربانی کرے مہربانی کرو، ان سے جو ان کے ساتھ برائی کرے برائی کرو، ہر وہ جو ان کی مدد کرے اس کی مدد کرو، اور ان کو رجس سے پاک رکھ اور ان کو ہر گناہوں سے معصوم رکھ، ان کی تائید کر روح القدس کے ساتھ یا علی! تو میری امت کے امام اور ان پر میرے خلیفہ ہیں اور آپؑ جنتیوں کے قائد ہیں۔

گویا میں اپنی بیٹی فاطمہ سلام اللہ علیہا کو دیکھ رہا ہوں جو روز قیامت نور کے گھوڑے پر سوار ہیں، ان کے دائیں طرف ۷۰ ہزار ملائکہ اور بائیں طرف ۷۰ ہزار ملائکہ ہیں، آگے پیچھے بھی ۷۰، ۷۰ ہزار ملائکہ ہیں۔ میری امت کی عورتوں کی جنت کی طرف رہبری کر رہی ہیں

[1]۔ امالی، شیخ صدوق، ج ۲ ص ۴۸۶

ہر عورت جو نماز پنجگانہ پڑھے، ماہ رمضان کے روزے رکھے، حج خدا کرے، اپنے مال سے زکوۃ دے، اپنے شوہر کی اطاعت کرے اور میرے بعد اس کا امام علی علیہ السلام ہو وہ میری بیٹی کی شفاعت سے جنت میں جائے گی

بی بی سیدہ سلام اللہ علیہا سیدۃ النساء العالمین ہیں۔

عرض ہوا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وہ اپنے دور کی عورتوں کی سردار ہیں۔

فرمایا: یہ مقام مریم بنت عمران کا ہے لیکن میری بیٹی اولین و آخرین کی عورتوں کی سردار ہیں۔ جب محراب میں کھڑی ہو ۷۰ ہزار مقرب فرشتے اس پر سلام دیتے ہیں

وہ ندا جو مریم سلام اللہ علیہا کی طرف کی فاطمہ سلام اللہ علیہا کی طرف کر کے کہتے ہیں:

بیشک اللہ عزوجل نے آپؑ کو عالمین کو عورتوں پر چن لیا اس کے بعد علیؑ کی طرف چہرہ کر کے فرمایا:

یا علی علیہ السلام فاطمہ سلام اللہ علیہا میرے جسم کا ٹکڑا، میری آنکھوں کا نور، میرے دل کا میوہ ہے، جو اس کو ناراحت کرے اس نے مجھے ناراحت کیا، جو اس کو خوش کرے اس نے مجھے خوش کیا

پہلا کوئی ہے جو میرے خاندان سے آکر مجھ سے ملے گا وہ فاطمہ سلام اللہ علیہا ہے۔ میرے بعد اس سے نیکی کریں، حسن و حسین علیہم السلام میرے دو بیٹے میرا ریحان (خوشبو) ہیں اور دونوں جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔ آپ کے نزدیک آنکھ اور کان کی طرح عزیز ہوں، اس کے بعد آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر فرمایا:

یا اللہ! گواہ رہنا دوست رکھ ان کے دوستوں کو، دشمن رکھ ان کے دشمنوں کو، ان کے ساتھ صلح والوں سے صلح اور ان کے ساتھ جنگ کرنے والوں کے ساتھ جنگ کر۔ ان کا دشمن ہوں جو ان کا برا چاہے اور ان کا دوست ہوں جو ان سے محبت کرے"۔

(۴) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ قَالَ: مَا سَمِعْتُ وَ لاَ اِسْتَفَدْتُ مِنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ فِي طُولِ صُحْبَتِي إِيَّاهُ شَيْئاً أَحْسَنَ مِنْ هَذَا الْكَلاَمِ فِي صِفَةِ عِصْمَةِ الإِمَامِ فَإِنِّي سَأَلْتُهُ يَوْماً عَنِ الإِمَامِ

أَهُوَ مَعْصُومٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ لَهُ فَمَا صِفَةُ الْعِصْمَةِ فِيهِ وَ بِأَيِّ شَيْءٍ تُعْرَفُ قَالَ إِنَّ جَمِيعَ الذُّنُوبِ لَهَا أَرْبَعَةُ أَوْجُهٍ لاَ خَامِسَ لَهَا الْحِرْصُ وَ الْحَسَدُ وَ الْغَضَبُ وَ الشَّهْوَةُ فَهَذِهِ مَنْفِيَّةٌ عَنْهُ لاَ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ حَرِيصاً عَلَى هَذِهِ الدُّنْيَا وَ هِيَ تَحْتَ خَاتَمِهِ لِأَنَّهُ خَازِنُ الْمُسْلِمِينَ فَعَلَى مَا ذَا يَحْرِصُ وَ لاَ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ حَسُوداً لِأَنَّ الإِنْسَانَ إِنَّمَا يَحْسُدُ مَنْ هُوَ فَوْقَهُ وَ لَيْسَ فَوْقَهُ أَحَدٌ فَكَيْفَ يَحْسُدُ مَنْ هُوَ دُونَهُ وَ لاَ يَجُوزُ أَنْ يَغْضَبَ لِشَيْءٍ مِنْ أُمُورِ الدُّنْيَا إِلاَّ أَنْ يَكُونَ غَضَبُهُ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِ إِقَامَةَ الْحُدُودِ وَ أَنْ لاَ تَأْخُذَهُ فِي اللَّهِ لَوْمَةُ لاَئِمٍ وَ لاَ رَأْفَةٌ فِي دِينِهِ حَتَّى يُقِيمَ حُدُودَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لاَ يَجُوزُ أَنْ يَتَّبِعَ الشَّهَوَاتِ وَ يُؤْثِرَ الدُّنْيَا عَلَى الآخِرَةِ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ حَبَّبَ إِلَيْهِ الآخِرَةَ كَمَا حَبَّبَ إِلَيْنَا الدُّنْيَا فَهُوَ يَنْظُرُ إِلَى الآخِرَةِ كَمَا نَنْظُرُ إِلَى الدُّنْيَا فَهَلْ رَأَيْتَ أَحَداً تَرَكَ وَجْهاً حَسَناً لِوَجْهٍ قَبِيحٍ وَ طَعَاماً طَيِّباً لِطَعَامٍ مُرٍّ وَ ثَوْباً لَيِّناً لِثَوْبٍ خَشِنٍ وَ نِعْمَةً دَائِمَةً بَاقِيَةً لِدُنْيَا زَائِلَةٍ فَانِيَةٍ.[1]

"محمد بن ابی عمیر کہتا ہے: اس مدت طولانی میں ہشام بن حکم کے ساتھ مشغول گفتگو تھا۔ اس کی گفتگو سے بہترین استفادہ کیا جو اس نے عصمت امام علیہ السلام میں کہی۔

ایک دن اس سے پوچھا: کیا امام معصوم علیہ السلام ہے؟

فرمایا: جی ہاں۔

میں نے کہا: حقیقت صفت عصمت اس کے اندر کیا ہے اور کس طرح پہچانی جاتی ہے؟

اس نے کہا: سب گناہوں کی چار سبب (وجوہات) ہیں۔ ان میں پانچویں نہیں۔

حرص، حسد، غضب اور شہوت۔ یہ امام علیہ السلام سے نفی کرتی ہیں۔

۱۔ امالی، شیخ صدوق، ج ۲ ص ۶۳۲، معانی الاخبار ص ۱۳۲

"پہلا سبب (حرص)":۔

اچھا نہیں کہ وہ اس دنیا پر حریص ہو کیونکہ یہ دنیا اس کے تسلط میں ہے۔

"دوسرا سبب (حسد)":۔

حاسد نہیں ہو سکتا کیونکہ انسان اپنے سے اوپر والے سے حسد کرتا ہے اور کوئی بھی اس سے اوپر نہیں تو اپنے سے نیچے والوں سے کیسے حسد کرے۔

"تیسرا سبب (غضب)":۔

اچھا نہیں کہ کسی بھی امر دنیا پر وہ غضبناک ہو مگر یہ کہ وہ غضب اللہ کے لئے ہو۔
اللہ عزوجل نے اس پر واجب کیا ہے کہ اس کی حدود کو قائم کرے اور اس کام کی انجام دہی میں وہ ملامت سے دوچار نہ ہو جب تک اللہ عزوجل کی حدود کو قائم نہ کرے۔

"چوتھا سبب (شہوت)":۔

شہوت کا تابعدار نہیں ہو سکتا اور دنیا کو آخرت پر ترجیح نہیں دے سکتا کیونکہ اللہ عزوجل نے آخرت کو اس کے لئے محبوب کیا جس طرح دنیا کو ہمارے لئے محبوب کیا اور آخرت میں اسی آنکھ سے دیکھتا ہے جس سے دنیا میں دیکھتا ہے۔
کیا تم نے دیکھا ہے کوئی اچھی چیز کو قبیح چیز کے لئے چھوڑ دے، اچھے کھانے کو تلخ کھانے کے لئے چھوڑ دے، نرم کپڑے کو موٹے کپڑے کے لئے، نعمت دائمی کو دنیائے زائل فانی کے لئے ترک کرے؟؟

(۵) قَالَ علی علیه السلام: مَنْ أُلْهِمَ الْعِصْمَةَ أَمِنَ الزَّلَلَ.[۱]

"امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: جو پاکدامنی میں متصف ہو لغزشوں سے محفوظ ہے"۔

(۶) قَالَ علی علیه السلام: كَيْفَ يَصْبِرُ عَنِ الشَّهْوَةِ مَنْ لَمْ تُعِنْهُ الْعِصْمَةُ؟[۲]

۱۔ غرر الحکم، ص ۶۵۷، فصل ۷، ح ۸۱۰۷
۲۔ غرر الحکم، ص ۶۵۷، فصل ۷، ح ۸۱۰۷

"امیر المومنین علیہ السلام کس طرح شہوتوں سے دور رہے وہ جو جس کی عصمت نے مدد نہ کی ہو؟

(۷) قَالَ علی علیه السلام: فی صفة الملائکة عَصَمَهُمْ مِنْ رَيْبِ الشُّبُهَاتِ فَمَا مِنْهُمْ زَائِغٌ عَنْ سَبِيلِ مَرْضَاتِهِ.[۱]

"امیر المومنین علیہ السلام نے ملائکہ کی صفت میں فرمایا: ان کو شکوک سے محفوظ رکھا، اس وجہ سے ان میں سے کوئی بھی اللہ عزوجل کی راہ سے منحرف نہیں ہوتا"۔

(۸) عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: مَنِ اعْتَصَمَ بِاللَّهِ نَجَاهُ.[۲]

"امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: جو بھی اللہ عزوجل کی پناہ میں جائے اللہ عزوجل اس کو نجات دے گا"۔

(۹) وَقَالَ علی علیه السلام: مَنِ اعْتَصَمَ بِاللَّهِ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ.[۳]

"امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: جو بھی اللہ عزوجل کی پناہ میں آئے شیطان اس کو کسی قسم کا ضرر نہیں پہنچا سکے گا"۔

(۱۰) وَقَالَ علی علیه السلام: مَنِ اعْتَصَمَ بِاللَّهِ عَزَّ مَطْلَبُهُ.[۴]

"امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: جو بھی اللہ کی پناہ میں آئے اپنے مطلب میں کامیاب ہوگا"۔

البتہ یہ عصمت اس عصمت سے مختلف ہے۔ اس عصمت کے معنی یہ ہے جو بھی اللہ عزوجل سے توسل رکھے اللہ عزوجل اس کی امور دین دنیا میں مدد کرے گا اور یہ عصمت معصوم علیہ السلام سے کوئی سروکار نہیں رکھتی۔

(۱۱) عَنِ الصَّادِقِ علیه السلام: مَعْصُوماً مِنَ الزَّلَّاتِ مَصُوناً عَنِ الْفَوَاحِشِ كُلِّهَا.[۵]

۱۔ غرر الحکم، ص ۶۵۷، فصل ۷، ح ۸۱۰۷
۲۔ غرر الحکم، ص ۶۱۹، فصل ۷۷، ح ۱۸۳
۳۔ غرر الحکم، ص ۶۳۰، فصل ۷، ح ۸۱۰۷
۴۔ غرر الحکم، ص ۶۳۹، فصل ۷، ح ۸۱۰۷
۵۔ کافی، ج ۱، ص ۲۰۴، ح ۲

"امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: لغزشوں سے برے کاموں سے معصوم ہیں"۔

(۱۲) وَقَالَ علی علیہ السلام: نَحْنُ تَرَاجِمَةُ أَمْرِ اللَّهِ نَحْنُ قَوْمٌ مَعْصُومُونَ.[1]

"امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں: اللہ عزوجل کے امر کے مترجم اور مفسر ہم ہیں۔ ہم ہی لوگ پاک و معصوم علیہ السلام ہیں"۔

(۱۳) عَنِ الرِّضَا علیہ السلام: اَلْإِمَامُ الْمُطَهَّرُ مِنَ الذُّنُوبِ الْمُبَرَّأُ مِنَ الْعُيُوبِ.[2]

"امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں: امام گناہوں سے پاک اور ہر عیب سے دور ہوتا ہے"۔

(۱۴) عَنِ الرِّضَا علیہ السلام: وَهُوَ مَعْصُومٌ مُؤَيَّدٌ مُوَفَّقٌ مُسَدَّدٌ قَدْ أَمِنَ الْخَطَايَا وَ الزَّلَلَ وَ الْعِثَارَ خَصَّهُ اللَّهُ بِذَلِكَ لِيَكُونَ حُجَّتَهُ عَلَى عِبَادِهِ وَ شَاهِدَهُ عَلَى خَلْقِهِ.[3]

"امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: وہ معصوم مؤید موفق مسدد ہے ہر گناہ اور لغزش سے امان میں ہے۔ یہ خصوصیت اللہ عزوجل نے اسے دی تا کہ وہ مخلوق پر حجت اور اس کے بندوں پر گواہ ہو"۔

(۱۵) قَالَ عَلِي عَلَيْهِ السَّلَامُ: مِنَ الْعِصْمَةِ تَعَذُّرُ الْمَعَاصِي.[4]

"امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: گناہوں سے معذور ہونا بھی عصمت میں سے ہے"۔

(۱۶) قَالَ عَلِي عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّمَا يَنْبَغِي لِأَهْلِ الْعِصْمَةِ وَ الْمَصْنُوعِ إِلَيْهِمْ فِي السَّلَامَةِ أَنْ يَرْحَمُوا أَهْلَ الذُّنُوبِ وَ الْمَعْصِيَةِ.[5]

"امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: بیشک جو معصیت اور نافرمانی سے (اللہ عزوجل نے بسبب توفیق جو ان کو عطا فرمائی ہے) بچے ہوئے ہیں، سلامتی میں (عیوب سے) جو

۱۔ غرر الحکم ص ۷۶۵ فصل ۷ ح ۸۱۰۷
۲۔ کافی، ج ۱ ص ۲۰۰
۳۔ کافی، ج ۱ ص ۲۰۰
۴۔ نہج البلاغہ، حکمت ۱۴۰ شرح نہج البلاغہ، ابن ابی الحدید
۵۔ نہج البلاغہ، حکمت ۱۴۰ شرح نہج البلاغہ، ابن ابی الحدید

ان پر اللہ کا احسان ہے پس سزاوار ہے کہ اہل گناہ پر رحم کریں"۔

"وہ روایات جن میں عصمت کا لفظ آیا ہے":

(۱) قَالَ عَلِي عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّمَا النَّاسُ مَعَ الْمُلُوكِ وَ الدُّنْيَا إِلَّا مَنْ عَصَمَ اللَّهُ.[1]

"بیشک لوگ بادشاہوں کے ساتھ دنیا کے پیچھے ہیں مگر وہ جن کی خدا حفاظت کرے"۔

(۲) إِلَهِي خَلَقْتَ لِي جِسْماً وَ جَعَلْتَ لِي فِيهِ آلَاتٍ أُطِيعُكَ بِهَا وَ أَعْصِيكَ وَ أُغْضِبُكَ بِهَا وَ أُرْضِيكَ وَ جَعَلْتَ لِي مِنْ نَفْسِي دَاعِيَةً إِلَى الشَّهَوَاتِ وَ أَسْكَنْتَنِي دَاراً قَدْ مُلِئَتْ مِنَ الْآفَاتِ ثُمَّ قُلْتَ لِي انْزَجِرْ فَبِكَ أَنْزَجِرُ وَ بِكَ أَعْتَصِمُ وَ بِكَ أَسْتَجِيرُ وَ بِكَ أَحْتَرِزُ وَ أَسْتَوْفِقُكَ لِمَا يُرْضِيكَ.[2]

"امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں: الٰہی تم نے میرا جسم خلق کیا اور اس کو اختیار دیا کہ اس کے ساتھ تمہاری فرمانبرداری کروں یا تیری نافرمانی کروں۔ اسی کے ساتھ تمہیں غضب دلاؤں یا تمہیں خوش کروں

میرے نفس کو شہوات کی طرف بلانے والا قرار دیا

ایسے گھر میں سکونت دی جو آفات سے پُر ہے اور وہاں پر مجھ سے فرمایا (نافرمانی سے) دور رہوں، میں تمہاری مدد سے ہی محفوظ ہوں اور تیرے ہی وسیلے سے گناہوں سے دوری کروں گا

تمہاری پناہ میں دیتا ہوں تمہاری مدد سے ہی (معصیت سے) دور ہوں اور تم سے ہی توفیق چاہتا ہوں، یہاں تک تمہاری رضا کو حاصل کروں"۔

(۳) قَالَ عَلِي عَلَيْهِ السَّلَامُ: اَلْاِعْتِبَارُ يُثْمِرُ الْعِصْمَةَ.[3]

"عبرت آموزی عصمت کو ثمر کرتی ہے"۔

۱۔ نہج البلاغہ، حکمت ۱۴۰ شرح نہج البلاغہ، ابن ابی الحدید
۲۔ البلد الامین، ص ۳۱۷
۳۔ نہج البلاغہ، حکمت ۱۴۰ شرح نہج البلاغہ، ابن ابی الحدید

(۴)۔ وَقَالَ عَلِي عَلَيْهِ السَّلَامُ: اَلتَّصَبُّرُ عَلَى الْمَكْرُوهِ يَعْصِمُ الْقَلْبَ۔[۱]

"امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: کراہت کرنے والی چیزوں پر صبر کرنا دل کو محفوظ کرتا ہے"۔

(۵)۔ إِنَّ التَّقْوَى عِصْمَةٌ لَكَ فِي حَيَاتِكَ وَزُلْفَى لَكَ بَعْدَ مَمَاتِكَ۔[۲]

"امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: پرہیز گاری تمہاری زندگی میں عصمت کا سبب اور مرنے کے بعد منزلت قرب کا سبب ہوگی"۔

(۶)۔ وَقَالَ عَلِي عَلَيْهِ السَّلَامُ: أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللهِ بِتَقْوَى اللهِ فَإِنَّهَا الزِّمَامُ وَ الْقِوَامُ فَتَمَسَّكُوا بِوَثَائِقِهَا وَ اعْتَصِمُوا بِحَقَائِقِهَا تَؤُلْ بِكُمْ إِلَى أَكْنَانِ الدَّعَةِ وَأَوْطَانِ السَّعَةِ۔[۳]

"امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: اے بندگان خدا تمہیں تقوائے الٰہی کی وصیت کرتا ہوں، یہی ہر خیر کی زمام اور ہر نیکی کی بنیاد ہے۔

اس کو بندوں سے متمسک رہو، اس کے حقائق سے تمسک کرو اور یہ تمہیں راحت کی محفوظ منزلوں اور وسعت کے بہترین مقاموں تک پہنچا دے گی"۔

(۷)۔ قَالَ عَلِي عَلَيْهِ السَّلَامُ: فَاعْتَصِمُوا بِتَقْوَى اللهِ فَإِنَّ لَهَا حَبْلاً وَثِيقاً عُرْوَتُهُ وَمَعْقِلاً مَنِيعاً ذِرْوَتُهُ۔[۴]

"امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: تقوائے الٰہی سے متمسک ہو جاؤ جس کی رسیوں کے بندھن مضبوط، اس کی پناہ کی چوٹی ہر جہت سے محفوظ ہے"۔

(۸)۔ وَقَالَ عَلِي عمن کتابه الی اهل مصر عَصَمَكُمُ اللهُ بِالْهُدَى وَ ثَبَّتَكُمْ بِالتَّقْوَى۔[۵]

"امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: اللہ عزوجل تمہاری ہدایت سے حفاظت کرے اور تمہیں تقویٰ پر ثابت قدم رکھے"۔

۱۔ نہج البلاغہ، حکمت ۱۴۰، شرح نہج البلاغہ، ابن ابی الحدید
۲۔ غرر الحکم، ص ۲۲۲ فصل ۹ ح ۹۰
۳۔ نہج البلاغہ، حکمت ۱۴۰، شرح نہج البلاغہ، ابن ابی الحدید
۴۔ نہج البلاغہ، حکمت ۱۴۰، شرح نہج البلاغہ، ابن ابی الحدید
۵۔ امالی، شیخ مفید، ص ۸۲

(۹)۔ وَقَالَ عَلِي عَلَيْهِ السَّلَامُ: بِالتَّقْوَى قُرِنَتِ الْعِصْمَةُ۔[۱]

"امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: عصمت تقویٰ کے مقرون ہے"۔

(۱۰)۔ وَقَالَ عَلِي عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا حِكْمَةَ إِلَّا بِعِصْمَةٍ۔[۲]

"کوئی بھی حکمت نہیں مگر عصمت کی وجہ سے"۔

(۱۱)۔ وَقَالَ عَلِي عَلَيْهِ السَّلَامُ: اَلْحِكْمَةُ عِصْمَةٌ. اَلْعِصْمَة نِعْمَة۔[۳]

"امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: حکمت عصمت ہے اور عصمت نعمت ہے"۔

(۱۲)۔ إِنَّ اللهَ عَزَّ ذِكْرُهُ يَعْصِمُ مَنْ أَطَاعَهُ وَلَا يَعْتَصِمُ مِنْهُ مَنْ عَصَاهُ۔[۴]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! بیشک اللہ عزوجل اس کو محفوظ رکھے جو اس کی فرمانبرداری کرے اس کی حفاظت نہ کرے جو اس کی نافرمانی کرے"۔

(۱۳)۔ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: عَلَيْكُمْ بِكِتَابِ اللهِ فَإِنَّهُ الْحَبْلُ الْمَتِينُ وَ النُّورُ الْمُبِينُ وَ الشِّفَاءُ النَّافِعُ وَ الرِّيُّ النَّاقِعُ وَ الْعِصْمَةُ لِلْمُتَمَسِّكِ۔[۵]

"امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: تم پر لازم ہے کتاب اللہ سے وسیلہ مضبوط رسی، نور مبین، فائدہ دینے والی شفاء ہے، تشنگی کو دور کرنے والی اس سے متمسک رہنے والی حفاظت کرتی ہے"۔

(۱۴)۔ وَقَالَ عَلِي عَلَيْهِ السَّلَامُ: فعصم السعداء بالایمان وخذل الاشقیاء بالعصان من بعد التجاه الحجة علیهم بالبیان۔[۶]

"امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: اللہ عزوجل نے اس کے بعد کہ ان پر حجت آشکار کی نیک بختوں کی ان کے ایمان کی وجہ سے حفاظت کی اور بدبختوں کو ان کی نافرمانی کی

۱۔ نہج البلاغہ، حکمت ۱۴۰، شرح نہج البلاغہ، ابن ابی الحدید
۲۔ نہج البلاغہ، حکمت ۱۴۰، شرح نہج البلاغہ، ابن ابی الحدید
۳۔ نہج البلاغہ، حکمت ۱۴۰، شرح نہج البلاغہ، ابن ابی الحدید
۴۔ کافی، ج ۸، ص ۸۲
۵۔ نہج البلاغہ، خطبہ: ۱۶۹
۶۔ نہج السعادہ، ج ۱، ص ۳۶۷

وجہ سے ان کے حال پر چھوڑ دیا"۔

(۱۵) قَالَ مُحَمَّد بَاقِر عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِذَا عَلِمَ اللهُ تَعَالَى مِنْ عَبْدٍ حُسْنَ نِيَّةٍ إِكْتَنَفَهُ بِالْعِصْمَةِ [1]

"امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب اللہ عزوجل کسی میں حسن نیت دیکھتا ہے تو اس کو پناہ عصمت میں قرار دیتا ہے"۔

(۱۶) قَالَ عَلِي عَلَيْهِ السَّلَامُ في مناجاته: إِلٰهِي لَا سَبِيلَ إِلَى الْإِحْتِرَاسِ مِنَ الذَّنْبِ إِلَّا بِعِصْمَتِكَ وَ لَا وُصُولَ إِلَى عَمَلِ الْخَيْرَاتِ إِلَّا بِمَشِيَّتِكَ فَكَيْفَ لِي بِإِفَادَةِ مَا أَسْلَفَتْنِي فِيهِ مَشِيَّتُكَ وَ كَيْفَ لِي بِالْإِحْتِرَاسِ مِنَ الذَّنْبِ مَا لَمْ تُدْرِكْنِي فِيهِ عِصْمَتُكَ [2]

"امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: گناہوں سے دوری کا راستہ نہیں سوائے تیری عصمت کے اور نیکیوں کی طرف جانا تیری چاہت کے بغیر ممکن نہیں کس طرح اس چیز سے بہرہ مند ہوں جس پر تیری چاہت نہ ہو اور کس طرح گناہوں سے محفوظ رہوں اگر تمہاری حفاظت عصمت نہ ہو"۔

(۱۷) وَقَالَ زَيْنُ الْعَابِدِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِلٰهِي لَا حَوْلَ لِي وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِقُدْرَتِكَ، وَ لَا نَجَاةَ لِي مِنْ مَكَارِهِ الدُّنْيَا إِلَّا بِعِصْمَتِكَ، فَأَسْأَلُكَ بِبَلَاغَةِ حِكْمَتِكَ وَ نَفَاذِ مَشِيئَتِكَ، أَنْ لَا تَجْعَلَنِي لِغَيْرِ جُودِكَ مُتَعَرِّضاً، وَ لَا تُصَيِّرَنِي لِلْفِتَنِ غَرَضاً، وَ كُنْ لِي عَلَى الْأَعْدَاءِ نَاصِراً، وَ عَلَى الْمَخَازِي وَ الْعُيُوبِ سَاتِراً وَ مِنَ الْبَلَاءِ وَاقِياً، وَ عَنِ الْمَعَاصِي عَاصِماً [3]

"امام سجاد علیہ السلام نے فرمایا: اے میرے اللہ کوئی بھی طاقت نہیں مگر تیری طاقت کے دنیا کی مکاریوں برائیوں سے نجات حاصل نہیں کرسکتا مگر تیری عصمت سے پس تجھ سے تیری حکمت کے ابلاغ کا اور نفاذ مشیت کا سوال کرتا ہوں۔

۱۔ بحار الانوار، ج ۷۵ ص ۱۸۸ ح ۱۴

۲۔ بحار الانوار، ج ۷۵ ص ۱۸۸ ح ۱۴

۳۔ بحار الانوار، ج ۷۵ ص ۱۸۸ ح ۱۴

میرے ہاتھ تیرے جود اور تیری سخاوت کے سوا قرار نہ دے، بلاؤں سے محفوظ کر اور گناہوں سے حفاظت کرو"۔

(۱۸) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ (وآل محمد) [1] وَ إِحْفَظْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِينَا وَ مِنْ خَلْفِنَا وَ عَنْ أَيْمَانِنَا وَ عَنْ شَمَائِلِنَا وَ مِنْ جَمِيعِ نَوَاحِينَا حِفْظاً عَاصِماً مِنْ مَعْصِيَتِكَ هَادِياً إِلَى طَاعَتِكَ مُسْتَعْمِلاً لِمَحَبَّتِكَ. [2]

"امام سجاد علیہ السلام فرماتے ہیں: یا اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آل محمد علیہم السلام پر درود بھیج اور ہمارے پیچھے سے، آگے سے، دائیں طرف سے اور بائیں طرف سے اور سب ساری جہتوں سے حفاظت فرما کہ ہماری اپنی نافرمانی سے حفاظت فرما اور اپنی اطاعت کی طرف ہدایت کر اور اپنی محبت کے راستے میں ہم سے کام لے"۔

(۱۹) وَ هَبْ لِي عِصْمَةً تُدْنِينِي مِنْ خَشْيَتِكَ، وَ تَقْطَعُنِي عَنْ رُكُوبِ مَحَارِمِكَ، وَ تَفُكَّنِي مِنْ أَسْرِ الْعَظَائِمِ. وَ هَبْ لِيَ التَّطْهِيرَ مِنْ دَنَسِ الْعِصْيَانِ. [3]

"امام سجاد علیہم السلام فرماتے ہیں: ہمیں حفاظت اور عصمت بخش کہ تیرے خوف کی وجہ سے تجھ سے نزدیک ہوں

اور ارتکاب حرام سے دور رکھ

اور گناہانِ کبیرہ کے بند سے ہمیں آزاد رکھ۔

گناہوں اور نافرمانیوں سے پاکیزہ رکھ"۔

بحث عصمت انبیاء و آئمہ ہدیٰ علیہم السلام بہت مفصل ہے اور بہت زیادہ مطالب ہیں جو کئی کتابیں بن جائیں۔ یہاں پر اتنی ہی مقدار میں اکتفاء کریں گے۔ عصمت حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کے بارے میں اس مصنف کی کتاب "عصمت کبریٰ فاطمہ سلام اللہ علیہا" کی طرف رجوع کریں۔

۱۔ بحار الانوار کے نسخہ میں ج ۹۴ ص ۳۰۷

۲۔ صحیفہ سجادیہ چھٹی دعائے صباح اور شام میں مصباح کفعمی ص ۷۱

۳۔ امام سجاد کی دعا روز عرفہ میں (دعا ۴۷ ص)، اقبال الاعمال، ج ۲ ص ۹۷، مصباح کفعمی، ص ۶۷۸

"جملہ حدیث کساء سے":۔

قال الله تبارك و تعالیٰ : إِنَّمَا يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ ٱلرِّجْسَ أَهْلَ ٱلْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا۔

علامہ مجلسی کی "اربعین" کے نام سے ایک کتاب ہے۔ اس کتاب میں سفر زیارت امام رضا علیہ السلام میں "مدت توقف مشہد" میں لکھتے ہیں اور عامہ میں سے بعض اس کتاب کے بارے میں لکھتے ہیں:

"ہم نے گمان کیا کہ علامہ مجلسی جس کا معیار صرف یہ تھا کہ عربی کتابوں کو عربی روایات کو فارسی میں ترجمہ کریں یہاں تک کہ ہم نے کتاب "السماء والعالم" کو "بحار الانوار" سے اور کتاب "اربعین" کو دیکھا وہاں سے ہم نے سمجھا کہ واقعی وہ علامہ تھے اور اس سے اوپر علم میں کوئی بھی نہیں تھا۔ یہ علامہ مجلسی اس کتاب کے خاتمے یعنی اربعین میں نقل کرتے ہیں کہ اس آیت کا نزول شریف مفسرین کے اتفاق کے ساتھ عامہ اور خاصہ اور روایت فریقین میں اتفاق ہے کہ یہ آیت پنجتن آل عباء اور تمام معصومین علیہم السلام کی شان میں نازل ہوئی۔ وہ کون ہیں پنجتن پاک علیہم السلام۔

(۱)۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(۲)۔ بی بی سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا

(۳)۔ امام علی المرتضیٰ علیہ السلام

(۴)۔ امام حسن المجتبیٰ علیہ السلام

(۵)۔ امام حسین شہید کربلا علیہ السلام

یہ پنجتن پاک ہیں۔

محی الدین ابن عربی (سنی) اپنی کتاب "فتوحات مکیہ" میں اس کو امور مسلمہ محققہ سے شمار کرتے ہیں اور کہتے ہیں:

• ولما كان رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبداً محضاً ای خالصاً قد طهره الله واهل بيته تطهيرا و اذهب عنهم الرجس و كلما يشينهم فان الرجس هو القذر عند العرف علی ما حكاه القراء قال تعالى انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل

البيت ويطهركم تطهيرا فلا يضاف اليهم الا مطهر ولابد ان يكون كذلك فان المضاف اليهم هوا الذي يشبههم فما يضيفون الى انفسهم الا من له حكم الطهارة والتقديس فهذا شهادة من النبی لسلمان الفارسی بالطهارة والحفظ الهی والعصمة حيث قال فيه رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلمان منا اهل البيت وشهد الله لهم بالتطهير و ذهاب الرجس عنهم واذا كان لا يضاف اليهم الا مطهر مقدس و حصلت له العناية الالهيه بمجرد الاضافة فما ظنك باهل البيت فی نفوسهم فهم المطهرون بل هم عين الطهارة[1]

صحیح مسلم عائشہ سے روایت کرتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر آئے، ان کے جسم پر ایک عباء تھی جو کالے بالوں سے بنی ہوئی تھی۔ اس کے بعد امام حسن علیہ السلام آئے، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اس عباء میں داخل کیا اور اس کے بعد امام حسین علیہ السلام آئے۔ ان کو بھی اسی عباء میں داخل کیا، پھر بی بی سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا آئیں ان کو بھی عباء کے نیچے لائے ان کے بعد امام علی علیہ السلام آئے، ان کو بھی عباء میں داخل کیا۔

اس کے بعد فرمایا:

إِنَّمَا يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ ٱلرِّجْسَ أَهْلَ ٱلْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا۔

حاکم (سنی) اپنی "مستدرک" میں اسی طریقے سے حدیث کو عائشہ سے روایت کرتے ہیں اور سنن ترمذی جو کہ صحاح ستہ عامہ ہے (ان کے اپنے گمان میں) روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت ام سلمہ کے گھر میں نازل ہوئی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام، فاطمہ سلام اللہ علیہا، حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام کو جمع کیا اور ان کے اوپر چادر پہنائی، علی علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ ٱلرِّجْسَ وَ طَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا

---

[1] جامع الاصول، ج ۱ ص ۱۹۴، تہذیب التہذیب، ج ۹ ص ۳۲۴

ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں بھی اہل بیت علیہم السلام میں سے ہوں!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا:

انت علی مکانكِ وانت علی خیر

تم اپنی جگہ پر رہو تم خیر پر ہو۔۔۔۔

اس حدیث کو ام سلمہ سے انس بن مالک، عمر بن ابی مسلمہ وابی الحمراء، معقل بن یسار اصحاب سے روایت کرتے ہیں۔

اور دوسری جگہ پر اس کو سنن ترمذی سے روایت کرتے ہیں اور کہا ہے یہ حدیث صحیح ہے اور بہترین روایت ہے۔

ھذاحدیث صحیح حسن و ھوا حسن شئ روی فی ھذا و فی الباب [1]

محمد بن سمعانی کتاب "انساب" میں مبارک محمد بن جزری، ابن اسیر اپنی کتاب "جامعہ اصول" میں، ابوالعباس احمد ابن ابراہیم معروف بہ ابن خلقان وفیات الاعیان میں۔۔۔۔

ابن حجر عسقلانی "تہذیب التہذیب" میں، ابن الخلدون "العبر" میں، ابن الوردی "تتمۃ المختصر" میں، یافعی "مرآت الجنان" میں، عبدالرحیم بن حسن اسنوی "طبقات" میں۔ فقہاء شافعیہ عبدالرحمن سیوطی "طبقات الحفاظ" میں، ملاعلی قادری "شرح شمائل" میں، عبدالحق محدث دہلوی "رجال مشکوٰۃ" میں، محمد بن عبدالباقی "شرح مواہب" میں، عیسیٰ ابن محمد مغربی "مقالید الاسانید" میں، صاحب "بستان المحدثین واتحاف النبلاء" ومصطفیٰ بن عبداللہ قسطنطنی "کشف الظنون" میں، اسامی والفنون سے کہا ہے۔

الجامع الصحیح الحافظ ابن عیسیٰ الترمذی المتوفی سنة تسع و سبعین و مأتین وھو ثالث الکتب السنة فی الحدیث نقل الترمذی انه قال صنف ھذا الکتاب فعرصته علی علماء الحجاز فرضوا به. وعرضته علی علماء العراق فرضوا به.

[1]۔ سنن ترمذی، ج ۵ ص ۶۹۹ ح ۳۸۷۱

و عرضته علی علماء خراسان فرضوا به. ومن کان فی بیته ھذا الکتاب فکأنما فی بیته نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یتکلم [1]

صحیح نے اس کو ثالث الصحیحین قرار دیا ہے اور دوسری جگہ کہا کہ سلف وخلف نے اتفاق کیا ہے کہ اصح کتاب اللہ عزوجل کی کتاب کے بعد صحیح بخاری ہے۔ اس کے بعد صحیح مسلم اور اس کے بعد دوسرے صحاح۔

الغرض کہ کتب معتبر ومعروف ومشہور عامہ (سنی) نے حدیث کساء پر صحت کی مہر لگائی ہے۔

احمد بن حنبل چار مذاہب میں ایک کا رئیس ہے۔ وہ بھی حدیث شریف کساء کو مسند میں اور کتاب فضائل میں بنقل از سمعانی شرح کبریت احمر اور شیخ سلیمان حنفی "ینابیع المودۃ" میں شیخ بہائی، منتخب اجماع میں "زبدۃ الاصول" سے اور سید علی ہمدانی وغیرہ نے ذکر کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بی بی سیدہ سلام اللہ علیہا کے گھر آئے۔ علی علیہ السلام، فاطمہ سلام اللہ علیہا، حسن علیہ السلام وحسین علیہ السلام ان کے ساتھ تھے۔ علی علیہ السلام اور فاطمہ سلام اللہ علیہا کو اپنے نزدیک اور اپنے سامنے حسن علیہ السلام وحسین علیہ السلام کو اپنے زانوں پر بٹھایا اور پھر ان پر چادر ڈالی اور فرمایا:

اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاۤءِ اَهْلُ بَيْتِي فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَ طَهِّرْهُمْ تَطْهِيراً

روایت میں ہے۔ اس کے بعد فرمایا:

اَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ

پس جبرئیل اس آیت کو لئے اور ان کے ساتھ عباء میں داخل ہو گئے۔ احمد بن حنبل اور ابن شیبہ جو بخاری کا استاد ہے۔ انس سے روایت کرتا ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۶ ماہ بی بی سیدہ سلام اللہ علیہا کے گھر آتے جاتے تھے۔ جب صبح کی نماز کیلئے باہر آتے تھے تو فرماتے تھے:

اَلصَّلَاةَ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ

صحیح ابی داؤد اور موطائے امام مالک اور تفسیر ثعلبی میں آیا ہے کہ اس کے بعد اس آیت کی تلاوت فرماتے تھے۔

[1]۔ جامع الاصول، ج ۱ ص ۱۹۴ تہذیب التہذیب، ج ۹ ص ۳۴۴

احمد مناقب میں ثعلبی وطبری اور دوسرے ابی سعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ:

نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ فِیْ خَمْسَةٍ فِیْ النَّبِیِّ عَلِیٍّ وَ حَسَنٍ وَ حُسَیْنٍ وَ فَاطِمَةَ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ

کچھ احادیث احمد بن حنبل سے ہیں کہ ام سلمہ کے گھر میں تھا، اس جہت سے محب طبری کہتا ہے جس طرح "ینابیع المودۃ" میں ہے۔ یہ فعل رسول اللہ ﷺ سے کئی مرتبہ تکرار ہوا ہے۔

مرة فی بیت ام سلمه و مرة فی بیت فاطمة رضی الله عنهما کما جاء الحدیث

شریف سمہودی مصری کہتا ہے:

انما للحصر تدل علی ان ارادته تعالی منحصرة علی تطهرهم وتاکیده بالمفعول المطلق دلیل علی ان طهارتهم طهارة کاملة فی اعلیٰ مراتب الطهارة

حافظ جمال الدین زرندی اور ابن مردویہ ام سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ جبرئیل ان کے ساتھ چادر میں موجود تھا، جس طرح حسین علیہ السلام فرماتے ہیں:

نحن جبرئیل غدا سادسنا و لنا الکعبة ثم الحرمین

احمد بن حنبل جو کہ اہل سنت کے نزدیک اعلیٰ درجے کی عدالت وجلالت وعلم وبصیرت کا مالک ہے اور ان کے چار میں سے ایک ہے اتفاق کرلیا کہ اس کے مذہب کی تقلید اس سے دین لینا جائز ہے اور ان سے خروج جائز نہیں ہے۔ اس روایت کو طریقہ عدیدہ میں اپنی دو کتاب میں لایا ہے وہ وہ ہے جس کے بارے ابن خلکان اور دوسروں نے لکھا ہے کہ اصحاب شافعی میں سے تھا ،دس لاکھ احادیثیں سند کے ساتھ اسے یاد تھیں۔ امام المحدثین (سنیوں کے نزدیک) تھا۔ تیس ہزار احادیث سند کے ساتھ فضائل امیر المومنین علیہ السلام میں سے اسے یاد تھیں۔۔۔۔۔۔ اس کے ساتھ پھر بھی منحرف ومنکر ولایت امیر المومنین علیہ السلام تھا۔

ابن شہر آشوب مازندرانی اپنے مناقب میں کتاب "معرفۃ الرجال" میں سے نقل کرتے ہیں کہ احمد بن حنبل کی امیر المومنین علیہ السلام سے دشمنی کی وجہ یہ تھی کہ امیر المومنین علیہ السلام نے اس کے دادا ذوالثدیہ کو جو کہ رئیس خوارج تھا، جنگ نہروان میں واصل جہنم کیا تھا۔

خلاصہ اگر چاہیں مفسرین ومحدثین وفقہاء عامہ کو جو نزول آیہ مبارکہ تطہیر کو جو پنجتن علیہم السلام کی شان میں نازل ہوئی ذکر کیا ہے بیان کریں اور ان کی اوصاف وجلالت کو اہل سنت کے سامنے بیان کریں بہت بڑی کتاب بن جائے گی۔ ہم بس اسی پر اکتفاء کرتے ہیں۔

سید بحرانی نے "تفسیر البرہان" میں علامہ مجلسی نے "بحار" میں اور وہ سب جنہوں نے اس روایت کو نقل کیا سید ابن طاؤس "طرائف" میں اور ابن طریق نے "عمدۃ" میں بہت زیادہ ان سے روایات نقل کیں۔

تفسیر ثعلبی میں مسند اجعفر بن ابی طالب علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے آسمان کی طرف دیکھا، آسمان سے رحمت آرہی تھی۔ آواز دی کون ہے یہاں؟

زینب نے عرض کیا: میں ہوں یارسول اللہ ﷺ!

فرمایا: علی، فاطمہ، حسن، وحسین علیہم السلام کو بلاؤ

پس حسنین علیہم السلام کو اپنے دائیں بائیں بٹھایا۔ علی علیہ السلام اور فاطمہ سلام اللہ علیہا کو اپنے سامنے بٹھایا اور خیبری عباء ان کے اوپر ڈال کر فرمایا:

اَللّٰهُمَّ اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ اَهْلاً، وَهٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَیْتِیْ

پس اس کے بعد اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی:

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْراً

پس زینب[1] نے کہا: میں بھی آپ کے ساتھ داخل ہو جاؤں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَکَانِكِ اِنَّكِ اِلٰی خَیْرٍ اِنْ شَاءَ اللّٰه۔[2]

اس حدیث میں ثعلبی دلالت رکھتا ہے اس پر کہ یہ آیہ شریفہ رحمت خاص فضیلت تام ہے جو سب کمالات ممکنات سے آگے ہے۔

1- جو میان عامہ اور خاصہ میں مشہور ہے وہ یہ ہے کہ قطعا وہ ام سلمہ تھیں

2- طرائف، ج ۱ ص ۱۲۸ تفسیر البرہان، ج ۳ ص ۳۶۶، بحار الانوار، ج ۳۵ ص ۲۲۳

ہر وقت ایک رحمت ایک تحفہ ان پر نازل ہوتی ابر میں آتی مثل جام، انار، انگور و رطب کا آنا جو احادیث میں بہت زیادہ طریق عامہ اور خاصہ میں وارد ہے۔

"بحار" میں مدینۃ العلم شیخ صدوق و امالی میں بہت آیا ہے۔ مرحوم سید مرتضیٰ (علم الہدیٰ) ان کا بھی عظیم علمائے مذہب میں شمار ہوتا ہے نقل کرتے ہیں: ایک دن قنبر غلام امیر المومنین امام علی علیہ السلام کے دروازے پر آئے۔ امام علی علیہ السلام کو گھر میں نہیں دیکھا۔

فضہ سے پوچھا: امیر المومنین علیہ السلام کہاں ہیں؟

فضہ نے کہا:

ان المولی عرج الی السماء ذات البروج لتقسیم ارزاق العباد

"مولا بندگان کے تقسیم رزق کے لئے آسمان پر گئے ہیں۔ یہ جواب قنبر کو اچھا نہیں لگا۔ اس نے اسے لطیفہ یا غلطی قرار دیا اور نخلستان کی طرف گیا۔ وہاں پر امام علیہ السلام کی زیارت کی اور فضہ کی بات کو شکایت کے ضمن میں بیان کیا۔

امام علی علیہ السلام نے فرمایا:

مہ یا قنبر ولعلک لم تومن بولایتنا حق الایمان

"خاموش ہو جاؤ اے قنبر! ہماری ولایت پر ابھی تک ایمان نہیں لائے"

وہاں پر ہاتھ کو قنبر کی آنکھوں پر پھیرا، کہا: کیا دیکھ رہے ہو؟

قنبر نے کہا: رأیت السماوات والارض کجوزۃ فی ید المولی [1]

"آسمانوں اور زمین کو ایک اخروٹ کی طرح امام علیہ السلام کے ہاتھ میں دیکھا"۔

شیخ طبرسی تفسیر "مجمع البیان" میں تفسیر ابوحمزہ ثمالی سے روایت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں:

شہر بن حوشب ام سلمہ سے میرے لئے روایت کرتے ہیں کہ فاطمہ سلام اللہ علیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے حریرہ لائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اپنے شوہر اور دو بیٹوں کو بلاؤ۔ جب وہ حاضر ہوئے اور اس کھانے سے کھایا ان پر چادر کھینچی اور فرمایا:

۱۔ شرح اربعین، قاضی سعید قمی، ص ۵۲۶

اَللّٰھُمَّ ھٰؤُلَاءِ اَھْلُ بَیْتِی وَ عِتْرَتِی فَاَذْھِبْ عَنْھُمُ الرِّجْسَ وَ طَھِّرْھُمْ تَطْھِیراً

میں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! انا معھم۔

فرمایا: انت الی خیر۔

تفسیر ثعلبی نے بعینہ اس کو روایت کیا ہے پس الحمد للہ واضح ہو گیا کہ سنی شیعہ عقیدہ رکھتے ہیں اور واضح اور بدیہات میں ہے کہ نزول آیہ شریفہ خمسۃ النجبا اصحاب الکساء و تمام معصومین علیہم السلام کو شامل ہے۔

اس روایت کو یعنی حدیث کساء کو اکثر کتب معتبر کیا وہ سنی کیا شیعہ "بحار" اور تمام کتب میں علامہ مجلسی نے لیا اور منتخب المراثی شیخ طریحی ارشاد القلوب دیلمی انوار النعمانیہ غرر الاخبار کتب رجالیہ میں روضات الجنات سے اعلام الدین فی صفات المومنین و رسالہ صلوۃ جمعہ مرحوم فیض کاشانی میں موجود ہے۔ [1]

۱۔ کبریت احمر کی طرف رجوع ہو۔ محمد باقر الخراسانی، ص ۲۸۱۔۲۸۱۔۳۸۱

"تسلسل حدیث کساء"

فَقالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ یا مَلآئِکَتی وَیا سُکّانَ سَمواتی اِنّی ما خَلَقْتُ سَمآءً مَبْنِیَّةً وَلا اَرْضاً مَدْحِیَّةً وَلا قَمَراً مُنیراً وَلا شَمْساً مُضِیئَةً وَلا فَلَکاً یَدُورُ وَلا بَحْراً یَجْری وَلا فُلْکاً یَسْری اِلاّ فی مَحَبَّةِ هؤُلآءِ الْخَمْسَةِ الَّذینَ هُمْ تَحْتَ الْکِساءِ

"اس پر خدائے بزرگ و برتر نے فرمایا:

اے میرے فرشتو اور اے آسمان میں رہنے والو!

بے شک میں نے یہ مضبوط آسمان پیدا نہیں کیا اور نہ پھیلی ہوئی زمین، نہ چمکتا ہوا چاند، نہ روشن تر سورج، نہ گھومتے ہوئے سیارے، نہ تھلکتا ہوا سمندر اور نہ تیرتی ہوئی کشتی، مگر یہ سب چیزیں ان پانچ نفوس کی محبت میں پیدا کی ہیں جو اس چادر کے نیچے ہیں"۔

"لغت ملائکہ":۔

فرشتہ، بہشت، جیسا جاویدان۔[1]

ملوک جمع ملک صاحب ملک بادشاہ ملک الموت عزرائیل وہ فرشتہ جو لوگوں کی جان لیتا ہے موجودات عالم مجرد جسمانیات۔[2]

---

[1]۔ (شہر ایران) زرتشتیوں کے عنوان سے ۶ فرشتے ہیں
بہمن اردی بہشت شہریور اسپندار مذ خرداد و مرداد

[2]۔ ملکت ملک و بادشاہی سلطنت ملکہ ملک قدرت و توانائی ملکہ بادشاہ عورت یا بادشاہ کی بیوی۔
ملك الشئ ملكا و ملكا ملكة و مملكة و مملكة۔ اس کو اپنے اختیار میں لیا، اپنی ملکیت بنائی
ملوک جمع ملک بادشاہ ملکوت و ملکوۃ بزرگی تسلط تمام عالم معقول مجردات اسماوی ملك الاابة چار پیروں والے قوائم

"کلمہ ملائکہ قرآن میں":۔

کلمہ ملائکہ قرآن میں ۷۳ مرتبہ آیا ہے۔

(۱)۔ وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً۔[1]

(۲)۔ وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا۔[2]

(۳)۔ الْحَمْدُ لِلَّهِ فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ جَاعِلِ الْمَلَائِكَةِ۔[3]

"کلمہ ملائکۃ" قرآن مجید میں ۵ بار آیا ہے۔

(۱)۔ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ۔[4]

(۲)۔ آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ ۚ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ۔[5]

(۳)۔ وَمَنْ يَكْفُرْ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ۔[6]

(۴)۔ هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ۔[7]

(۵)۔ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ۔[8]

"کلمہ ملکوت" قرآن مجید میں ۳ بار آیا ہے۔

(۱)۔ وَكَذَٰلِكَ نُرِي إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ۔[9]

(۲)۔ أَوَلَمْ يَنْظُرُوا فِي مَلَكُوتِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ۔[10]

(۳)۔ قُلْ مَنْ بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ۔[11]

---

[1]۔ سورہ بقرہ، آیت: ۳۰

[2]۔ سورہ کہف، آیت: ۵۰

[3]۔ سورہ فاطر، آیت: ۱

[4]۔ سورہ بقرہ، آیت: ۹۸

[5]۔ سورہ بقرہ، آیت: ۲۸۵

[6]۔ سورہ نساء، آیت: ۱۳۶

[7]۔ سورہ احزاب، آیت: ۴۳

[8]۔ سورہ احزاب، آیت: ۵۶

[9]۔ سورہ انعام، آیت: ۷۵

[10]۔ سورہ اعراف، آیت: ۱۸۵

[11]۔ سورہ مومنون، آیت: ۸۸

(۴)۔ فَسُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ۔[۱]

"لغت سکان" سکون آرام قرار پانا، آرام، ضد، حرکت۔[۲]

"سکان قرآن میں":۔

یہ کلمہ اپنے مشتقات کے ساتھ قرآن میں ۶۸ مرتبہ آیا ہے۔

(۱)۔ وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ۔[۳]

(۲)۔ وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ وَرِضْوَانٌ مِنَ اللَّهِ أَكْبَرُ۔[۴]

(۳)۔ وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ سَكَنًا۔[۵]

"لغت سماوات":۔

سماء آسمان گھر کی چھت یا ہر چیز کی۔[۶]

"سماء قرآن میں":۔

یہ کلمہ قرآن میں ۳۰۰ مرتبہ آیا ہے، جبکہ ۱۹۱ مرتبہ سموات آیا ہے۔

(۱)۔ ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ۔[۷]

(۲)۔ وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ۔[۸]

(۳)۔ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ۔[۹]

---

[۱]۔ سورہ یٰسین، آیت: ۸۳

[۲]۔ سکونت مسکین ہونا، گھر میں بیٹھنا سکن سکونا آرام کیا قرار لیا، بے خبر اور محتاج ہوا، ضعیف ہوا
اسکان: معاش روزانہ سکنی: استراحت کی جگہ گھر رہنے والے ساکنین رہنے والے

[۳]۔ سورہ اعراف، آیت: ۱۹، سورہ بقرہ، آیت: ۳۵

[۴]۔ سورہ توبہ، آیت: ۷۲

[۵]۔ سورہ نحل، آیت: ۸۰

[۶]۔ سماوات جمع سماء سموا: بلند ہوا اسماء: اسماء بلندی علامت سموات و سماوات جمع سماء وہ جو سر کے اوپر مشاہدہ ہوتی ہے
آسمان و گھر ہر وہ جو فضاء سے زمین کی طرف احاطہ ہو، وہ پردہ جو گھر کی چھت سے کھینچا گیا ہو، گھوڑے کی پشت بادل بارش

[۷]۔ سورہ بقرہ، آیت: ۲۹

[۸]۔ سورہ آل عمران، آیت: ۱۲۹

[۹]۔ سورہ انعام، آیت: ۱

"لغت خلقت" فعل فاعل واحد متکلم خلق: خلق کرنا خلق ہوئے۔

خلقت فطرت ہیئت۔[۱]

"خلق قرآن میں":۔

یہ کلمہ قرآن میں ۲۶۰ مرتبہ آیا ہے۔

(۱)۔ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ۔[۲]

(۲)۔ هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ۔[۳]

(۳)۔ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ۔[۴]

"لغت مبنیۃ" مبنی و مبنا و محل بناء چیز کی بنیاد مبنی: جس کی بنیاد رکھی گئی ہو۔[۵]

"بناء قرآن میں":۔

یہ کلمہ قرآن میں ۲۴ مرتبہ اور کلمہ مبنیۃ ایک دفعہ آیا ہے۔

(۱)۔ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً۔[۶]

(۲)۔ لَٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَبْنِيَّةٌ۔[۷]

(۳)۔ اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ قَرَارًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً۔[۸]

"لغت ارض"۔ زمین۔[۹]

---

[۱]۔ خلقہ خلقا و خلقہ۔ اس کو بنایا خلق: بنانا تقدیر لوگ خالق صفات باری تعالی

[۲]۔ سورہ بقرہ، آیت: ۲۱

[۳]۔ سورہ بقرہ، آیت: ۲۹

[۴]۔ سورہ آل عمران، آیت: ۱۹۱

[۵]۔ بنی البیت بنیا و بناء و بنیانا و بیتۃ و بنایۃ و بنی البیت تبنیۃ، گھر کو بنایا، ابنیۃ جماء بنا و ابنیات جمع ابنیۃ عمارت گھر بنایۃ گھر بنانے والا وہ جو شادی کے بعد اپنی بیوی کو اپنے گھر میں لائے
بنیتہ کعبہ معظمہ بنیان بنا اطراف دیوار مکان کھینچا بناؤون جمع بناء۔
کسی شغل گھر بنانا ہو، مبنی بنایا ہوا، حروف مبانی (الف و با)۔۔۔(فرہنگ جامع عمید)

[۶]۔ سورہ بقرہ، آیت: ۲۲

[۷]۔ سورہ زمر، آیت: ۲۰

[۸]۔ سورہ غافر، آیت: ۶۴

[۹]۔ اراضی و اراضی جمع اعضاء راضی کرنا، خوش کرنا، ارضیات الارض ارضا زمین میں گھاس اگا
ارضیت الارض اراضۃ زمین پاکیزہ ہوئی، ارض اریضۃ زمین پاک اچھی۔۔(فرہنگ جامع عمید)

"ارض قرآن میں":۔

یہ کلمہ قرآن میں ۴۶۴ مرتبہ اور ارضا دو مرتبہ آیا ہے۔

(۱)۔ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً [1]

(۲)۔ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ [2]

(۳)۔ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ [3]

"لغت مدحیہ"۔ زمین کی توسیع ہے۔ یہ کلمہ باب دحا یدحی ہے۔[4]

"مدحیہ قرآن میں":۔

یہ کلمہ قرآن میں ایک مرتبہ آیا ہے جو کہ سورہ نازعات کی آیت ۳۰ ہے۔

وَالْأَرْضَ بَعْدَ ذَٰلِكَ دَحَاهَا [5]

"لغت قمر" چاند اقمار جمع قمران: چاند و سورج قمراء مؤنث اقمر: سفید کے معنی میں چاند کی روشنائی کے معنی میں مہتاب۔[6]

"قمر قرآن میں":۔

یہ کلمہ قرآن میں ۲۷ مرتبہ آیا ہے۔

(۱)۔ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ [7]

---

[1]۔ سورہ بقرہ، آیت: ۲۲

[2]۔ سورہ بقرہ، آیت: ۱۶۴

[3]۔ سورہ انعام، آیت: ۱

[4]۔ دحا البطن دحوا: اس کا پیٹ بڑا ہوا۔ دحا اللہ الارض: اللہ عزوجل نے زمین کی توسیع کی دحو الارض: زمین کی وسعت کعبے کے نیچے، مدحہ مدحا و مدحة: اس کی بہترین تعریف کی تمدح: افتخار کرنا۔ اس پر جو نہیں رکھتا تکلف کرنا اپنی تعریف میں زمین کا وسیع ہونا۔۔۔۔(المنجد)

[5]۔ سورہ نازعات، آیت ۳۰

[6]۔ قمر قمرا: شکست کھائی، مغلوب ہوا۔ قمر الرجل: اس پر شرط میں غالب ہوا اقمر اللیل: شب روشن ہوئی مہتاب سے۔ اقمر الجلال: چاند آیا اور کامل ہوا

[7]۔ سورہ یسین، آیت: ۳۹

اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانشَقَّ الْقَمَرُ [1]

(۲)۔ وَالْقَمَرِ إِذَا تَلَاهَا [2]

(۳)۔ "لغت منیرا"۔ نور دینے والا، چمکنے والا، اچھا رنگ نورانی۔[3]

"نور و منیر قرآن میں":۔

کلمہ نور قرآن میں ۱۹۴ و منیر ۶ مرتبہ آیا ہے۔

(۱)۔ رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ جَاءُوا بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتَابِ الْمُنِيرِ [4]

(۲)۔ وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا [5]

(۳)۔ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتَابِ الْمُنِيرِ [6]

"لغت شمسا"۔ نور روشنائی پر نور چاند سورج یا آگ سورج۔[7]

"شمس قرآن میں":۔

یہ کلمہ قرآن میں ۳۳ مرتبہ آیا ہے۔

(۱)۔ فَلَمَّا رَأَى الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هَٰذَا رَبِّي هَٰذَا [8]

(۲)۔ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ [9]

(۳)۔ وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا [10]

"لغت مضیۃ"۔ ضاء القمر ضوءا وضیاءا۔ اس نے روشن کیا، ہوا اور روشنی پھیلی۔

---

[1]۔ سورہ قمر، آیت: ۱

[2]۔ سورہ شمس، آیت: ۲

[3]۔ نار نورا و نیارا: روشن ہوا، انارة: خیریت سے ہوں، انوار و نیران جمع نور یا شعاع روشنی اس چیز کو آشکارا بیان کرے

[4]۔ سورہ آل عمران، آیت: ۱۸۴

[5]۔ سورہ احزاب، آیت: ۴۶

[6]۔ سورہ فاطر، آیت: ۲۵

[7]۔ شموس جمع شمس، شمس الفرس شموسا و شماسا: گھوڑا سرکشی کی شمس یومنا شمسا: ہمارا دن، دھوپ ہوگئی، ہمارا دن روشن ہوا

[8]۔ سورہ انعام، آیت: ۷۸

[9]۔ سورہ تکویر، آیت: ۱

[10]۔ سورہ شمس، آیت: ۱۷

"ضیاء قرآن":۔

کلمہ ضیاء اپنے مشتقات کے ساتھ قرآن میں ۱۸ جگہ پر آیا ہے۔

(۱)۔ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ [۱]

(۲)۔ يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ كُلَّمَا أَضَاءَ لَهُمْ مَشَوْا فِيهِ [۲]

(۳)۔ اللَّهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُورٌ عَلَى نُورٍ يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ [۳]

"لغت فلکا"۔ فلک عالم چرخ ستاروں کا مرکز، افلاک جمع فلک الافلاک۔ قدیمی اصطلاحوں میں فلک نہم جو سب افلاک سے اوپر عرش ہے۔[۴]

"فلک قرآن میں":۔

یہ لغت قرآن میں دو مرتبہ آئی ہے۔

(۱)۔ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ [۵]

(۲)۔ لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ۔ [۶]

۱۔ سورہ بقرہ، آیت:۱۸

۲۔ سورہ بقرہ، آیت:۲۰

۳۔ سورہ نور، آیت:۳۵

۴۔ فلک: وہ لکڑی جس کے درمیان ایک چھوٹی رسی باندھی جائے اور مجرم شخص کے پیر اس میں باندھتے ہیں اور تازیانہ مارتے ہیں۔ عربی میں فلق کہتے ہیں۔ فلکی منسوب فلک کی طرف عالم علم افلاک کی طرف ستارہ شناس فلک و فلک و افلاک جمع فلک، ستارے، عظیم بزرگ، موج دریا۔

۵۔ سورہ انبیاء، آیت:۳۳

۶۔ سورہ احزاب، آیت:۱۹

"لغت یدور"۔ گردش کسی چیز کے آگے گھومنا، سال کی گردش، عصر و زمان، روزگار ادوار جمع دوران گردش دائرہ کی گردش۔[۱]

"یدور قرآن میں":۔

یہ کلمہ قرآن ۵۵ مرتبہ آیا ہے۔

(۱)۔ حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَلَّا تَكْتُبُوهَا [۲]

(۲)۔ يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ تَدُورُ أَعْيُنُهُمْ كَالَّذِي يُغْشَى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ [۳]

"لغت بحرا"۔ سمندر۔[۴]

"بحر قرآن میں":۔

یہ کلمہ قرآن میں ۴۲ مرتبہ آیا ہے۔

(۱)۔ هُوَ الَّذِي يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ [۵]

(۲)۔ وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ [۶]

(۳)۔ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ [۷]

"لغت یجری" جاری ہونا، جاری رواں جریان میں۔[۸]

۱۔ دار و دورا: گھوما دار بالشیٔ و علیہ و حولہ: طواف کیا اور اس کے اطراف میں کیا، دورہ تدویرا: اس کو پلٹایا

۲۔ سورہ بقرہ، آیت:۲۸۲

۳۔ سورہ احزاب، آیت:۱۹

۴۔ ابحر و بحور و بحار جمع بحر وزن شعر۔ تعداد بحور شعر ۱۹ ہے۔ طویل مدید بسیط وافر کامل ھزج (صدائے بجلی) رجز رمل: باہر آنے کے معنی میں۔ زمان حال جلدی جدید قریب خفیف، مشاکل متقارب متدارک بحرہ بحرا: کھلا کشادہ کیا۔ بحر بحرا: خوف سے پریشان ہوا، بہت زیادہ پیاس سے تشنہ تیس ہوا ابحر و بحور و بحار جمع بحر: نمکین دریا، زمین، زراعت اور سبزے کے ساتھ عمق، بچہ دان، شگاف

۵۔ سورہ یونس، آیت:۲۲

۶۔ سورہ نحل، آیت:۱۴

۷۔ سورہ اسراء آیت:۷۰

۸۔ جریان جاری ہونا پانی کا یا اس جیسی دوسری چیزوں کا، جری الماء جریا و جریانا و جریۃ: پانی کا جاری ہونا جواری جمع جاریہ، آفتاب، کشتی، نعمت خدا، دوشیزہ کنیز، مجاری جمع میری راہگذر، حرف آخر کلمہ

"یجری قرآن میں":۔

یہ کلمہ ۶۰ مرتبہ قرآن میں آیا ہے۔

(۱) وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي۔ [1]

(۲) وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى۔ [2]

(۳) وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُسَمًّى۔ [3]

"لغت فلکا"۔ کشتی۔

"فلک قرآن میں":۔

یہ کلمہ قرآن میں ۲۳ مرتبہ آیا ہے۔

(۱) وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ۔ [4]

(۲) وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ۔ [5]

"لغت یسری"۔ وہی جاری کے معنی رکھتی ہے۔ [6]

"یسری قرآن میں":۔

(۱) سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ۔ [7]

(۲) وَلَقَدْ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِي۔ [8]

۱۔ سورہ رعد، آیت:۲

۲۔ سورہ لقمان، آیت:۲۹

۳۔ سورہ فاطر، آیت:۱۳

۴۔ سورہ بقرہ، آیت:۱۸۴

۵۔ سورہ ابراہیم، آیت:۳۲

۶۔ ساری سرایت کرنے والا، چیز کے ہر اجزاء میں داخل، روان شب میں گزرا

سراۃ جمع سری۔ وسری وسریۃ وسریۃ وسریۃ وسریۃ وسریانا ومسری وساری واستری

رات میں گیا، سراۃ جمع اسراء، ہر چیز کی برتری میں آ، اعلیٰ کی طرف ہر چیز ہونا

۷۔ سورہ اسراء، آیت:۱

۸۔ سورہ طٰہٰ، آیت:۷۷

(۳) وَاللَّيْلِ إِذَا يَسْرِ۔ [1]

"لغت محبت" گزر چکی ہے۔

"لغت خمسة"۔ پانچ عدد۔ [2]

"خمس قرآن میں":۔

یہ کلمہ قرآن میں ۸ جگہ پر آیا ہے۔

(۱) بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ۔ [3]

(۲) وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ۔ [4]

(۳) وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ۔ [5]

اور لغات ھؤلاء کساء اسامی اشارات وتحت کا بھی پہلے ذکر ہو چکا ہے۔

"تشریح وتوضیح مطالب":۔

اس کے بعد پنجتن علیہم السلام آل عباء چادر کے نیچے جمع ہوئے۔ اللہ عزوجل نے آیہ تطہیر کو ان کے حق میں نازل کیا اور ملائکہ سے خطاب فرمایا:

اے میرے ملائکہ! البتہ ملائکہ سے منظور سب ملائکہ ہیں نہ کہ ان میں سے جن کو زمین پر بھیجا جیسے جبرئیل وغیرہ

اگر چہ لفظ ملک مشتق ہے ولکہ سے۔

جس میں ملائکہ، رسل، نبی سب شامل ہیں۔ کلمہ "سکان سماواتی" باب عطف خاص جو عام پر ہے۔

اعتبار یہ ہے کہ "سکان سماواتی" یہ ملائکہ سے ایک خصوصیت ہے۔ ممکن ہے کہ باب عطف مباین سے ہو یعنی سکان سے منظور آسمانوں کی ساری مخلوقات جو ملائکہ کے علاوہ ہے ہو

۱۔ سورہ فجر، آیت:۴

۲۔ خمس القوم خمسا: ان کے مال سے پانچواں حصہ لیا۔ خمس وخمس: پانچ کا ایک

۳۔ سورہ آل عمران، آیت:۱۲۵

۴۔ سورہ نور، آیت:۷

۵۔ سورہ نور، آیت:۹

کیونکہ اللہ عزوجل کی بہت زیادہ مخلوقات ہیں جن کے ہم نام بھی نہیں جانتے اور ان کو نہیں جانتے، آسمان کجا ہم تو زمین میں رہنے والی مخلوق کو نہیں جانتے۔

قرآن میں سورہ فاطر کی ایک آیت ہے کہ ملائکہ کے بارے میں سورہ فاطر آیہ اول جو اللہ عزوجل فرماتا ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۭ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ [1]

"سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو آسمانوں اور زمین کا بنانے والا ہے۔ فرشتوں کو رسول بنانے والا ہے جن کے دو دو تین تین چار چار پر ہیں، وہ پیدائش میں جو چاہے زیادہ کر دیتا ہے، بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے"۔[2]

يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَاۗءُ۔۔۔۔ "وہ پیدائش میں جو چاہے زیادہ کر دیتا ہے"۔

1۔ سورہ فاطر، آیت: ۱

2۔ حق تعالی سورہ مبارکہ فاطر کے علاوہ جیسے سورہ اعراف انبیاء و تحریم ملائکہ کو صفات کے ساتھ توصیف کی ہے جو مربوط ہے عبادت و طاعت و تسبیح و تمجید جو ان کا وظیفہ مقرر ہے لیکن سورہ مبارکہ فاطر میں پہلی سورہ ہے جس میں فرشتوں کو ایسی شان اور وصف سے توصیف کی جو بلند مراتب و مقامات ارجمند ہے وہ رسالت ہے کیونکہ وحی الٰہی انبیاء اور رسل کی طرف ملائکہ کے ذریعے ہی پہنچتی ہے اس کے بعد ان کی تکوین و کیفیت بیان کی ہے۔

(اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ)۔۔۔۔ "جن کے دو دو تین تین چار چار پر ہیں"۔

یہ آیہ کریمہ اور کچھ اور آیہ کریمہ کچھ آیات اور دوسری اخبار و روایات متواترہ بین الفریقین (شیعہ سنی) اس پر دلالت اور روشنی رکھتے ہیں کہ ملائکہ کا جسم ہے اور پر رکھتے ہیں دو دو تین تین اور چار چار ظاہرا خصوصی عدد منظور نہ ہوں کیونکہ بلا فاصلہ فرمایا:

يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَاۗءُ۔۔۔۔ "وہ پیدائش میں جو چاہے زیادہ کر دیتا ہے"۔

اور ہر چند مفہوم الخلق عام اور شامل غیر ملائکہ بھی ہوگا لیکن اس جملے کے اتصال کی وجہ سے جملہ اولی اجنحہ دلالت رکھتا ہے اس پر کہ حسب مشیت و حکمت خداوند تمام فرشتوں کے پر چار سے بھی اضافہ کرتے ہیں کیونکہ کتب فریقین میں حدیث شب معراج کے ذیل میں رسول اللہ ﷺ جبرئیل کو ۶۰۰ پروں کو دیکھا اور کمال الدین میں اس حضرتؑ سے روایت ہے کہ فرمایا: اللہ عزوجل کے لئے فرشتے کے اس کو دروائیل کہتے ہیں، اس کے لئے ۱۶۰۰۰ پر ہیں روایات کے بحث میں آئے گا۔

اسی طرح شرح نہج البلاغہ میں امیر المومنینؑ سے روایت ہے کہ بعض ملائکہ کے ۶ پر ہیں جن میں دو ان کے اجسام کے ساتھ چپکے ہیں اور دو پروں کے ساتھ پرواز کرتے ہیں اور دوسرے دو پروں سے اللہ عزوجل سے حیاء اور خوف کی وجہ سے اپنے چہرے پر رکھتے ہیں۔

ابن عباس کہتا ہے: رسول اللہ ﷺ نے شب معراج جبرئیل کو دیکھا جس کے چھ سو بال اور پر تھے۔ اسی طرح کہا گیا ہے کہ خلق میں اضافہ کرنے کا مقصد یہ ہے کہ خوش آواز ہے، اچھی آواز ہے اور دوسرا کہا گیا ہے کہ اس کی آنکھیں اچھی ہونا ہیں۔

ابو ہریرہ سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا:

هُوَ الْوَجْهُ الْحَسَنُ وَ الصَّوْتُ الْحَسَنُ وَ الشَّعْرُ الْحَسَنُ۔ [1]

"خوبصورت چہرہ، اچھی آواز اور اچھے بال"۔

ابن شہاب رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتا ہے کہ فرمایا: میں نے جبرئیل کو کہا: میں چاہتا ہوں کہ تمہیں تمہاری اصل حقیقی صورت جس پر خلق ہوئے ہو اس میں دیکھوں۔

جبرئیل شب مہتاب کامل کی شب جس نے پوری زمین کو روشنی سے گھیرا، میرے سامنے آیا۔ میں اس حال سے بیہوش ہوا جب ہوش میں آیا۔ اس کی عظمت سے تعجب کیا۔۔۔۔

جبرئیل نے کہا! یا محمد ﷺ! میری خلقت سے تعجب کرتے ہو اور بیہوش ہو جاتے ہو۔ اگر خلقت اسرافیل کو دیکھو تو اس کے بارہ پر ہیں۔ ایک پر اس کا مشرق اور ایک مغرب، تیسرا اس کے دوش پر عرش ہے۔ اس کے پیر زمین کے ساتویں طبقے کے نیچے ہیں اور اس کا سر عرش سے بھی اوپر ہے۔ وہ کس حالت میں تمہیں ہاتھ دے گا، باوجود اس عظمت کے کبھی کبھی اللہ عزوجل کی ہیبت وجلالت سے چڑیا کی مانند ہو جاتا ہے۔[2]

اسی طرح رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ اللہ تعالی کے پاس ایسے فرشتے ہیں جن کے ہزار سر ہیں اور ہزار ہزار سر میں ہزار ہزار چہرے ہیں اور ہزار ہزار چہروں میں ہزار ہزار منہ ہیں اور ہزار ہزار منہ میں ہزار ہزار زبانیں ہیں اور ہر زبان خدا ج کو ہزار ہزار لغتوں میں زبانوں میں پکارتی ہے۔

بیشک اللہ عزوجل کیلئے کوئی عبد نہ ہو کہ میری طرح تسبیح کرے، حق سبحانہ نے اس کو خطاب کیا کہ میرا بندہ ہے جس کی تسبیح تحلیل اس سے زیادہ ہے۔ کہا کون یا اللہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔

1۔ مجمع البیان، ج ۸ ص ۶۲۹

2۔ بحار الانوار، ج ۵۶ ص ۲۵۹

فرمایا: وہ کہہ رہا ہے:

سبحان اللہ کلما سبّح للہ شیء و کما یحب اللہ ان یُسبح۔۔۔۔

وَ كَمَا هُوَ أَهْلُهُ وَ كَمَا يَنْبَغِي لِكَرَمِ وَجْهِهِ وَ عِزِّ جَلَالِهِ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ كُلَّمَا حَمِدَ اللَّهَ شَيْءٌ وَ كَمَا يُحِبُّ اللَّهُ أَنْ يُحْمَدَ وَ كَمَا هُوَ أَهْلُهُ وَ كَمَا يَنْبَغِي لِكَرَمِ وَجْهِهِ وَ عِزِّ جَلَالِهِ وَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كُلَّمَا هَلَّلَ اللَّهَ شَيْءٌ وَ كَمَا يُحِبُّ اللَّهُ أَنْ يُهَلَّلَ وَ كَمَا هُوَ أَهْلُهُ وَ كَمَا يَنْبَغِي لِكَرَمِ وَجْهِهِ وَ عِزِّ جَلَالِهِ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ كُلَّمَا كَبَّرَ اللَّهَ شَيْءٌ وَ كَمَا يُحِبُّ اللَّهُ أَنْ يُكَبَّرَ وَ كَمَا هُوَ أَهْلُهُ وَ كَمَا يَنْبَغِي لِكَرَمِ وَجْهِهِ وَ عِزِّ جَلَالِهِ وَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ عَلَى كُلِّ نِعْمَةٍ أَنْعَمَ بِهَا عَلَيَّ وَ عَلَى كُلِّ أَحَدٍ مِنْ خَلْقِهِ مِمَّنْ كَانَ أَوْ يَكُونُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا أَرْجُو وَ خَيْرِ مَا لَا أَرْجُو وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا أَحْذَرُ۔[1]

"سبحان اللہ کہتا ہوں ہر زمانے کے کوئی چیز اللہ عزوجل کی تسبیح کرے۔ اس طرح جس طرح وہ پسند کرتا ہے۔ اسی طرح جس طرح وہ اہل ہے اس طرح کہ شائستہ کرامت وجہ وعز وجلالت ہے اس کی۔

الحمد للہ کہوں۔ کوئی چیز حمد اللہ عزوجل کہے اس طرح جس طرح اللہ پسند کرتا ہے کہ اس کی تعریف ہو۔ اسی طرح جس طرح وہ اہل ہے اسی طرح جس طرح وہ شائستہ کرامت وجہ وعز جلالت ہے اس کی۔

لا الہ الا اللہ کہو ہر وقت جب کوئی لا الہ الا اللہ کہے اسی طرح جس طرح وہ پسند کرتا ہے کہ اس کی وحدانیت جو یاد کریں۔ اس طرح جس طرح وہ اس کا اہل ہے اس طرح جس طرح شائستہ کرامت وجہ سے عز وجلال ہے اس کا۔

[1] منہج الصادقین، ج ۷، ص ۴۲۶، مفتاح الجنان بحث تعقیبات مشترکہ

اللہ اکبر کہوں ہر وقت کوئی چیز اللہ عزوجل کی بزرگی کو یاد کرے اسی طرح جس طرح وہ پسند کرتا ہے کہ اس کی بزرگی یاد ہو۔ اسی طرح جس طرح وہ اس کا اہل ہے اسی طرح جس طرح شائستہ کرامت وجہ وعز وجلالت ہے اس کی۔

سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر

ہر نعمت پر کہ جو مجھے اور اپنی ہر ایک مخلوق کو دی کیا وہ جو گزر گئے یا وہ جو روز قیامت تک آئیں گے ان کو دی

یا اللہ! تجھ سے چاہتا ہوں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد علیہم السلام پر درود بھیج

وہ خیر جس کی تم سے امید رکھتا ہوں یا وہ خیر جس کی تم سے امید نہیں رکھتا تجھ سے چاہتا ہوں

اور اس شر سے جس سے ڈرتا ہوں اور اس شر سے جس سے نہیں ڈرتا تجھ سے پناہ چاہتا ہوں"۔

"ملائکہ کے بارے میں دو طرح کے سوالات پیش آتے ہیں":۔

"اوّل":۔

فرشتے کا جسم لطیف ہے یا مجردات سے ہے؟

"دوم":۔

یہ کہ ان کے بال و پر اور پرواز کیا ہیں؟

اوّل کے تجرد ہوا اثبات تجرد (مطلق) فرشتوں کے لئے حتیٰ زمان و مکان اجزاء سے آسان کام نہیں ہے اور اس مسئلے پر تحقیق بھی فائدہ نہیں رکھتی۔

اہم یہ ہے کہ ہم فرشتوں کو ان اوصاف کے ساتھ جو قرآن و روایات میں توصیف ہوئی ہیں پہچانیں۔

ان کی صنف عظیمی کو موجودات سے والا اللہ عزوجل کا ممتاز جانیں اس مقام کے بغیر مقام بندگی و عبودیت کے لئے ان کے لئے قائل نہ ہوں اور ان کو اللہ کا شریک قرار نہ دیں خلقت میں یا عبادت میں۔

اس کے علاوہ کوئی چیز نہیں اگر ان میں سے کوئی چیز ہو یہ عقیدہ بیشک شرک اور محض کفر ہے۔

دوسری بحث میں پروبال ہیں۔ لازماً کہا جائے گا وہ پروردگار کی قدرت ہے کہ ان کو طاقت فعالیت قدرت دی ہے۔

جس طرح عرش وکرسی کی بحث میں آیا ہے کہ یہ دوکلمہ اگرچہ بلند پایہ تخت کے معنی میں استعمال ہوں مگر اس سے مراد قدرت پروردگار ہے ابعاد مختلف میں۔

اس بارے میں ایک روایت امام صادق علیہ السلام سے نقل ہوئی ہے:

إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا يَأْكُلُونَ وَ لَا يَشْرَبُونَ وَ لَا يَنْكِحُونَ بِنَسِيمِ الْعَرْشِ۔

"فرشتے نہ غذا کھاتے، نہ پانی پیتے اور نہ شادی کرتے ہیں، وہ ہوائے عرش سے زندہ ہیں"۔[1]

البتہ بعید نہیں کہ منظور وہی ظاہر ہے کہ صاحبان جناح ہوں۔

"ملائکہ کی خصوصیات":۔

(۱)۔ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَٰنُ وَلَدًا ۗ سُبْحَانَهُ ۚ بَلْ عِبَادٌ مُكْرَمُونَ۔[2]

"وہ اللہ عزوجل کے عاقل اور باشعور بندگان ہیں"۔

(۲)۔ لَا يَسْبِقُونَهُ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِأَمْرِهِ يَعْمَلُونَ۔[3]

"اللہ عزوجل کے فرمانبردار ہیں، کبھی نافرمانی نہیں کرتے"۔

(۳)۔ وَالْمَلَكُ عَلَىٰ أَرْجَائِهَا ۚ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ۔[4]

"وظائف مہم اور مختلف اللہ عزوجل کی طرف سے رکھتے ہیں، ایک گروہ حاملان عرش الٰہی ہے"۔

فَالْمُدَبِّرَاتِ أَمْرًا۔[5]

"ایک گروہ امور کی تدبیر اپنے ہاتھ میں رکھتا ہے"۔

۱۔ تفسیر قمی، ج ۲ ص ۲۰۶، بحار الانوار، ج ۵۶ ص ۱۷۴، تفسیر نور الثقلین، ج ۴ ص ۳۴۹

۲۔ سورہ انبیاء، آیت: ۲۶

۳۔ سورہ انبیاء، آیت: ۲۷

۴۔ سورہ الحاقہ، آیت: ۱۷

۵۔ سورہ نازعات، آیت: ۵

حَتَّىٰ إِذَا جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ۔[1]

"ایک گروہ روح قبض پر مامور ہے"۔

وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ كِرَامًا كَاتِبِينَ يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ۔[2]

"ایک گروہ اعمال کا نگہبان ہے"۔

وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ ۖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُونَ۔[3]

"ایک گروہ انسانوں کا محافظ ہے۔

ان میں سے ایک گروہ عذاب پر مامور ہیں"۔

وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَقَالَ هَٰذَا يَوْمٌ عَصِيبٌ (۷۷)۔ وَجَاءَهُ قَوْمُهُ يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوا يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ ۚ قَالَ يَا قَوْمِ هَٰؤُلَاءِ بَنَاتِي هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُخْزُونِ فِي ضَيْفِي ۖ أَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ (۷۸)۔ قَالُوا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِي بَنَاتِكَ مِنْ حَقٍّ وَإِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيدُ (۷۹)۔ قَالَ لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً أَوْ آوِي إِلَىٰ رُكْنٍ شَدِيدٍ (۸۰)۔ قَالُوا يَا لُوطُ إِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَصِلُوا إِلَيْكَ ۖ فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِنَ اللَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا امْرَأَتَكَ ۖ إِنَّهُ مُصِيبُهَا مَا أَصَابَهُمْ ۚ إِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ۚ أَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيبٍ (۸۱)۔ فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِنْ سِجِّيلٍ مَنْضُودٍ (۸۲)۔ مُسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ۖ وَمَا هِيَ مِنَ الظَّالِمِينَ بِبَعِيدٍ (۸۳)۔[4]

۱۔ سورہ اعراف، آیت: ۳۷

۲۔ سورہ انفطار، آیات: ۱۰۔۱۲

۳۔ سورہ انعام، آیت: ۶۱

۴۔ سورہ ھود، آیات: ۷۷ تا ۸۳

إِذْ جَاءَتْكُمْ جُنُودٌ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا وَجُنُودًا لَّمْ تَرَوْهَا [1]

"ایک گروہ جنگوں میں اللہ عزوجل کی طرف سے مومنوں کی امداد کرنے والے ہیں"۔

وَتَرَى الْمَلَائِكَةَ حَافِّينَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ [2]

"ایک گروہ تسبیح وتقدیس میں مشغول ہے"۔

لیکن انہی مقامات کے ساتھ بھی ان کا مقام مومنین سے کم بلکہ انبیاء علیہم السلام، آئمہ علیہم السلام اور مومنوں کے خادم ہیں۔

(۴)۔ اس حال کے ساتھ انسان اپنی استعداد، صلاحیتوں اور تکامل کی صلاحیت کی وجہ سے ان سے افضل ہے، یہاں تک کہ ملائکہ بغیر کسی استثناء کے آدم علیہ السلام کی خلقت کی وجہ سے سجدے میں گر پڑے۔آدم علیہ السلام ان کا معلم تھا۔

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً ۖ قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَن يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۖ قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ (۳۰) وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ أَنبِئُونِي بِأَسْمَاءِ هَٰؤُلَاءِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (۳۱) قَالُوا سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۖ إِنَّكَ أَنتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ (۳۲) قَالَ يَا آدَمُ أَنبِئْهُم بِأَسْمَائِهِمْ ۖ فَلَمَّا أَنبَأَهُم بِأَسْمَائِهِمْ قَالَ أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَأَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا كُنتُمْ تَكْتُمُونَ (۳۳) وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ (۳۴) [3]

(۵)۔ وہ گروہ جو کبھی زمانی صورت میں آتے ہیں انبیاء کرام کے پاس حتیٰ غیر انبیاء کے پاس ظاہر بھی ہوتے ہیں جس طرح اللہ عزوجل سورہ مریم کی آیت ۱۷ میں فرماتا ہے:

[1]۔ سورہ احزاب، آیت: ۹

[2]۔ سورہ زمر، آیت: ۷۵

[3]۔ سورہ بقرہ، آیت: ۳۰ تا ۳۴

فَاتَّخَذَتْ مِن دُونِهِمْ حِجَابًا فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا 17

(۶)۔ روایتوں سے استفادہ ہوتا ہے کہ فرشتوں کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ انسانوں کے ساتھ موازنہ کرنے کے قابل نہیں ہے اور امام جعفر صادق علیہ السلام کی روایت میں آیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: "اس اللہ کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں جعفر کی جان ہے، فرشتگان خدا آسمانوں میں زمین کے ذروں سے بھی زیادہ ہیں اور آسمان میں کوئی بھی ایسی جگہ نہیں ہے مگر جہاں پر فرشتے تسبیح خدا کرتے ہیں"۔ [1]

(۷)۔ نہ وہ غذا کھاتے ہیں نہ وہ پانی پیتے ہیں نہ وہ شادی کرتے ہیں۔ [2]

(۸)۔ ان کو نہ نیند ہے نہ سستی ہے نہ غفلت ہے۔اس کے بارے میں امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں:

فَلَيْسَ فِيهِمْ فَتْرَةٌ وَلَا عِنْدَهُمْ غَفْلَةٌ [3]

(۹)۔ ان کے مقامات، ان کے مراتب مختلف ہیں۔بعض جو ہیں سجدے میں ہیں اور بعض جو ہیں ہمیشہ کے لئے رکوع میں ہیں (جب تک خدا چاہے)۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت آئی ہے کہ فرمایا:

انّ للّٰه عزّوجلّ ملائكة ركّعاً إلى يوم القيامة وانّ للّٰه عزّوجلّ ملائكة سُجّداً إلى يوم القيامة [4]

"خدا کے پاس ملائکہ ہیں جو قیامت تک رکوع میں ہیں اور خدا کے پاس ملائکہ ہیں جو روز قیامت تک حالت سجدہ میں ہیں"۔

[1]۔ بحارالانوار، ج ۵۶ ص ۱۷۶ ح ۷

[2]۔ بحارالانوار، ج ۵۶ ص ۱۷۴ ح ۴

[3]۔ بحارالانوار، ج ۵۶ ص ۱۷۵ ح ۴

[4]۔ بحارالانوار، ج ۵۶ ص ۱۷۴ ح ۴

"روایات"

(۱) قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ اِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ خَلْقُ أَرْوَاحِنَا فَأَنْطَقَنَا بِتَوْحِيدِهِ وَ تَحْمِيدِهِ ثُمَّ خَلَقَ الْمَلَائِكَةَ۔[1]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پہلی چیز جو اللہ عزوجل نے خلق کی ہماری ارواح تھی جس نے اس کی توحید حمد کا کلام کیا۔ اس کے بعد ملائکہ کو خلق کیا"۔

(۲) عَنْ أَبِي مَنْصُورٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: سُئِلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قُدْرَةِ اللّٰهِ جَلَّتْ عَظَمَتُهُ فَقَامَ خَطِيباً فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى مَلَائِكَةً لَوْ أَنَّ مَلَكاً مِنْهُمْ هَبَطَ إِلَى الْأَرْضِ مَا وَسِعَتْهُ لِعِظَمِ خَلْقِهِ وَ كَثْرَةِ أَجْنِحَتِهِ وَ مِنْهُمْ مَنْ لَوْ كُلِّفَتِ الْجِنُّ وَ الْإِنْسُ أَنْ يَصِفُوهُ مَا وَصَفُوهُ لِبُعْدِ مَا بَيْنَ مَفَاصِلِهِ وَ حُسْنِ تَرْكِيبِ صُورَتِهِ وَ كَيْفَ يُوصَفُ مِنْ مَلَائِكَتِهِ مَنْ سَبْعُمِائَةِ عَامٍ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ وَ شَحْمَةِ أُذُنِهِ وَ مِنْهُمْ مَنْ يَسُدُّ الْأُفُقَ بِجَنَاحٍ مِنْ أَجْنِحَتِهِ دُونَ عِظَمِ بَدَنِهِ وَ مِنْهُمْ مَنِ السَّمَاوَاتُ إِلَى حُجْزَتِهِ وَ مِنْهُمْ مَنْ قَدَمُهُ عَلَى غَيْرِ قَرَارٍ فِي جَوِّ الْهَوَاءِ الْأَسْفَلِ وَ الْأَرَضُونَ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَ مِنْهُمْ مَنْ لَوْ أُلْقِيَ فِي نُقْرَةِ إِبْهَامِهِ جَمِيعُ الْمِيَاهِ لَوَسِعَتْهَا وَ مِنْهُمْ مَنْ لَوْ أُلْقِيَتِ السُّفُنُ فِي دُمُوعِ عَيْنَيْهِ لَجَرَتْ دَهْرَ الدَّاهِرِينَ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ۔[2]

[1] عیون اخبار الرضا، ج ۱ ص ۵۳۹، کمال الدین وتمام النعمہ، ج ۱ ص ۲۵۵، تاویل الآیات الطاہرہ، ص ۸۳۵

[2] خصال، ج ۲ ص ۱۶۳

"ابی منصور زید بن وہب سے روایت کر کے کہتا ہے امیر المومنین علیہ السلام کے محضر میں اللہ عزوجل کی قدرت کا سوال ہوا۔ امیر المومنین علیہ السلام اٹھے، اللہ عزوجل کی تعریف کی، اس حمد کی، اس کے بعد فرمایا: اللہ عزوجل کے پاس فرشتے ہیں ان میں سے کچھ اتنے بزرگ ہیں کہ اگر زمین پر آئیں زمین نیچے چلی جائے، بہت زیادہ بزرگ ہیں ان کے بال و پر ہیں، اتنے بڑے ہیں کہ زمین ان کو جگہ نہیں دے سکتی۔

بعض ملائکہ اتنے طاقتور اور خوبصورت ہیں کہ جن و انس مل کر بھی ان کی وصف نہیں کر سکتے۔

بعض ملائکہ اپنے دو کندھے اور کانوں کے درمیان ۷۰۰ سال مسافت رکھتے ہیں۔ ان میں سے بعض اپنے پروں میں سے ایک پر کے ساتھ پوری کائنات کو ڈھانپ لیں۔

ان میں سے بعض اتنی لمبی قامت رکھتے ہیں کہ آسمان ان کے زیر ناف تک ہے

اور ان میں سے بعض اس کے بغیر کہ اپنے پاؤں کو عمق زیر زمین میں رکھیں سب زمینیں ان کے زانوں تک

اور ان میں سے سارے سمندروں کو اپنے ناخن کی پشت میں ڈالیں آ جائیں گے

ان میں سے بعض کشتیوں کو اپنی آنکھ کے آنسو میں ڈالیں، کبھی بھی سیر نہیں ہوں گے"۔

"تبارك الله احسن الخالقين"۔[1]

(۳) ثُمَّ فَتَقَ مَا بَيْنَ السَّمَاوَاتِ الْعُلَى فَمَلَأَهُنَّ أَطْوَاراً مِنْ مَلَائِكَتِهِ مِنْهُمْ سُجُودٌ لَا يَرْكَعُونَ وَ رُكُوعٌ لَا يَنْتَصِبُونَ وَ صَافُّونَ لَا يَتَزَايَلُونَ وَ مُسَبِّحُونَ لَا يَسْأَمُونَ لَا يَغْشَاهُمْ نَوْمُ الْعُيُونِ وَ لَا سَهْوُ الْعُقُولِ وَ لَا فَتْرَةُ الْأَبْدَانِ وَ لَا غَفْلَةُ النِّسْيَانِ وَ مِنْهُمْ أُمَنَاءُ عَلَى وَحْيِهِ وَ أَلْسِنَةٌ إِلَى رُسُلِهِ وَ مُخْتَلِفُونَ بِقَضَائِهِ وَ أَمْرِهِ۔ وَ مِنْهُمُ الْحَفَظَةُ لِعِبَادِهِ وَ السَّدَنَةُ لِأَبْوَابِ جِنَانِهِ وَ مِنْهُمُ الثَّابِتَةُ فِي الْأَرَضِينَ السُّفْلَى أَقْدَامُهُمْ

[1] سورہ مومنون، آیت: ۱۴

وَ الْمَارِقَةُ مِنَ السَّمَاءِ الْعُلْيَا أَعْنَاقُهُمْ وَ الْخَارِجَةُ مِنَ الْأَقْطَارِ أَرْكَانُهُمْ وَ الْمُنَاسِبَةُ لِقَوَائِمِ الْعَرْشِ أَكْتَافُهُمْ نَاكِسَةٌ دُونَهُ أَبْصَارُهُمْ مُتَلَفِّعُونَ تَحْتَهُ بِأَجْنِحَتِهِمْ مَضْرُوبَةٌ بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ مَنْ دُونَهُمْ حُجُبُ الْعِزَّةِ وَ أَسْتَارُ الْقُدْرَةِ لَا يَتَوَهَّمُونَ رَبَّهُمْ بِالتَّصْوِيرِ وَ لَا يُجْرُونَ عَلَيْهِ صِفَاتِ الْمَصْنُوعِينَ وَ لَا يَحُدُّونَهُ بِالْأَمَاكِنِ وَلَا يُشِيرُونَ إِلَيْهِ بِالنَّظَائِرِ۔[1]

"پھر اس نے بلند ترین آسمانوں میں شگاف پیدا کئے اور انہیں طرح طرح کے فرشتوں سے بھر دیا۔

ایک گروہ ہمیشہ سجدے میں ہے اور وہ رکوع نہیں کرتے یا رکوع میں ہیں تو قیام نہیں کرتے یا ایک صف میں قرار ہیں تو اس سے کبھی جدا نہیں ہوتے

یا ان کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں۔ کبھی تھکتے نہیں کسی بھی وقت نیند ان کی آنکھوں کو بند نہیں کرتی اور ان کی عقلیں نسیان سہو میں گرفتار نہیں ہوتیں

ان کے بدن سست نہیں ہوتے اور غفلت نسیان ان پر عارض نہیں ہوتا

ان میں سے ایک دوسرا گروہ ہے جو اس کی وحی کے امین اور اس کی زبان ہیں پیغمبروں کی طرف اور اس کے پیغام پہنچانے کے لئے اس کے فرمان پہنچانے کے لئے آمدورفت کرتے ہیں۔

اور دوسرے جو ہیں اس کے بندوں کے حافظ ہیں حفاظت کرنے والے ہیں اور ایک وہ ہیں جو دربان بہشت ہیں ان میں سے بعض ایسے ہیں جن کے پاؤں زمین کے نچلے طبقوں میں ثابت ہیں اور ان کی گردنیں آسمان سے بھی اوپر ہیں

ان کے وجود آفاق جہاں سے بھی باہر ہیں اور ان کے کندھے عرش کی حفاظت کے لئے ہیں انہوں نے عرش کے سامنے اپنے سر کو نیچے کیا ہوا ہے اور ان کے نیچے جو ان کے پر ہیں ان پروں کے آگے آسمان کو پیچیدہ کیا ہوا ہے

۱۔ نہج البلاغہ، خطبہ:۱

ان کے درمیان وہ لوگ جو ان کے مرتبوں میں کم ہیں، حجاب عزت اور قدرت کے پردوں نے ان کے درمیان فاصلہ ڈالا ہوا ہے

کبھی بھی اپنے پروردگار کے لئے کسی شکل کا تصور نہیں کرتے اور مخلوقات کی صفات کا اس کے لئے قائل نہیں ہوتے اور کبھی بھی اس کے لئے مکان کو محدود نہیں کرتے اور اس کی طرف آنکھوں کا اشارہ بھی نہیں کرتے"۔

(۴) وَمِنْهَا مِنْ مَلَائِكَةٍ أَسْكَنْتَهُمْ سَمَاوَاتِكَ وَ رَفَعْتَهُمْ عَنْ أَرْضِكَ هُمْ أَعْلَمُ خَلْقِكَ بِكَ وَ أَخْوَفُهُمْ لَكَ وَ أَقْرَبُهُمْ مِنْكَ لَمْ يَسْكُنُوا الْأَصْلَابَ وَلَمْ يُضَمَّنُوا الْأَرْحَامَ وَلَمْ يُخْلَقُوا مِنْ مَاءٍ مَهِينٍ وَلَمْ يَتَشَعَّبْهُمْ رَيْبُ الْمَنُونِ وَ إِنَّهُمْ عَلَى مَكَانِهِمْ مِنْكَ وَ مَنْزِلَتِهِمْ عِنْدَكَ وَ اسْتِجْمَاعِ أَهْوَائِهِمْ فِيكَ وَ كَثْرَةِ طَاعَتِهِمْ لَكَ وَ قِلَّةِ غَفْلَتِهِمْ عَنْ أَمْرِكَ لَوْ عَايَنُوا كُنْهَ مَا خَفِيَ عَلَيْهِمْ مِنْكَ لَحَقَّرُوا أَعْمَالَهُمْ وَ لَزَرَوْا عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَ لَعَرَفُوا أَنَّهُمْ لَمْ يَعْبُدُوكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ وَلَمْ يُطِيعُوكَ حَقَّ طَاعَتِكَ۔[1]

اس خطبے کی ایک قسمت خلقت وعبادت ملائکہ ساتھ مربوط ہے۔

"فرشتوں سے ایک گروہ جن کو اپنے آسمانوں میں جگہ دی اور اپنی زمین سے اوپر لے گئے، وہ سب مخلوق سے زیادہ تیری نسبت آگاہ تر ہیں تم سے ڈرتے ہیں اور تیرے نزدیک ہیں، انہوں نے اپنے والد کی صلب میں جگہ لی نہ رحم مادر میں اور گندے پانی سے خلق نہیں ہوئے، مشکلات زندگی نے ان کو متفرق نہ کیا

اس مقام وقرب سے جو تمہارے نزدیک رکھتے ہیں وہ منزلت جو انہوں نے تمہارے نزدیک پائی ہے، بہت زیادہ اطاعات جو انہوں نے تیرے لئے انجام دیں تیرے حکم سے ہرگز غافل نہیں ہوتے لیکن اس کے باوجود اگر تیری عظمت کی تہہ تک پہنچ جائیں تو اپنے اعمال کو بہت حقیر جانیں گے اور اپنے نفس کی مذمت کریں گے کہ انہوں نے تیری عبادت کا حق ادا نہیں کیا"۔

۱۔ نہج البلاغہ، خطبہ:۱۰۹

(۵) عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَيْسَ خَلْقٌ أَكْثَرَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِنَّهُ لَيَنْزِلُ كُلَّ لَيْلَةٍ مِنَ السَّمَاءِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ فَيَطُوفُونَ بِالْبَيْتِ الْحَرَامِ لَيْلَتَهُمْ وَ كَذٰلِكَ فِي كُلِّ يَوْمٍ۔ [1]

"امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: خدا نے کوئی مخلوق ملائکہ سے زیادہ خلق نہیں کی ہر رات ستر ہزار فرشتے آسمان سے نیچے آتے ہیں اور بیت اللہ کی زیارت کرتے ہیں اور ہر روز یہی عمل انجام ہوتا ہے"۔

(۶) قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَلْمَلَائِكَةُ عَلَى ثَلَاثَةِ أَجْزَاءٍ فَجُزْءٌ لَهُمْ جَنَاحَانِ وَ جُزْءٌ لَهُمْ ثَلَاثَةُ أَجْنِحَةٍ وَ جُزْءٌ لَهُمْ أَرْبَعَةُ أَجْنِحَةٍ۔ [2]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ملائکہ کی چند قسمیں ہیں۔
ایک قسم کے دو پر ہیں۔ دوسری قسم کے تین پر ہیں اور دیگر نوع کے چار پر ہیں"۔

(۷) عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ نَهَراً يَغْتَمِسُ فِيهِ جَبْرَئِيلُ كُلَّ غَدَاةٍ ثُمَّ يَخْرُجُ مِنْهُ فَيَنْتَفِضُ فَيَخْلُقُ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ كُلِّ قَطْرَةٍ مِنْهُ تَقْطُرُ مَلَكاً۔ [3]

"امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: جنت میں ایک نہر ہے جبرئیل ہر صبح خود کو اس میں داخل کرتا ہے، اللہ عزوجل اس سے ٹپکنے والے ہر قطرے سے فرشتہ خلق کرتا ہے"۔

(۸) عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ:
إِنَّ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى مَلَكاً بُعْدُ مَا بَيْنَ شَحْمَةِ أُذُنِهِ إِلَى عُنُقِهِ مَسِيرَةُ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ خَفَقَانِ الطَّيْرِ۔ [4]

"امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ عزوجل کے پاس فرشتہ ہے جس کے کان سے گردن تک کا سفر پرندے کی پانچ سو سال کی پرواز ہے"۔

1۔ کافی، ج ۸ ص ۲۷۲ ح ۴ ✱ ۲ تفسیر البرہان، ج ۶ ص ۳۵۲
2۔ خصال، ج ۱ ص ۱۵۳، بحار الانوار، ج ۵۶ ص ۱۷۷
3۔ بحار الانوار، ج ۵۶ ص ۲۵۵
4۔ توحید صدوق، ص ۲۸۱، بحار الانوار، ج ۵۶ ص ۱۸۰

(۹) عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، قَالَ: «إِنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ دِيكاً رِجْلَاهُ فِي الْأَرْضِ السَّابِعَةِ، وَ عُنُقُهُ مَثْنِيَّةٌ تَحْتَ الْعَرْشِ، وَ جَنَاحَاهُ فِي الْهَوَاءِ، إِذَا كَانَ فِي نِصْفِ اللَّيْلِ، أَوِ الثُّلُثِ الثَّانِي مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ ضَرَبَ بِجَنَاحَيْهِ، وَ صَاحَ: سُبُّوحٌ، قُدُّوسٌ، رَبُّنَا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِينُ، فَلَا إِلٰهَ غَيْرُهُ، رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَ الرُّوحِ. فَتَضْرِبُ الدِّيَكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا وَ تَصِيحُ۔ [1]

"امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: اللہ عزوجل کے لئے ایک مرغ ہے (ایک ملک مرغ کی شکل میں) جس کے دو پاؤں زمین کے ساتویں طبقے کے نیچے ہیں، اس کی گردن زیر عرش ہے اس کے پر ہوا میں ہیں
جب نصف شب ہوتی ہے یا تیسرا حصہ رات کا گزرتا ہے وہ پر مارتا ہے اور فریاد کرتا ہے۔ اس کا ذکر یہ ہے:
منزہ و پاک و مقدس ہے ہمارا پروردگار
وہ خدا جس کے پاس ملکیت حقیقی ہے روشن آشکار ہے
پس اس کے علاوہ کسی خدا کا وجود نہیں، پروردگار ملائکہ و روح (جو خود ایک ملک عظیم ہے) پس اپنے پر آپس میں مارتا ہے اور فریاد کرتا ہے جس کے نتیجے میں زمین کے مرغ اپنے پر مارتے ہیں اور فریاد کرتے ہیں جس کو عرف عام میں آذان کہتے ہیں"۔

(۱۰) فِي كِتَابِ التَّوْحِيدِ، بِالْإِسْنَادِ الْمُتَقَدِّمِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ قَالَ: إِنَّ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى مَلَكاً مِنَ الْمَلَائِكَةِ نِصْفُ جَسَدِهِ الْأَعْلَى نَارٌ وَ نِصْفُهُ الْأَسْفَلُ الثَّلْجُ فَلَا النَّارُ تُذِيبُ الثَّلْجَ وَ لَا الثَّلْجُ يُطْفِئُ النَّارَ وَ هُوَ قَائِمٌ يُنَادِي بِصَوْتٍ لَهُ رَفِيعٍ سُبْحَانَ اللّٰهِ الَّذِي كَفَّ حَرَّ هٰذِهِ النَّارِ فَلَا تُذِيبُ هٰذَا الثَّلْجَ وَ كَفَّ بَرْدَ هٰذَا الثَّلْجِ فَلَا يُطْفِئُ حَرَّ هٰذِهِ النَّارِ اَللّٰهُمَّ يَا مُؤَلِّفاً بَيْنَ الثَّلْجِ وَ النَّارِ أَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِ عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِينَ

1۔ کافی، ج ۸ ص ۲۷۲ تفسیر البرہان، ج ۶ ص ۳۵۲، بحار الانوار، ج ۵۶ ص ۱۸۱

عَلَىٰ طَاعَتِكَ[1]

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل کے لئے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہے
جس کا آدھا بدن اوپر والا آگ ہے اور نچلا برف کا ہے
نہ آتش برف کو پانی کرتی ہے، نہ برف آگ کو بجھاتی ہے
اس حال میں کھڑے ہو کر بلند آواز سے ندا دیتا ہے کہ: منزہ ہے وہ خدا جو اس آگ
کے مانع ہے کہ اس آگ کی حرارت سے برف کو پانی نہیں کرتی
اور اس برف کے مانع ہے کہ وہ آگ کو خاموش نہیں کرتی
اے وہ خدا کہ جس نے آگ اور برف کے درمیان انس دیا اپنے بندوں کے درمیان
مومنین کے دلوں کو اطاعت پر الفت وانس دے"۔

(۱۱) عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَنْزِلُ عَلَيْنَا فِي رِحَالِنَا وَ تَتَقَلَّبُ عَلَىٰ فُرُشِنَا وَ تَحْضُرُ مَوَائِدَنَا وَ تَأْتِينَا مِنْ كُلِّ نَبَاتٍ فِي زَمَانِهِ رَطْبٍ وَ يَابِسٍ، وَ تُقَلِّبُ عَلَيْنَا أَجْنِحَتَهَا وَ تُقَلِّبُ أَجْنِحَتَهَا عَلَىٰ صِبْيَانِنَا[2]

"امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہم پر ملائکہ نازل ہوتے ہیں اور ہمارے فرش پر بیٹھتے ہیں اور ہمارے دسترخوان پر حاضر ہوتے ہیں
ہر زمانے کی نبات خشک یا تر ہمارے لئے لاتے ہیں اپنے بال و پر ہمارے بچوں کے اوپر کھولتے ہیں"۔

(۱۲) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ "صلی اللہ علیہ وسلم": خُلِقَ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ۔[3]

1۔ توحید صدوق، ص ۲۸۰، بحار الانوار، ج ۵۶ ص ۱۸۲ تفسیر نور الثقلین، ج ۴ ص ۳۴۷
2۔ بصائر الدرجات، ج ۱ ص ۹۴، بحار الانوار، ج ۲۶ ص ۳۵۶، تفسیر نور الثقلین، ج ۴ ص ۳۴۷
3۔ کنز العمال، ج ۶ ص ۱۳۶ ح ۱۵۱۵۶

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ملائکہ نور سے خلق ہوئے ہیں اور جن شعلہ آتش سے اور آدم علیہ السلام کو وہ جو اللہ عزوجل نے تمہارے لئے وصف کی"۔

(۱۳) وعنه: خلق الله الملائكة من نور وان منهم لملائكة اصغر من الذباب[1]

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے ملائکہ کو نور سے خلق کیا اور ملائکہ کا ایک گروہ ایسا بھی ہے، جو مچھر سے بھی چھوٹا ہے"۔

(۱۴) قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: خَلَقَ اللَّهُ الْمَلَائِكَةَ مُخْتَلِفَةً وَ قَدْ رَأَىٰ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ جَبْرَئِيلَ وَ لَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ عَلَىٰ سَاقِهِ الدُّرُّ مِثْلُ الْقَطْرِ عَلَى الْبَقْلِ قَدْ مَلَأَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ وَ قَالَ: إِذَا أَمَرَ اللَّهُ مِيكَائِيلَ بِالْهُبُوطِ إِلَى الدُّنْيَا صَارَتْ رِجْلُهُ الْيُمْنَىٰ فِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ وَ الْأُخْرَىٰ فِي الْأَرْضِ السَّابِعَةِ[2]

"امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ عزوجل نے فرشتوں کو مختلف خلق کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے جبرئیل کو دیکھا جس کے ۶۰۰ پر تھے
اس کی پنڈلی پر ایک در تھا۔ اس پانی کے قطرے کی طرح جو سبز پتے پر ہوتا ہے جس نے آسمان اور زمین کو پر کیا ہے
فرمایا: جب اللہ عزوجل نے میکائیل کو امر کیا دنیا کی طرف جائے اس نے دائیں پاؤں کو آسمان پر رکھا اور دوسرا پاؤں ساتویں زمین پر"۔

(۱۵) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ إِنَّ جَبْرَئِيلَ أَتَانِي فَقَالَ إِنَّا مَعْشَرَ الْمَلَائِكَةِ لَا نَدْخُلُ بَيْتاً فِيهِ كَلْبٌ وَ لَا تِمْثَالُ جَسَدٍ وَ لَا إِنَاءٌ يُبَالُ فِيهِ[3]

1۔ کنز العمال، ج ۶ ص ۱۳۶ ح ۱۵۱۵۶
2۔ تفسیر علی بن ابراہیم، ج ۲ ص ۲۰۷
3۔ محاسن، ج ۲ ص ۶۱۵، کافی، ج ۳ ص ۳۹۳، خصال، ج ۱ ص ۱۳۸ ح ۱۵۵، بحار الانوار، ج ۵۶ ص ۱۷۷

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرئیل میرے نزدیک آئے اور کہا:
ہم فرشتوں کا گروہ جس گھر میں کتا یا مجسمہ ہو یا وہ برتن جس میں بال ہو، اس گھر میں داخل نہیں ہوتے"۔

(۱۶) قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ لِلّٰهِ مَلَكاً فِي صُورَةِ الدِّيكِ الْأَمْلَحِ الْأَشْهَبِ بَرَاثِنُهُ فِي الْأَرْضِ السَّابِعَةِ وَ عُرْفُهُ تَحْتَ الْعَرْشِ لَهُ جَنَاحَانِ جَنَاحٌ بِالْمَشْرِقِ وَ جَنَاحٌ بِالْمَغْرِبِ فَأَمَّا الْجَنَاحُ الَّذِي فِي الْمَشْرِقِ فَمِنْ ثَلْجٍ وَ أَمَّا الْجَنَاحُ الَّذِي فِي الْمَغْرِبِ فَمِنْ نَارٍ وَ كُلَّمَا حَضَرَ وَقْتُ الصَّلَاةِ قَامَ عَلَى بَرَاثِنِهِ وَ رَفَعَ عُرْفَهُ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ ثُمَّ أَمَالَ أَحَدَ جَنَاحَيْهِ عَلَى الْآخَرِ يُصَفِّقُ بِهِمَا كَمَا يُصَفِّقُ الدِّيَكَةُ فِي مَنَازِلِكُمْ فَلَا الَّذِي مِنَ الثَّلْجِ يُطْفِئُ النَّارَ وَ لَا الَّذِي مِنَ النَّارِ يُذِيبُ الثَّلْجَ ثُمَّ يُنَادِي بِأَعْلَى صَوْتِهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَ أَنَّ وَصِيَّهُ خَيْرُ الْوَصِيِّينَ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَ الرُّوحِ فَلَا يَبْقَى فِي الْأَرْضِ دِيكٌ إِلَّا أَجَابَهُ وَ ذٰلِكَ قَوْلُهُ: وَ الطَّيْرُ صَافَّاتٍ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُ وَتَسْبِيحَهُ [1]

"امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: اللہ عزوجل کے پاس ایک ملک ہے جو مرغی کی طرح خاکی رنگ کا ہے (یا سفید رنگ یا سیاہ کی طرف) اس کے پنجے اور پیر زمین کے ساتویں طبقے کے نیچے، اس کا تاج اور سر عرش کے نیچے ہے، دو پر ہیں ایک پر مشرق میں اور دوسرا مغرب میں
جو پر مشرق کی طرف ہے وہ برف سے ہے اور جو پر مغرب کی طرف ہے وہ آتش سے ہے، جب نماز کے وقت اٹھتا ہے اپنے سر کو عرش کے نیچے سے بلند کرتا ہے، ایک پر کو دوسرے پر کے ساتھ ملاتا ہے، اس کو ایک مرغ کی طرح آپس میں مارتا ہے (اور اپنی

[1] بحار الانوار، ج ۵۶ ص ۱۷۴، سورہ نور، آیت: ۴۱

آواز سے ندا دیتا ہے اس کو عرف عام میں اذان کہتے ہیں) وہ پر جو برف سے آتش کو خاموش کرتا ہے نہ وہ پر جو آگ سے ہے برف کو پانی کرتا ہے اس کے بعد بلند آواز سے کہتا ہے:

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَ أَنَّ وَصِيَّهُ خَيْرُ الْوَصِيِّينَ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَ الرُّوحِ

"گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عزوجل کے علاوہ کوئی اللہ نہیں
گواہی دیتا ہوں محمد ﷺ رسول اور اس کے بندہ ہے خاتم النبیین ہے
گواہی دیتا ہوں کہ اس کا وصی اور جانشین خیر الاوصیاء ہے
منزہ و پاک ہے رب الملائکہ اور روح (روح مرکب ہے جبرئیل امین کی طرف یا اس فرشتے کی طرف جو جبرئیل سے بھی بڑا ہے) پس زمین میں کوئی بھی مرغا نہیں رہتا مگر یہ کہ اس کی آواز پر اس کو جواب دیں، یہ اللہ عزوجل کی گفتار ہے جو کہتا ہے:
پرند جو پر پھیلائے اڑتے ہیں سب اللہ ہی کی تسبیح کرتے ہیں، ہر ایک نے اپنی نماز اور تسبیح سمجھ رکھی ہے"۔

(۱۷) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ قَالَ: إِنَّ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى مَلَائِكَةً لَيْسَ شَيْءٌ مِنْ أَطْبَاقِ أَجْسَادِهِمْ إِلَّا وَ هُوَ يُسَبِّحُ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ يُحَمِّدُهُ مِنْ نَاحِيَةٍ بِأَصْوَاتٍ مُخْتَلِفَةٍ لَا يَرْفَعُونَ رُءُوسَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ وَ لَا يَخْفِضُونَهَا إِلَى أَقْدَامِهِمْ مِنَ الْبُكَاءِ وَ الْخَشْيَةِ لِلّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ [1]

"اللہ عزوجل کے پاس فرشتے ہیں ان کے بدن کا کوئی عضو ایسا نہیں جو اللہ عزوجل کی حمد وثناء نہ کرے اور اس کی مختلف آوازوں سے حمد کرتے ہیں
اور اپنے سر کو آسمان کی طرف بلند نہیں کرتے اور نیچے اپنے پاؤں کی طرف بھی نہیں

[1] توحید صدوق، ص ۲۸۰، بحار الانوار، ج ۵۶ ص ۱۸۴

دیکھتے، ہمیشہ ان کا کام گریہ وخشیت وخوف خداوند قہار ہے۔

(۱۸)۔ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ هَلْ فِي السَّمَاءِ بِحَارٌ قَالَ نَعَمْ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ إِنَّ فِي السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ لَبِحَاراً عُمْقُ أَحَدِهَا مَسِيرَةُ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ فِيهَا مَلَائِكَةٌ قِيَامٌ مُنْذُ خَلَقَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ الْمَاءُ إِلَى رُكَبِهِمْ لَيْسَ مِنْهُمْ مَلَكٌ إِلاَّ وَ لَهُ أَلْفٌ وَ أَرْبَعُمِائَةِ جَنَاحٍ فِي كُلِّ جَنَاحٍ أَرْبَعَةُ وُجُوهٍ فِي كُلِّ وَجْهٍ أَرْبَعَةُ أَلْسُنٍ لَيْسَ فِيهَا جَنَاحٌ وَ لاَ وَجْهٌ وَ لاَ لِسَانٌ وَ لاَ فَمٌ إِلاَّ وَ هُوَ يُسَبِّحُ اللّٰهَ تَعَالَى بِتَسْبِيحٍ لاَ يُشْبِهُ نَوْعٌ مِنْهُ صَاحِبَهُ۔[1]

"جمیل بن دراج کہتا ہے: امام صادق علیہ السلام سے پوچھا: آسمان میں سمندر ہے؟

فرمایا: ہاں۔

میرے والد علیہ السلام نے میرے اجداد سے خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ساتویں آسمان میں ایک سمندر ہے جس کی گہرائی ۵۰۰ سال راستہ ہے

اس میں فرشتے ہیں جو اپنی آغاز خلقت سے وہاں پر کھڑے ہیں اور پانی ان کے زانوؤں تک ہے

ہر کسی کے ۱۴۰۰ پر ہیں اور پر میں چار چہرے ہیں اور ہر چہرے میں ۴۴ زبانیں ہیں

سب پروں، چہروں، زبانوں اور منہ کے ساتھ اللہ عزوجل کی تسبیح پڑھتے ہیں

اور ہر ایک کی تسبیح دوسرے سے مختلف ہے (یعنی ہر عضو کی تسبیح وتقدیس دوسرے سے فرق رکھتی ہے"۔

(۱۹)۔ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَقُولُ: إِنَّ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى مَلَكاً يُقَالُ لَهُ دَرْدَائِيلُ كَانَ لَهُ سِتَّةَ عَشَرَ أَلْفَ جَنَاحٍ مَا بَيْنَ الْجَنَاحِ إِلَى الْجَنَاحِ هَوَاءٌ وَ الْهَوَاءُ كَمَا بَيْنَ

[1] توحید صدوق، ص ۲۸۱، بحار الانوار، ج ۵۶ ص ۱۸۲

السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ فَجَعَلَ يَوْماً يَقُولُ فِي نَفْسِهِ أَ فَوْقَ رَبِّنَا جَلَّ جَلَالُهُ شَيْءٌ فَعَلِمَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى مَا قَالَ فَزَادَهُ أَجْنِحَةً مِثْلَهَا فَصَارَ لَهُ اثْنَانِ وَ ثَلَاثُونَ أَلْفَ جَنَاحٍ ثُمَّ أَوْحَى اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهِ أَنْ طِرْ فَطَارَ مِقْدَارَ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ فَلَمْ يَنَلْ رَأْسَهُ قَائِمَةً مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَمَّا عَلِمَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِتْعَابَهُ أَوْحَى إِلَيْهِ أَيُّهَا الْمَلَكُ عُدْ إِلَى مَكَانِكَ فَأَنَا عَظِيمٌ فَوْقَ كُلِّ عَظِيمٍ وَ لَيْسَ فَوْقِي شَيْءٌ وَ لَا أُوصَفُ بِمَكَانٍ فَسَلَبَهُ اللّٰهُ أَجْنِحَتَهُ وَ مَقَامَهُ مِنْ صُفُوفِ الْمَلَائِكَةِ فَلَمَّا وُلِدَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ هَبَطَ جَبْرَئِيلُ فِي أَلْفِ قَبِيلٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ لِتَهْنِئَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَمَرَّ بِدَرْدَائِيلَ فقاله افَقَالَ لَهُ سَلِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ بِحَقِّ مَوْلُودِهِ أَنْ يَشْفَعَ لِي عِنْدَ رَبِّي فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ بِحَقِّ الْحُسَيْنِ فَاسْتَجَابَ اللّٰهُ دُعَاءَهُ وَ رَدَّ عَلَيْهِ أَجْنِحَتَهُ وَ رَدَّهُ إِلَى مَكَانِهِ۔[1]

"ابن عباس کہتا ہے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا:

اللہ عزوجل کا ایک ملائک ہے جس کا نام دردائیل ہے جس کے ۱۶ ہزار پر ہیں۔ دو پروں کے درمیان ہوا ہے

جیسے آسمان اور زمین کے درمیان ہوا ہے اس کی مانند ہے، اس کی طرح ہے، اس کے دل میں ایک بار فکر آئی کہ اللہ عزوجل کا ہمارے اللہ کا ہمارے خدا کا جو عالم ہے کہاں تک ہے جب کہ اللہ تعالیٰ اس کی سوچ سے آگاہ تھا کہ کونسی چیز کونسی فکر اس کے دل میں آئی ہے، لہٰذا اللہ عزوجل نے اس کے پروں کو زیادہ کیا یعنی اس کے پروں کو ۱۶ ہزار سے ۳۰ ہزار کر دیا

پھر اللہ عزوجل نے اس کو وحی کی کہ پانچ سو سال پرواز کرے اس نے پرواز کرنا شروع کی، یہاں تک کہ عرش کے ستونوں میں سے ایک سرے کی چوٹی تک نہیں پہنچ

[1] بحار الانوار، ج ۵۶ ص ۱۸۳

سکا، پھر اللہ عزوجل نے اس کی عجز کو، اس کی ناتوانی کو، اس کی سستی کو، اس کی تھکاوٹ کو دیکھا، پھر اس کی طرف وحی کی:

اے ملک! اپنی جگہ پر پلٹ جاؤ میں سب سے بزرگ ہوں (اس کی بزرگی قابل توصیف نہیں ہے) اور میں ہر چیز سے اعلیٰ ہوں۔ میں ہر چیز سے زیادہ ہوں۔ کوئی بھی جگہ مجھے توصیف نہیں کرسکتی یعنی کوئی بھی جگہ میں توصیف نہیں ہوسکتا (مکان سے منزہ ہوں) اللہ عزوجل نے اس کے بالوں کو، اس کے مقام کو، اس کی شان کو جو اس فرشتے کو دی ہوئی تھی اس سے لے لی اور ملائکہ کی صفوں سے باہر پھینک دیا

جب امام حسین علیہ السلام دنیا میں آئے، جبرئیل ہزار ملائکہ کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبارک دینے کے لئے میلاد وجود امام مقدس علیہ السلام کے لئے خدمت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہنچا۔ اس کے رستے میں اس کے درمیان دردائیل کے ساتھ اس نے ملاقات کی۔ دردائیل نے جبرئیل کو کہا: میرا واقعہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہنا اس مولود کے صدقے میں اللہ تعالیٰ مجھے معاف کرے اور امام حسین علیہ السلام کی شفاعت میرے حق میں قبول کرے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے لئے دعا کی اور امام حسین علیہ السلام کے حق کی قسم دی، اللہ عزوجل نے اس کی دعا کو قبول کیا۔ دردائیل کو پر، وہ مقام اس کو پلٹا دیا اور وہ اپنے مقام کو پلٹ گیا"۔

(۲۰)۔ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: حَدَّثَنِي جَبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَهْبَطَ إِلَى الْأَرْضِ مَلَكاً فَأَقْبَلَ ذٰلِكَ الْمَلَكُ يَمْشِي حَتَّى وَقَعَ إِلَى بَابٍ عَلَيْهِ رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّ الدَّارِ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ مَا حَاجَتُكَ إِلَى رَبِّ هٰذِهِ الدَّارِ قَالَ أَخٌ لِي مُسْلِمٌ زُرْتُهُ فِي اللّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى قَالَ لَهُ الْمَلَكُ مَا جَاءَ بِكَ إِلَّا ذَاكَ فَقَالَ مَا جَاءَ بِي إِلَّا ذَاكَ فَقَالَ إِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَيْكَ وَ هُوَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَ يَقُولُ وَجَبَتْ لَكَ الْجَنَّةُ وَ قَالَ الْمَلَكُ إِنَّ

اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ أَيُّمَا مُسْلِمٍ زَارَ مُسْلِماً فَلَيْسَ إِيَّاهُ زَارَ إِيَّايَ زَارَ وَ ثَوَابُهُ عَلَيَّ الْجَنَّةُ [1]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جبرئیل نے مجھے خبر دی۔ اللہ عزوجل نے ملک کو زمین کی طرف بھیجا، وہ ملک آیا یہاں تک کہ ایک گھر کے دروازے پر پہنچا، دیکھا ایک مرد اس دروازے کو کھٹکھٹا تا ہے کہ اذنِ دخول لے۔ اس فرشتے نے اس سے پوچھا:

تمہیں اس گھر والے سے کیا کام ہے؟

یہ میرا دینی بھائی ہے۔ میں آیا ہوں

آیا ہوں تا کہ خداوند کی راہ میں اس کی زیارت کروں

فرشتے نے کہا کہ اس کے علاوہ کوئی حاجت نہیں ہے؟

اس نے کہا: نہیں۔

فرشتوں نے کہا: جان لو میں اللہ عزوجل کی طرف سے آیا ہوں کہ میں تمہیں کہوں اہل بہشتی ہو۔ اس ملک نے کہا:

خداعزوجل فرماتا ہے کہ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کی میری خاطر زیارت کرے اس کی زیارت کا ثواب مجھ پر ہے"۔

(۲۱)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ) فِي بَيْتِهِ، فَغَدَا إِلَيْهِ عَلِيٌّ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) فِي الْغَدَاةِ، وَ كَانَ يُحِبُّ أَنْ لَا يَسْبِقَهُ إِلَيْهِ أَحَدٌ، فَدَخَلَ فَإِذَا النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ) فِي صَحْنِ الدَّارِ، وَ إِذَا رَأْسُهُ فِي حَجْرِ دِحْيَةَ بْنِ خَلِيفَةَ الْكَلْبِيِّ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ، كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ) قَالَ: بِخَيْرٍ، يَا أَخَا رَسُولِ اللّٰهِ. فَقَالَ عَلِيٌّ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): جَزَاكَ اللّٰهُ عَنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ خَيْراً. قَالَ لَهُ دِحْيَةُ: إِنِّي أُحِبُّكَ، وَ إِنَّ لَكَ عِنْدِي مِدْحَةً أُهْدِيهَا إِلَيْكَ: أَنْتَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ، وَ

۱۔ کافی، ج ۲ ص ۱۷۶، بحار الانوار، ج ۵۶ ص ۱۸۸، ج ۷۱ ص ۳۴۳

قَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ، وَ سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ مَا خَلَا النَّبِيِّينَ وَ الْمُرْسَلِينَ. لِوَاءُ الْحَمْدِ بِيَدِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خَلَا النَّبِيِّينَ وَ الْمُرْسَلِينَ. لِوَاءُ الْحَمْدِ بِيَدِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، تُزَفُّ أَنْتَ وَ شِيعَتُكَ مَعَ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ) وَ حِزْبِهِ إِلَى الْجِنَانِ. قَدْ أَفْلَحَ مَنْ وَالَاكَ، وَ خَابَ وَ خَسِرَ مَنْ خَلَاكَ. مُحِبُّو مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ) مُحِبُّوكَ. وَ مُبْغِضُوهُ مُبْغِضُوكَ. لَا تَنَالُهُمْ شَفَاعَةُ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ). اُدْنُ مِنْ صَفْوَةِ اللَّهِ. فَأَخَذَ رَأْسَ النَّبِيِّ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) فَوَضَعَهُ فِي حَجْرِهِ. فَانْتَبَهَ النَّبِيُّ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) فَقَالَ: مَا هَذِهِ الْهَمْهَمَةُ. فَأَخْبَرَهُ الْحَدِيثَ. فَقَالَ: لَمْ يَكُنْ دِحْيَةَ ، كَانَ جَبْرَئِيلَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) سَمَّاكَ بِاسْمٍ سَمَّاكَ اللَّهُ (تَعَالَى) بِهِ، وَ هُوَ الَّذِي أَلْقَى مَحَبَّتَكَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ، وَ رَهْبَتَكَ فِي صُدُورِ الْكَافِرِينَ.[1]

"ابن عباس کہتا ہے: ایک دن علی الصبح امیر المومنین علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے مگر رسول اللہ ﷺ کو نہیں پایا

ایک دفعہ دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ گھر کے صحن میں ہیں ان کا سر دحیہ کلبی کی گود (زانو) میں ہے (کبھی جبرئیل دحیہ کلبی کی صورت میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آتے تھے)

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:

سلام ہو آپ رسول اللہ ﷺ نے کس طرح شب سے صبح کی؟

اس نے کہا: اے برادر رسول ﷺ! خیر و نیکی سے صبح کی ہے۔

پس امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: اللہ عزوجل تمہیں جزائے خیر دے

دحیہ کلبی نے کہا: میں آپ سے محبت کرتا ہوں میرے پاس ایک ہدیہ ہے آپ کے لئے جو اللہ عزوجل کی جانب سے لایا ہوں (وہ یہ ہے کہ) آپ امیر المومنین، قائد الغرالمحجلین، قیامت تک آنے والی اولاد آدم علیہ السلام کے سردار ہیں

۱۔ امالی طوسی، ص ۶۰۴، بحار الانوار، ج ۵۶ ص ۱۹۲، ج ۱۸ ص ۲۶۷

18

قیامت کے دن لواء الحمد آپ کے ہاتھ میں ہوگا۔ یا علی علیہ السلام! آپ اور آپ کے شیعہ محمد ﷺ کے ساتھ ان کے لشکر کے ساتھ حالت زینت میں جنت میں جائیں گے

حقیقتاً جو تم سے محبت کرتا ہے کامیاب ہے، جس نے تجھے چھوڑا خسارے میں ہے

حب محمد ﷺ کی وجہ سے تم سے محبت ہے دشمنی پیغمبر کی وجہ سے تمہارے دشمنوں سے دشمنی ہے

یعنی وہ جملہ جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں یا علی! تیری محبت ایمان اور دشمنی کفر ہے۔ شفاعت محمد ﷺ ان کو کبھی نہیں پہنچے گی

اب نزدیک آؤ اور اس خدا کے منتخب ہوئے کا سر اپنی گود میں لو۔ مولا علی علیہ السلام نزدیک آئے اور رسول ﷺ کے سر کو اپنے زانو پر رکھا

رسول اللہ ﷺ خواب سے بیدار ہوئے فرمایا: علی! یہ کیسا شور تھا؟ آخر تک وہ واقعہ بیان کیا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علی دحیہ کلبی نہیں تھا بلکہ جبریل امین تھا جس نے تم کو امیر المومنین کے نام سے مخاطب کیا

تمہیں اس نام کے ساتھ اللہ عزوجل نے مخاطب کیا ہے وہ خدا ہے جس نے تمہاری محبت کو مومنین کے دلوں میں جگہ دی ہے اور تمہارے خوف کو کافروں کے دلوں میں جگہ دی ہے"۔

(۲۲) الْعِلَلُ. لِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ : سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الْمَلَائِكَةِ يَأْكُلُونَ وَ يَشْرَبُونَ وَ يَنْكِحُونَ فَقَالَ لَا إِنَّهُمْ يَعِيشُونَ بِنَسِيمِ الْعَرْشِ فَقِيلَ لَهُ مَا الْعِلَّةُ فِي نَوْمِهِمْ فَقَالَ فَرْقاً بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ لِأَنَّ الَّذِي لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَ لَا نَوْمٌ هُوَ اللَّهُ.[1]

"محمد بن علی بن ابراہیم کہتا ہے کہ امام صادق علیہ السلام سے ملائکہ کے بارے میں سوال ہوا

۱۔ بحار الانوار، ج ۵۶ ص ۱۹۳

کیا وہ اپنے عالم میں کھاتے ہیں اور پیتے ہیں اور ازدواج بھی کرتے ہیں؟

فرمایا: نہیں کیونکہ وہ نسیم عرش میں زندگی گزارتے ہیں۔

نیند کی علت کیا ہیں؟

فرمایا: لازمی ملائکہ اور اللہ عزوجل کے درمیان فرق ہو کیونکہ اللہ عزوجل کو ہرگز نیند نہیں آتی، جس طرح اللہ عزوجل سورہ بقرہ آیت ۲۵۵ میں فرماتا ہے:

"اللہ ایک ہے، اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں، زندہ پائندہ ہے، ہرگز اس کو اونگھ تک نہیں آتی تو نیند تک کہاں پہنچے"۔

(۲۳) عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا بَا مُحَمَّدٍ إِنَّ لِلَّهِ عَزَّ ذِكْرُهُ مَلَائِكَةً يُسْقِطُونَ الذُّنُوبَ عَنْ ظُهُورِ شِيعَتِنَا كَمَا تُسْقِطُ الرِّيحُ الْوَرَقَ مِنَ الشَّجَرِ أَوَانَ سُقُوطِهِ وَ ذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: »يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ يَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا« وَاللَّهِ مَا أَرَادَ غَيْرَكُمْ.[1]

"امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے ابومحمد! اے ابوبصیر!

اللہ عزوجل کے پاس فرشتے ہیں جو گناہوں کو ہمارے شیعوں کی پشت سے اس طرح گراتے ہیں جس طرح پتے درخت سے گرتے ہیں

اور یہ اللہ عزوجل کی گفتار ہے کہ فرماتا ہے کہ "وہ تسبیح کرتے ہیں اپنے رب کی حمد کرتے ہیں اور ثنائے پرودگار میں مشغول ہیں (اور خدا پر ایمان رکھتے ہیں) اور اہل ایمان کے لئے اللہ عزوجل سے مغفرت طلب کرتے ہیں"

فرمایا: خدا کی قسم! یہ ہمارے شیعوں کے علاوہ کسی کے لئے نہیں ہے"۔

(۲۴) وَ عَنِ ابْنِ جُبَيْرٍ: أَنَّ عُمَرَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عَنْ صَلَاةِ الْمَلَائِكَةِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئاً فَأَتَاهُ جَبْرَئِيلُ فَقَالَ إِنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا سُجُودٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ يَقُولُونَ سُبْحَانَ ذِي

۱۔ کافی، ج۸ ص ۳۰۴، بحار الانوار، ج ۵۶ ص ۱۹۶

الْمُلْكِ وَ الْمَلَكُوتِ وَ أَهْلَ السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ رُكُوعٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ يَقُولُونَ سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَ الْجَبَرُوتِ وَ أَهْلَ السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ قِيَامٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ يَقُولُونَ سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ.[1]

"عمر خطاب نے رسول اللہ ﷺ سے فرشتوں کی نماز کے بارے میں سوال کیا، رسول اللہ ﷺ نے اس کو کوئی جواب نہیں دیا۔

بس جبرئیل رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: ملائکہ آسمان دنیا آسمان اوّل سے لے کر تا روز قیامت سجدہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں:

"منزہ ہے صاحب ملک وملکوت اور اہل آسمان دوم تا قیامت رکوع میں ہیں اور کہتے ہیں کہ پاک ہے صاحب عزت و جبروت، اہل آسمان سوم قیامت تک قیام کی حالت میں ہیں اور کہتے ہیں ہیں خداوند حی اور زندہ جس کے لئے کبھی بھی موت نہیں اور وہ کبھی نہیں مرے گا"۔

(۲۵) وَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ: وَ مَا مِنَّا إِلَّا لَهُ مَقَامٌ مَعْلُومٌ قَالَ الْمَلَائِكَةُ مَا فِي السَّمَاءِ مَوْضِعٌ إِلَّا عَلَيْهِ مَلَكٌ إِمَّا سَاجِدٌ وَ إِمَّا قَائِمٌ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ.[2]

"سعید بن جبیر سورۃ صافات کی آیت ۱۶۴ کے ذیل میں فرماتا ہے:

کوئی بھی ہم فرشتوں میں سے نہیں مگر یہ کہ بندگی حق تعالی میں اس کے لئے ایک مقام معین ہو۔ کہتا ہے: کوئی ملائک آسمان میں نہیں مگر یہ کہ یا تو سجدے کی حالت میں ہے یا قیام کی حالت میں ہے، تا روز قیامت اسی حالت میں رہیں گے"۔

(۲۶) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لَمَّا أُسْرِيَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ انْتَهَى بِهِ جَبْرَئِيلُ إِلَى نَهَرٍ يُقَالُ لَهُ النُّورُ وَ هُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ: جَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَ النُّورَ فَلَمَّا

۱۔ بحار الانوار، ج ۵۶ ص ۱۹۸

۲۔ بحار الانوار، ج ۵۶ ص ۲۰۱

اِنْتَهَى بِهِ إِلَى ذَلِكَ النَّهَرِ فَقَالَ لَهُ جَبْرَئِيلُ يَا مُحَمَّدُ اُعْبُرْ عَلَى بَرَكَةِ اللّٰهِ فَقَدْ نَوَّرَ اللّٰهُ لَكَ بَصَرَكَ وَ مَدَّ لَكَ أَمَامَكَ فَإِنَّ هَذَا نَهَرٌ لَمْ يَعْبُرْهُ أَحَدٌ لَا مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَ لَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ غَيْرَ أَنَّ لِي فِي كُلِّ يَوْمٍ اِغْتِمَاسَةً فِيهِ ثُمَّ أَخْرُجُ مِنْهُ فَأَنْفُضُ أَجْنِحَتِي فَلَيْسَ مِنْ قَطْرَةٍ تَقْطُرُ مِنْ أَجْنِحَتِي إِلَّا خَلَقَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى مِنْهَا مَلَكاً مُقَرَّباً لَهُ عِشْرُونَ أَلْفَ وَجْهٍ وَ أَرْبَعُونَ أَلْفَ لِسَانٍ كُلُّ لِسَانٍ يَلْفِظُ بِلُغَةٍ لَا يَفْقَهُهَا اللِّسَانُ الْآخَرُ.[1]

"عبداللہ بن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آسمان کی طرف گئے تو ایک نہر کے قریب پہنچے، اس نہر کو "نہر نور" کہتے ہیں۔ خداوند عزوجل اپنی کریم کتاب میں فرماتا ہے: روشنی اور تاریکی کو مقرر کیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس نہر کے قریب پہنچے جبرئیل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا:

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اس کو عبور کرو اور اللہ عزوجل کی برکت سے اوپر جاؤ۔ خداوند نے آپ کی آنکھوں کو منور کیا ہے اور آپ کے آگے کھلا رکھا ہے۔ یہ مقام کسی ملک مقرب نہ رسول کو دیا، سوائے میرے اور ہر روز میں اس میں آتا ہوں اور نہاتا ہوں۔

اس کے بعد جب میں آپس میں دو پروں کو مارتا ہوں تو اللہ عزوجل ہر قطرے کے بدلے ایک ملک خلق کرتا ہے، اس ملک کے بیس ہزار چہرے اور چالیس ہزار زبانیں ہیں اور ہر زبان ایسی لغت استعمال کرتی ہے جس کو دوسری زبان نہیں سمجھتی"۔

(۲۷) عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: لَمَّا أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ رَأَيْتُ مَلَكاً مِنَ الْمَلَائِكَةِ بِيَدِهِ لَوْحٌ مِنْ نُورٍ لَا يَلْتَفِتُ يَمِيناً وَ لَا شِمَالاً مُقْبِلاً عَلَيْهِ كَهَيْئَةِ الْحَزِينِ. فَقُلْتُ مَنْ هَذَا يَا جَبْرَئِيلُ فَقَالَ: هَذَا مَلَكُ الْمَوْتِ مَشْغُولٌ فِي قَبْضِ الْأَرْوَاحِ فَقُلْتُ أَدْنِنِي أَدْنِنِي مِنْهُ يَا جَبْرَئِيلُ لِأُكَلِّمَهُ. فَأَدْنَانِي مِنْهُ فَقُلْتُ لَهُ يَا مَلَكَ الْمَوْتِ أَ كُلُّ مَنْ

[1] امالی صدوق، ص ۳۵۴، بحار الانوار، ج ۱۸، ص ۳۳۸، ج ۷۳، ص ۱۱۰، ج ۵۶، ص ۲۴۸

مَاتَ أَوْ هُوَ مَيِّتٌ فِيمَا بَعْدُ أَنْتَ تَقْبِضُ رُوحَهُ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَ تَحْضُرُهُمْ بِنَفْسِكَ قَالَ نَعَمْ وَ مَا الدُّنْيَا كُلُّهَا عِنْدِي فِيمَا سَخَّرَهَا اللّٰهُ لِي وَ مَكَّنَنِي مِنْهَا إِلَّا كَالدِّرْهَمِ فِي كَفِّ الرَّجُلِ يُقَلِّبُهُ كَيْفَ يَشَاءُ وَ مَا مِنْ دَارٍ فِي الدُّنْيَا إِلَّا وَ أَدْخُلُهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ وَ أَقُولُ إِذَا بَكَى أَهْلُ الْبَيْتِ عَلَى مَيِّتِهِمْ لَا تَبْكُوا عَلَيْهِ فَإِنَّ لِي إِلَيْكُمْ عَوْدَةً وَ عَوْدَةً حَتَّى لَا يَبْقَى مِنْكُمْ أَحَدٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ كَفَى بِالْمَوْتِ طَامَّةً يَا جَبْرَئِيلُ! فَقَالَ جَبْرَئِيلُ إِنَّ مَا بَعْدَ الْمَوْتِ أَطَمُّ وَ أَعْظَمُ مِنَ الْمَوْتِ.[1]

"امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جب مجھے آسمان پر لے گئے ایک فرشتے کو دیکھا جس کے ہاتھ میں ایک لوح تھا۔ وہ لوح نور سے تھا۔ وہ ملک کبھی بھی دائیں بائیں طرف متوجہ نہیں ہوتا تھا۔ اس کے اوپر ایک جامہ تھا اور رومال تھا جو نقشے کی شکل میں تھا۔ میں نے جبرئیل سے کہا کہ یہ شخص کون ہے؟ اس نے عرض کیا: وہ ملک الموت ہے جو روحوں کو قبض کرنے میں مشغول ہے۔ میں نے کہا: مجھے اس کے پاس لے جاؤ تا کہ میں اس سے بات کروں جب مجھے اس کے نزدیک لے گئے۔ میں نے اس سے کہا: ہر شخص کی جان لینے کے لئے خود جاتے ہو۔ اس نے کہا: جی ہاں۔ میں نے کہا: خود حاضر ہوتے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ پوری دنیا میرے نزدیک اللہ عزوجل نے میرے لئے مسخر کردی ہے اور مجھے قدرت دی اس شخص کی طرح جس کے ہاتھ میں ایک درہم ہو اور جس طرح چاہے اس کو دائیں بائیں کرے۔ کوئی ایسا گھر نہیں جس گھر میں، میں پانچ مرتبہ داخل نہ ہوں۔ جب میں کسی گھر میں روح قبض کرنے کے لئے جاتا ہوں تو اس کے اہل خانہ جب گریہ کرتے ہیں تو میں کہتا ہوں گریہ نہ کرو۔ بے شک میں اس طرح تمہارے پاس بھی ایک دن آؤں گا اور یہاں تک کہ تم اہل بیت علیہم السلام میں سے تمہارے گھر میں سے کوئی بھی ایک شخص باقی نہ چھوڑوں گا"۔

[1] بحار الانوار، ج ۵۶، ص ۲۴۹، ج ۶، ص ۱۴۱

(۲۸)۔ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى اِخْتَارَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ أَرْبَعَةً مِنَ الْمَلَائِكَةِ جَبْرَئِيلَ وَ مِيكَائِيلَ وَ إِسْرَافِيلَ وَ مَلَكَ الْمَوْتِ۔ [1]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل نے ہر چیز سے چار چیزوں کو منتخب کیا۔ ملائکہ کے درمیان جبریل، میکائیل، اسرافیل اور ملک الموت کو منتخب کیا"۔

(۲۹)۔ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْمَلَائِكَةَ رُوحَانِيِّينَ لَهُمْ أَجْنِحَةٌ يَطِيرُونَ بِهَا حَيْثُ يَشَاءُ اللّٰهُ فَأَسْكَنَهُمْ فِيمَا بَيْنَ أَطْبَاقِ السَّمَاوَاتِ يُقَدِّسُونَهُ اللَّيْلَ وَ النَّهَارَ وَاصْطَفَى مِنْهُمْ إِسْرَافِيلَ وَ مِيكَائِيلَ وَ جَبْرَئِيلَ۔ [2]

"امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: اللہ عزوجل نے ملک روحانیین کو خلق کیا ان کے لئے پر قرار دیئے، جہاں بھی چاہیں وہ پرواز کریں، اللہ عزوجل نے ان کو آسمان کے طبقوں کے درمیان قرار دیا اور وہ شب و روز اللہ عزوجل کی تسبیح و تقدیس کرتے ہیں اور ان کے درمیان تین ملائکہ کو جبرئیل، اسرافیل، میکائیل کو اللہ نے منتخب کیا"۔

(۳۰)۔ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: سَأَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ جَبْرَئِيلَ عَنْ أَكْرَمِ الْخَلْقِ عَلَى اللّٰهِ فَعَرَجَ ثُمَّ هَبَطَ فَقَالَ أَكْرَمُ الْخَلْقِ عَلَى اللّٰهِ جَبْرَئِيلُ وَ مِيكَائِيلُ وَ إِسْرَافِيلُ وَ مَلَكُ الْمَوْتِ فَأَمَّا جَبْرَئِيلُ فَصَاحِبُ الْحَرْبِ وَ صَاحِبُ الْمُرْسَلِينَ وَ أَمَّا مِيكَائِيلُ فَصَاحِبُ كُلِّ قَطْرَةٍ تَسْقُطُ وَ كُلِّ وَرَقَةٍ تَنْبُتُ وَ كُلِّ وَرَقَةٍ تَسْقُطُ وَ أَمَّا مَلَكُ الْمَوْتِ فَهُوَ مُوَكَّلٌ بِقَبْضِ رُوحِ كُلِّ عَبْدٍ فِي بَرٍّ أَوْ بَحْرٍ وَ أَمَّا إِسْرَافِيلُ فَأَمِينُ اللّٰهِ بَيْنَهُ وَ بَيْنَهُمْ۔ [3]

"عکرمہ کہتا ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرئیل سے پوچھا کہ اللہ کے نزدیک گرامی

1۔ بحار الانوار، ج ۵۶ ص ۲۵۲

2۔ بحار الانوار، ج ۵۶ ص ۲۵۲

3۔ بحار الانوار، ج ۵۶ ص ۲۶۰

ترین، معزز ترین مخلوق کون ہے؟ جرائیل اوپر گیا اس کے بعد پھر نیچے آیا اور عرض کیا: اللہ کے نزدیک گرامی ترین مخلوق جبرئیل و میکائیل و اسرافیل ہے جو صاحب جنگ اور صاحب مرسلین ہے یعنی انبیاء کی طرف وحی پہنچاتا ہے۔

میکائیل صاحب ہر قطرہ ہیں جو آسمان سے نیچے گرتا ہے اور ہر پتہ جو زمین سے اُگتا ہے یا ہر وہ کہ جو گرتا ہے

ملک الموت روح کو قبض کرنے پر موکل ہے پھر چاہے وہ کیا بیابان میں ہوں، سمندر میں ہوں

اور اسرافیل اللہ اور مخلوق کے درمیان امین ہے"۔

(۳۱)۔ وَ عَنْ كَعْبٍ قَالَ: إِسْرَافِيلُ لَهُ أَرْبَعَةُ أَجْنِحَةٍ جَنَاحَانِ فِي الْهَوَاءِ وَ جَنَاحٌ قَدْ تَسَرْوَلَ بِهِ وَ جَنَاحٌ عَلَى كَاهِلِهِ وَ الْقَلَمُ عَلَى أُذُنِهِ فَإِذَا نَزَلَ الْوَحْيُ كَتَبَ الْقَلَمُ وَ دَرَسَتِ الْمَلَائِكَةُ وَ مَلَكُ الصُّورِ أَسْفَلَ مِنْهُ جَاثٍ عَلَى إِحْدَى رُكْبَتَيْهِ وَ قَدْ نَصَبَ الْأُخْرَى فَالْتَقَمَ الصُّورَ فَحَنَى ظَهْرَهُ وَ طَرْفَهُ إِلَى إِسْرَافِيلَ وَ قَدْ أُمِرَ إِذَا رَأَى إِسْرَافِيلَ قَدْ ضَمَّ جَنَاحَهُ أَنْ يَنْفُخَ فِي الصُّورِ۔ [1]

"کعب بن احبار سے ظاہر نقل ہوا ہے کہ اسرافیل کے چار پر ہیں۔ اس کے دو پر ہوا میں ہیں اور ایک پر اس کے بازوؤں کے اوپر اور دوسرا پر اس کے کاندھوں پر ہے۔ قلم اس کے کانوں پر ہے۔ جب وحی نازل ہوتی ہے وہ لکھتا ملائکہ بھی اس کے ساتھ لکھتے ہیں۔ فرشتہ صور اس سے نیچے ہے۔ جب فرشتہ صور اپنے پاؤں کو کھینچتا ہے اور اپنی کمر کو خم کرے اس کی آنکھیں اسرافیل کے اطراف میں اور فرمان دیا ہوا ہے جب اسرافیل پروں کو جمع کرتا ہے تو اس پر صور پھینکتا ہے"۔

(۳۲)۔ وَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: وُكِّلَ مَلَكُ الْمَوْتِ بِقَبْضِ أَرْوَاحِ الْآدَمِيِّينَ فَهُوَ الَّذِي يَلِي قَبْضَ أَرْوَاحِهِمْ وَ مَلَكٌ فِي الْجِنِّ وَ

1۔ بحار الانوار، ج ۵۶ ص ۲۶۲

مَلَكٌ فِي الشَّيَاطِينِ وَ مَلَكٌ فِي الطَّيْرِ وَ الْوَحْشِ وَ السِّبَاعِ وَ الْحِيتَانِ وَ النَّمْلِ فَهُمْ أَرْبَعَةُ أَمْلَاكٍ وَ الْمَلَائِكَةُ يَمُوتُونَ فِي الصَّعْقَةِ الْأُولَى وَ إِنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ يَلِي قَبْضَ أَرْوَاحِهِمْ ثُمَّ يَمُوتُ وَ أَمَّا الشُّهَدَاءُ فِي الْبَحْرِ فَإِنَّ اللَّهَ يَلِي قَبْضَ أَرْوَاحِهِمْ لَا يَكِلُ ذَلِكَ إِلَى مَلَكِ الْمَوْتِ لِكَرَامَتِهِمْ عَلَيْهِ.[1]

"ابن عباس کہتا ہے: ملک الموت موکل ہے روح قبض کرنے پر۔ وہ مدبر ہے لوگوں کی روح قبض کرنے پر اور ایک ملک ہے جنوں کی روح قبض کرنے پر موکل ہے اور ایک اور ملک ہے جو موکل ہے پرندوں، وحشی و درندوں، مچھلیوں اور چیونٹیوں کی روح قبض کرنے پر اور یہ چار ملائکہ ہیں۔

ملائکہ صاعقۂ اول میں مریں گے۔ اس کے بعد خود مر جائے گا (باذن اللہ) وہ شہید جو دریا میں شہید ہوتے ہیں خداوند سبحان ان کی روحوں کو قبض کرنے کے لئے خود مسؤل ہے یعنی ان کی کرامتوں کی وجہ سے ملک الموت کو نہیں چھوڑ سکتا بلکہ ان کی روح خود قبض کرتا ہے"۔

(۳۳) عن زين العابدين عليه السلام فى دعا عرفة: اَللَّهُمَّ إِنَّ مَلَائِكَتَكَ مُشْفِقُونَ مِنْ خَشْيَتِكَ، سَامِعُونَ مُطِيعُونَ لَكَ، وَ هُمْ بِأَمْرِكَ يَعْمَلُونَ، لَا يَفْتُرُونَ اللَّيْلَ وَ النَّهَارَ يُسَبِّحُونَ.[2]

"امام سجاد علیہ السلام دعائے عرفہ میں اس طرح فرماتے ہیں: خدایا! تمہارے ملائکہ کا تمہارے خوف اور خشیت سے خوفناک ہیں۔ تمہارے فرمان کے مطیع ہیں۔ تمہارے فرمان کے مطابق اپنے مربوط کاموں کو انجام دیتے ہیں۔ نہ دن میں نہ رات میں ان سے سستی سرزد نہیں ہوتی۔ تیری تسبیح و تقدیس کرتے ہیں"۔

(۳۴) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَنَّهُ سُئِلَ هَلِ

1۔ بحار الانوار، ج ۵۶ ص ۲۶۳

2۔ اقبال الاعمال، ج ۱ ص ۳۶۶، بحار الانوار، ج ۹۵ ص ۲۳۵، ج ۵۶ ص ۳۲۶

الْمَلَائِكَةُ أَكْثَرُ أَمْ بَنُو آدَمَ فَقَالَ وَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَمَلَائِكَةُ اللَّهِ فِي السَّمَاوَاتِ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ التُّرَابِ فِي الْأَرْضِ وَ مَا فِي السَّمَاءِ مَوْضِعُ قَدَمٍ إِلَّا وَ فِيهَا مَلَكٌ يُسَبِّحُهُ وَ يُقَدِّسُهُ وَ لَا فِي الْأَرْضِ شَجَرٌ وَ لَا مَدَرٌ إِلَّا وَ فِيهَا مَلَكٌ مُوَكَّلٌ بِهَا يَأْتِي اللَّهَ كُلَّ يَوْمٍ بِعَمَلِهَا وَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِهَا وَ مَا مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا وَ يَتَقَرَّبُ كُلَّ يَوْمٍ إِلَى اللَّهِ بِوَلَايَتِنَا أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يَسْتَغْفِرُ لِمُحِبِّينَا وَ يَلْعَنُ أَعْدَاءَنَا وَ يَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يُرْسِلَ عَلَيْهِمُ الْعَذَابَ إِرْسَالاً.[1]

"وجود مقدس امام صادق علیہ السلام سے سوال ہوا: کیا ملائکہ کی تعداد فرزندان آدم علیہ السلام سے زیادہ ہے؟

امام نے فرمایا: جی ہاں۔ اس خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ملائکہ کی تعداد زمین کے ذروں سے بھی بہت زیادہ ہے۔

آسمان میں کوئی بھی جگہ نہیں مگر یہ کہ وہاں پر فرشتہ اللہ عزوجل کی تسبیح و تقدیس کرتا ہے اور زمین میں کوئی درخت کوئی مٹی کا ڈھیلا کوئی پتھر نہیں مگر یہ کہ فرشتے اس پر موکل ہے اللہ عزوجل کے لئے وہ کام انجام دیتا ہے کہ فقط خدا ہی اس سے عالم ہے

کوئی بھی ان میں سے نہیں مگر یہ کہ ہر روز ہماری ولایت ہماری ولایت اہل بیت علیہم السلام کا اعتراف و اقرار کرتا ہے

تقرب حاصل کرتا ہے ہمارے دشمنوں پر لعنت کرتا ہے اور خدا سے چاہتا ہے کہ عذاب ان پر نازل ہوئے ارسال فرمائے"۔

(۳۵) عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ: سَأَلَ الزِّنْدِيقُ فِيمَا سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مَا عِلَّةُ الْمَلَائِكَةِ الْمُوَكَّلِينَ بِعِبَادِهِ يَكْتُبُونَ عَلَيْهِمْ وَ لَهُمْ وَ اللَّهُ عَالِمُ السِّرِّ وَ مَا هُوَ أَخْفَى قَالَ اِسْتَعْبَدَهُمْ بِذَلِكَ وَ جَعَلَهُمْ شُهُوداً عَلَى خَلْقِهِ لِيَكُونَ الْعِبَادُ

1۔ تفسیر قمی، ج ۲ ص ۲۵۵، بحار الانوار، ج ۲۴ ص ۲۱۰، ج ۲۶ ص ۳۳۹، ج ۵۶ ص ۱۷۶

لِمُلَازَمَتِهِمْ إِيَّاهُمْ أَشَدَّ عَلَى طَاعَةِ اللّٰهِ مُوَاظَبَةً أَوْ عَنْ مَعْصِيَتِهِ أَشَدَّ انْقِبَاضاً وَ كَمْ مِنْ عَبْدٍ يَهُمُّ بِمَعْصِيَةٍ فَذَكَرَ مَكَانَهَا فَارْعَوَى وَ كَفَّ فَيَقُولُ رَبِّي يَرَانِي وَ حَفَظَتِي عَلَيَّ بِذٰلِكَ تَشْهَدُ وَ إِنَّ اللّٰهَ بِرَأْفَتِهِ وَ لُطْفِهِ أَيْضاً وَكَّلَهُمْ بِعِبَادِهِ يَذُبُّونَ عَنْهُمْ مَرَدَةَ الشَّيَاطِينِ وَ هَوَامَّ الْأَرْضِ وَ آفَاتٍ كَثِيرَةً مِنْ حَيْثُ لَا يَرَوْنَ بِإِذْنِ اللّٰهِ إِلَى أَنْ يَجِيءَ أَمْرُ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ. [1]

"ہشام بن حکم سے منقول ہے کہ ایک زندیق نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا:
بندوں پر ملائکہ موکل کرنے کی اور ان کے اعمال لکھنے کی علت کیا ہے۔ یہ بھی ایک اللہ عالم سرخفیات ہے اور اپنے بندوں پر ملائکہ کو وکیل کرنے کی ضرورت کیا ہے؟ (یعنی ان کی وکالت بندوں تعبدی ہے) ملائکہ کو اپنی مخلوق پر شاہد قرار دیا تا کہ بندوں کی اطاعت و بندگی خداوند محکم ہو اور زیادہ احتیاط کریں یا یہ کہ خدا کی نافرمانی سے محفوظ ہو یا ان کو گناہوں کا تذکر دیں، اس سے ڈرائیں۔
نتیجہ میں گناہ اور نافرمانی سے وہ ہاتھ اٹھالیتا ہے اور کہتا ہے کہ میرا خدا مجھے دیکھ رہا ہے اور حفاظت کرتے ہیں۔ یہ ملائکہ اور شہادت دیں گے خداوند بھی اس کے حق میں لطف مہربان ہے کہ اس کی برائیوں کو بخش دے اس وقت جب وہ پلٹ آئے
شیاطین سرکش کو اس بندے سے دور کرتے ہیں اور اسی طرح موذی حیوانات کے خطروں سے بھی اس کو دور کرتے ہیں اور زیادہ آفات سے اس کو دور کرتے ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان آپہنچے"۔

(۳۶) عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ إِلَّا وَ مَعَهُ مَلَائِكَةٌ حَفَظَةٌ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَنْ يَتَرَدَّى فِي بِئْرٍ أَوْ يَقَعَ عَلَيْهِ حَائِطٌ أَوْ يُصِيبَهُ سُوءٌ فَإِذَا حَانَ أَجَلُهُ خَلَّوْا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ مَا يُصِيبُهُ الْخَبَرَ. [2]

۱۔ احتجاج طبرسی، ج ۲ ص ۳۸۳، بحار الانوار، ج ۵۶ ص ۱۷۹
۲۔ بحار الانوار، ج ۵۶ ص ۱۸۴

"امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں: لوگوں میں ایسا کوئی بھی نہیں مگر یہ حفاظت کرنے والے ملائکہ ہیں اس کے ساتھ اس کو اس سے حفاظت کرتے ہیں کہ وہ کنویں میں گرے یا دیوار اس کے سر پر آگرے یا بری مصیبت اس تک پہنچے اس کی حفاظت کرتے ہیں یہاں تک کہ اس کی موت کا وقت آپہنچے
ملائکہ اس کے اور مصیبت کے درمیان جو اس تک پہنچ رہی ہے حائل ہوتے ہیں"۔

(۳۷) فِي تَعْقِيبَاتِ نَوَافِلِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ غَيْرِهَا وَ صَلِّ عَلَى جَبْرَئِيلَ وَ مِيكَائِيلَ وَ إِسْرَافِيلَ وَ مَلَكِ الْمَوْتِ وَ مَالِكٍ خَازِنِ النَّارِ وَ رِضْوَانَ خَازِنِ الْجَنَّةِ وَ رُوحِ الْقُدُسِ وَ الرُّوحِ الْأَمِينِ وَ حَمَلَةِ عَرْشِكَ الْمُقَرَّبِينَ وَ عَلَى مُنْكَرٍ وَ نَكِيرٍ وَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ الْحَافِظَيْنِ وَ عَلَى الْكِرَامِ الْكَاتِبِينَ. [1]

"ماہ رمضان کی تعقیبات کے نوافل میں ہم کہتے ہیں کہ درود بھیج جبرئیل، میکائیل، اسرافیل مالک خازن جہنم و رضوان، خازن جنت، روح القدس، روح الامین اور تیرے مقربین میں سے تیرے عرش کو اٹھانے والے منکر نکیر پر اور ان دونوں ملک پر جو عمل انسان کو لکھنے والے ہیں ان کا کراماً کاتبین پر"۔

(۳۸) وَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ مَجْلِساً فَأَتَاهُ جَبْرَئِيلُ فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَاضِعاً كَفَّيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَدِّثْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ قَالَ الْإِسْلَامُ أَنْ تُسْلِمَ وَجْهَكَ لِلّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ قَالَ فَإِذَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَقَدْ أَسْلَمْتُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَدِّثْنِي عَنِ الْإِيمَانِ قَالَ الْإِيمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ وَ الْمَلَائِكَةِ وَ الْكِتَابِ وَ النَّبِيِّينَ وَ الْمَوْتِ وَ الْحَيَاةِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَ تُؤْمِنَ بِالْجَنَّةِ وَ النَّارِ وَ الْحِسَابِ وَ الْمِيزَانِ وَ

۱۔ اقبال الاعمال، ج ۱ ص ۳۰۵، بحار الانوار، ج ۵۶ ص ۱۹۳

تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ كُلِّهِ خَيْرِهِ وَ شَرِّهِ قَالَ فَإِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ فَقَدْ آمَنْتَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَدِّثْنِي مَا الْإِحْسَانُ قَالَ الْإِحْسَانُ أَنْ تَعْمَلَ لِلّٰهِ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ ۔[1]

"ابن عباس کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے کہ جبرئیل ان کے محضر میں آئے اور سامنے بیٹھے۔ اپنے ہاتھ کو زانوئے رسول اللہ ﷺ پر رکھا اور عرض کیا:

یا رسول اللہ ﷺ! مجھے اسلام کے بارے میں خبر دیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ خود کو اللہ عزوجل کے لئے تسلیم کرو اور گواہی دو کہ وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ گواہی دو کہ محمد ﷺ اس کا رسول اور اس کا بندہ ہے۔

جب یہ اقرار کرلیا تو تو اسلام لایا۔ یا رسول اللہ ﷺ مجھے ایمان کے بارے خبر دیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان یہ ہے کہ خدا پر ایمان لاؤ اور روز آخرت پر ملائکہ پر کتاب و انبیاء موت و حیات۔ موت کے بعد کی زندگی پر ایمان رکھو۔ جنت پر، جہنم پر، حساب پر، میزان پر ایمان رکھو اور قضاء وقدر الٰہی پر ایمان لاؤ۔ پس جب تم نے یہ کرلیا تو تم حقیقت ایمان رکھتے ہو۔

اس نے کہا: احسان کے بارے میں خبر دو۔ فرمایا: جو کام کرو خدا کے لئے کرو۔ گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو۔ اگر تم نہیں دیکھ رہے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے"۔

(۳۹) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ قَالَ: وَ مَا مِنْ صَبَاحٍ إِلَّا وَ مَلَكَانِ مُوَكَّلَانِ بِالصُّورِ يَنْتَظِرَانِ مَتَى يُؤْمَرَانِ أَنْ يَنْفُخَا فِي الصُّورِ فَيَنْفُخَا ۔[2]

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی بھی صبح نہیں آتی مگر یہ کہ دو ملائکہ موکل صور منتظر ہیں اس وقت کے لئے کہ امر آجائے اور قیامت کے صور پھونکیں"۔

۱۔ الدر المنثور۔ ج ۱ ص ۹۳، بحار الانوار، ج ۵۶ ص ۲۶۰

۲۔ بحار الانوار، ج ۵۶ ص ۲۶۲

(۴۰) عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يَعُودُهُ فَإِذَا مَلَكُ الْمَوْتِ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَا مَلَكَ الْمَوْتِ أُرْفُقْ بِصَاحِبِي فَإِنَّهُ مُؤْمِنٌ فَقَالَ أَبْشِرْ يَا مُحَمَّدُ فَإِنِّي بِكُلِّ مُؤْمِنٍ رَفِيقٌ وَ اعْلَمْ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي لَأَقْبِضُ رُوحَ ابْنِ آدَمَ فَيَصْرُخُ أَهْلُهُ فَأَقُومُ فِي جَانِبٍ مِنَ الدَّارِ فَأَقُولُ وَ اللّٰهِ مَا لِي ذَنْبٌ وَ إِنَّ لِي لَعَوْدَةً وَ عَوْدَةً الْحَذَرَ الْحَذَرَ وَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ مَدَرٍ وَ لَا شَعَرٍ وَ لَا وَبَرٍ فِي بَرٍّ وَ لَا بَحْرٍ إِلَّا وَ أَنَا أَتَصَفَّحُهُمْ فِيهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ حَتَّى إِنِّي لَأَعْرِفُ بِصَغِيرِهِمْ وَ كَبِيرِهِمْ مِنْهُمْ بِأَنْفُسِهِمْ وَ اللّٰهِ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي لَا أَقْدِرُ أَنْ أَقْبِضَ رُوحَ بَعُوضَةٍ حَتَّى يَكُونَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى الَّذِي يَأْمُرُ بِقَبْضِهِ ۔[1]

"امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرد انصار کی عیادت کے لئے داخل ہوئے، وہاں پر دیکھا کہ ملک الموت عزرائیل اس کے سرہانے کھڑا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس رفیق کے ساتھ رفاقت کرنا۔

اس نے کہا: بشارت دیجیے یا محمد ﷺ! میں ہر مومن کے حق میں رفاقت کرتا ہوں۔ جان لیجئے یا محمد ﷺ! میں روح بنی آدم کو لیتا ہوں اور اس مرد کے اہل بیت فریاد کرتے ہیں۔ میں اس گھر کے اطراف میں کھڑا ہوتا ہوں اور کہتا ہوں: خدا کی قسم! میرا کوئی گناہ نہیں ہے میرے لئے تو پلٹنا ہے۔ خداوند کسی ایک کو بھی اس کی اہل بیت سے خلق نہیں کیا۔

مٹی کا ڈھیلا نہ خشکی میں نہ دریا میں مگر یہ کہ میں ہر اول شب و روز پانچ باران کو دیکھتا ہوں حتیٰ میں ان کے چھوٹوں اور بڑوں کو جانتا ہوں۔ خدا کی قسم! یا محمد ﷺ! میں مچھر کی روح کو قبض کرنے پر قادر نہیں جب تک وہ اللہ تبارک وتعالیٰ مجھے حکم نہ کرے"۔

۱۔ بحار الانوار، ج ۵۶ ص ۲۶۳

(۴۱) قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: مَا طَرَفَ صَاحِبُ الصُّورِ مُذْ وُكِّلَ بِهِ مُسْتَعِداً يَنْظُرُ نَحْوَ الْعَرْشِ مَخَافَةَ أَنْ يُؤْمَرَ بِالصَّيْحَةِ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْهِ طَرْفُهُ كَأَنَّ عَيْنَيْهِ كَوْكَبَانِ دُرِّيَّانِ۔[1]

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس دن سے کہ جس دن سے اسرافیل صور پھونکنے پر مامور ہوا ہے اس نے اپنی آنکھیں عرش کے اوپر نہیں ڈالیں۔ اس سے پہلے کہ وہ اوپر دیکھے اور فریاد صور پھونکنے کا حکم دے دیا جائے۔ اس کی آنکھیں ستاروں کی طرح چمکنے والی ہیں"۔

(۴۲) قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ رَأَيْتُ فِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ مَيَادِينَ كَمَيَادِينِ أَرْضِكُمْ هٰذِهِ وَ رَأَيْتُ أَفْوَاجاً مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَطِيرُونَ لَا يَقِفُ هٰؤُلَاءِ لِهٰؤُلَاءِ وَ لَا هٰؤُلَاءِ لِهٰؤُلَاءِ قَالَ فَقُلْتُ لِجَبْرَئِيلَ مَنْ هٰؤُلَاءِ فَقَالَ لَا أَعْلَمُ فَقُلْتُ مِنْ أَيْنَ جَاءُوا فَقَالَ لَا أَعْلَمُ فَقُلْتُ وَ أَيْنَ يَمْضُونَ فَقَالَ لَا أَعْلَمُ فَقُلْتُ سَلْهُمْ فَقَالَ لَا أَقْدِرُ وَ لٰكِنْ سَلْهُمْ أَنْتَ يَا حَبِيبَ اللّٰهِ قَالَ فَاعْتَرَضْتُ مَلَكاً مِنْهُمْ فَقُلْتُ لَهُ مَا اسْمُكَ فَقَالَ كَيْكَائِيلُ فَقُلْتُ مِنْ أَيْنَ أَتَيْتَ فَقَالَ لَا أَعْلَمُ فَقُلْتُ وَ أَيْنَ تَمْضِي فَقَالَ لَا أَعْلَمُ فَقُلْتُ وَ كَمْ لَكَ فِي السَّيْرِ فَقَالَ لَا أَعْلَمُ غَيْرَ أَنِّي يَا حَبِيبَ اللّٰهِ أَعْلَمُ أَنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ يَخْلُقُ فِي كُلِّ أَلْفِ سَنَةٍ كَوْكَباً وَ قَدْ رَأَيْتُ سِتَّةَ آلَافِ كَوْكَبٍ خُلِقْنَ وَ أَنَا فِي السَّيْرِ۔[2]

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شب مجھے معراج پر لے جایا گیا میں نے ساتویں آسمان میں میدان دیکھے جو تمہاری زمین کے میدانوں کی طرح تھے۔

وہاں پر ملائکہ کی میں نے فوج دیکھی جو پرواز کر رہے تھے، نہ یہ فوج اس فوج کے لئے رُک رہی تھی نہ وہ فوج اس کے لئے۔ میں نے جبرئیل سے کہا: یہ کون ہے؟

۱۔ بحار الانوار، ج ۵۶ ص ۲۶۲

۲۔ بحار الانوار، ج ۵۳ ص ۳۳۸

اس نے کہا: میں نہیں جانتا۔ میں نے کہا: یہ کہاں سے آرہے ہیں؟

اس نے کہا: میں نہیں جانتا۔ میں نے کہا: کہاں جارہے ہیں؟

جبرئیل نے کہا: میں نہیں جانتا۔ میں نے کہا: ان سے پوچھو؟

جبرئیل نے کہا: سوال کی طاقت نہیں رکھتا۔

ہاں اے حبیب خدا ﷺ! آپ سوال کریں، بس ایک فرشتے کے ساتھ ملاقات کی۔ میں نے اس سے پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے کہا: کیکائیل۔

میں نے کہا: کہاں سے آرہے ہو؟

کہا: نہیں جانتا۔ میں نے کہا: کہاں جارہے ہو؟

کہا: نہیں جانتا حبیب خدا ﷺ، اور میں یہ جانتا ہوں کہ اللہ عزوجل ہر سال ایک ہزار ستارے خلق کرتا ہے اور ابھی تک میں نے ۶۰۰۰ ستارے دیکھے ہیں اور ابھی تک سفر میں ہوں"۔

"کیا ملائکہ افضل ہیں یا انبیاء علیہم السلام":۔

عَنْ أَبِي الصَّلْتِ الْهَرَوِيِّ عَنِ الرِّضَا عَنْ آبَائِهِ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: مَا خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ خَلْقاً أَفْضَلَ مِنِّي وَ لَا أَكْرَمَ عَلَيْهِ مِنِّي قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَأَنْتَ أَفْضَلُ أَوْ جَبْرَئِيلُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَا عَلِيُّ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فَضَّلَ أَنْبِيَاءَهُ الْمُرْسَلِينَ عَلَى مَلَائِكَتِهِ الْمُقَرَّبِينَ وَ فَضَّلَنِي عَلَى جَمِيعِ النَّبِيِّينَ وَ الْمُرْسَلِينَ وَ الْفَضْلُ بَعْدِي لَكَ يَا عَلِيُّ وَ لِلْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِكَ وَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَخُدَّامُنَا وَ خُدَّامُ مُحِبِّينَا يَا عَلِيُّ الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَ مَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ... وَ يَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا بِوَلَايَتِنَا يَا عَلِيُّ لَوْ لَا نَحْنُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ وَ لَا حَوَّاءَ وَ لَا الْجَنَّةَ وَ لَا النَّارَ وَ لَا السَّمَاءَ

وَ لَا الْأَرْضَ فَكَيْفَ لَا نَكُونُ أَفْضَلَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَ قَدْ سَبَقْنَاهُمْ إِلَى مَعْرِفَةِ رَبِّنَا وَ تَسْبِيحِهِ وَ تَهْلِيلِهِ وَ تَقْدِيسِهِ لِأَنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ خَلَقَ أَرْوَاحَنَا فَأَنْطَقَنَا بِتَوْحِيدِهِ وَ تَحْمِيدِهِ ثُمَّ خَلَقَ الْمَلَائِكَةَ فَلَمَّا شَاهَدُوا أَرْوَاحَنَا نُوراً وَاحِداً اِسْتَعْظَمُوا أَمْرَنَا فَسَبَّحْنَا لِتَعْلَمَ الْمَلَائِكَةُ أَنَّا خَلْقٌ مَخْلُوقُونَ وَ أَنَّهُ مُنَزَّهٌ عَنْ صِفَاتِنَا فَسَبَّحَتِ الْمَلَائِكَةُ بِتَسْبِيحِنَا وَ نَزَّهَتْهُ عَنْ صِفَاتِنَا فَلَمَّا شَاهَدُوا عِظَمَ شَأْنِنَا هَلَّلْنَا لِتَعْلَمَ الْمَلَائِكَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ أَنَّا عَبِيدٌ وَ لَسْنَا بِآلِهَةٍ يَجِبُ أَنْ نُعْبَدَ مَعَهُ أَوْ دُونَهُ فَقَالُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَلَمَّا شَاهَدُوا كِبَرَ مَحَلِّنَا كَبَّرْنَا لِتَعْلَمَ الْمَلَائِكَةُ أَنَّ اللَّهَ أَكْبَرُ مِنْ أَنْ يُنَالَ عِظَمُ الْمَحَلِّ إِلَّا بِهِ فَلَمَّا شَاهَدُوا مَا جَعَلَهُ لَنَا مِنَ الْعِزَّةِ وَ الْقُوَّةِ قُلْنَا لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ لِتَعْلَمَ الْمَلَائِكَةُ أَنْ لَا حَوْلَ لَنَا وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَلَمَّا شَاهَدُوا مَا أَنْعَمَ اللَّهُ بِهِ عَلَيْنَا وَ أَوْجَبَهُ لَنَا مِنْ فَرْضِ الطَّاعَةِ قُلْنَا الْحَمْدُ لِلَّهِ لِتَعْلَمَ الْمَلَائِكَةُ مَا يَحِقُّ لِلَّهِ تَعَالَى ذِكْرُهُ عَلَيْنَا مِنَ الْحَمْدِ عَلَى نِعْمَتِهِ فَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ الْحَمْدُ لِلَّهِ فَبِنَا اهْتَدَوْا إِلَى مَعْرِفَةِ تَوْحِيدِ اللَّهِ وَ تَسْبِيحِهِ وَ تَهْلِيلِهِ وَ تَحْمِيدِهِ وَ تَمْجِيدِهِ ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى خَلَقَ آدَمَ فَأَوْدَعَنَا صُلْبَهُ وَ أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ بِالسُّجُودِ لَهُ تَعْظِيماً لَنَا وَ إِكْرَاماً وَ كَانَ سُجُودُهُمْ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ عُبُودِيَّةً وَ لِآدَمَ إِكْرَاماً وَ طَاعَةً لِكَوْنِنَا فِي صُلْبِهِ فَكَيْفَ لَا نَكُونُ أَفْضَلَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَ قَدْ سَجَدُوا لِآدَمَ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ [1]

"ابوصلت ہروی معتبر سند کے ساتھ امام رضا علیہ السلام سے روایت کرتا ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

[1] عیون اخبار الرضا، ج ۱ ص ۲۴۰، بحار الانوار، ج ۱۸ ص ۳۴۵

19

حق تعالیٰ نے کوئی بھی مخلوق ہم سے افضل اور مکرم خلق نہیں کی۔

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ افضل ہیں یا جبرئیل؟۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! بے شک حق تعالیٰ نے رسولوں کو ملائکہ مقرب پر فضیلت دی ہے اور مجھے تمام انبیاء پر اور میرے بعد تمہیں اور تمہارے بعد آئمہ کو تمام ملائکہ پر فضیلت دی ہے بلکہ تمام مخلوق پر فضیلت دی ہے۔ بے شک ملائکہ ہمارے اور ہمارے محبوں کے خدمت گار ہیں"۔

یا علی علیہ السلام! وہ حامل عرش ہیں وہ جو عرش کے اطراف میں تسبیح وتہلیل تحمید اپنے پروردگار کی انجام دیتے ہیں اور ان کے لئے جو ہماری ولایت پر ایمان لائے ان کے لئے طلب مغفرت کرتے ہیں۔

یا علی علیہ السلام! اگر ہم نہ ہوتے تو خدا آدم علیہ السلام وحوا، آسمان وزمین کو خلق نہ کرتا۔ کس طرح ہم ملائکہ سے افضل نہ ہوں؟

اور ہاں! پروردگار کی طرف معرفت میں تسبیح وتہلیل وتکبیر میں ہم نے ان سے پہل کی کیونکہ جو سب سے پہلی چیز اللہ عزوجل نے خلق کی وہ ہماری ارواح تھیں۔ بس ہمارے قول کو اس نے توحید تحمید پر مامور کیا۔

اس کے بعد ملائکہ کو خلق کیا۔ جب انہوں نے ہمارے نور کو ایک دیکھا، نور کی عظمت کا مشاہدہ کیا اور ہمارے نور کو بہت ہی عظیم شمار کیا۔ ہم نے سبحان اللہ کہا کہ ملائکہ جانیں کہ ہم خلق مربوب خدا ہیں اور حق تعالیٰ پاک ہے۔

ہماری صفات اور تمام مخلوقات کی صفات سے ملائکہ ہماری تسبیح سن کر تسبیح بجا لائے اور حق تعالیٰ ہماری صفات اور تمام مخلوقات کی صفات سے پاک ہے جب انہوں نے ہماری عظمت و شان کا مشاہدہ کیا تو ہم نے لا الہ الا اللہ کہا تا کہ ملائکہ جانیں کہ ہم خدا کے بندے ہیں ہم خدا نہیں ہیں اور خدا کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے

جب ملائکہ نے ہماری بزرگی کا مشاہدہ کیا ہم نے اللہ اکبر کہا تا کہ ملائکہ جانیں خدا اس سے بزرگ ہے کہ کوئی اس کی بزرگی کو پالے مگر یہ کہ اس کی بندگی کے ساتھ جب ملائکہ نے ہمارے

لئے عزت وقوت کا مشاہدہ کیا ہم نے کہا: لاحول ولاقوۃ تا کہ ملائکہ جانیں کہ یہ حول اور قوۃ خدا کے ساتھ مخصوص ہے

جب ملائکہ نے خدا کی نعمتوں کا ہم پر مشاہدہ کیا اور جانے کہ اللہ عزوجل نے ہماری اطاعت تمام مخلوق پر واجب کی ہے ہم نے کہا: الحمدللہ تا کہ جانیں خدا مستحق شکر ثناء ہے۔

انہوں نے کہا: الحمدللہ اور ہماری برکت سے اللہ عزوجل کی طرف تحمید توحید و تسبیح و تہلیل و تمجید حق تعالیٰ کی ہدایت پائی۔ اس کے بعد اللہ عزوجل نے آدم علیہ السلام کو خلق کیا اور ہمارے نور کو ان کی صلب کے سپرد کیا اور ملائکہ کو حکم کیا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں۔ آدم علیہ السلام کو سجدہ ہماری تعظیم اور اکرام کی وجہ سے تھا۔ ان کا سجدہ ان کی بندگی اور احترام آدم علیہ السلام جو تھی وہ ہماری وجہ سے تھی کہ ہم اس کی صلب میں تھے۔ پھر کس طرح ہم ملائکہ سے افضل نہ ہوں حالانکہ انہوں نے آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا۔

"عبارت یاسکان سماواتی":۔

اللہ عزوجل نے یاملائکتی کہنے کے بعد لفظ یاسکان سماواتی استعمال کیا ہے۔ آسمان کے مسکونین کون ہیں؟

"آسمانوں کے موجودات":۔

کسی نے بھی آسمان کی گہرائیوں کو نہیں دیکھا مگر یہ کہ سمندر سے ایک قطرہ کے برابر کچھ دانشمندوں نے۔ کرہ زمین میں موجودات کی بہت زیادہ قسمیں کشف کی ہیں۔ تقریباً تیس لاکھ موجود مخلوق ہے اور یہ اس کی بہت زیادہ موجودات میں سے مخلوق کا ایک ذرا سا ہے جو اللہ عزوجل نے زمین پر خلق کی ہے۔ خصوصاً موجودہ دریائی وہ بھی وجود رکھتی ہیں۔[1]

جس طرح دعا میں پڑھتے ہیں:

وَالسَّمَآءَ بَنَيْنَاهَا بِأَيْدٍ وَإِنَّا لَمُوسِعُونَ.[2]

"اور ہم نے آسمان کو قدرت سے بنایا اور ہم وسیع قدرت رکھنے والے ہیں"۔

[1] دعائے جوشن کبیر

[2] سورہ ذاریات، آیت: ۴۷

قال ابا جعفر لَعَلَّكَ تَرَى أَنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ إِنَّمَا خَلَقَ هَذَا الْعَالَمَ الْوَاحِدَ أَوْ تَرَى أَنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَمْ يَخْلُقْ بَشَراً غَيْرَكُمْ بَلَى وَ اللهِ لَقَدْ خَلَقَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أَلْفَ أَلْفِ عَالَمٍ وَ أَلْفَ أَلْفِ آدَمٍ وَ أَنْتَ فِي آخِرِ تِلْكَ الْعَوَالِمِ وَ أُولَئِكَ الْآدَمِيِّينَ.[1]

"امام باقر علیہ السلام کی روایت میں آیا ہے تم خیال کرتے ہو کہ اللہ عزوجل نے فقط ایک عالم خلق کیا ہے؟ اور تم دیکھتے ہو کہ اللہ عزوجل نے کوئی اور عالم خلق نہیں کیا؟ اس طرح نہیں ہے جس طرح تم دیکھ رہے ہو بلکہ اللہ عزوجل نے دس لاکھ عالم کو خلق کیا اور دس لاکھ آدم کو اور تم جو ہو بالکل آخری ترین مخلوق ہو۔ یہ روایت کی بحث میں مفصل طریقے سے آئے گا۔

"عبارت [إِنِّي مَا خَلَقْتُ سَمَاءً مَبْنِيَّةً]":۔

اس کے بعد اللہ عزوجل شروع کرتا ہے اپنی خلقت کی علت کو ملائکہ اور موجودات آسمان کے لئے تشریح دیتا ہے۔

اس پر خدائے بزرگ و برتر نے فرمایا:

اے میرے فرشتو اور اے آسمان میں رہنے والو! بے شک میں نے یہ مضبوط آسمان پیدا نہیں کیا اور نہ پھیلی ہوئی زمین، نہ چمکتا ہوا چاند، نہ روشن تر سورج، نہ گھومتے ہوئے سیارے، نہ تھلکتا ہوا سمندر اور نہ تیرتی ہوئی کشتی، مگر یہ سب چیزیں ان پانچ نفوس کی محبت میں پیدا کی ہیں جو اس چادر کے نیچے ہیں۔

یہ تمام آیات بیان گر توحید اور خداشناسی ہیں۔ آسمانوں اور زمین میں فکر عبادت اور خدا کو تلاش کرنا ہے۔

بہت زیادہ آیتیں آسمان اور زمین کی خلقت کے بارے میں ہیں اور انسان کو خداشناسی کی راہ دکھاتا ہے اور وجدان اندرونی حصے کو آگاہی دیتا ہے تا کہ وہ اللہ عزوجل کی عظمت سے بہرہ مند ہو۔

[1] توحید صدوق، ص ۲۷۷

سورہ فرقان کی آیت ۵۹ اور سورہ ہود کی آیت ۷ کی تفسیر میں کیفیت اخلقت زمین و آسمان میں اس طرح آیا ہے، زمین و آسمان چھے دن میں خلق ہوئے ہیں

یعنی دنوں میں اس دن کی شروعات اتوار سے اور آخر جمعہ ہے۔

مامون عباسی نے امام علی رضا علیہ السلام سے سورہ ہود کی آیت ۷ کے بارے میں سوال کیا۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: اللہ عزوجل نے عرش اور پانی کو خلقت آسمان و زمین سے پہلے خلق کیا اس کے بعد عرش کو پانی پر قرار دیا تاکہ اپنی قدرت ملائکہ کو دکھائے اور وہ جانیں کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے اور پھر اپنی قدرت سے عرش کو اوپر لے گیا اور اس کو ساتوں آسمانوں کے اوپر قرار دیا اور اس کے بعد آسمان اور زمین کو چھ روز میں خلق کیا۔[1]

عبداللہ بن سنان کہتا ہے: امام صادق علیہ السلام سے سنا، انہوں نے فرمایا: بے شک خدا نے خیر کو اتوار کے دن خلق کیا۔

عبداللہ بن سنان کہتا ہے: میں نے سنا امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

بیشک اللہ عزوجل نے خیر کو اتوار کے دن خلق کیا یہ نہیں ہوسکتا تھا کہ شر کو خیر سے پہلے خلق کرے۔ ہفتہ اور سوموار کو زمینوں کو خلق کیا اور منگل کے دن ان کی روزی کو خلق کیا۔ بدھ اور جمعرات آسمانوں کو خلق کیا اور جمعے کے دن ان کی طاقت کو خلق کیا اور یہ ہے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا: آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے ان کو چھ دنوں میں خلق کیا"۔[2]

سورہ رعد کی آیت ۲ اور سورہ لقمان کی آیت ۱۰ میں فرماتا ہے:

اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمَاوَاتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا

"اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں کو ستونوں کے بغیر بلند کیا، جنہیں تم دیکھ رہے ہو"۔

یہاں پر اس آیت کو تمام مفسرین نے دو وجہ پر تفسیر کیا ہے۔

ایک یہ کہ ترونہا جملہ مستانفہ ہے جس کا قبل سے تعلق نہیں ہے جس کے معنی یہ ہوں گے اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں کو ستونوں کے بغیر بلند کیا، جنہیں تم بھی بغیر ستون کے دیکھ رہے

۱۔ تفسیر نور الثقلین، ج ۲ ص ۳۳۶

۲۔ تفسیر نور الثقلین، ج ۲ ص ۳۳۶

ہو اور دوسری وجہ یہ ہے کہ ترونہا صفت عمد ہو یعنی اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں کو ستونوں کے بغیر بلند کیا جنہیں تم دیکھ رہے ہو

پس اس بناء پر تفسیر اوّل مطلقاً ستون کی نفی کرتی ہے اور دوسری تفسیر ستونوں کو دیکھنے کی نفی ہے یعنی ستون تو ہیں مگر تم نہیں دیکھتے۔

مرحوم طبرسی نے دونوں تفسیر کو اپنی دونوں تفسیروں میں "مجمع" اور "جوامع" میں نقل کیا لیکن "مجمع البیان" میں وجہ اوّل کو اہمیت دی ہے لیکن وجہ دوم مناسب تر ہے کیونکہ روایت امام رضا علیہ السلام اس کے موافق ہے۔

عصر جدید کے عالموں نے اس کو ثابت کیا: کہتے ہیں کہ تمام اجرام سماوی و کرات معلقہ اس فضاء میں اپنے مناسب مکانات اور مقدر مدارات میں منظم قانون نہیں پکڑا اگر اسی قوائے جاذبہ کے درمیان بعض اجرام سماوی دوسروں کی نسبت موجود ہے۔ احتمال ہے کہ ستون نامرئی وہی جاذبہ ہو کہ آثار قدرت و مظاہر حکمت پروردگار حکیم سے ہے۔

"توصیف آسمان امیر المومنین علیہ السلام کی نگاہ میں":۔

أَنْشَأَ الْخَلْقَ إِنْشَاءً وَ ابْتَدَأَهُ ابْتِدَاءً بِلاَ رَوِيَّةٍ أَجَالَهَا وَ لاَ تَجْرِبَةٍ اِسْتَفَادَهَا وَ لاَ حَرَكَةٍ أَحْدَثَهَا وَ لاَ هَمَامَةِ نَفْسٍ اِضْطَرَبَ فِيهَا أَحَالَ الْأَشْيَاءَ لِأَوْقَاتِهَا وَ لاَءَمَ بَيْنَ مُخْتَلِفَاتِهَا وَ غَرَّزَ غَرَائِزَهَا وَ أَلْزَمَهَا أَشْبَاحَهَا عَالِماً بِهَا قَبْلَ ابْتِدَائِهَا وَ مُحِيطاً بِحُدُودِهَا وَ انْتِهَائِهَا عَارِفاً بِقَرَائِنِهَا وَ أَحْنَائِهَا ثُمَّ أَنْشَأَ سُبْحَانَهُ فَتْقَ الْأَجْوَاءِ وَ شَقَّ الْأَرْجَاءِ وَ سَكَائِكَ الْهَوَاءِ فَأَجْرَى فِيهَا مَاءً مُتَلاَطِماً تَيَّارُهُ مُتَرَاكِماً زَخَّارُهُ حَمَلَهُ عَلَى مَتْنِ الرِّيحِ الْعَاصِفَةِ وَ الزَّعْزَعِ الْقَاصِفَةِ فَأَمَرَهَا بِرَدِّهِ وَ سَلَّطَهَا عَلَى شَدِّهِ وَ قَرَنَهَا عَلَى حَدِّهِ الْهَوَاءُ مِنْ تَحْتِهَا فَتِيقٌ وَ الْمَاءُ مِنْ فَوْقِهَا دَفِيقٌ ثُمَّ أَنْشَأَ سُبْحَانَهُ رِيحاً اِعْتَقَمَ مَهَبَّهَا وَ أَدَامَ مُرَبَّهَا وَ أَعْصَفَ مَجْرَاهَا وَ أَبْعَدَ مَنْشَأَهَا فَأَمَرَهَا بِتَصْفِيقِ الْمَاءِ الزَّخَّارِ وَ إِثَارَةِ مَوْجِ

اَلْبِحَارِ فَمَخَضَتْهُ مَخْضَ السِّقَاءِ وَ عَصَفَتْ بِهِ عَصْفَهَا بِالْفَضَاءِ تَرُدُّ أَوَّلَهُ عَلَى آخِرِهِ وَ سَاجِيَهُ عَلَى مَائِرِهِ حَتَّى عَبَّ عُبَابُهُ وَ رَمَى بِالزَّبَدِ رُكَامُهُ فَرَفَعَهُ فِي هَوَاءٍ مُنْفَتِقٍ وَ جَوٍّ مُنْفَهِقٍ فَسَوَّى مِنْهُ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ جَعَلَ سُفْلَاهُنَّ مَوْجاً مَكْفُوفاً وَ عُلْيَاهُنَّ سَقْفاً مَحْفُوظاً وَ سَمْكاً مَرْفُوعاً بِغَيْرِ عَمَدٍ يَدْعَمُهَا وَ لَا دِسَارٍ يَنْتَظِمُهَا ثُمَّ زَيَّنَهَا بِزِينَةِ الْكَوَاكِبِ وَ ضِيَاءِ الثَّوَاقِبِ فَأَجْرَى فِيهَا سِرَاجاً مُسْتَطِيراً وَ قَمَراً مُنِيراً فِي فَلَكٍ دَائِرٍ وَ سَقْفٍ سَائِرٍ وَ رَقِيمٍ مَائِرٍ۔[1]

"اس نے پہلے پہل خلق کو ایجاد کیا۔ بغیر کسی فکر کے جولانی کے اور بغیر کسی تجربہ کے جس سے فائدہ اٹھانے کی اسے ضرورت پڑی ہو اور وہ بغیر کسی حرکت کے جسے اس نے پیدا کیا اور بغیر کسی ولولہ اور جوش کے جس کے وہ بیتاب ہوا ہو۔ ہر چیز کو اس کے وقت کے حوالے کیا۔ بے جوڑ چیزوں میں توازن اور ہم آہنگی پیدا کی۔

ہر چیز کو جداگانہ طبیعت اور مزاج کا حامل بنایا اور ان طبیعتوں کے لئے مناسب صورتیں ضروری قرار دیں۔ وہ ان چیزوں کو ان کے وجود میں آنے سے پہلے جانتا تھا۔ ان کی حدونہایت پر احاطہ کیا ہوئے تھا اور ان کے نفوس و اعضاء کو پہچانتا تھا۔ پھر یہ کہ اس نے کشادہ فضاء وسیع اطراف و اکناف اور خلاء کی وسعتیں خلق کیں اور ان میں ایسا پانی بہایا جس کے دریائے مواج کی لہریں طوفانی اور بحر زخار کی موجیں تہ بہ تہ تھیں، اسے تیز ہوا اور تند آندھی کی پشت پر لادا۔ پھر اسے پانی کے پلٹانے کا حکم دیا اور اسے اس کے پابند رکھنے پر قابو دیا اور اسے پانی کی سرحد سے ملا دیا۔ اس کے نیچے ہوا دُور تک پھیلی ہوئی تھی اور اوپر پانی ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔ پھر اللہ سُبحانہ نے اس پانی کے اندر ایک ہوا خلق کی، جس کا چلنا بانجھ (بے ثمر) تھا اور اسے اس کے مرکز پر قرار رکھا۔ اس کے جھونکے تیز کر دیئے اور اس کے چلنے کی جگہ دُور و دراز تک پھیلا دی۔ پھر اس ہوا کو مامور کیا کہ وہ پانی کے ذخیرے کو تھپیڑے دے اور بحر بے کراں کی موجوں کو اچھالے۔ اس

[1]۔ نہج البلاغہ۔ خطبہ:۱، بحار الانوار، ج ۵۴ ص ۱۷۷

ہوا نے پانی کو یوں متھ دیا۔ جس طرح دہی کے مشکیزے کو متھا جاتا ہے اور اسے دھکیلتی ہوئی تیزی سے چلی۔ جس طرح خالی فضا میں چلتی ہے اور پانی کے ابتدائی حصے کو آخری حصے پر اور ٹھہرے ہوئے کو چلتے ہوئے پانی پر پلٹانے لگی۔ یہاں تک کہ اس متلاطم پانی کی سطح بلند ہوگئی اور وہ تہ بہ تہ پانی جھاگ دینے لگا اللہ نے وہ جھاگ کھلی ہوا اور کشادہ فضاء کی طرف اٹھائی اور اس سے ساتوں آسمان پیدا کئے نیچے والے آسمان کو رُکی ہوئی موج کی طرح بنایا اور اوپر والے آسمان کو محفوظ چھت اور بلند عمارت کی صورت میں اس طرح قائم کیا کہ نہ ستونوں کے سہارے کی حاجت تھی نہ بندھنوں سے جوڑنے کی ضرورت، پھر ان کو ستاروں کی سج دھج اور روشن تاروں کی چمک دمک سے آراستہ کیا اور ان میں ضَو پاش چراغ اور جگمگاتا چاند رواں کیا جو گھومنے والے فلک چلتی پھرتی چھت اور جنبش کھانے والی لوح میں ہے"۔

وَ نَظَمَ بِلَا تَعْلِيقٍ رَهَوَاتِ فُرَجِهَا، وَ لَاحَمَ صُدُوعَ انْفِرَاجِهَا، وَ وَشَّجَ بَيْنَهَا وَ بَيْنَ أَزْوَاجِهَا، وَ ذَلَّلَ لِلْهَابِطِينَ بِأَمْرِهِ وَ الصَّاعِدِينَ بِأَعْمَالِ خَلْقِهِ، حُزُونَةَ مِعْرَاجِهَا، وَ نَادَاهَا بَعْدَ إِذْ هِيَ دُخَانٌ، فَالْتَحَمَتْ (فالتجمت) عُرَى أَشْرَاجِهَا، وَ فَتَقَ بَعْدَ الِارْتِتَاقِ صَوَامِتَ أَبْوَابِهَا وَ أَقَامَ رَصَداً، مِنَ الشُّهُبِ الثَّوَاقِبِ عَلَى نِقَابِهَا، وَ أَمْسَكَهَا مِنْ أَنْ تُمُورَ فِي خَرْقِ الْهَوَاءِ بِأَيْدِهِ وَ أَمَرَهَا أَنْ تَقِفَ مُسْتَسْلِمَةً لِأَمْرِهِ وَ جَعَلَ شَمْسَهَا آيَةً مُبْصِرَةً لِنَهَارِهَا، وَ قَمَرَهَا آيَةً مَمْحُوَّةً مِنْ لَيْلِهَا، وَ أَجْرَاهُمَا فِي مَنَاقِلِ مَجْرَاهُمَا، وَ قَدَّرَ سَيْرَهُمَا فِي مَدَارِجِ دَرَجِهِمَا، لِيُمَيِّزَ بَيْنَ اللَّيْلِ وَ النَّهَارِ بِهِمَا، وَ لِيُعْلَمَ عَدَدُ السِّنِينَ وَ الْحِسَابُ بِمَقَادِيرِهِمَا، ثُمَّ عَلَّقَ فِي جَوِّهَا فَلَكَهَا، وَ نَاطَ بِهَا زِينَتَهَا، مِنْ خَفِيَّاتِ دَرَارِيِّهَا وَ مَصَابِيحِ كَوَاكِبِهَا، وَ رَمَى مُسْتَرِقِي السَّمْعِ بِثَوَاقِبِ شُهُبِهَا، وَ أَجْرَاهَا عَلَى أَذْلَالِ تَسْخِيرِهَا مِنْ ثَبَاتِ ثَابِتِهَا، وَ مَسِيرِ سَائِرِهَا، وَ هُبُوطِهَا وَ صُعُودِهَا، وَ نُحُوسِهَا وَ سُعُودِهَا۔[1]

[1]۔ نہج البلاغہ، خطبہ:۹۱

"اس نے بغیر (کسی چیز سے) وابستہ کئے اس کے شگافوں کے نشیب وفراز کو مرتب کر دیا اور اس کے دراڑوں کی کشادگیوں کو ملا دیا اور انہیں آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ جکڑ دیا اور اس کے احکام کو لے کر اترنے والوں اور خلق کے اعمال کو لے کر چڑھنے والوں کے لئے اس کی بلندیوں کی دشوار گزاری کو آسان کر دیا۔ ابھی وہ آسمان دھوئیں ہی کی شکل میں تھے کہ اللہ نے انہیں پکارا تو (فورا) ان کے تسموں کے رشتے آپس میں متصل ہو گئے۔ اس نے ان کے بند دروازوں کو بستہ ہونے کے بعد کھول دیا اور ان کے سوراخوں پر ٹوٹتے ہوئے تاروں کے نگہبان کھڑے کر دیئے اور انہیں اپنے زور سے روک دیا کہ کہیں وہ ہوا کے پھیلاؤ میں ادھر نہ ہو جائیں اور انہیں مامور کیا کہ وہ اس کے حکم کے سامنے سر جھکائے ہوئے اپنے مرکز پر ٹھہرے رہیں۔ اس نے فلک کے سورج کو دن کی روشن نشانی اور چاند کو رات کی دھندلی نشانی قرار دیا ہے۔ اور انہیں ان کی منزلوں پر چلایا ہے اور ان کی گزرگاہوں میں ان کی رفتار مقرر کر دی ہے تا کہ ان کے ذریعہ سے شب وروز کی تمیز ہو سکے اور انہیں کے اعتبار سے برسوں کی گنتی اور (دوسرے) حساب جانے جا سکیں۔

پھر یہ کہ اس نے آسمانی فضا میں اس فلک کو اویزاں کیا اور اس میں اسی کی ارائش کے لئے منے منے موتیوں ایسے تارے اور چراغوں کی طرف چمکتے ہوئے ستارے اویزاں کئے اور چوری چھپے کان لگانے والوں پر ٹوٹتے ہوئے تاروں کے تیر چلائے اور ستاروں کو اپنے جبر وقہر سے ان کے دھڑے پر لگایا کہ کوئی ثابت رہے اور کوئی سیار کبھی تا تار ہو۔ اور کبھی ابھار اور کسی میں نحوست ہو اور کسی میں سعادت"۔

اور دوسرے خطبے میں فرمایا ہے:

وَ كَذٰلِكَ السَّمَاءُ وَ الْهَوَاءُ وَ الرِّيَاحُ وَ الْمَاءُ فَانْظُرْ إِلَى الشَّمْسِ وَ الْقَمَرِ وَ النَّبَاتِ وَ الشَّجَرِ وَ الْمَاءِ وَ الْحَجَرِ وَ اخْتِلَافِ هٰذَا اللَّيْلِ وَ النَّهَارِ وَ تَفَجُّرِ هٰذِهِ الْبِحَارِ وَ كَثْرَةِ هٰذِهِ الْجِبَالِ وَ طُولِ هٰذِهِ الْقِلَالِ وَ تَفَرُّقِ هٰذِهِ اللُّغَاتِ وَ الْأَلْسُنِ الْمُخْتَلِفَاتِ فَالْوَيْلُ لِمَنْ أَنْكَرَ الْمُقَدِّرَ وَ جَحَدَ الْمُدَبِّرَ زَعَمُوا أَنَّهُمْ كَالنَّبَاتِ مَا لَهُمْ

زَارِعٌ وَ لَا لِاخْتِلَافِ صُوَرِهِمْ صَانِعٌ وَ لَمْ يَلْجَئُوا إِلَى حُجَّةٍ فِيمَا ادَّعَوْا وَ لَا تَحْقِيقٍ لِمَا أَوْعَوْا وَ هَلْ يَكُونُ بِنَاءٌ مِنْ غَيْرِ بَانٍ أَوْ جِنَايَةٌ مِنْ غَيْرِ جَانٍ [1]

"یہی حال آسمان اور فضاء اور ہوا اور پانی کا ہے کہ چاہو شمس وقمر کو دیکھو یا نباتات وشجر کو۔ پانی اور پتھر پر نگاہ کرو یا شب وروز کی آمد رفت پر۔ دریاؤں کے بہاؤ کو دیکھو یا پہاڑوں کی کثرت اور چوٹیوں کے طول وارتفاع کو۔ لغات کے اختلاف کو دیکھو یا زبانوں کے افتراق کو۔ سب اس کی قدرت کاملہ کے بہترین دلائل ہیں۔ حیف ہے ان لوگوں پر جنھوں نے تقدیر ساز کا انکار کیا ہے اور تدبیر کرنے والے سے مکر گئے۔ ان کا خیال ہے کہ سب گھاس پھوس [2] کی طرح ہیں کہ بغیر کھیتی کرنے والے کے اُگ آئے ہیں اور بغیر صانع کے مختلف شکلیں اختیار کر لی ہیں حالانکہ انہوں نے اس دعویٰ میں نہ کسی دلیل کا سہارا لیا ہے اور نہ اپنے عقائد کی کوئی تحقیق کی ہے۔ ورنہ یہ سمجھ لیتے کہ نہ بغیر بانی کے عمارت ہو سکتی ہے اور نہ بغیر مجرم کے جرم ہو سکتا ہے۔ یہ کلام ہمارے مولا علیہ السلام کا آسمان کی خلقت کے بارے میں تھا"۔

"طبقات آسمان":۔

تین سورتوں میں آسمانوں کیلئے طبق کی تعبیر ہے یعنی آسمانوں کے سات طبقے خلق کئے گئے۔

سورہ ملک کی آیت نمبر ۳ میں ارشاد ہوتا ہے:

الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا ۖ مَا تَرَىٰ فِي خَلْقِ الرَّحْمَٰنِ مِنْ تَفَاوُتٍ ۖ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرَىٰ مِنْ فُطُورٍ

"جس نے سات آسمان اوپر تلے بنائے، تو رحمان کی اس صنعت میں کوئی خلل نہ دیکھے گا، تو پھر نگاہ دوڑا کیا تجھے کوئی شگاف دکھائی دیتا ہے"۔

"کعب الاحبار" سے روایت کرتے ہیں۔

طبقہ اوّل یعنی آسمان دنیا موج ہے، محکم ہوا۔ طبقہ دوم مرمر سفید ہے۔ طبقہ سوم لوہا ہے۔

۱۔ نہج البلاغہ، خطبہ: ۱۸۵، احتجاج طبرسی۔ ج ۱ ص ۲۰۵، بحار الانوار، ج ۳ ص ۲۶، ج ۶۱ ص ۳۹

۲۔ نہج البلاغہ، خطبہ: ۱۸۵، احتجاج طبرسی۔ ج ۱ ص ۲۰۵، بحار الانوار، ج ۳ ص ۲۶، ج ۶۱ ص ۳۹

طبقہ چہارم تانبہ ہے(تانبے کا نام جس کے ظروف بنائے جاتے ہیں لغات اردو)۔

طبقہ پنجم چاندی ہے۔طبقہ ششم سونا ہے۔

طبقہ ہفتم یاقوت سرخ اور ساتویں آسمان سے عرش تک سات حجاب ہیں۔ ہر حجاب کے درمیان نور سے صحراء اور بیابان ہیں جن کی انتہاء اللہ عزوجل جانتا ہے اور اس فرشتے کا نام جوان حجابوں پر موکل ہے قیطاطروس ہے۔[1]

اور سورہ نوح کی آیت ۱۵ میں فرماتا ہے:

اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا.

"کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ نے سات آسمان اوپر تلے (کیسے) بنائے ہیں"۔

ان کو دوہیں سے بنایا گیا ہے۔ ہر آسمان میں ارتکاز ۵۰۰ سال ہے۔ان میں فرشتے قرار دیئے گئے ہیں جن میں سے کچھ رکوع اور کچھ سجود اور کچھ قیام کرنے والے ہیں، جو اللہ عزوجل کی تسبیح کرتے ہیں، اللہ عزوجل نے ان کو بہترین رنگ میں جیسے گھر کی چھت میں اٹھایا ہوا ہے۔

سورہ نباء کی آیت ۱۲ میں فرماتا ہے:

وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا.

"اور ہم نے تمہارے اوپر سات سخت (آسمان) بنائے"۔

اس بناء پر ہم نے دیکھا کہ ان چند آیات میں صراحت کے ساتھ بیان ہوا ہے کہ آسمان کے سات طبقے ہیں پس منظور سماء مبنیۃ اس حدیث میں فقط آسمان اوّل نہیں ہے۔

"زمین کا بچھانا: [وَلا اَرْضاً مَدْحِيَّةً وَلا قَمَراً مُنِيراً وَلا شَمْساً مُضِيئَةً]":۔

زمین کی وسعت کلمہ مدحیہ زمین بچھانے کے معنی میں۔

قرآن نے بھی سورہ نازعات میں آیت ۳۰ میں اشارہ فرمایا ہے اور اس طرح بیان کیا ہے:

وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰهَا.

"اور اس کے بعد زمین کو بچھا دیا"۔

روایت ہوئی ہے کہ اللہ عزوجل نے زمین کو خلق کیا اور سب کو کعبے کے نیچے جمع کیا۔اس کے

[1] منہج الصادقین، ج ۹ ص ۳۵۲

بعد آسمان کو خلق کیا اور جبرئیل کو فرمایا:

"زمین کو کعبے کے نیچے بچھائے، پھر جبرئیل نے زمین کو کعبے کے نیچے بچھایا"۔

"زمین بچھانے کے بارے روایات":۔

(۱)۔ وَ قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : »إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى دَحَا الْأَرْضَ مِنْ تَحْتِ الْكَعْبَةِ إِلَى مِنًى ثُمَّ دَحَاهَا مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَاتٍ ثُمَّ دَحَاهَا مِنْ عَرَفَاتٍ إِلَى مِنًى فَالْأَرْضُ مِنْ عَرَفَاتٍ وَ عَرَفَاتٌ مِنْ مِنًى وَ مِنًى مِنَ الْكَعْبَةِ.[1]

"امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

اللہ عزوجل نے زمین کو کعبے سے لے کر منیٰ تک بچھایا، اس کے بعد منیٰ سے عرفات تک۔اس کے بعد عرفات سے منیٰ تک بچھایا، بس زمین عرفات سے ہے عرفات منیٰ سے اور منیٰ کعبے سے"۔

(۲)۔ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ : »لَمَّا أَرَادَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ أَنْ يَخْلُقَ الْأَرْضَ أَمَرَ الرِّيَاحَ الْأَرْبَعَ فَضَرَبْنَ مَتْنَ الْمَاءِ حَتَّى صَارَ مَوْجاً ثُمَّ أَزْبَدَ فَصَارَ زَبَداً وَاحِداً فَجَمَعَهُ فِي مَوْضِعِ الْبَيْتِ ثُمَّ جَعَلَهُ جَبَلاً مِنْ زَبَدٍ ثُمَّ دَحَا الْأَرْضَ مِنْ تَحْتِهِ وَ هُوَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ: »إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكاً وَ هُدًى لِلْعَالَمِينَ.[2]

"امام باقر علیہ السلام نے فرمایا:

جب اللہ عزوجل نے ارادہ کیا کہ زمین کو خلق کرے، ہوا کو حکم کیا کہ شدت کے ساتھ پانی برسائے، وہ موج ہوا اس کے بعد جھاگ ہوئی، اور ایک جھاگ کا کپڑا ہوا، اور اس کو اطراف خانہ کعبہ کے آگے لایا اور پہاڑوں کو جھاگ سے خلق کیا اور زمین کو اس کے نیچے کھینچا۔اللہ عزوجل کے قول کے معنی یہ کہ پہلا گھر جو عبادت کے لئے خلق کیا گیا یہی خانہ مکہ ہے اور اس میں خلائق کے لئے برکت وہدایت ہے"۔

[1] تفسیر نور الثقلین، ج ۵ ص ۵۰۲

[2] تفسیر نور الثقلین، ج ۵ ص ۵۰۲، سورہ آل عمران، آیت:۹۶

(۳) دعائے عرفہ ۲۵ ذیقعد الحرام میں اس طرح پڑھتے ہیں:

اَللّٰهُمَّ دَاحِيَ الْكَعْبَةِ وَ فَالِقَ الْحَبَّةِ وَ صَارِفَ اللَّزْبَةِ وَ كَاشِفَ كُلِّ كُرْبَةٍ....[1]

"اے وہ خدا جس نے کعبے کی زمین کو بچھایا اور دانہ کو زمین کے پیٹ میں شگاف کیا اور بندوں سے مشکلات دور کیں اور ان سے ہر غم و پریشانی کو زائل کیا"۔

(۴) "زمین کو فرش قرار دیا اور پہاڑوں کو زمین کی کیل بنایا"۔

اَلَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً....[2]

"جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت بنایا"۔

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا وَالْجِبَالَ اَوْتَادًا[3]

"کیا ہم نے زمین کو فرش نہیں بنایا اور پہاڑوں کو میخیں؟"

امیر المومنین علیہ السلام یہاں پر فرماتے ہیں:

فَطَرَ الْخَلَائِقَ بِقُدْرَتِهِ وَ نَشَرَ الرِّيَاحَ بِرَحْمَتِهِ وَ وَتَّدَ بِالصُّخُورِ مَيَدَانَ اَرْضِهِ[4]

"اس نے مخلوقات کو اپنی قدرت سے پیدا کیا، اپنی رحمت سے ہواؤں کو چلایا، تھرتھراتی ہوئی زمین پر پہاڑوں کی میخیں گاڑیں"۔

بہت زیادہ نعمتوں کے درمیان یہ پروردگار کی نعمتوں میں عجیب نعمت ہے۔ زمین کو اس طرح بنایا کہ انسان کے لئے آرام اور استراحت ہو۔

قرآن میں فرماتا ہے:

الْاَرْضَ فِرَاشًا[5]

"جس نے تمہارے لئے زمین کو پرسکون بچھونا بنایا"۔

۱۔ مفاتیح الجنان، ۲۵ ذیقعد الحرام کے اعمال
۲۔ سورہ بقرہ، آیت: ۲۲
۳۔ سورہ نبا، آیت: ۶۔۷
۴۔ نہج البلاغہ، خطبہ: ۱
۵۔ سورہ بقرہ، آیت: ۲۲

بیشک یہ بھی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ اگر زمین لرزاں اور متزلزل ہوتی انسان کے لئے سکون اور فائدہ مند نہیں ہوسکتی تھی۔

اور فرمایا:

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِیْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ؕ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ[1]

"وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو نرم کر دیا، سو تم اس کے راستوں میں چلو پھرو اور اللہ کے رزق میں سے کھاؤ، اور اسی کے پاس پھر کر جانا ہے"۔

امام سجاد علیہ السلام فرماتے ہیں: اللہ عزوجل نے زمین کو مناسب اور تمہاری طبیعت کے مطابق ملائم اور تمہارے ابدان اور انسان کی مناسبت سے بنایا۔ زمین کو بہت زیادہ گرم نہیں بنایا کہ تم جل جاؤ۔

اور نہ ہی زیادہ سرد بنایا کہ تم برف بن جاؤ، اور نہ ہی بہت زیادہ خوشبو والا بنایا تاکہ تمہارے مغز اور ناک میں نقصان پیدا کرے اور نہ ہی اس کو بدبودار پیدا کیا کہ تم اس کے اثر سے ہلاک ہو جاؤ۔ نہ اس کو پانی کی طرح بنایا کہ تم اس میں غرق ہو جاؤ اور نہ ہی زیادہ مضبوط بنایا تاکہ تمہارے لئے گھر بنانا مشکل ہو بلکہ اس کو بالکل مناسب شرائط کے ساتھ بنایا تاکہ تم اس میں اپنی زندگی کے لئے فائدہ حاصل کر سکو۔[2]

رسول اللہ سے پوچھا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اللہ عزوجل نے جو سات زمین بنائی ہیں ان کے نام کیا ہیں؟

فرمایا: جان لو کہ زمین اول آدمیوں کا مسکن ہے اور دوسری زمین میں ہوا ہے۔

اللہ عزوجل نے زمین کی ہواؤں کو اور اس کی مخالف ہواؤں کو وہاں پر جمع کیا۔

جان لو جتنی بھی مقدار میں ان کے لئے خلق کے لئے صلاح ہو وہاں سے ہوا بھیجتا ہے۔

قوم عاد کے لئے سوئی کے سوراخ جتنی ہوا کو حکم دیا کہ سب کو ہلاک کرے

۱۔ سورہ ملک، آیت: ۱۵
۲۔ تفسیر البرہان، ج ۱ ص ۶۷

اور زمین سوم میں ایک مخلوق کو خلق کیا جن کی صورتیں آدمیوں کی صورت کی طرح اور کان بکریوں جیسے ہیں۔ وہ ہرگز آنکھ جھپکتے بھی اللہ عزوجل کی نافرمانی نہیں کرتے۔ امر الٰہی کے خلاف کام نہیں کیا۔ روز قیامت تک نہ یہ ثواب رکھتے ہوں گے نہ ہی عذاب۔ جس طرح ہمارے لئے دن ہے ویسے ان کے لئے رات ہے کیونکہ یہ گھومتا ہوا آسمان ہے۔ سورج کو بھی گھماتا ہے۔

زمین چہارم سنگ کی جگہ ہے۔ یہ جگہ دیا سلائی سے بنا ایک پتھر ہے اس کو معدنیات کہتے ہیں۔ اللہ عزوجل نے ان کو روشن کرنے اور استفادے کے لئے خلق کیا ہے کیونکہ وہ جلد روشن ہوجاتی ہے اور اس کی بو بد ہے۔

فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ [1]

"تو اس آگ سے بچو جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں، جو کافروں کیلئے تیار کی گئی ہے"۔

یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ..... [2]

"اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں"۔

روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جان لو اس اللہ عزوجل کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، دوزخ میں ایک وادی ہے جو آتش، تیل، گرمی اور بھاپ سے ہے۔ اگر سوئی کے سوراخ جتنی بھی یہ وادی کھلے، اگر مشرق میں کوئی بندہ کھڑا ہو اس کی گرمی سے جل کر راکھ بن جائے گا۔ اگر پہاڑ و زمین اس میں پھینکے جائیں موم ہوجائیں گے"۔

روایت ہوئی ہے کہ منصور عمار کہتا ہے:

"میں چاہتا تھا کہ حج پر جاؤں اور کوفہ پہنچا۔ شب تاریک تھی، ایک گھر سے آواز سنی ایک شخص گریہ کررہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ اے بادشاہ اے معبود اے پروردگار! یہ جو میں

۱۔ سورہ بقرہ، آیت: ۲۴

۲۔ سورہ تحریم، آیت: ۶

نے بدی کی ہیں، یہ نافرمانی جو میں نے انجام دی ہیں، اس سے مراد یہ ہے کہ تمہیں اذیت دوں، لیکن جو مجھ سے خطائیں ہوئی ہیں یہ جہالت کی وجہ سے ہے۔ اب کون میری فریاد کو پہنچے؟ کون ہے جو مجھے تیرے عذاب سے بچائے؟ اگر مجھے نکال دو گے تو میں کس کے ملک و مملکت میں جاؤں گا"۔

جب میں نے اس کلام کو سنا تو یہ آیت پڑھی:

فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ

جب اس مرد نے اس آیت کو سنا، بلند آواز سے نالہ کیا اور بیہوش ہوگیا، جب ہوش میں آیا تو دوبارہ بہت آواز میں نالہ کیا۔ اس کے بعد خاموش ہوگیا۔ میں نے اس گھر پر روشنائی کے ساتھ نشان لگایا اور چلا گیا۔ صبح جب نماز سے فارغ ہوا، اٹھا اور اس گھر کی طرف آیا۔ دیکھا ایک جنازہ رکھا ہوا ہے۔ اس پر ایک بوڑھی عورت گریہ کررہی ہے اور کہہ رہی ہے: واولداہ۔ میں نے کہا: مادر کیا ہوا؟

اس نے کہا: میرا بیٹا رات دنیا سے چلا گیا۔

میں نے کہا: کون تھا آپ کا بیٹا اور کیسے مرا؟

اس نے کہا: میرا بیٹا پاک تھا، روزے دار تھا، سیدزادہ تھا اور خاندان نبوت سے تھا۔ اچانک ایک شخص میرے گھر میں آیا اور اس آیت سے وعدہ اور وعید قرآن پڑھی۔ میرے بیٹے نے اس آیت کے معنی کو سمجھا اور قاضی الحاجات کے ساتھ مناجات میں اپنا سر پیٹتا رہا۔

اس نے بہت اضطراب و گریہ و زاری کیا اور سحر میں اپنی جان کو اس کے مالک کے حوالے کیا۔

منصور کہتا ہے: میں لرز گیا اور خود سے کہا: اس سیدزادے کو میں نے مارا اور خود اس سے نصیحت حاصل نہ کی۔

یا رب نظر لطف کن همه را
پروردگار سب پر نظر لطف کرو

داریم دل خسته دوا کن همه را

خستہ دل رکھتے ہیں سب کی دوا کرو

هر چند گناهگار و پریشان حالیم

جتنے بھی گناہگار و پریشان حال ہیں

زوار شهید کربلا کن همه را

سب کو شہید کربلا کا زوار بنا

پلٹتے ہیں حدیث کی طرف۔

اور زمین پنجم میں بچھو ہیں۔ یہ اونٹ کی طرح ہیں، ان کی پونچ میں، ان کی دم میں ۳۰۰ قسم کے زہر ہیں۔ اگر اس زہر سے ایک قطرہ بھی دریا میں ڈال دیا جائے تو روئے زمین کے تمام جانور مر جائیں گے

اور اس زمین میں سانپ بھی ہیں اور یہ سانپ دوزخیوں کے عذاب کے لئے بنائے گئے ہیں

اگر کوئی انسان کو دوزخ میں دیکھ لے ان کے سارے عضو جدا ہو جائیں

اور زمین ششم دوزخیوں کی جگہ ہے جو بھی دوزخیوں میں سے دنیا میں مرتا ہے تو اس کو وہیں پر پھینک دیا جاتا ہے

كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سِجِّينٌ كِتَابٌ مَّرْقُومٌ [1]

"ہرگز ایسا نہیں چاہیے (کہ کافروں کو چھٹکارہ مل جائے) بے شک نافرمانوں کے اعمال نامے سجین میں ہیں اور آپ کو کیا خبر کہ سجین کیا ہے ایک دفتر ہے جس میں لکھا جاتا ہے"۔

زمین ہفتم جائیگاہ ابلیس ہے اور اس کے لشکر کی جگہ ہے۔ اس کے لئے تخت رکھا گیا ہے اور اس تخت پر وہ بیٹھا ہوا ہے۔ اس کی ایک سمت میں سموم دوزخ (نہایت گرم اور زہریلی ہوا والی) ہے اور اس کی دوسری سمت میں زمہریر دوزخ (یعنی ٹھنڈ کا عذاب) ہے۔ اس کے

۱۔ سورہ مطففین، آیات: ۷۔۹

20

لشکر میں سے شرانگیز اور بہت زیادہ فساد والا ابلیس کے نزدیک مقبول تر ہے۔

انس بن مالک کہتا ہے: نام زمین اول (اودیعا) ہے

دوم (نسبطا) ہے۔

سوم (ثمصحا) ہے۔

چہارم (عربیا) ہے۔

پنجم (ماسکہ) ہے۔

زمین ششم (اولیا) ہے۔

زمیں ہفتم (ثری) ہے۔[1]

۱۔ سراج القلوب، ج ۶ ص ۸

"باب خلقت آسمان وزمین میں روایات"

(۱) شَرْحُ النَّهجِ لِلْكَيْدُرِيِّ ، وَرَدَ فِي الْخَبَرِ: أَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَمَّا أَرَادَ خَلْقَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ خَلَقَ جَوْهَراً أَخْضَرَ ثُمَّ ذَوَّبَهُ فَصَارَ مَاءً مُضْطَرِباً ثُمَّ أَخْرَجَ مِنْهُ بُخَاراً كَالدُّخَانِ فَخَلَقَ مِنْهُ السَّمَاءَ كَمَا قَالَ: ثُمَّ اسْتَوَى إِلَى السَّمَاءِ وَهِيَ دُخَانٌ [1]

ثُمَّ فَتَقَ تِلْكَ السَّمَاءَ فَجَعَلَهَا سَبْعاً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ زَبَداً فَخَلَقَ مِنْهُ أَرْضَ مَكَّةَ ثُمَّ بَسَطَ الْأَرْضَ كُلَّهَا مِنْ تَحْتِ الْكَعْبَةِ وَ لِذَلِكَ تُسَمَّى مَكَّةُ أُمَّ الْقُرَى لِأَنَّهَا أَصْلُ جَمِيعِ الْأَرْضِ ثُمَّ شَقَّ مِنْ تِلْكَ الْأَرْضِ سَبْعَ أَرَضِينَ وَ جَعَلَ بَيْنَ كُلِّ سَمَاءٍ وَ سَمَاءٍ مَسِيرَةَ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ وَ كَذَلِكَ بَيْنَ كُلِّ أَرْضٍ وَ أَرْضٍ وَ كَذَلِكَ بَيْنَ هَذِهِ السَّمَاءِ وَ هَذِهِ الْأَرْضِ ثُمَّ بَعَثَ مَلَكاً مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ حَتَّى نَقَلَ الْأَرْضَ عَلَى مَنْكِبِهِ وَ عُنُقِهِ وَ مَدَّ الْيَدَيْنِ فَبَلَغَتْ إِحْدَاهُمَا إِلَى الْمَشْرِقِ وَ الْأُخْرَى إِلَى الْمَغْرِبِ ثُمَّ بَعَثَ لِقَرَارِ قَدَمِ ذَلِكَ الْمَلَكِ بَقَرَةً مِنَ الْجَنَّةِ كَانَ لَهَا أَرْبَعُونَ أَلْفَ قَرْنٍ وَ أَرْبَعُونَ أَلْفَ رِجْلٍ وَ يَدٍ وَ بَعَثَ يَاقُوتاً مِنَ الْفِرْدَوْسِ الْأَعْلَى حَتَّى يُوضَعَ بَيْنَ سَنَامِ تِلْكَ الْبَقَرَةِ وَ أُذُنِهَا فَاسْتَقَرَّ قَدَمَا ذَلِكَ الْمَلَكِ عَلَى السَّنَامِ وَ الْيَاقُوتِ وَ إِنَّ قُرُونَ تِلْكَ الْبَقَرَةِ لَمُرْتَفِعَةٌ مِنْ أَقْطَارِ الْأَرْضِ إِلَى تَحْتِ

۱۔ سورہ فصلت، آیت:۱۱

الْعَرْشِ وَ إِنَّ مَنَاخِرَ أُنُوفِهَا بِإِزَاءِ الْأَرْضِ فَإِذَا تَنَفَّسَتِ الْبَقَرَةُ مَدَّ الْبَحْرُ وَ إِذَا قَبَضَتْ أَنْفَاسَهَا جَزَرَ الْبَحْرُ مِنْ ذَلِكَ ثُمَّ خَلَقَ لِقَرَارِ قَوَائِمِ تِلْكَ الْبَقَرَةِ صَخْرَةً وَ هِيَ الَّتِي حَكَى اللّٰهُ عَنْ لُقْمَانَ فِي قَوْلِهِ: فَتَكُنْ فِي صَخْرَةٍ [1]

فَيَزِيدُ مِقْدَارُ سَعَةِ تِلْكَ الصَّخْرَةِ سَبْعَ مَرَّاتٍ عَلَى مِقْدَارِ سَبْعِ سَمَاوَاتٍ وَ سَبْعِ أَرَضِينَ ثُمَّ خَلَقَ حُوتاً وَ هُوَ الَّذِي أَقْسَمَ اللّٰهُ فَقَالَ: ن وَ الْقَلَمِ وَ النُّونُ الْحُوتُ وَ أَمَرَ تَعَالَى بِوَضْعِ تِلْكَ الصَّخْرَةِ عَلَى ظَهْرِ ذَلِكَ الْحُوتِ وَ جَعَلَ ذَلِكَ الْحُوتَ فِي الْمَاءِ وَ أَمْسَكَ الْمَاءَ عَلَى الرِّيحِ وَ يَحْفَظُ اللّٰهُ الرِّيحَ بِقُدْرَتِهِ [2]

"روایت میں آیا ہے کہ جب اللہ عزوجل نے ارادہ فرمایا کہ آسمان وزمین کو خلق کرے، ایک سبز جوہر کو خلق کیا۔ اس کے بعد اس کو پگھلایا وہ جب پگھل گیا اس حال میں کہ وہ جوش کی حالت میں تھا، اس سے بھاپ باہر نکلی۔ دھوئیں کی طرح تھی۔ اس کے بعد آسمانوں کو خلق کیا یا جس طرح اللہ قرآن میں فرماتا ہے:

ثُمَّ اسْتَوَى إِلَى السَّمَاءِ وَهِيَ دُخَانٌ [1]

اس کے بعد آسمان کو شگاف کیا اور اس کے ساتھ (حصے) بنائے۔

اور اس کو پانی سے قرار دیا اور اس سے زمین کو خلق کیا اور اس کو کعبے کے نیچے سے بچھایا لہٰذا اس کو ام القریٰ کا نام دیا کیونکہ وہ تمام زمینوں کی بنیاد اور اصل ہے اور اس کے بعد زمین کے سات طبقے بنائے۔ ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک ایک زمین سے دوسری زمین تک ۵۰۰ سال کا فاصلہ ہے۔

اس کے بعد ایک فرشتے کو عرش کے نیچے بھیجا تا کہ زمین کے وزن کو اپنے کندھوں پر اٹھائے، اس نے دو ہاتھوں کو دراز کیا۔ ایک مشرق کی جانب پہنچا ایک مغرب کی

۱۔ سورہ لقمان، آیت:۱۶

۲۔ بحار الانوار، ج ۲۹ ص ۵۴

جانب ہے۔اس کے بعد اس فرشتے کے ثابت قدم رہنے کے لئے جنت سے ایک گائے بھیجی جس کے چالیس ہزار سینگ، چالیس ہزار ہاتھ پاؤں ہیں۔

اس کے بعد ایک یاقوت فردوس بریں سے بھیجا جو اس گائے کے کان اور کوہان تک قرار رہے۔پس اس ملک کے دو قدم کوہان اور یاقوت میں ثابت قدم ہوئے۔

اس گائے کے سینگ ساتویں زمین کے نیچے سے عرش مرتفع تک ہے اور اس کے ناک کا سوراخ زمین کے اوپر تک ہے جب وہ گائے سانس لیتی ہے سمندر کا پانی نیچے آتا ہے، جب سانس چھوڑتی ہے سمندر کا پانی نیچے آتا ہے (شاید اصطلاح میں اس کو مد و جزر کہتے ہیں)۔

اس کے بعد اس گائے۔کے سینگوں کو قرار دینے کے لئے ایک بہت بڑا پتھر خلق فرمایا۔

یہ وہ حکایت ہے لقمان کی زبان سے اپنے بیٹے سے جو اللہ عزوجل نے اس کو حکایت فرمائی: فَتَكُنْ فِي صَخْرَةٍ

بیٹا اگر کوئی عمل رائی کے دانہ کے برابر ہو پھر وہ کسی پتھر کے اندر ہو یا وہ آسمان کے اندر ہو یا زمین کے اندر ہو تب بھی اللہ اس کو حاضر کر دے گا۔اس پتھر کی مقدار سات آسمانوں اور زمینوں سے سات گنا زیادہ ہے۔اس کے بعد مچھلی کو خلق کیا۔یہ وہی مچھلی ہے جس کی اللہ عزوجل نے قسم کھا کر یاد فرمایا ہے:

نٓ وَ الْقَلَمِ "ن، قلم کی قسم ہے اور اس کی جو اس سے لکھتے ہیں"۔

نون بمعنی مچھلی ہے۔اللہ عزوجل نے حکم فرمایا: اس پتھر کے قرار رہنے کے لئے اس کی پشت پر مچھلی اور مچھلی کو پانی میں قرار دیا اور اس پانی کو ہوا پر اور اس ہوا کی اپنی قدرت و عظمت سے حفاظت کرتا ہے۔اس روایت میں لازماً تامل تدبر ہو"۔

(۲) تفسيرُ عَلِيِّ بنِ إبْرَاهِيمَ : وَ هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰاوٰاتِ وَ الْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَ كَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَ ذٰلِكَ فِي مَبْدَإِ الْخَلْقِ أَنَّ الرَّبَّ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى خَلَقَ الْهَوَاءَ ثُمَّ خَلَقَ الْقَلَمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَجْرِيَ فَقَالَ يَا رَبِّ بِمَا أَجْرِي فَقَالَ بِمَا هُوَ كَائِنٌ ثُمَّ

خَلَقَ الظُّلْمَةَ مِنَ الْهَوَاءِ وَ خَلَقَ النُّورَ مِنَ الْهَوَاءِ وَ خَلَقَ الْمَاءَ مِنَ الْهَوَاءِ وَ خَلَقَ الْعَرْشَ مِنَ الْهَوَاءِ وَ خَلَقَ الْعَقِيمَ مِنَ الْهَوَاءِ وَ هُوَ الرِّيحُ الشَّدِيدَةُ وَ خَلَقَ النَّارَ مِنَ الْهَوَاءِ وَ خَلَقَ الْخَلْقَ كُلَّهُمْ مِنْ هٰذِهِ السِّتَّةِ الَّتِي خُلِقَتْ مِنَ الْهَوَاءِ فَسَلَّطَ الْعَقِيمَ عَلَى الْمَاءِ فَضَرَبَتْهُ فَأَكْثَرَتِ الْمَوْجَ وَ الزَّبَدَ وَ جَعَلَ يَثُورُ دُخَانُهُ فِي الْهَوَاءِ فَلَمَّا بَلَغَ الْوَقْتُ الَّذِي أَرَادَ قَالَ لِلزَّبَدِ اجْمُدْ فَجَمَدَ فَقَالَ لِلْمَوْجِ اجْمُدْ فَجَمَدَ فَجَعَلَ الزَّبَدَ أَرْضاً وَ جَعَلَ الْمَوْجَ جِبَالاً رَوَاسِيَ لِلْأَرْضِ فَلَمَّا أَجْمَدَهُمَا قَالَ لِلرُّوحِ وَ الْقُدْرَةِ سَوِّيَا عَرْشِي عَلَى السَّمَاءِ فَسَوَّيَا عَرْشَهُ عَلَى السَّمَاءِ وَ قَالَ لِلدُّخَانِ اجْمُدْ فَجَمَدَ ثُمَّ قَالَ لَهُ ازْفِرْ فَزَفَرَ فَنَادَاهَا وَ الْأَرْضَ جَمِيعاً ائْتِيَا طَوْعاً أَوْ كَرْهاً قَالَتَا أَتَيْنَا طَائِعِينَ فَقَضَاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ فِي يَوْمَيْنِ وَ مِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ فَلَمَّا أَخَذَ فِي رِزْقِ خَلْقِهِ خَلَقَ السَّمَاءَ وَ جَنَّاتِهَا وَ الْمَلَائِكَةَ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَ خَلَقَ الْأَرْضَ يَوْمَ الْأَحَدِ وَ خَلَقَ دَوَابَّ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَ هُمَا الْيَوْمَانِ اللَّذَانِ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ: أَ إِنَّكُمْ لَتَكْفُرُونَ بِالَّذِي خَلَقَ الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ وَ خَلَقَ الشَّجَرَ وَ نَبَاتَ الْأَرْضِ وَ أَنْهَارَهَا وَ مَا فِيهَا وَ الْهَوَامَّ فِي يَوْمِ الثَّلَاثَاءِ وَ خَلَقَ الْجَانَّ وَ هُوَ أَبُو الْجِنِّ يَوْمَ السَّبْتِ وَ خَلَقَ الطَّيْرَ فِي يَوْمِ الْأَرْبِعَاءِ وَ خَلَقَ آدَمَ فِي سِتِّ سَاعَاتٍ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَفِي هٰذِهِ السِّتَّةِ أَيَّامٍ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَا۔[1]

"علی ابن ابراہیم اپنی تفسیر میں اس آیت کے ذیل میں کہتا ہے:

وَ هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَ كَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ۔

[1] بحار الانوار، ج ۵۴ ص ۷۰

کہتا ہے یہ آیت مربوط ہے مبدا خلق کے ساتھ کیونکہ اللہ عزوجل نے ہوا کو خلق کیا، اس کے بعد قلم کو، اس کے بعد قلم کو حکم دیا لکھو!

قلم نے عرض کیا: پروردگارا کیا لکھوں؟

حکم ہوا: ہر وہ جو ہونا ہے۔

اس کے بعد ظلمت و تاریکی کو خلق کیا۔

نور کو ہوا سے خلق کیا، پانی کو ہوا سے خلق کیا اور عرش کو خلق کیا ہوا سے، اس کے بعد عقیم کو خلق کیا جو شدید قسم کی ہوا ہے۔

آگ کو بھی ہوا سے خلق کیا اور تمام مخلوق کو ان چھ چیزوں سے جو خود ہوا سے خلق کی گئی ہیں ان سے خلق کیا۔ بس عقیم کو پانی پر مسلط کیا اور اس کو آپس میں ملایا پھر اس سے ایک بہت بڑی موج پیدا ہوئی، گرد، خاک، دھوئیں کو ہوا میں قرار دیا۔ جب اس زمانے کا ارادہ کیا وہ پہنچ گیا اس جھاگ سے کہا کہ منجمد ہوجا۔ بس وہ جمی ہوئی ہوگئی، اس کے بعد موج سے فرمایا: منجمد ہوجائیں، جمی ہوئی ہوجا تو جمی ہوئی ہوگئی، بس جھاگ سے زمین اور موج سے پہاڑ بنایا اور اس کو زمین کے لئے میخ قرار دیا۔ جب دونوں جمے ہوئے ہوگئے پھر روح اور قدرت سے فرمایا: میرے عرش کو آسمان پر استوار کیا جائے، ان دونوں نے فرمان پروردگار پر اس کے عرش کو آسمان پر استوار کیا اور دونوں سے فرمایا: منجمد اور برف ہوجاؤ اور جب وہ جما ہوا ہوگیا

پس ان دونوں کو زمین کے ساتھ مخاطب کیا اور فرمایا: رضا یا کراہت کے ساتھ آجاؤ۔

انہوں نے کہا: رضامندی سے آئیں گے۔

وہاں پر ساتوں آسمانوں کے نظم کو استوار فرمایا اور زمین کو بھی آسمانوں کی صورت پر قرار دیا۔ رزق و روزی خلق کو آسمان اور ان کے باغ قرار دیا۔ ملائکہ کو جمعرات کے دن خلق کیا اور زمین کو اتوار کے دن خشکی، سمندر کو پیر کے دن۔

یہ وہی دو دن ہیں جن کے لئے اللہ عزوجل فرماتا ہے:

أَإِنَّكُمْ لَتَكْفُرُونَ بِالَّذِي خَلَقَ الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ

"کہہ دو کیا تم اس کا انکار کرتے ہو جس نے دو دن میں زمین بنائی"۔

درخت، زمین کا سبزہ اس کی نہریں جو اس میں ہیں حیوانات و حشرات زہریلے اور موذی حیوانات، جانوروں کو منگل کو خلق کیا۔ جن جو ابوالجن (جنات کا باپ) کو ہفتے کے دن خلق کیا، اڑنے والے پرندوں کو بدھ کے دن خلق کیا اور آدمؑ کو جمعے کے دن کے چھ گھنٹوں میں خلق کیا"۔

پس ان چھ دنوں میں پروردگار عالم نے زمین و آسمان اور جو کچھ ان میں ہے خلق کیا۔

(۲) قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ اللّٰهَ لَمَّا خَلَقَ الْأَرَضِينَ خَلَقَهَا قَبْلَ السَّمَاوَاتِ۔[1]

"امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: جب اللہ عزوجل نے زمین کو خلق کیا ان کو آسمان سے پہلے خلق کیا"۔

(۳) عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فِي دُعَاءِ يَوْمِ عَرَفَةَ أَنْتَ الْكَائِنُ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَ الْمُكَوِّنُ لِكُلِّ شَيْءٍ إِلَى قَوْلِهِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ حِينَ لَا شَمْسٌ تُضِيءُ وَ لَا قَمَرٌ يَسْرِي وَ لَا بَحْرٌ يَجْرِي وَ لَا رِيَاحٌ تَذْرِي وَ لَا سَمَاءٌ مَبْنِيَّةٌ وَ لَا أَرْضٌ مَدْحِيَّةٌ وَ لَا لَيْلٌ يُجِنُّ وَ لَا نَهَارٌ يُكِنُّ وَ لَا عَيْنٌ تَنْبُعُ وَ لَا صَوْتٌ يُسْمَعُ وَ لَا جَبَلٌ مُرْسًى وَ لَا سَحَابٌ مُنْشَأٌ وَ لَا إِنْسٌ مَبْرُوءٌ وَ لَا جِنٌّ مَذْرُوءٌ وَ لَا مَلَكٌ كَرِيمٌ وَ لَا شَيْطَانٌ رَجِيمٌ وَ لَا ظِلٌّ مَمْدُودٌ وَ لَا شَيْءٌ مَعْدُودٌ۔[2]

"امام حسین علیہ السلام عرفہ کے دن کی دعا میں فرماتے ہیں:

تم ہر چیز سے پہلے تھے (جو بھی تھا جو بھی ہوگا سب تیری مخلوق ہے ہر چیز جو وجود دینے والا وہ ہے۔ یہاں پر پہنچنے کے بعد فرمایا: اس اللہ عزوجل کی حمد و ثنا ہے جس کا عرش پانی پر ہے، اس وقت نہ روشنی تھی نہ چاند منور تھا، نہ جاری دریا تھا نہ ہوا تھی کہ چلے، نہ بلند

[1] قصص الانبیاء، ص ۳۶، بحار الانوار، ج ۵۴ ص ۸۵

[2] بحار الانوار، ج ۵۴ ص ۱۷۳

آسمان نہ بچھنے والی زمین، نہ شب تاریک نہ دن کی روشنی، نہ جوش والا چشمہ نہ سننے والی آواز، نہ ثابت پہاڑ نہ بادل، نہ انسان نہ جن، نہ فرشتہ نہ شیطان، نہ سایہ نہ معتدی نہ ہی معدودی تھی"۔

(۵) وَ عَنْ عِكْرِمَةَ: أَنَّ الْيَهُودَ قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ مَا يَوْمُ الْأَحَدِ قَالَ فِيهِ خَلَقَ اللَّهُ الْأَرْضَ وَ كَبَسَهَا قَالُوا الْإِثْنَيْنِ قَالَ خَلَقَ فِيهِ وَ فِي الثَّلَاثَاءِ الْجِبَالَ وَ الْمَاءَ وَ كَذَا وَ كَذَا وَ مَا شَاءَ اللَّهُ قَالُوا فَيَوْمُ الْأَرْبِعَاءِ قَالَ الْأَقْوَاتَ قَالُوا فَيَوْمُ الْخَمِيسِ قَالَ فِيهِ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ قَالُوا يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَالَ خَلَقَ فِي سَاعَتَيْنِ الْمَلَائِكَةَ وَ فِي سَاعَتَيْنِ الْجَنَّةَ وَ النَّارَ وَ فِي سَاعَتَيْنِ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ وَ الْكَوَاكِبَ وَ فِي سَاعَتَيْنِ اللَّيْلَ وَ النَّهَارَ قَالُوا السَّبْتُ وَ ذَكَرُوا الرَّاحَةَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَ مَا مَسَّنَا مِنْ لُغُوبٍ [1]

"عکرمہ کہتا ہے: یہودیوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ اتوار کا دن کونسا دن ہے؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ دن ہے جس دن اللہ عزوجل نے زمین کو بچھایا اور خلق کیا۔

انہوں نے کہا: پیر کا دن؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ دن ہے جس دن اللہ عزوجل نے اس دن اور منگل کے دن پہاڑوں کو، پانی کو اور جو جو اللہ عزوجل نے چاہا خلق کیا۔

انہوں نے کہا: بدھ کا دن کونسا دن ہے؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے اس دن طاقتوں کو خلق کیا۔

انہوں نے کہا: جمعرات کون سا دن ہے؟

۱۔ بحار الانوار، ج ۵۴ ص ۲۱۱

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ دن ہے جس دن اللہ عزوجل نے آسمانوں کو خلق کیا۔

انہوں نے کہا: جمعہ کا دن کون سا ہے؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ دن جس میں اللہ عزوجل نے دو گھنٹوں میں ملائکہ کو خلق کیا، دو گھنٹوں میں جنت اور جہنم کو خلق کیا اور دو گھنٹوں میں سورج چاند اور ستاروں کو خلق کیا اور دوسرے دو گھنٹوں میں دن اور رات کو خلق کیا۔

انہوں نے کہا: ہفتے کا دن کون سا دن ہے؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ دن ہے جس دن اللہ عزوجل نے فرمایا: آسمانوں اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور زمین اور جو کچھ اس کے درمیان ہے سب کو ہم نے ۶ دنوں میں خلق کیا اور کوئی بھی رنج اور تھکاوٹ ہم تک نہ پہنچی"۔

(۶) وَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: وَ الْأَرْضَ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِ قَالَ الْأَنَامُ الْخَلْقُ وَ هُمْ أَلْفُ أُمَّةٍ سِتُّمِائَةٍ فِي الْبَحْرِ وَ أَرْبَعُمِائَةٍ فِي الْبَرِّ [1]

"ابن عباس کہتا ہے: قول خداوند کے بارے زمین کو خلق کے لئے مقرر کیا۔

فرمایا: انام (لوگ) سے مراد خلق ہیں جو ایک ہزار امتیں ہیں، ۶ سو سمندر میں اور چار سو خشکی میں زندگی گزارتے ہیں"۔

(۷) فِي خَبَرِ الشَّامِيِّ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَنَّهُ سَأَلَهُ مِمَّ خُلِقَ السَّمَاوَاتُ، قَالَ مِنْ بُخَارِ الْمَاءِ وَ سَأَلَهُ عَنْ سَمَاءِ الدُّنْيَا مِمَّا هِيَ قَالَ مِنْ مَوْجٍ مَكْفُوفٍ وَ سَأَلَهُ كَمْ طُولُ الْكَوَاكِبِ وَ عَرْضُهُ قَالَ اِثْنَا عَشَرَ فَرْسَخاً فِي اِثْنَيْ عَشَرَ فَرْسَخاً وَ سَأَلَهُ عَنْ أَلْوَانِ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَ أَسْمَائِهَا فَقَالَ لَهُ اِسْمُ السَّمَاءِ الدُّنْيَا رَفِيعٌ وَ هِيَ مِنْ مَاءٍ وَ دُخَانٍ وَ اِسْمُ السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ قَيْدُومٌ وَ هِيَ عَلَى لَوْنِ النُّحَاسِ وَ السَّمَاءُ الثَّالِثَةُ اِسْمُهَا

۱۔ بحار الانوار، ج ۵۴ ص ۳۴۸

اَلْمَارُومُ وَ هِيَ عَلَى لَوْنِ الشَّبَهِ وَ السَّمَاءُ الرَّابِعَةُ اِسْمُهَا أرفلون وَ هِيَ عَلَى لَوْنِ الْفِضَّةِ وَ السَّمَاءُ الْخَامِسَةُ اِسْمُهَا هيعون وَ هِيَ عَلَى لَوْنِ الذَّهَبِ وَ السَّمَاءُ السَّادِسَةُ اِسْمُهَا عَرُوسٌ وَ هِيَ يَاقُوتَةٌ خَضْرَاءُ وَ السَّمَاءُ السَّابِعَةُ اِسْمُهَا عَجْمَاءُ وَ هِيَ دُرَّةٌ بَيْضَاءُ الْخَبَرَ ۔[1]

"حدیث میں آیا ہے کہ ایک شامی مرد نے امیر المومنین علیہ السلام سے آسمانوں کی خلقت کے بارے میں پوچھا۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: یہ پانی کی بھاپ سے ہے۔

اس نے پوچھا: آسمان اول (دنیا) کس چیز سے خلق ہوا ہے؟

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: موج مکفوف سے یعنی (موجوں کی جسم سے اس حال میں کہ وہ جب جاری ہوں)، اللہ عزوجل کی قدرت سے منجمد یعنی جم گیا۔

اس نے سوال کیا: طول وعرض ستاروں کی کتنی ہے؟

فرمایا: ۱۲ فرسخ ۱۲ فرسخ میں۔

سات آسمانوں کے رنگ اوران کے نام پوچھے۔

امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں:

آسمان اول (دنیا) رفیع ہے جو پانی اور دھوئیں سے ہے اور دوسرے آسمان کا نام قیدوم ہے جو تانبے کے رنگ کا ہے اور تیسرا آسمان اس کا نام مارون ہے جس کا رنگ زرد رنگ کا تانبہ ہے اور آسمان چہارم کا نام ارفلون اور رنگ چاندی ہے۔ آسمان پنجم ہیعون اور سونے کا رنگ۔ آسمان ششم کا نام عروس اس کا رنگ سبز یاقوت ہے۔

آسمان ہفتم عجماء جس کا رنگ درسفید ہے"۔

(۸) عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ قَالَ: سُئِلَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الطَّارِقِ قَالَ هُوَ أَحْسَنُ نَجْمٍ فِي السَّمَاءِ وَلَيْسَ يَعْرِفُهُ النَّاسُ وَ إِنَّمَا سُمِّيَ الطَّارِقَ لِأَنَّهُ يَطْرُقُ نُورُهُ سَمَاءً سَمَاءً إِلَى سَبْعِ سَمَاوَاتٍ

۱۔ بحار الانوار، ج ۵۵ ص ۸۸

ثُمَّ يَطْرُقُ رَاجِعاً حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى مَكَانِهِ ۔[1]

"امیر المومنین علیہ السلام سے طارق کے بارے میں پوچھا:

وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ ۔[2]

"آسمان اور اس کے طارق کی قسم۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: یہ ایک ستارہ ہے جو آسمان میں ہے لوگ اس کو نہیں جانتے اس وجہ سے طارق جانا گیا جو اپنے نور کو ایک ایک کرکے ساتویں آسمان تک پہنچاتا ہے۔ اس کے بعد اپنی جگہ پر پلٹ آتا ہے۔

وفی تفسیر علی بن ابراھیم: وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ قَالَ الطَّارِقُ النَّجْمُ الثَّاقِبُ وَهُوَ نَجْمُ الْعَذَابِ وَنَجْمُ الْقِيَامَةِ وَهُوَ زُحَلُ فِي أَعْلَى الْمَنَازِلِ إِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ قَالَ الْمَلَائِكَةُ ۔[3]

"سورہ طارق کی اس آیت کے ذیل میں فرمایا: یہ وہی طارق ہے جو نجم ثاقب ہے۔ وہ عذاب کا ستارہ ہے، وہ ستارہ قیامت ہے، وہی زحل جو اپنے مکان میں بہت اوپر والی جگہ پر ہے۔

حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): فِي قَوْلِهِ: وَ السَّمَاءِ وَ الطَّارِقِ، قَالَ: »السَّمَاءُ فِي هَذَا الْمَوْضِعِ: أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، وَ الطَّارِقُ: الَّذِي يَطْرُقُ الْأَئِمَّةَ (عَلَيْهِمُ السَّلَامُ) مِنْ عِنْدِ رَبِّهِمْ مِمَّا يَحْدُثُ بِاللَّيْلِ وَ النَّهَارِ، وَ هُوَ الرُّوحُ الَّذِي مَعَ الْأَئِمَّةِ (عَلَيْهِمُ السَّلَامُ) يُسَدِّدُهُمْ«. قَالَ: وَ النَّجْمُ الثَّاقِبُ قَالَ: »ذَاكَ

۱۔ بحار الانوار، ج ۵۵ ص ۷۹

۲۔ سورہ طارق، آیت: ۱۔ طارق طراق: اطراف، ستارہ صبح۔ طرقہ طرقا: اس کو ہتوڑے سے مارا
طرق الباب: دروازہ کھٹکھٹایا

۳۔ تفسیر قمی، ج ۲ ص ۴۱۵، بحار الانوار، ج ۷ ص ۱۰۸

رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ. [1]

"ابوبصیر نے امام صادق علیہ السلام سے اس آیت "والسماء وطارق" کے بارے پوچھا:

امام علیہ السلام نے فرمایا: سماء سے مراد اس آیت میں امیر المومنین علیہ السلام ہیں۔ وطارق سے مراد وہ ملک فرشتہ ہے جو اللہ عزوجل کی جانب سے دن ورات کی خبریں لیکر معصومین علیہم السلام کے پاس آتا ہے۔

ابوبصیر کہتا ہے: "والنجم الثاقب" کیا ہے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

(۹) قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

هَذِهِ النُّجُومُ الَّتِي فِي السَّمَاءِ مَدَائِنُ مِثْلُ الْمَدَائِنِ الَّتِي فِي الْأَرْضِ مَرْبُوطَةٌ كُلُّ مَدِينَةٍ إِلَى عَمُودٍ مِنْ نُورٍ طُولُ ذَلِكَ الْعَمُودِ فِي السَّمَاءِ مَسِيرَةُ مِائَتَيْنِ وَ خَمْسِينَ سَنَةً [2]

"امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: یہ ستارے آسمان میں (جو تم دیکھ رہے ہو ہر کوئی) شہر ہے زمین کے شہروں کی طرح، مربوط ہے نور کے ستون کے ساتھ۔ اس عمود کا طول آسمان میں ۲۵۰ سال کی مسافت ہے"۔

(۱۰) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الدِّهْقَانِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ لِلّٰهِ خَلْفَ هَذِهِ النِّطَاقِ زَبَرْجَدَةً خَضْرَاءَ مِنْهَا اخْضَرَّتِ السَّمَاءُ قُلْتُ وَ مَا النِّطَاقُ قَالَ الْحِجَابُ وَ لِلّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَرَاءَ ذَلِكَ سَبْعُونَ أَلْفَ عَالَمٍ أَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ الْجِنِّ وَ الْإِنْسِ وَ كُلُّهُمْ يَلْعَنُ فُلَاناً وَ فُلَاناً [3]

"عبید اللہ بن عبد اللہ دہقان کہتا ہے: امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ فرمایا:

بیشک اللہ عزوجل اس نطاق کی پشت سر سبز زبرجد ہے جو آسمان کو سبز کرتا ہے۔

۱۔ تفسیر نور الثقلین، ج ۵ ص ۵۴۹، بحار الانوار، ج ۲۵ ص ۳۸، ج ۲۴ ص ۷۰

۲۔ تفسیر قمی، ج ۲ ص ۲۱۸، بحار الانوار۔ ج ۵۵ ص ۹۱

۳۔ مختصر البصائر ص ۷، بحار الانوار، ج ۵۵ ص ۹۱

میں نے عرض کیا: نطاق کیا ہے؟

فرمایا: حجاب ہے اللہ عزوجل کے لیے۔ اس نطاق کے پیچھے ۷۰ عالم وجہان ہیں جس کی تعداد جن و انس کی تعداد سے زیادہ ہیں۔ وہ سب عوالم فلاں فلاں پر لعنت کرتے ہیں"۔ [1]

(۱۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ حَلَقٌ حَلَقٌ فَقَالَ لَنَا فِيمَ أَنْتُمْ قُلْنَا نَتَفَكَّرُ فِي الشَّمْسِ كَيْفَ طَلَعَتْ وَ كَيْفَ غَرَبَتْ قَالَ أَحْسَنْتُمْ كُونُوا هَكَذَا تَفَكَّرُوا فِي الْمَخْلُوقِ وَ لَا تَفَكَّرُوا فِي الْخَالِقِ فَإِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ مَا شَاءَ لِمَا شَاءَ وَ تَعْجَبُونَ مِنْ ذَلِكَ إِنَّ مِنْ وَرَاءِ قَافٍ سَبْعَ بِحَارٍ كُلُّ بِحَارٍ خَمْسُمِائَةِ عَامٍ وَ مِنْ وَرَاءِ ذَلِكَ سَبْعُ أَرَضِينَ يُضِيءُ نُورُهَا لِأَهْلِهَا وَ مِنْ وَرَاءِ ذَلِكَ سَبْعِينَ أَلْفَ أُمَّةٍ خُلِقُوا عَلَى أَمْثَالِ الطَّيْرِ هُوَ وَ فَرْخُهُ فِي الْهَوَاءِ لَا يَفْتُرُونَ عَنْ تَسْبِيحَةٍ وَاحِدَةٍ وَ مِنْ وَرَاءِ ذَلِكَ سَبْعِينَ أَلْفَ أُمَّةٍ خُلِقُوا مِنْ رِيحٍ فَطَعَامُهُمْ رِيحٌ وَ شَرَابُهُمْ رِيحٌ وَ ثِيَابُهُمْ مِنْ رِيحٍ وَ آنِيَتُهُمْ مِنْ رِيحٍ وَ دَوَابُّهُمْ مِنْ رِيحٍ لَا تَسْتَقِرُّ حَوَافِرُ دَوَابِّهِمْ إِلَى الْأَرْضِ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ أَعْيُنُهُمْ فِي صُدُورِهِمْ يَنَامُ أَحَدُهُمْ نَوْمَةً وَاحِدَةً يَنْتَبِهُ وَ رِزْقُهُ عِنْدَ رَأْسِهِ وَ مِنْ وَرَاءِ ذَلِكَ ظِلُّ الْعَرْشِ وَ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ سَبْعُونَ أَلْفَ أُمَّةٍ مَا يَعْلَمُونَ أَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ وَ لَا وُلْدَ آدَمَ وَ لَا إِبْلِيسَ وَ لَا وُلْدَ إِبْلِيسَ وَ هُوَ قَوْلُهُ: وَ يَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ [2]

"ابن عباس کہتا ہے: ہم مسجد میں حلقہ بنائے بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس آئے اور فرمایا: تم کس حال میں ہو؟ ہم نے کہا: سورج کے بارے میں

۱۔ فلاں فلاں سے منظور شیخین ہیں۔

۲۔ بحار الانوار، ج ۵۴ ص ۳۴۸، سورہ نحل، آیت: ۸

فکر مند ہیں کہ سورج کس طرح طلوع وغروب کرتا ہے؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: احسنتم۔ اسی طرح اللہ عزوجل کے آثار خلقت میں فکر کرو۔ خالق میں فکر مت کرنا (کہ مات مبہوت ہو جاؤ گے اور تمہارے افکار اس تک نہیں پہنچیں گے اور نتیجتاً گمراہ ہو جاؤ گے۔

بیشک اللہ عزوجل خلق فرماتا ہے جو چاہتا ہے اس کے لئے جو چاہتا ہے تم اس میں تعجب کرتے ہو۔ بیشک کہ پشت قاف (ایک پہاڑ زمین یا مکہ) سات سمندر ہیں اور ہر سمندر کے درمیان ۵۰۰ سال ہیں (یعنی اس کا فاصلہ ۵۰۰ سال ہے)۔

اور اس کے پشت پر سات زمینیں ہیں کہ اس کی روشنی اہل زمین والوں کے لئے ہے اور اس کی پشت پر ۷۰ ہزار امتیں ہیں جو پرندے کی طرح خلق ہوئی ہیں وہ اور اس کے بچے ہوا میں پرواز کرتے ہیں اور تسبیح سے ست نہیں ہوتے اور اور اس کے پشت سر ۷۰ ہزار گروہ ہوا سے خلق ہوئے ہیں ان کی غذا، ان کا پینا، ان کا لباس، ان کے برتن، ان کے حیوان سب ہوا سے ہیں، ان کے حیوانوں کے سم زمین کے اوپر نہیں ہوں گے قیامت تک اور ان کی آنکھیں ان کے سینوں میں ہیں، ان میں سے ایک ایک مرتبہ سوتا ہے اور بیدار ہوتا ہے اور اس کا رزق اس کے سر کے نزدیک ہوتا ہے۔ اس کی پشت سر پر سایہ عرش ہے اور سایہ عرش میں ۷۰ ہزار امتیں ہیں اور نہیں جانتیں اللہ عزوجل نے آدم کو اور فرزندان آدم کو ابلیس اور ابن الابلیس کو خلق کیا ہے۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے: وہ خلق کرتا ہے کہ اس کو تم نہیں جانتے۔

"سات آسمان اور ان کے رنگ":۔

حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ بِالْكُوفَةِ فِي الْجَامِعِ إِذْ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ فَسَأَلَهُ عَنْ مَسَائِلَ فَكَانَ فِيمَا سَأَلَهُ أَنْ قَالَ لَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرْنِي عَنْ أَلْوَانِ السَّمَاوَاتِ وَ أَسْمَائِهَا فَقَالَ لَهُ إِنَّ اسْمَ السَّمَاءِ

الدُّنْيَا رَفِيعٌ وَ هِيَ مِنْ مَاءٍ وَ دُخَانٍ وَ اسْمَ السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ قَيْدُومُ وَ هِيَ عَلَى لَوْنِ النُّحَاسِ وَ السَّمَاءُ الثَّالِثَةُ اسْمُهَا الْمَارُومُ وَ هِيَ عَلَى لَوْنِ الشَّبَهِ وَ السَّمَاءُ الرَّابِعَةُ اسْمُهَا أرقلون وَ هِيَ عَلَى لَوْنِ الْفِضَّةِ وَ السَّمَاءُ الْخَامِسَةُ اسْمُهَا هيفون وَ هِيَ عَلَى لَوْنِ الذَّهَبِ وَ السَّمَاءُ السَّادِسَةُ اسْمُهَا عَرُوسٌ وَ هِيَ يَاقُوتَةٌ خَضْرَاءُ وَ السَّمَاءُ السَّابِعَةُ اسْمُهَا عَجْمَاءُ وَ هِيَ دُرَّةٌ بَيْضَاءُ [1]

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام مسجد جامع کوفہ میں تھے کہ ایک مرد شامی ان کے سامنے کھڑا ہوا اور سوال کئے۔

اس نے پوچھا: یا امیر المومنین علیہ السلام! مجھے رنگ اور آسمانوں کے ناموں سے آگاہ کریں۔

امیر المومنین علیہ السلام نے اس کے جواب میں فرمایا:

نزدیک ترین آسمان دنیا کا نام "رفیع" ہے اور وہ پانی اور دھوئیں سے بنا ہے۔

دوسرے آسمان کا نام "قیدوم" ہے اور مرمر کے رنگ کا ہے اور تیسرے آسمان کا نام "ماروم" ہے۔ اس کا رنگ تانبے کا ہے۔ چوتھے آسمان کا نام "ارقلون" ہے اور چاندی کے رنگ کا ہے اور آسمان پنجم کا نام "ہیفون" ہے جو سونے کے رنگ کا ہے۔ چھٹے آسمان کا نام "عروس" ہے، اس کا رنگ سبز یاقوت جیسا ہے۔ ساتویں آسمان کا نام "عجما" ہے اس کا رنگ سفید موتی جیسا ہے۔

سماء زبان عرب میں یعنی اوپر آسمان فارسی میں یعنی چرخندہ اس بناء پر فارسی میں مرکب ہے دو کلمات سے (آس) و (مان) لفظ (آس) مخفف آسیا ہے۔ یہ دو لفظ فارسی و عربی میں معنی وصفی رکھتے ہیں نام مخصوص نہیں ہے۔ اس لفظ کا وضع یہی ہے کہ عرب نے اپنے سر کے اوپر دیکھا اور محسوس کیا وہاں پر موجود کے اور اس وصف جو اسے دیا ایرانی ذہین تر تھے۔ اوپر اور نیچے کے رابطے کو سنجیدہ طریقے سے سمجھے۔ ان کے درمیان کی گردش ہے اوپر والی موجود کو وصف چرخندگی بنایا۔

اس حدیث کی شرح میں تین موضوع کی وضاحت دینا ضروری ہے۔

۱۔ خصال، ص ۹۶

"عدد "سات"، اس کی حقیقت اور نام رکھنا":۔

ساتواں عدد اجسام فضاء میں سات آسمانوں کے نام سات ستارے سیارے قدیمی ہیں۔

اصول فلسفہ وستارے شناسی میں (آشور) و (کلدہ) ہزار سال سے زیادہ شمار کیا گیا ہے۔

اس کی مبداء علمی ظاہراً سات ستارے سیارے ہیں۔ ایک امر ہے علمی نظریات کا اس حقیقت کو سب مطالب سے جلد تشخیص دے سکتا ہے لیکن اس کی حقیقی تصویر نہیں کر سکتا۔ ایک بے ستون کی فضاء میں ایک نورانی جسم قائم ہوا اور گھومے تو اس نے جسم کو فلک کے نام سے بیان کیا۔

اس کے بعد نصوص تورات اور تمام دینی کتب اس شمارے ہفت آسمان اصل مسلم ہیں کیونکہ اس حدیث میں وہی موضوع ثابت و مسلم اور سوال کرنے والے کا بھی موضوع ہے لہٰذا ہم اسی پر اکتفاء کریں گے۔

اس طرح سوالات سوال کرنے والے کو اپنے تمرکزات پر قانع کیا۔

دائی پر ان امور کی حقیقت کشف نہیں ہے کہ آسمان نو ہوں یا دس امام کہتے ہیں کچھ آسمان اور بھی ہیں؛ کیونکہ ہدف دین تربیت روحی و تکمیل اخلاق اور تصحیح عقائد ہے اور اس کی تعلیمات ان موضوعات کی طرف ہیں۔

دین اس مقام میں نہیں کہ ساری مخلوقات کو بشر کے لئے اظہار کرے مگر اس فرد کے لئے کہ ایک فرد متنبہ ہو امتحان کے لئے یا امام یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عقیدہ حاصل کرنے کے لئے کیونکہ اس صورت میں اس کے جواب حق واقع ہوگا اور لازم بھی ہے

مثلاً امام کسی وقت بھی اس فکر میں نہیں تھے کہ لوگوں کو حقیقت الیکٹرانک کو لوگوں کے لئے بیان کرے یا کشتی اور گاڑیوں کے بنانے کے طریقہ کی وضاحت دے، یا ریاضی کے فارمولوں کو یا فزکس کو حل کرے کیونکہ یہ امور تکمیل نفس و اخلاق نہیں ہیں۔ معلوم نہیں ہے (مجہول ہے) راحت و آسائش زندگانی بشر جدید انسان حجری (سخت، پتھر) سے زیادہ ہو۔ یہ سکون آسائش کا فرق اور لذت زندگانی فانی رسولؐ اور امامؑ کی نظر اور اللہ عزوجل کی نظر میں موضوع اہمیت رکھتا ہو اگر چاہیں تو بیان کریں اور لوگوں کو ان کی طرف ہدایت کریں لیکن آج کے مسلمانوں پر علوم وصناعات جدید کو یاد کریں اور تکمیل کریں اس لئے کہ اسلام کے بیگانوں پر فضلیت رکھتے ہوں کیونکہ آج کے دور

21 میں ان علوم وصناعات کا جاننا لوگوں کے لوگوں کی ہدایت کا موجب بن چکا ہے اور اسلامی ملکوں کا دفاع اور جہاد کی مناسبت سے اور اسلام کی دعوت لازم ہے۔

"آیات":۔

وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ[1]

وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ[2]

ان امور کے شامل ہوگا کیونکہ ہمارے آج کے جوان از راہ ہمیت یہ مطالب ان کی زندگی میں تحت تاثیر واقع ہوئے کیونکہ ملاحظہ کرتے ہیں کہ جامعہ اسلامی میں وجود نہیں رکھتا۔

اور اپنے ہاتھ بیگانوں کی طرف دراز کرتے ہیں اور وہ بھی اسی امور میں ان پر احتجاج کرتے ہیں اور اس کو ایک بے بنیاد دلیل سے ضعف اسلام کے لئے تعبیر کرتے ہیں۔

اس کے علاوہ از نظر صنعت اقتصاد اسلامی ممالک کو مغلوب کرتے ہیں اور اسی راستوں سے عقائد اور آداب دینی میں رخنہ ڈالتے ہیں اور لوگوں کو بے دین کرتے ہیں۔

اس کے علاوہ سات عدد طبقات میں تحقیقات عمیق میں نظارہ شناسان فلکیون آج بھی مورد تصدیق ہے کیونکہ ابھی تک طبقات کی نسبت جو کشف ہوا ہے۔ بطور خلاصہ اس طرح ہے:

(۱)۔ منظومہ شمسی جو ایک سورج ہے اور وہ جو کچھ ابھی تک کشف ہوا ہے، سیارات سے کہ ان سے دور ترین سورج پلوٹو ہے اور چاند بہت ہیں۔ ان میں سے ایک زمین کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔

(۲)۔ نظام شمسی دوسرے جو فضاء میں برقرار ہیں۔ انتظامات میں مربوط ہے۔ اپنے خورشید کے جاذبہ کی طرف کام میں ہیں۔

(۳)۔ اور وہ تمام ستارے اور پختہ جو ابھی تک نظام میں تشکیل نہیں ہوئے اور فضاء میں گھومتے ہیں یہاں تک کہ اپنی جگہ پر برقرار ہوں اور نظام تشکیل دیں۔

(۴)۔ اور وہ ستارے جو نا تمام اپنی حالت نازک سے خارج ہو اگر ستارے کی شک میں

۱۔ سورہ نحل، آیت: ۱۲۵

۲۔ سورہ انفال، آیت: ۶۰

ابھی تک نہیں آیا، ان کو ستارہ نور کے ساتھ تعبیر کیا جاسکتا ہے۔

(۵)۔ سوڈیم کے بڑے بڑے ٹکڑے جوابر کے ٹکڑوں کی شکل میں فضاء کے عمق میں قرار ہیں۔

(۶)۔ سوڈیم جو تند و تیز اور طوفانی ہے جس کے پائپ موارد متحرک سے تشکیل دیا گیا ہے، جیسے طوفان جو فضاء کی عمیق میں گھومتے ہیں۔

(۷)۔ غیر شکل یافتہ سوڈیم سب سے دور ترین سطح ہے۔ یہ طبقات گرداگرد فضاء کو گھیرا ہوا ہے۔ یہ خلاصہ ہے۔ ماہرین فلکیات کے آخری نظریوں کے مطابق جو آج کے ہیں [البتہ اور آخری چند سالوں میں کچھ تعداد میں کشف کیا ہے]۔ ان طبقات سے اور ان کی دوری زمین سے اور ایک دوسرے سے اور ان کے وسائل کشف بہت ہیں متحیر کرنے والا ہے۔

"زمین کی ماہیت اور تقرب کا تخمینہ (اندازہ)":۔

زمین سو میں منظومہ شمسی اور اس کا سال ۳۶۵ دن اور بیضی شکل مساحت ۵۱۰ میل کلومیٹر مربع ہے، اس کا ۱۵۰ ملیون خشکی اور بقیہ سنگی گڑھے حدود ۷۰ر۰، اس کی ضخامت ۴ کلومیٹر پانی ہے۔ اس کی ضخامت برابری میں ۶۶۸ / ۹۲ / ۷ میل ہے اور زمین مثل پیاز ہے جو اور کھال سے ہے اور پانی کا اندرونی حصہ آپس میں پیچیدہ ہے اور اس کا پوستہ ۵۰ سے ۱۰۰ تک جامد ہے، اس کے بعد کرہ مذاب (پانی ہوا) حدود ا ضخامت ۱۳۰۰ کلومیٹر اور اس کے ہستہ جوف میں مرکزی (کرہ سنگین) کے جس کی شعاع حدود ۵۰۰ کلومیٹر ہیں اور سخت مادے سے بنی ہوئی ہے اور جتنا سطح زمین کے مرکز سے جائیں ۵۰ (یا ۱۹) میٹر حدود ایک درجہ گرمائش زیادہ ہوجاتی ہے۔ زمین کے گرد اور مرکز زمین کی حرارت سخت ترین دھاتوں کو پگھلانے کے لئے کافی ہے۔

کہتے ہیں کہ زمین کی ایک حرارت کم ہوئی اور ایک حرارت ریڈیو ایکٹو شعاعوں پر مشتمل ہے جو طبیعی پتھروں اور معدنیات سے وجود میں آتی ہے اور ان سے گرمی و حرارت پیدا ہوتی ہے۔

وزن زمین تقریباً ۶ ضرب ۱۰۔ ۲۴ کلوگرام ہے۔

"جاذبہ و طبقات زمین":۔

طبقہ خشکی کو Lithosphere اور پانی والے حصے کو Hydrosphere کہتے ہیں

Atmosphere زمین جو ۱۰۰ کلومیٹر مثل جامہ پر محیط ہے، جو مختلف گیس سے تشکیل ہوا ہے ان سے اہم ترین Nitrogen اور Oxygen اور Argon باف دوسرے گیس جن کا وزن کم تر ہے گیس Carbonic و Hydrogen و Neon و helium و Krypton و Ozone ہے جاذبہ زمین بوس کو اپنے گرد محفوظ کرتی ہے۔ ہوا کم از سطح زمین غلیظ ہے جتنا بھی اوپر جائیں رقیق (باریک) ہوتی جائے گی۔

پس زمین کے سات طبق دو قسموں میں تصور ہوں گے:

ان میں سے ایک فضاء، پانی اور پانی سے پیوستہ اور دوسرا پانی اور پیوستہ و پگھلا ہوا شمار ہوتا ہے، اس طرح مجموعی طور پر دونوں طرف سات طبقے ہیں۔

"شمس و قمر اور اُن کے احوال اور اُن کی صفات واللیل والنہار اور ہر وہ جو اُن کے متعلق ہے":۔

(۱)۔ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ لِلشَّمْسِ ثَلَاثَمِائَةٍ وَ سِتِّينَ بُرْجاً كُلُّ بُرْجٍ مِنْهَا مِثْلُ جَزِيرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْعَرَبِ فَتَنْزِلُ كُلَّ يَوْمٍ عَلَى بُرْجٍ مِنْهَا فَإِذَا غَابَتِ انْتَهَتْ إِلَى حَدِّ بُطْنَانِ الْعَرْشِ فَلَمْ تَزَلْ سَاجِدَةً إِلَى الْغَدِ ثُمَّ تُرَدُّ إِلَى مَوْضِعِ مَطْلَعِهَا وَ مَعَهَا مَلَكَانِ يَهْتِفَانِ مَعَهَا وَإِنَّ وَجْهَهَا لِأَهْلِ السَّمَاءِ وَ قَفَاهَا لِأَهْلِ الْأَرْضِ وَ لَوْ كَانَ وَجْهُهَا لِأَهْلِ الْأَرْضِ لَأَحْرَقَتِ الْأَرْضَ وَ مَنْ عَلَيْهَا مِنْ شِدَّةِ حَرِّهَا وَ مَعْنَى سُجُودِهَا مَا قَالَ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالَى: أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَسْجُدُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ وَكَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ ۖ وَكَثِيرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ [1]

"امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: سورج کے لئے ۳۶۰ برج ہیں۔ اس کا ہر برج مانند

۱۔ بحار الانوار، ج ۵۵ ص ۱۴۱، سورہ حج، آیت: ۱۸

جزائر عرب میں سے ایک جزیرہ ہو، سورج ہر روز ان میں سے ایک برج پر نیچے آتا ہے، پس جب غروب کیا چھپ گیا، عرش کے باطن میں منتہی ہوتا ہے، پس پیوستہ ہے سجدہ میں صبح تک اس کے بعد اپنے جائے طلوع کی طرف پلٹ آتا ہے۔ اس سورج کے ساتھ دو فرشتے ہیں جو اس کے ساتھ گفتگو کرتے ہیں سامنے کا حصہ خورشید اہل آسمان کے لئے ہے اور اس کی پشت اہل زمین کے لئے ہے۔ اگر اس کا سامنے کا حصہ (اگلا) اہل زمین کی طرف ہوتا تو ان کو جلا دیتا اور اسی طرح ہر وہ جو زمین پر زندگی گزارتا ہے اس کی گرمائش شدت گرما کی وجہ سے جل جاتا۔

اللہ عزوجل کا قول ہے: کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور چوپائے اور بہت سے آدمی اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں، اور بہت سے ہیں کہ جن پر عذاب مقرر ہو چکا ہے"۔

(۲) عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ وَ مَعَهَا أَرْبَعَةُ أَمْلَاكٍ مَلَكٌ يُنَادِي يَا صَاحِبَ الْخَيْرِ أَتِمَّ وَ أَبْشِرْ وَ مَلَكٌ يُنَادِي يَا صَاحِبَ الشَّرِّ انْزِعْ وَ أَقْصِرْ وَ مَلَكٌ يُنَادِي أَعْطِ مُنْفِقاً خَلَفاً وَ آتِ مُمْسِكاً تَلَفاً وَ مَلَكٌ يَنْضِحُهَا بِالْمَاءِ وَ لَوْ لَا ذَلِكَ اشْتَعَلَتِ الْأَرْضُ[۱]

"امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: بیشک سورج طلوع کرتا ہے اس کے ساتھ چار فرشتے ہیں ایک فرشتہ آواز دیتا ہے (اے خیر مند تمام کر اور بشارت لے)

دوسرا فرشتہ کہتا ہے (اے شر انگیز ہاتھ اٹھاؤ اور چھوٹا کرو)

تیسرا فرشتہ کہتا ہے (انفاق کرنے والے کو بدلہ دے اور بخیل کو تلف کر)

اور چوتھا فرشتہ اس پر پانی برساتا ہے اگر یہ نہ ہوتا تو زمین شعلہ ور ہو جاتی"۔

(۳) عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ مِنَ الْآيَاتِ الَّتِي قَدَّرَهَا اللَّهُ لِلنَّاسِ مِمَّا يَحْتَاجُونَ إِلَيْهِ الْبَحْرَ الَّذِي خَلَقَهُ اللَّهُ

۱۔ کافی، ج ۳ ص ۳۲، بحار الانوار، ج ۵۵ ص ۱۴۳

بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ قَالَ وَ إِنَّ اللَّهَ قَدَّرَ فِيهِ مَجَارِيَ الشَّمْسِ وَ الْقَمَرِ وَ النُّجُومِ وَ الْكَوَاكِبِ ثُمَّ قَدَّرَ ذَلِكَ كُلَّهُ عَلَى الْفَلَكِ ثُمَّ وَكَّلَ بِالْفَلَكِ مَلَكاً مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ فَهُمْ يُدِيرُونَ الْفَلَكَ فَإِذَا أَدَارُوهُ دَارَتِ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ وَ النُّجُومُ وَ الْكَوَاكِبُ مَعَهُ فَنَزَلَتْ فِي مَنَازِلِهَا الَّتِي قَدَّرَهَا اللَّهُ فِيهَا لِيَوْمِهَا وَ لَيْلَتِهَا وَ إِذَا كَثُرَتْ ذُنُوبُ الْعِبَادِ وَ أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَسْتَعْتِبَهُمْ بِآيَةٍ مِنْ آيَاتِهِ أَمَرَ الْمَلَكَ الْمُوَكَّلَ بِالْفَلَكِ أَنْ يُزِيلَ الْفَلَكَ الَّذِي عَلَيْهِ مَجَارِي الشَّمْسِ وَ الْقَمَرِ وَ النُّجُومِ وَ الْكَوَاكِبِ فَيَأْمُرُ الْمَلَكُ أُولَئِكَ السَّبْعِينَ الْأَلْفَ الْمَلَكِ أَنْ يُزِيلُوا الْفَلَكَ عَنْ مَجَارِيهِ قَالَ فَيُزِيلُونَهُ فَتَصِيرُ الشَّمْسُ فِي ذَلِكَ الْبَحْرِ الَّذِي يَجْرِي الْفَلَكُ فِيهِ فَيَنْطَمِسُ ضَوْؤُهَا وَ يُغَيِّرُ لَوْنَهَا فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يُعَظِّمَ الْآيَةَ طَمَسَتِ الشَّمْسُ فِي الْبَحْرِ عَلَى مَا يُحِبُّ اللَّهُ أَنْ يُخَوِّفَ خَلْقَهُ بِالْآيَةِ فَذَلِكَ عِنْدَ شِدَّةِ انْكِسَافِ الشَّمْسِ وَ كَذَلِكَ يُفْعَلُ بِالْقَمَرِ فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يُخْرِجَهُمَا وَ يَرُدَّهُمَا إِلَى مَجْرَاهُمَا أَمَرَ الْمَلَكَ الْمُوَكَّلَ بِالْفَلَكِ أَنْ يَرُدَّ الشَّمْسَ إِلَى مَجْرَاهَا فَيَرُدُّ الْمَلَكُ الْفَلَكَ إِلَى مَجْرَاهُ فَتَخْرُجُ مِنَ الْمَاءِ وَ هِيَ كَدِرَةٌ وَ الْقَمَرُ مِثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَمَا إِنَّهُ لَا يَفْزَعُ لَهُمَا وَ لَا يَرْهَبُ إِلَّا مَنْ كَانَ مِنْ شِيعَتِنَا فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَافْزَعُوا إِلَى اللَّهِ وَ رَاجِعُوا قَالَ وَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْأَرْضُ مَسِيرَةُ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ الْخَرَابُ مِنْهَا مَسِيرَةُ أَرْبَعِمِائَةِ عَامٍ وَ الْعُمْرَانُ مِنْهَا مَسِيرَةُ مِائَةِ عَامٍ وَ الشَّمْسُ سِتُّونَ فَرْسَخاً فِي سِتِّينَ فَرْسَخاً وَ الْقَمَرُ أَرْبَعُونَ فَرْسَخاً فِي أَرْبَعِينَ فَرْسَخاً بُطُونُهُمَا يُضِيئَانِ لِأَهْلِ السَّمَاءِ وَ ظُهُورُهُمَا

لِأَهْلِ ٱلْأَرْضِ وَ ٱلْكَوَاكِبُ كَأَعْظَمِ جَبَلٍ عَلَى ٱلْأَرْضِ وَ خَلَقَ ٱلشَّمْسَ قَبْلَ ٱلْقَمَرِ. وَ قَالَ سَلاَمُ بْنُ ٱلْمُسْتَنِيرِ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ لِمَ صَارَتِ ٱلشَّمْسُ أَحَرَّ مِنَ ٱلْقَمَرِ قَالَ إِنَّ ٱللَّهَ خَلَقَ ٱلشَّمْسَ مِنْ نُورِ ٱلنَّارِ وَ صَفْوِ ٱلْمَاءِ طَبَقاً مِنْ هَذَا وَ طَبَقاً مِنْ هَذَا حَتَّى إِذَا صَارَتْ سَبْعَةَ أَطْبَاقٍ أَلْبَسَهَا لِبَاساً مِنْ نَارٍ فَمِنْ هُنَالِكَ صَارَتْ أَحَرَّ مِنَ ٱلْقَمَرِ قُلْتُ فَٱلْقَمَرُ قَالَ إِنَّ ٱللَّهَ خَلَقَ ٱلْقَمَرَ مِنْ ضَوْءِ نُورِ ٱلنَّارِ وَ صَفْوِ ٱلْمَاءِ طَبَقاً مِنْ هَذَا وَ طَبَقاً مِنْ هَذَا حَتَّى إِذَا صَارَتْ سَبْعَةَ أَطْبَاقٍ أَلْبَسَهَا لِبَاساً مِنْ مَاءٍ فَمِنْ هُنَالِكَ صَارَ ٱلْقَمَرُ أَبْرَدَ مِنَ ٱلشَّمْسِ۔[1]

"امام سجاد علیہ السلام نے فرمایا: وہ آیات جو اللہ عزوجل نے لوگوں کے لئے ان چیزوں کی طرف جس کی طرف وہ محتاج ہیں مقدر فرمایا ہے۔ ایک دریا ہے جس کو زمین و آسمان کے درمیان خلق کیا ہے۔ اللہ عزوجل نے مقدر فرمایا اس کو مجاری اور سورج چاند اور ستاروں کی حرکت کو۔

اس کے بعد ان سب امور کو فلک پر مقدر کیا۔ اس کے بعد اس فلک پر ملک کو موکل کیا اس ملک کے ساتھ ۷۰ ہزار دوسرے فرشتے ہیں اور یہ فلک کے اردگرد گھومتے ہیں، ارادہ کرتے ہیں باذن اللہ۔

پس جب اس کو گھماتے ہیں سورج و چاند اس کے ساتھ گھومتے ہیں۔ پس یہ اس منزل میں کہ اللہ عزوجل نے ان کے لئے مقدر فرمائی ہے دن و رات میں داخل ہوتے ہیں

جب بندوں کے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں اللہ عزوجل چاہتا ہے ان پر غضبناک ہو، ان کو ملامت کرے۔ اپنی آیات میں سے ایک آیت کو حکم کرتا ہے ملک کی طرف جو موکل فلک ہے۔ فلک کو اپنے محل جاری و حرکت سے دور کرتا ہے۔ نتیجہ میں سورج، چاند، ستارے اپنی جگہ سے حرکت نہیں کرتے۔

[1]۔ بحار الانوار، ج ۵۵ ص ۱۳۶

پس امر کرتا ہے وہ ملک دوسرے ستر ہزار فرشتوں کو کہ فلک کو اپنے محل سے دور کرے امام علیہ السلام نے فرمایا: پس وہ اس فلک کو اس محل و مجاری سے دور کرتے ہیں، پس سورج اس دریا میں کہ جس میں فلک جاری ہے، گھومتا ہے اور نور خورشید کو چھینتا ہے اور اس کا رنگ تبدیل ہوتا ہے۔ جب اللہ عزوجل ارادہ فرماتا ہے اپنی آیت عظمیٰ کو بزرگ کرے، سورج اس دریا میں چلا جاتا ہے۔ اس بناء پر اللہ عزوجل چاہتا ہے کہ اس کے وسیلے سے اپنی مخلوق کو ڈرائے، پس اس وقت سورج کو گہن لگ جاتا ہے (کہ اس کا نور چلا جاتا ہے) اسی طرح یہ عمل چاند کے ساتھ ہوتا ہے جب اللہ عزوجل چاہتا ہے ان کو ان حالتوں سے نکالے تو اپنے حالتوں پر پلٹا دیتا ہے

امر فرماتا ہے اس ملک موکل پر کہ یہ عمل انجام دے اور ملک موکل بھی فلک کو امر کرتا ہے کہ سورج کو پلٹائے اپنی اصلی جگہ پر، پس ملک فلک کو اپنی جگہ پر پلٹاتا ہے۔ نتیجے میں سورج، چاند اپنی اصلی حالتوں پر آتے ہیں

اس کے بعد امام سجاد علیہ السلام نے فرمایا: بیشک کوئی ان دو آیات الٰہی سے خوف پیدا نہیں کرتا اور خدا کی پناہ میں نہیں جاتا مگر ہمارے شیعیان، پس جب اس طرح ہو پس ہمارے شیعیان اللہ عزوجل کی پناہ میں جاتے ہیں۔ اس کی طرف پلٹ جاتے ہیں

فرمایا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: زمین کی مسافت ۵۰۰ سال ہے اور اس کی خرابی ۴۰۰ سال اور آبادی ۱۰۰ سال ہے۔

سورج ساٹھ فرسخ ہے، ۶۰ فرسخ میں چاند چالیس فرسخ ہے، چالیس فرسخ میں ان دونوں کا اندرونی حصہ آسمان کو نور دیتا ہے اور ان کے بیرونی اہل زمین کو اور ستارے جیسے بڑے پہاڑ ہیں زمین پر اور سورج کو چاند سے پہلے خلق کیا

سلام بن مستنیر کہتا ہے: امام باقر علیہ السلام سے عرض کیا: سورج چاند سے گرم کیوں ہے؟ فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے سورج کو آگ کے نور سے خلق کیا اور پانی کو صاف قرار دیا اس طبقہ سے طبقہ اور اس طبقہ سے طبقہ یہاں تک کے سات طبقے ہوا اور اس کے آگ سے لباس پہنایا، پس اسی وجہ سے سورج چاند سے زیادہ گرم جلانے والا ہوا۔

میں نے عرض کیا کیسے؟

فرمایا: اللہ عزوجل نے چاند کو آگ کے نور سے خلق کیا اور پانی کو صاف کیا ایک طبقہ اس سے اور ایک طبقہ اس سے یہاں تک کے سات طبقے ہوئے اور ایک لباس پانی سے چاند کو پہنایا، پس اس وجہ سے چاند سورج سے ٹھنڈا ہے"۔

(۴)۔ لَمَّا خَلَقَ اَللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ اَلشَّمْسَ كَتَبَ عَلَيْهَا لاَ إِلَهَ إِلاَّ اَللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اَللّٰهِ عَلِيٌّ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ وَ لَمَّا خَلَقَ اَللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ اَلْقَمَرَ كَتَبَ عَلَيْهِ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اَللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اَللّٰهِ عَلِيٌّ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ وَهُوَ اَلسَّوَادُ اَلَّذِي تَرَوْنَهُ فِي اَلْقَمَرِ [1]

"امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب اللہ عزوجل نے چاند کو خلق کیا اس پر لکھا:
لاَ إِلَهَ إِلاَّ اَللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اَللّٰهِ عَلِيٌّ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ
سیاہی جو چاند میں دیکھتے ہو یہ جملے اس پر لکھے ہیں"۔

(۵)۔ وَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ رَسُولِ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عَلَى حِمَارٍ عَلَيْهِ بَرْذَعَةٌ أَوْ قَطِيفَةٌ وَ ذَاكَ عِنْدَ غُرُوبِ اَلشَّمْسِ فَقَالَ يَا بَاذَرٍّ أَ تَدْرِي أَيْنَ تَغِيبُ هَذِهِ قُلْتُ اَللّٰهُ وَ رَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ حَامِئَةٍ تَنْطَلِقُ حَتَّى تَخِرَّ لِرَبِّهَا سَاجِدَةً تَحْتَ اَلْعَرْشِ فَإِذَا حَانَ خُرُوجُهَا أَذِنَ لَهَا فَتَخْرُجُ فَتَطْلُعُ فَإِذَا أَرَادَ اَللّٰهُ أَنْ يُطْلِعَهَا مِنْ حَيْثُ تَغْرُبُ حَبَسَهَا فَتَقُولُ يَا رَبِّ إِنَّ مَسِيرِي بَعِيدٌ فَيَقُولُ لَهَا اُطْلُعِي مِنْ حَيْثُ غَرَبْتِ فَذَلِكَ حِينَ لاَ يَنْفَعُ نَفْساً إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ [2]

"اباذر کہتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے خچر پر سوار تھا کہ مغرب کا وقت تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اباذر! کیا جانتے ہو یہ سورج کہاں غروب کرے گا؟ میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔

[1] احتجاج طبرسی، ج ۱ ص ۱۵۸، بحارالانوار، ج ۱ ص ۲۷، ج ۵۵ ص ۱۵۶

[2] بحارالانوار، ج ۵۵ ص ۲۰۹

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ سورج عین حامئہ میں [یہ جملہ قرآن میں سورہ کہف، آیت ۸۶ میں آیا ہے۔ وہاں پر اللہ عزوجل فرماتا ہے:

حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ

یہاں تک کہ جب وہ غروب آفتاب کی منزل پر پہنچے تو دیکھا کہ وہ کالی کیچڑ والے چشمے میں ڈوب رہا ہے] جاتا ہے یہاں تک کہ (پہنچے اس جگہ پر) زیر عرش پہنچ کر خدا کو سجدہ کرے جب خود کو خروج کے لئے آمادہ کرے اور جب وقت خروج ہو تو اس کو حکم دیا جاتا ہے اور پھر ابھر آتا ہے، طلوع کرتا ہے اس جگہ سے جس جگہ سے غروب کرتا ہے، اس کی حفاظت کرتا ہے اور اس کو حبس کرتا ہے

سورج کہتا ہے: پروردگارا! بیشک میری مسافت دور ہے، اللہ عزوجل اسے فرماتا ہے: طلوع کرو جہاں سے غروب کیا اور چھپ گئے

پس اس وقت اس شخص کا ایمان جس نے کہ کسب ایمان واعتقاد نہ کیا فائدہ نہیں دیتا"۔

يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِن قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا قُلِ انتَظِرُوا إِنَّا مُنتَظِرُونَ [1]

"چاند کے قریب ہونے کا تخمینہ اور اس کی ماہیت":۔

زمین کے نزدیک ترین ستارہ چاند ہے، جو زمین کا ۴۹ ویں حصے کا ایک ہے، جو وزن میں اس کے ۸۰ ویں حصے جتنا ہے، اور زمین تک ۴۰۰ر۳۸۴ فاصلہ رکھتا ہے، اور اس کا موٹا ہونا ۴۸۰ر۳ کلومیٹر ہے یعنی زمین کے موٹے ہونے کے چوتھے حصے جتنا ہے اور ہر سیکنڈ میں زمین کے اطراف میں ایک کلومیٹر جتنا سیر کرتا ہے اور ۲۸ رات دن میں ایک مرتبہ زمین کے اور اپنے محور کے گرد گھومتا ہے۔

اور اس کی سطح ریت اور ڈھیلوں اور آگ چھوڑنے والے ہیبت ناک لگاموں کی طرح کی چیزوں کے ساتھ اور خشک دریاؤں اور صحراؤں کے ساتھ نرم خاک کے بہت عجیب نشیب وفراز کہ جن کی ضخامت ۵ر۲ ملی میٹر ہے کے ساتھ چھپی ہوئی ہے اور اس کا عادی رنگ دھندلا تقریباً

[1] سورہ انعام، آیت: ۱۵۸

کالا ہے چاند کا ماحول ہوا اور فضاء نہیں رکھتا۔

کم ارگون گیس پہنچتا ہے اس لئے آواز کی موجیں ہوا کے نہ ہونے کی وجہ سے وہاں منتقل نہیں ہوتیں اور اس کی قوت جاذبہ زمین سے کم تر ہے کہ اس کا ایک تولنے کا ایک سو کلو کا آلہ ۱۵ کلو وزن رکھتا ہے۔ ایک جمپ سے عمارت کے چند طبقوں تک پہنچا جا سکتا ہے لیکن زمین کے دریاؤں سے پانی کھینچتا ہے اور اس میں کھینچنے اور دھکیلنے سے موجیں پیدا کرتا ہے اس میں زندگی گزارنے کا احتمال نہیں دیا جا سکتا کیونکہ اس کا آدھا حصہ ہمیشہ تاریک ہے اور ہر جاندار کو برف کی طرح منجمد کر دے گا اور اس کا دوسرا حصہ جو سورج اور زمین کی طرف ہے دن میں گرمی کی وجہ سے ابلتے ہوئے پانی کی طرح اور رات میں ۲۰۰ درجہ سینٹی گریڈ زیر صفر تک پہنچتا ہے (دائرہ ۱۹۴۹ء) اور قرآن مجید میں سورہ رحمن کی آیت ۵ میں آیا ہے:

الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ

"سورج اور چاند اپنے مقررہ دقیق حساب سے، پروردگار کی قدرت کاملہ کے ساتھ، حرکت کرتے ہیں"۔[1]

"سورج اور چاند کے سات طبقے ہیں":۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ جُعِلْتُ فِدَاكَ لِأَيِّ شَيْءٍ صَارَتِ الشَّمْسُ أَشَدَّ حَرَارَةً مِنَ الْقَمَرِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الشَّمْسَ مِنْ نُورِ النَّارِ وَ صَفْوِ الْمَاءِ طَبَقاً مِنْ هَذَا وَ طَبَقاً مِنْ هَذَا حَتَّى إِذَا كَانَتْ سَبْعَةَ أَطْبَاقٍ أَلْبَسَهَا لِبَاساً مِنْ نَارٍ فَمِنْ ثَمَّ صَارَتْ أَشَدَّ حَرَارَةً مِنَ الْقَمَرِ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ وَ الْقَمَرُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى ذِكْرُهُ خَلَقَ الْقَمَرَ مِنْ ضَوْءِ نُورِ النَّارِ وَ صَفْوِ الْمَاءِ طَبَقاً مِنْ هَذَا وَ طَبَقاً مِنْ هَذَا حَتَّى إِذَا كَانَتْ سَبْعَةَ أَطْبَاقٍ أَلْبَسَهَا لِبَاساً مِنْ مَاءٍ فَمِنْ ثَمَّ صَارَ الْقَمَرُ أَبْرَدَ مِنَ الشَّمْسِ۔[2]

1۔ راہنمائے بہشت، ج ۱ ص ۳۲۹

2۔ خصال، ج ۲ ص ۱۱۰

"محمد بن مسلم کہتا ہے: میں نے امام باقر علیہ السلام سے عرض کیا:

میں آپؑ پر قربان جاؤں! سورج چاند سے گرم کیوں ہے؟

فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے سورج کو آگ کے نور سے خلق کیا اور پانی کو صاف قرار دیا اس طبقہ سے طبقہ اور اس طبقہ سے طبقہ یہاں تک کے سات طبقے ہوا، اور اس کے آگ سے لباس پہنایا، پس اسی وجہ سے سورج چاند سے زیادہ گرم جلانے والا ہوا۔

میں نے عرض کیا: کیسے؟

فرمایا: اللہ عزوجل نے چاند کو آگ کے نور سے خلق کیا اور پانی کو صاف کیا ایک طبقہ اس سے اور ایک طبقہ اس سے یہاں تک کے سات طبقے ہوئے اور ایک لباس پانی سے چاند کو پہنایا، پس اس وجہ سے چاند سورج سے ٹھنڈا ہے"۔

"تشریح و توضیح (مطلب)":۔

دانشمندوں کے نزدیک سورج ہیئت یونانی جسمی ہے، اثیری و مستدیر ضخامت میں فلک اپنے مرکز سے خارج ذاتاً نورانی ہے۔

دو نقطوں کی صورت میں اوپر اور نیچے کی ہوا اور اس کی سطح فلک سے ملتی ہے۔

لیکن نئے دانشمندوں کی نظر میں اس کی نئی ہیئت و شکل ایک بڑے ہیکل کی طرح ہے جو ملین گنا ہماری کرہ زمین سے بڑا ہے۔

حرکت کی سرعت اور گھومنے کے حساب سے ہمیشہ گرم ہے

وہ طوفان جو شعلے اور حرارت سے وجود میں آتے ہیں

وہ جو بشر نے سمجھا یہ ہے کہ سورج کے بھی چند طبقے ہیں۔

طبقہ مرکزی اور طبقہ گازی (کیمیکل) ان کو احاطہ کیا ہوا ہے طبقہ مواد سائلہ اور طبقہ سخت صخرہ (پتھر) کیونکہ صخرہ زمین اور طبقہ شعلۂ آتش جو بصورت سخت دھماکہ اور طوفان سے اس کی سطح میں نمودار ہوگا اور طبقہ Phosphorus جو کہ گیس کی مانند ہے جو شعاعیں بکھیرتا ہے لیکن اس سے جڑے مادوں کے ساتھ پوشش کی طرح نظر آتا ہے اور وہ کچھ جو ابھی تک سورج میں کشف ہوا۔

(۱)۔ ہائیڈروجن ہے کہ جو زریں شعاعوں کے ساتھ نمایاں ہے میں اس کا اشعہ زریں

نمایاں ہے۔

(۲)۔ آکسیجن ہے کہ جو گول سورج کے تاریک حصے میں نمایاں ہے۔

(۳)۔ سوڈیم ہے کہ تجربات کی روشنی میں وہ پہلا عنصر ہے جو اس میں دریافت ہوا ہے اس طرح کرۂ آفتاب کو سات طبقوں میں شمار کیا جاسکتا ہے۔

ایک طبقہ آب خالص ہے کہ جس کا وہی ہائیڈرجن ہے۔ایک طبقہ نور آتش ہے کہ جس میں اور بھی عناصر شامل ہیں۔

روشنی کے علاوہ کہ طبیعی طور پر دوسرے عناصر کی مرہون منت ہے۔اس کا جسم شعاعیں بکھیرتا ہے۔اسی وجہ سے کہا گیا ہے ہر سیکنڈ میں چار ملیون ٹن حجم وثقل اس سے بڑے کرہ کا کم ہوتا ہے اور بتدریج اس کا نشاط کم ہوتا ہے۔نتیجہ میں ہزار ہا بلکہ ملیون ہا سال بلکہ (جب تک خدا چاہے) مانند ایک انگارے کے ذرے کی طرح جس کو تھوڑی سی آگ لگی ہوتی ہے جو آہستہ آہستہ شعلہ ور ہوتی، جلتے جلتے فانی ہوجاتی، اس میں تھوڑی بھی خاک نہیں بچتی، تاریک اور سرد ہوجاتی ہے۔نتیجہ میں متلاشی ہوجاتی ہے۔

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ[1]

"جب سورج لپیٹ لیا جائے گا"۔

ہر صورت میں مفاد خبر یہ ہے کہ مادہ کلی کرہ خورشید وہی ہائیڈروجن ہے اور اس طبقے نوری مخلوط سے دوسرے عناصر بنتے ہیں کہ اس سے نور آتش تعبیر ہوا ہے کیونکہ اس کا شعلہ آتش وہی گیس ہے جو حرارت اور مخلوط ہے مواد اور دوسرے عناصر سے۔اس کے بعد گیس ہائیڈروجن میں تبدیل ہوتا ہے اور دوبارہ نور پیدا کرتا ہے۔

یہاں تک کہ سات بار پیدا کرتا ہے کہ اس کا نور دوبارہ ہائیڈروجن میں تبدیل نہیں ہوتا بلکہ Atmosphere تشکیل دیتا ہے لیکن چاند ہر طبق نظر ہیئت یونانی کرہ ہے۔

تاریک اور روشن اور ضخامت و موٹائی میں دو نقاط یعنی اوپر اور نیچے کی طرف فلک کی سطح سے ملتا ہے۔نئی تحقیقات اور تجربات اس روایت کے بعد اس نظریہ کو باطل کرتے ہیں

۱۔ سورہ تکویر، آیت: ۱

لیکن جدید نظریئے کے مطابق کرہ چاند ہماری زمین کا ایک ٹکڑا تھا اور سورج سے اس نے شعلہ روشنی لیا۔اس سے پہلے کہ زمین سرد ہو، اس سے ایک ٹکڑا جدا ہوا اور جتنے ٹکڑے جدا ہوئے وہ چاند سے آکر ملے۔

طبقہ زیرین ہائیڈروجن ہے اشتعال اور ذوبان کو ہاتھ سے گویا آہستہ آہستہ سرد اور متحجر ہوا بصورت سنگین پتھر اور بڑے پہاڑ وجود میں آئے کیونکہ تبدیل ان میں سے بعض مرکب ہائیڈروجن گیس ہیں جو پتھر جیسے محسوس ہوتے ہیں۔یہی آج کے علمی فارمولے سے بھی ثابت ہوتا ہے، اور ہوسکتا ہے کہ کرۂ آفتاب میں بھی ایسا ہی ہو کیونکہ اس کے قوی الہیکل وجود کی وجہ سے ممکن ہے کہ اس سورج کا ایک حصہ سرد اور ٹھنڈا ہو کر پتھر بن گیا ہو اور یہاں پر ہائیڈروجن کو خالص پانی سے تعبیر کیا گیا ہے جس نے چاند پر پتھروں کو تشکیل دیا ہے۔[1]

"عظمت منظومۂ شمسی":۔

یہ چمکتا ہوا سورج قانون حیات تیرہ لاکھ مرتبہ زمین سے بڑا ہے۔فاصلہ متوسط چاند تا زمین ۳۸۶ ہزار کلومیٹر تعیین ہوا ہے۔سورج کی عظمت اور سطح بزرگ حاصل کرنے کے لئے فرض کر سکتے ہیں کہ کرہ زمین اور چاند اور جوان کے درمیان فاصلہ ہے اس کے ساتھ سورج میں داخل ہوجائیں، آسانی سے جاسکتے ہیں بغیر اس کے حدود سطح آفتاب سے خارج ہوں بلکہ اور بھی بہت زیادہ فاصلہ بچ جائے گا۔

درجہ حرارت سطح کرہ خورشید میں ۶ ہزار درجہ اور اس کے مرکز میں ایک ملیون سے بھی تجاوز کرتا ہے۔جانچنے والوں کے مطابق جو ہوا ہے ہر روز ۳۵۰،۰۰۰ ٹن حجم خورشید سے تبدیل بحرارت اور انرجی ہوتا ہے لیکن اس توجہ کے ساتھ کہ سالوں گزرنے کے باوجود بھی آج تک کبھی سورج کی روشنی اور حرارت میں کمی نہیں دیکھی گئی جو اس بات کا احساس دلاتا ہے کہ یہ کرہ کتنا بڑا ہے کہ روزانہ کئی گنا یعنی ۳۵۰،۰۰۰ ملین اس سے کم بھی ہوجائے تو اس کے وزن میں کمی محسوس نہ ہو؟۔

۱۔ یہ نظریہ روایات سے ثابت شدہ نہیں

لازماً توجہ کی جائے کہ اس کرہ کی بزرگی کیا ہے کہ گر روزن ۳۵۰٬۰۰۰ ملیون اس سے کم ہوتے ہیں مگر کوئی فرق نہیں پڑا۔

"اس نظام شمسی کے دوسرے افلاک میں ۹ ستارے ہیں": ۔

"اول: عطارد": ۔

پہلا اور ان میں سب سے چھوٹا ہے جس کی سرزمین ۵۰۰۰ کلومیٹر ہے اور اس کا سال ۸۸ دن کا ہے۔ اس مدت میں ایک بار اپنے محور اور خورشید کے گرد گھومتا ہے اور اس کا فاصلہ سورج کے ساتھ ۵۸٬۰۰۰٬۰۰۰ کلومیٹر ہے لہٰذا آدھے میں حرارت آفتابی اور آدھا کرہ ظلمانی ہے اور اس میں احتمال حیات نہیں ہے۔

"دوم: زہرہ": ۔

جس کی سرزمین ۱۲٬۴۰۰ کلومیٹر ہے اور اس کا سال ۲۲۵ دن کا ہے اور اس کی حرکت وضعی بادلوں کے احاطے کی وجہ سے نامعلوم ہے لہٰذا اس کے نور کو زیادہ زمین کی طرف منعکس کرتا ہے اور دن میں ہوائے صاف غیر مسلح آنکھوں دیکھا جا سکتا ہے۔ کہا گیا ہے جو زہرہ Carbonic سے تشکیل ہوا ہے۔ بعض کا گمان ہے Oil سے اور اس کا فاصلہ خورشید سے ۱۰۸٬۰۰۰٬۰۰۰ کلومیٹر ہے اور عطارد سے کئی گنا بڑا اور زمین سے چھوٹا ہے۔

تو پنداری جهانی غیر از این نیست
زمین و آسمانی غیر از این نیست
چو آنکه میکه در گندم نهان است
زمین و آسمان اوهمان است

ترجمہ:۔ "تم یہ سوچتے ہو اس جہان کے علاوہ کوئی جہان نہیں اور اس زمین اور آسمان کے علاوہ کوئی اور نہیں مگر جس طرح گندم کے اندر راز نہاں ہے اس کے زمین و آسمان وہی ہیں"۔

"سوم: زمین": ۔

اس کے بارے میں پہلے گفتگو کر چکے ہیں۔

"چہارم: مریخ": ۔

جو کہ ۱/۶ زمین وزن رکھتی ہے۔ اس کا رنگ سرخ اور درخشاں ہے اور اس کا سال ۶۷۸ دن کا ہے (تقریباً دو سال) اور اس کا فاصلہ خورشید کے ساتھ کم ہے۔ حدود ۴۸٬۰۰۰٬۰۰۰ کلومیٹر ہے اور اس کا متوسط ۲۲۸٬۰۰۰٬۰۰۰ اور زیادہ بھی ہو سکتا ہے اور گردش میں خود ایک جگہ پر پہنچتا ہے کہ ۵۵٬۰۰۰٬۰۰۰ کلومیٹر زمین سے فاصلہ رکھتا ہے۔ مریخ سے متعلق معلومات اور اس کی جانب سفر فضائی آلات کے مرہون منت ہیں۔

اس کے دو قمر، ایک فوبوس بقطر ۱۵ کلومیٹر اور ایک دیموس بقطر ۸ کلومیٹر ہے۔ نوعی حیات اس میں محتمل ہے اور ابھی تک موجودات عالی سے خبر نہیں ہے۔

لوگ ہشیارتر، متمدن تر و دانشمندتر ان لوگوں سے جو زمین پر رہتے ہیں وہاں پر زندگی گزارتے ہیں۔ واللہ العالم۔

مریخ و مشتری کے درمیان نزدیک بہ ۲۰۰۰ سیارہ خورشید کے گرد گھومتے ہیں۔ ان کا بزرگ ترین قطر (سوس پالاس وستا) بہ ترتیب ۴۹۰، ۴۸۹، ۳۸۴ کلومیٹر ہے۔

ان سے قرآن کریم کی ان آیات کے معنی سمجھ آتے ہیں کہ جنہیں اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے:

إِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزِينَةٍ الْكَوَاكِبِ وَحِفْظًا مِنْ كُلِّ
شَيْطَانٍ مَارِدٍ[1]

"ہم نے نیچے کے آسمان کو ستاروں سے سجایا ہے اور اسے ہر ایک سرکش شیطان سے محفوظ رکھا ہے"۔

"پنجم: مشتری": ۔

جیوپیٹر بزرگ ترین سیارہ منظومہ شمسی جس کا سال ۴۳۳۳ دن کا ہے۔ ۱۳۰۰ مرتبہ زمین سے بڑا ہے اور تقریباً اس کا قطر ۱۴۲٬۰۰۰ ہے اور ۳۱۴ مرتبہ زمین سے سنگین تر ہے۔

۱۔ سورہ صافات، آیات: ۶، ۷

۰۰۰/۰۰۰/۸۷۷ کلومیٹر سورج سے فاصلہ رکھتا ہے اور ۱۱ سال میں ایک مرتبہ سورج کے گرد گھومتا ہے اور ۹ گھنٹے ۱۵ منٹ میں ایک بار اپنے محور کا چکر لگاتا ہے۔

۱۲ قمر ہیں جن میں سے بزرگ ترین Callisto جس کے ۴۸۰۰ کلومیٹر قطر ہے اور ان میں سب سے چھوٹا جس کے ۲۲ کلومیٹر قطر ہیں۔ مشتری سورج سے زیادہ فاصلہ ہونے کی وجہ سے بہت سرد اور اس کا درجہ حرارت ۴۰ سینٹی گریڈ نیچے رہتا ہے۔

"ششم: زحل":۔

زحل عجیب ترین سیارہ منظومہ شمسی اور اس کا سال ۱۰۷۵۹ دن (زمین کے ۲۹ سال کے برابر ہے اور اس کا قطر ۱۲۰/۰۰۰ کلومیٹر سے زیادہ اور ۷۵۰ برابر زمین ہے۔ زحل کے حلقے غیر جامد ہیں۔ بہت زیادہ شہرت رکھتا ہے بلکہ ہزاروں چاند سے چھوٹا اور پتھر کے ایک ٹکڑے سے بڑے نہیں ہیں۔ حلقے قطری ۲۸۰/۰۰۰ کلومیٹر ۱۶ کلومیٹر کی ضخامت رکھتے ہیں۔ سترہویں صدی میں کشف ہوا۔ اس کے نام پر اس کی اسم گزاری ہوئی۔ اس کے نزدیکی حلقے بہت دقیق اور شفاف ہیں اور ۹ قمر رکھتے ہیں ان میں سے بڑا عطارد سے بڑا اور ان میں سے چھوٹا ۲۴۰ میٹر قطر ہے۔

سرعت زحل خورشید کے گرد ایک سیکنڈ میں ۹/۵ کلومیٹر اور اس کا دن تقریباً ۱۰ گھنٹے اور ۱۵ منٹ کا ہے۔ زحل پانی کے اوپر چل سکتا ہے کیونکہ اس کا وزن مخصوص متوسط مخصوص پانی کے نصف سے کمتر ہے اور اب سیاروں سے چھوٹا ہے، جو زحل زندگی گزارنے کے قابل نہیں ہے کیونکہ کیمیکل Methane اور Ammonia سے مخلوط ہے اور اس کا درجہ حرارت ۱۴۰ سینٹی گریڈ ہے۔

"ہفتم: یورینس Uranus":۔

Uranus آٹھویں صدی عیسوی میں توسط ولیام ہرشل انگلیسی سے کشف ہوا۔ جس کا حجم ۶ برابر زمین ہے اور اس کا سال ۳۰۶۸۷ دن کا ہے اور ۸۴ سال میں ایک بار خورشید کے گرد جس کی سرعت ۶/۷ کلومیٹر سیکنڈ میں گھومتا ہے۔

ہر ۱۰ گھنٹے ۴۸ منٹ پر ایک بار اپنے محور میں گھومتا ہے۔ اس کی بناوٹ شبیہ زحل ہے لیکن اس کے درمیان Ammonia موجود نہیں ہے۔ اس کا قطر ۲۰۰۲/۷ ۴ کلومیٹر درجہ حرارت۔ اس کی سطح تقریباً ۱۸۵ سینٹی گریڈ ہے اور عجیب فاصلے میں ![1] یعنی حدود ۲۸۸۰ ملیون کلومیٹر پانچ (یا ۴) قمر کے ساتھ خورشید کے گرد گھومتا ہے۔ ۸۴ سال میں یہ گردش صورت پکڑتی ہے۔ اس کے قمر بنام Titanium، Umbriel، Aryl ہے۔

"ہشتم: نیپچون Neptune":۔

ایک صدی پہلے دو سائنسدانوں کے وسیلے سے کشف ہوا کہ اس کا حجم ۹۰ برابر زمین اور یہ شبیہ Uranus ہے اور سرعت ۵/۴ کلومیٹر سیکنڈ میں بہ مدت ۶۰۱۲۷ دن (۱۶۵ سال) حیرت انگیز فاصلے کے ساتھ ۴/۳۰۰/۰۰۰/۰۰۰ کلومیٹر خورشید کے گرد گھومتا ہے۔ اس کی گردش اپنے محور میں ۱۵ گھنٹے ۴۰ منٹ کی ہے۔ اس کا جو منجمد کیمیکل اور برف سے تشکیل ہوا ہے۔

اس کی سردی کا درجہ تقریباً ۲۰۰ درجہ سینٹی گریڈ ہے۔ اس کا قطر ۴۴/۶۹۰ کلومیٹر اور اس کے مدار میں دو قمر بنام ترتین و نرید گھومتے ہیں۔

"نہم: پلوٹو Pluto":۔

آخرین منظومہ شمسی ہے کہ ۵۰ سال پہلے توسط ڈاکٹر لاول آمریکائی کشف ہوا۔ اس کا سورج سے فاصلہ ۵/۹۲۰/۰۰۰/۰۰۰ کلومیٹر ہے۔[2]

سیر میں انحراف رکھتا ہے با سرعت نزدیک بہ ۴/۷ کلومیٹر سیکنڈ میں بمدت ۲۴۸ سال سورج کے گرد گھومتا ہے۔ اس کا قطر تقریباً ۶۰۰۰ کلومیٹر ہے۔ اس کو جو منجمد کیمیکل سے تشکیل ہوا ہے۔ کہتے ہیں درجہ سرد اس فلک کا نزدیک بہ صفر ہے یعنی ۲۷۳ سینٹی گریڈ ہے۔ کہا گیا ہے یہ ستارہ زمین سے بلکہ چاند سے بھی چھوٹا ہے کیونکہ شعاع کرہ چاند حدود ۱۷۳۷ کلومیٹر ہے۔ اس کے شعاع ۱۶۰۸ کلومیٹر تخمین لگائے ہیں۔

اس بارے میں قران کا ارشاد ہے:

1۔ ۲/۸۰۰/۷۰۰/۰۰۰ کلومیٹر خورشید سے فاصلہ رکھتی ہے۔

2۔ تقریباً ۴۰ برابر کرہ زمین ہے

تَبٰرَكَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِیْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِیْرًا [1]

"برکت والا ہے وہ جس نے آسمان میں ستارے بنائے اوراس میں چراغ اور چمکتا ہوا چاند بھی بنایا"۔

"عجیب ستارہ "شعریٰ":۔

قرآن میں فرماتا ہے: وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى [2]

"اور یہ کہ وہی شعریٰ کا رب ہے"۔

شعری ستارہ ہے کہ کہا گیا ہے کہ ۱۵ برابر خورشید اور اس کا نور ۲۶۰۰ برابر نور خورشید اور اس کا وزن مخصوص چندیں برابر مخصوص سفید سونا ہے۔ (اس کے ساتھ کہ سفید سونا تمام عناصر زمین سے وزنی ہے یہ درخشندہ ستارہ مہر ماہ میں ۱۲ بجے طلوع کرتا ہے اور ہر ۵۰ سال میں ایک چکر لگاتا ہے)۔ قریش اور عرب کی قوم (خزاعہ) اس کی عبادت کرتے ہیں۔ [3]

وَعَلٰمٰتٍ ؕ وَبِالنَّجْمِ هُمْ یَهْتَدُوْنَ [4]

"اور نشانیاں بنائیں، اور ستاروں سے لوگ راہ پاتے ہیں"۔

"ستاروں کی قطار کہکشاں":۔

نظام شمسی جزئی کہکشاں کا ایک جز ہے کہ اس میں ۳۰ ملین شمس مثل خورشید زمین یا بڑے یا چھوٹے ہوں گے۔ قطر بلند مجرہ ۲۲۰٫۰۰۰ سال نوری ہے جس کا ہر سیکنڈ ۶۲ ہزار فرسخ سیر کرتا ہے۔ اس مجرہ کے خارج میں سوڈیم لوبیہ ہے جن کا نزدیک زمین ۸۵۰ ہزار سال نوری ہے۔ ایک سوڈیم مادہ ہے جس کی پیدائش کے لئے ۲۰۰۰ ملین نجم کافی ہے۔

دو ملین ان عوالم جزریہ سے پہنچنے کی قدرت رکھتا ہے۔ ہر ایک کا فاصلہ دو ملین نوری سال ہے اور ان میں سے دور ترین زمین سے ۱۴۰ ملین نوری سال ہے۔ منتظر ہیں کہ ٹیلی سکوپ جدید نصب ہو

۱۔ سورہ فرقان، آیت: ۶۱
۲۔ سورہ نجم، آیت: ۴۹
۳۔ قال القمی فی السماء یسمی الشعری کانت قریش و قوم من العرب یعبدونه و هو نجم یطلع فی آخر اللیل. تفسیر صافی، ج ۲ ص ۶۲۹
۴۔ سورہ نحل، آیت: ۱۶

جس کا قطر آئینہ ۲۰۰ بوصہ ہے تاکہ کھوج کرنے والے ۱۶ ملین کہکشاں تک پہنچیں گے۔

"نوری سال اور نجوم کی بحث":۔

کرات کی تین قسمیں ہیں۔

(۱)۔ ثوابت وہ ستارے جو غیر سے نسبت نہیں رکھتے اور چمکتے ہیں۔ ایک جگہ رُکے ہوئے ہیں اور ان کی حرکات ایک رنگ ہیں۔

(۲)۔ سیارات وہ ستارے ہیں جن کی حرکات و اوضاع مختلف ہیں اور ان کی حالت بھی ایک نہیں ہمیشہ تغییر میں ہیں اور چمکتے نہیں ہیں۔

(۳)۔ اقمار یعنی چھوٹے ستارے جو سیاروں کے گرد گھومتے ہیں، عام آنکھوں سے، صاف رات میں آسانی سے نظر آتے ہیں اور کرہ نیم میں تقریباً ۶۰۰۰ ثوابت سے دیکھے جاتے ہیں اور ٹیلی سکوپ کے ساتھ لاکھوں ملین دیکھے جاتے ہیں اور قوی ٹیلی سکوپ سے زیادہ بھی دیکھے جاتے ہیں اور آسمان میں جگہ خالی نہیں دیکھی جاتی۔ ایک ماہر نجوم کہتا ہے: اگر ایک ستارہ فرض ہو بہت بڑے سمندر میں (۷۵ ملیون میٹر مربع وسعت رکھتا ہے) پھینکا جائے تو یہ اس سمندر کو پُر کردے گا۔

دانشمندان ہیئت ایک سال نوری کا ایک اور نام بھی تجویز کرتے ہیں۔ نور ایک سیکنڈ میں تقریباً ۳۰۰ ہزار کلومیٹر (۵۰ ہزار فرسخ) سیر رکھتا ہے۔ اس کی سیر سال میں ۳۰۰٫۰۰۰ اور ایک سیکنڈ میں ۶۰ اور ساٹھ منٹ اور چوبیس گھنٹے میں ۳۶۵ دن ہوں گے۔

اگر کوئی نوری کشتی پر بیٹھے، آٹھ منٹ بیس سیکنڈ میں سورج تک پہنچے گا۔ تا نزدیک ترین ستارہ ثابت Proxima جنوب قطبی میں ۴ سال سے پہلے تا جدی ۵۰ سال تا عیوق ۹۰ سال تا مجموعہ پروین (ثریا) ۱۴۰ نوری سال راہ ہے اور ایک طرف کہکشاں سے دوسری طرف ۲ لاکھ نوری سال راستہ ہے۔ اس کے ساتھ کے ذرات وکرات ہر ایک مفصل ہیں۔

کاملا آپس میں متصل ہیں اور ایک پہیے کی طرح ہیں۔ جاذبہ سیاروں کو ثوابت سے اور

اقمار کو سیاروں سے جوڑتا ہے۔ علت یہ کہ ثوابت سیاروں اور سیارہ اقمار کو نہیں کھینچے۔ ان کی زیادہ سرعت اپنے گرد ہے، گردش کے ضمن میں جسم مرکزی کے گرد یہ سرعت ان اجسام مرکزی سے دوری کا سبب بنتی ہے۔ اسی بناء پر اقمار قوتِ جاذبہ کے ساتھ سیاروں کی طرف جذب ہوتے ہیں کیونکہ یہ دونوں طاقتیں برابر ہیں اقمار سیاروں کے اوپر نہیں گرتیں اور یہ برہان قاطع ہے

وحدانیت پر وہ مقدر جس نے ان کی تقدیر کی

وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ [1]

"اور سورج اپنے ٹھکانے کی طرف چلتا رہتا ہے، یہ زبردست خبردار (اللہ) کا بنایا ہوا ہے"۔

لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۭ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ [2]

"نہ سورج کی مجال ہے کہ چاند کو جا پکڑے اور نہ رات ہی دن سے پہلے آسکتی ہے، اور ہر ایک ایک آسمان میں تیرتا پھرتا ہے"۔

"بصائر الدرجات" میں امام صادق علیہ السلام سے نقل ہے کہ فرمایا:

إِنَّ مِنْ وَرَاءِ عَيْنِ شَمْسِكُمْ هٰذِهِ أَرْبَعِيْنَ عَيْنَ شَمْسٍ فِيْهَا خَلْقٌ كَثِيْرٌ وَ إِنَّ مِنْ وَرَاءِ قَمَرِكُمْ أَرْبَعِيْنَ قَمَراً فِيْهَا خَلْقٌ كَثِيْرٌ لَا يَدْرُوْنَ أَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ أَمْ لَمْ يَخْلُقْهُ [3]

"بیشک تمہارے دکھائی دینے والے سورج کے علاوہ چالیس خورشید ہیں اور ان میں خلق کثیر رہتی ہے۔ بیشک تمہارے چاند کے علاوہ چالیس چاند ہیں ان میں خلق کثیر رہتی ہے جو نہیں جانتے کہ اللہ عزوجل نے آدمؑ کو خلق کیا ہے یا نہیں"۔

اس فرمان امام علیہ السلام سے استفادہ ہوتا ہے کہ چالیس چاند اور سورج دیگر مسکن خلائق ہیں۔ [4]

1۔ سورہ یسین، آیت: ۳۸

2۔ سورہ یسین، آیت: ۴۰

3۔ بصائر الدرجات، ج ۱ ص ۴۹۱

4۔ راہنمائے بہشت، ج ۱ ص ۵۲ ۳۔ ۵۸ ۳۔ اسی طرح کتب نجوم جیسے صافی ططاوی کی طرف رجوع کریں

"عبارت [ولا فلکا یدور]":۔

فلک وافلاک کے بارے پہلے والے صفحات میں ہم نے بیان کرلیا ہے لیکن یہاں پر افلاک نوگانہ کے بارے بات کریں گے۔

معروف ہے افلاک اس طرح ہیں۔

(۱)۔فلک ماہ (۲)۔فلک عطارد

(۳)۔فلک زہرہ (۴)۔فلک خورشید

(۵)۔فلک مریخ (۶)۔فلک مشتری

(۷)۔فلک زحل (۸)۔فلک ثوابت

(۹)۔فلک الافلاک (اطلس)

اطلس لغت میں بمعنائے کالا رنگ خاکستری اور ابریشمی کپڑے کی ایک قسم ہے۔

اطلس لغت یونانی سے ماخوذ جغرافیائی نقشہ یا ہر وہ کتاب جس میں مختلف نقشے ہوں

لیکن کیوں بحث افلاک میں اس کو اطلس کہتے ہیں؟

اسی وجہ سے کہ اس میں کسی ستارے کا وجود نہیں۔ اس وجہ سے اس کو اطلس کہتے ہیں ایک ہی زحمت جو اس فلک کے دوش پر رکھی گئی ہے وہ ہے رات و دن کی حرکت۔

"فلک کے برج ۱۲ ہیں":۔

عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ مَرْحَباً يَا سَعْدُ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ بِهٰذَا الْاِسْمِ سَمَّتْنِي أُمِّي وَ مَا أَقَلَّ مَنْ يَعْرِفُنِي بِهِ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَدَقْتَ يَا سَعْدُ الْمَوْلٰى فَقَالَ الرَّجُلُ جُعِلْتُ فِدَاكَ بِهٰذَا كُنْتُ أُلَقَّبُ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا خَيْرَ فِي اللَّقَبِ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى يَقُوْلُ فِي كِتَابِهِ: وَ لَا تَنَابَزُوْا

بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ۔ [1]

مَا صِنَاعَتُكَ يَا سَعْدُ فَقَالَ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّا مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ نَنْظُرُ فِي النُّجُومِ لَا يُقَالُ إِنَّ بِالْيَمَنِ أَحَداً أَعْلَمَ بِالنُّجُومِ مِنَّا فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَكَمْ ضَوْءُ الْمُشْتَرِي عَلَى ضَوْءِ الْقَمَرِ دَرَجَةً فَقَالَ الْيَمَانِيُّ لَا أَدْرِي فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَدَقْتَ فَكَمْ ضَوْءُ الْمُشْتَرِي عَلَى ضَوْءِ عُطَارِدٍ دَرَجَةً فَقَالَ الْيَمَانِيُّ لَا أَدْرِي!

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ صَدَقْتَ قَالَ فَمَا اسْمُ النَّجْمِ الَّذِي إِذَا طَلَعَ هَاجَتِ الْإِبِلُ؛ فَقَالَ الْيَمَانِيُّ لَا أَدْرِي فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَدَقْتَ قَالَ فَمَا اسْمُ النَّجْمِ الَّذِي إِذَا طَلَعَ هَاجَتِ الْبَقَرُ؟ - فَقَالَ الْيَمَانِيُّ لَا أَدْرِي فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَدَقْتَ - قَالَ فَمَا اسْمُ النَّجْمِ الَّذِي إِذَا طَلَعَ هَاجَتِ الْكِلَابُ؟ فَقَالَ الْيَمَانِيُّ لَا أَدْرِي فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَدَقْتَ فِي قَوْلِكَ لَا أَدْرِي فَمَا زُحَلُ عِنْدَكُمْ فِي النُّجُومِ؟ فَقَالَ الْيَمَانِيُّ نَجْمٌ نَحْسٌ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا تَقُلْ هَذَا فَإِنَّهُ نَجْمُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَ هُوَ نَجْمُ الْأَوْصِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَ هُوَ النَّجْمُ الثَّاقِبُ الَّذِي قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ فَقَالَ الْيَمَانِيُّ فَمَا مَعْنَى الثَّاقِبِ فَقَالَ إِنَّ مَطْلِعَهُ فِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَإِنَّهُ ثَقَبَ بِضَوْئِهِ حَتَّى أَضَاءَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَمِنْ ثَمَّ سَمَّاهُ اللَّهُ النَّجْمَ الثَّاقِبَ ثُمَّ قَالَ يَا أَخَا الْعَرَبِ أَ عِنْدَكُمْ عَالِمٌ؛ فَقَالَ الْيَمَانِيُّ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ بِالْيَمَنِ قَوْماً لَيْسُوا كَأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ فِي عِلْمِهِمْ - فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ مَا يَبْلُغُ مِنْ عِلْمِ عَالِمِهِمْ؟

۱۔ سورہ حجرات، آیت: ۱۱

فَقَالَ الْيَمَانِيُّ إِنَّ عَالِمَهُمْ لَيَزْجُرُ الطَّيْرَ وَ يَقْفُو الْأَثَرَ فِي سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ مَسِيرَةَ شَهْرٍ لِلرَّاكِبِ الْمُحِثِّ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِنَّ عَالِمَ الْمَدِينَةِ أَعْلَمُ مِنْ عَالِمِ الْيَمَنِ قَالَ الْيَمَانِيُّ وَ مَا يَبْلُغُ عِلْمُ عَالِمِ الْمَدِينَةِ؛ قَالَ إِنَّ عِلْمَ عَالِمِ الْمَدِينَةِ يَنْتَهِي إِلَى أَنْ لَا يَقْفُوَ الْأَثَرَ وَ لَا يَزْجُرَ الطَّيْرَ وَ يَعْلَمَ مَا فِي اللَّحْظَةِ الْوَاحِدَةِ مَسِيرَةَ الشَّمْسِ تَقْطَعُ اثْنَيْ عَشَرَ بُرْجاً وَ اثْنَيْ عَشَرَ بَرّاً وَ اثْنَيْ عَشَرَ بَحْراً وَ اثْنَيْ عَشَرَ عَالَماً فَقَالَ لَهُ الْيَمَانِيُّ مَا ظَنَنْتُ أَنَّ أَحَداً يَعْلَمُ هَذَا وَ مَا يَدْرِي مَا كُنْهُهُ قَالَ ثُمَّ قَامَ الْيَمَانِيُّ وَ خَرَجَ۔ [1]

"ابان بن تغلب کہتا ہے: میں امام صادق علیہ السلام کے پاس تھا کہ اہل یمن میں سے ایک شخص ان کے پاس آیا، اس نے سلام کیا۔ امام علیہ السلام نے جواب سلام دیا اور فرمایا: مرحبا اے سعد!

اس نے کہا: میری ماں نے یہ نام رکھا۔ بہت کم اس نام کے ساتھ جانتے ہیں۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: اے سعد مولی۔ درست کہا۔ اس نے کہا: قربان جاؤں۔ یہ میرا لقب ہے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: یہ لقب اچھا نہیں ہے۔ اللہ عزوجل قرآن میں فرماتا ہے:

"اور اپنے (مومن بھائی) کو عیب نہ لگاؤ اور نہ ایک دوسرے کا برا نام رکھو"۔

برا ہے کہ ایمان لانے کے بعد فاسق کا نام (کسی پر رکھنا)۔

تمہارا کیا کام ہے اے سعد؟ کہا: قربان جاؤں ہم خاندانی نجومی ہیں۔ ہم سے زیادہ سرزمین یمن میں اس علم میں کوئی نہیں۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: تم سے نجوم کے بارے سوال کروں؟

اس نے کہا: جو چاہتے ہیں پوچھیں علم سے جواب دوں گا۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: سورج کی روشنی چاند کی روشنی سے کس قدر زیادہ ہے؟

اس نے کہا: نہیں جانتا۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: صحیح ہے بتاؤ کتنے درجہ چاند کا نور نور مشتری سے زیادہ ہے؟

۱۔ خصال، ج ۲ ص ۲۶۱، بحار الانوار، ج ۲۶ ص ۱۱۳، ج ۵۵ ص ۲۲۰

کہا: نہیں جانتا۔

عرض کیا: مجھے نہیں معلوم۔

فرمایا: کون سا ستارہ ہے کہ جب وہ نکلتا ہے تو گائے کی شہوت بڑھ جاتی ہے؟

عرض کیا: نہیں معلوم۔

فرمایا: مشتری کا نور کتنے درجہ عطارد سے زیادہ ہے؟

عرض کیا: مجھے معلوم نہیں ہے۔

فرمایا: کون سا ستارہ نکلتا ہے تو اونٹ کے مزاج میں ہیجان ہوتا ہے؟

عرض کیا: مجھے نہیں معلوم۔

فرمایا: زحل تمہارے خیال میں کیسا ستارہ ہے؟

عرض کیا: منحوس ستارہ ہے۔

فرمایا: ایسا نہ کہو بلکہ زحل تو امیر المومنینؑ اور اوصیاء کا ستارہ ہے اور وہ نجم ثاقب ہے جس کی خبر قرآن کے سورہ طارق میں اللہ نے دی ہے۔

عرض کیا: ثاقب کے کیا معنی ہیں؟

فرمایا: یہ ساتویں آسمان پر ہے اور اس کی روشنی تمام آسمانوں سے گزرتی ہوئی آسمان دنیا تک پہنچتی ہے۔ پھر عرض کیا: تمہارا کوئی عالم بھی ہے؟

فرمایا: بے شک ہمارا عالم ہے اور کوئی عالم اس مرتبے کا نہیں ہے۔

امامؑ نے پوچھا: اُن کا علم کہاں تک ہے؟

عرض کیا: وہ پرندوں سے فال لیتا ہے اور ایک ساعت میں اس راہ کو قطع کر لیتا ہے، جسے کوئی تیز رفتار سوار ایک ماہ میں طے کرے اور نشان قدم کو پہچانتا ہے۔

فرمایا: لیکن مدینے کا عالم اس یمن کے عالم سے اعلم و افضل ہے۔

یمانی نے سوال کیا: مدینے کے عالم کا علم کہاں تک ہے؟

امام نے فرمایا: اس کا علم وہاں تک ہے جہاں پرندے پر نہیں مار سکتے اور جہاں کسی کی رسائی نہیں ہے اور وہ ایک لحظہ میں آفتاب کی گردش کو اور بارہ برجوں میں اور بارہ بروں میں اور بارہ

دریاؤں اور بارہ عالموں (جہانوں) کو طے کرتا ہے۔

عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! میرے علم میں بھی نہیں تھا کہ کوئی شخص اس قدر علم رکھتا ہوگا یا اس کی کنیت جانتا ہوگا۔

راوی کہتا ہے کہ اس کے بعد یمانی اٹھ کر باہر چلا گیا۔

"عبارت [ولا بحرا یجری ولا فلکا یسری]":۔

"نہ بہتا ہوا دریا نہ کوئی سیر کرنے والی کشتی کو خلق کیا مگر تمہاری خاطر"۔

یہ حدیث شریف دلالت کرتی وجود جریان اور حرکت خاصہ دریا پر

اور شاید اس جریان سے مراد ارتقاء آسمان کی جانب اور اس کے بعد نیچے آنا ہے اگر اس کے خلاف نہ ہو

کبھی جریان سے منظور دریا بحسب فرو نشینی ہے لیکن کبھی خلاف ظاہر (جریانی) ہے آب جاری متدافع انحدار (نیچے آنا) میں ہے اور استوا (مساوی-معتدل ہونا ہے) اور کبھی منظور جریانات خاصہ ہے مانند جریان نہر جو ہر حال میں یہ تین حالتیں رکھتی ہے۔

"یہ دس چیزیں زندگی بشر میں اہم کردار ادا کرتی ہیں":۔

(۱)۔ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَاءٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ وَتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ [1]

"بے شک آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے میں، اور رات اور دن کے بدلنے میں، اور جہازوں میں جو دریا میں لوگوں کی نفع دینے والی چیزیں لے کر چلتے ہیں، اور اس پانی میں جسے اللہ نے آسمان سے نازل کیا ہے پھر اس سے مردہ زمین کو زندہ کرتا ہے اور اس میں ہر قسم کے چلنے والے جانور پھیلاتا ہے، اور ہواؤں کے بدلنے میں، اور

[1] سورہ بقرہ، آیت: ۱۶۴

بادل میں جو آسمان اور زمین کے درمیان حکم کا تابع ہے، البتہ عقلمندوں کے لئے نشانیاں ہیں"۔

(۲) هُوَ الَّذِي يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا كُنتُمْ فِي الْفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِهِم بِرِيحٍ طَيِّبَةٍ وَفَرِحُوا بِهَا جَاءَتْهَا رِيحٌ عَاصِفٌ وَجَاءَهُمُ الْمَوْجُ مِن كُلِّ مَكَانٍ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ أُحِيطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ لَئِنْ أَنجَيْتَنَا مِنْ هَٰذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ [1]

"وہ وہی ہے جو تمہیں جنگل اور دریا میں سیر کرنے کی توفیق دیتا ہے، یہاں تک کہ جب تم کشتیوں میں بیٹھتے ہو، اور وہ کشتیاں لوگوں کو موافق ہوا کے ذریعہ سے لے کر چلتی ہیں اور وہ لوگ ان سے خوش ہوتے ہیں تو ناگہاں تیز ہوا چلتی ہے اور ہر طرف سے ان پر لہریں چھانے لگتی ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ بے شک وہ لہروں میں گھر گئے ہیں، تو سب خالص اعتقاد سے اللہ ہی کو پکارنے لگتے ہیں کہ اگر تو ہمیں اس مصیبت سے بچا دے تو ہم ضرور شکر گزار رہیں گے"۔

(۳) اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَأَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۖ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ ۖ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْأَنْهَارَ [2]

"اللہ وہ ہے جس نے آسمان اور زمین بنائے اور آسمان سے پانی نازل کیا پھر اس سے تمہارے کھانے کو پھل نکالے، اور کشتیاں تمہارے تابع کر دیں تاکہ دریا میں اس کے حکم سے چلتی رہیں، اور نہریں تمہارے تابع کر دیں"۔

(۴) وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ

۱۔ سورہ یونس، آیت: ۲۲
۲۔ سورہ ابراہیم، آیت: ۳۲

وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ [1]

"اور وہ وہی ہے جس نے دریا کو کام میں لگا دیا کہ اس میں سے تازہ گوشت کھاؤ اور اسی سے زیور نکالو جسے تم پہنتے ہو، اور تو اس میں جہازوں کو دیکھتا ہے کہ پانی کو چیرتے ہوئے چلے جاتے ہیں اور تاکہ تم اُس کے فضل کو تلاش کرو اور تاکہ تم شکر کرو"۔

(۵) رَّبُّكُمُ الَّذِي يُزْجِي لَكُمُ الْفُلْكَ فِي الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ ۚ إِنَّهُ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا [2]

"تمہارا رب وہ ہے جو تمہارے لئے دریا میں کشتیاں چلاتا ہے تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو، بے شک وہی تم پر بڑا مہربان ہے"۔

(۶) أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ وَيُمْسِكُ السَّمَاءَ أَن تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ [3]

"کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے زمین کی سب چیزوں اور کشتیوں کو تمہارے تابع کر دیا ہے جو دریا میں اس کے حکم سے چلتی ہیں، اور آسمان کو زمین پر گرنے سے تھامے ہوئے ہے مگر اس کے حکم سے، بے شک اللہ لوگوں پر نرمی کرنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے"۔

(۷) أَلَمْ تَرَ أَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللَّهِ لِيُرِيَكُم مِّنْ آيَاتِهِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ [4]

"کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ ہی کے فضل سے دریا میں کشتیاں چلتی ہیں تاکہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھائے، بے شک اس میں ہر ایک صابر شاکر کے لئے نشانیاں ہیں"۔

۱۔ سورہ نحل، آیت: ۱۴
۲۔ سورہ اسراء، آیت: ۶۶
۳۔ سورہ حج، آیت: ۶۵
۴۔ سورہ لقمان، آیت: ۳۱

(۸) وَمِنْ اٰیٰتِہِ الْجَوَارِ فِی الْبَحْرِ کَالْاَعْلَامِ ۔[1]

"اور اس کی نشانیوں میں سے سمندر میں پہاڑوں جیسے جہاز ہیں"۔

(۹) اَللّٰہُ الَّذِیْ سَخَّرَ لَکُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِیَ الْفُلْکُ فِیْہِ بِاَمْرِہٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِہٖ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ۔[2]

"اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے سمندر کو تابع کر دیا تا کہ اس میں اس کے حکم سے جہاز چلیں اور تا کہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور تا کہ تم اس کا شکر کرو"۔

(۱۰) وَلَہُ الْجَوَارِ الْمُنْشَاٰتُ فِی الْبَحْرِ کَالْاَعْلَامِ ۔[3]

"اور سمندر میں پہاڑوں جیسے کھڑے ہوئے جہاز اسی کے ہیں"۔

ان تمام دس آیتوں میں خدا شناسی اور اللہ عز وجل کی آیات نشانیوں میں تفکر ہے۔ انسان کی کرامت کی وجہ سے تمام موجودات کو اعم دریا سے کشتی، ہوا، سورج، چاند، آسمان اور زمین کو مسخر انسان کیا ہے۔ جس طرح اللہ عز وجل قرآن میں فرماتا ہے:

وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْۤ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰہُمْ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰہُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰہُمْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِیْلًا ۔[4]

"اور ہم نے آدم علیہ السلام کی اولاد کو عزت دی ہے اور خشکی اور دریا میں اسے سوار کیا اور ہم نے انہیں ستھری چیزوں سے رزق دیا اور اپنی بہت سی مخلوقات پر انہیں فضیلت عطا کی"۔

امیر المومنین علیہ السلام اس آیت کے ذیل میں حدیث بیان فرماتے ہیں:

فِیْ مَحَاسِنِ الْبَرْقِیِّ عَنْہُ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِنَا عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَسْبَاطٍ عَنْ عَمِّہٖ یَعْقُوْبَ اَوْ غَیْرِہٖ رَفَعَہُ قَالَ: کَانَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَقُوْلُ: اَللّٰہُمَّ اِنَّ ہٰذَا مِنْ عَطَائِکَ فَبَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَ سَوِّغْنَاہُ، وَ اخْلُفْ لَنَا خَلَفاً لِمَا اَکَلْنَاہُ اَوْ شَرِبْنَاہُ، لَا مِنْ حَوْلٍ

۱۔ سورہ شوریٰ، آیت: ۳۲

۲۔ سورہ جاثیہ، آیت: ۱۲

۳۔ سورہ رحمن، آیت: ۲۴

۴۔ سورہ اسراء، آیت: ۷۰

مِنَّا وَ لَا قُوَّۃٍ، وَ رَزَقْتَ فَاَحْسَنْتَ، فَلَکَ الْحَمْدُ، رَبِّ اجْعَلْنَا مِنَ الشَّاکِرِیْنَ، وَ اِذَا فَرَغَ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَفَانَا وَ اَکْرَمَنَا وَ حَمَلَنَا فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ رَزَقَنَا مِنَ الطَّیِّبَاتِ، وَ فَضَّلَنَا عَلٰی کَثِیْرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلاً، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَفَانَا الْمُؤْنَۃَ وَ اَسْبَغَ عَلَیْنَا ۔[1]

"خدایا! یہ تیری ہی عطا ہے پس ہمارے لئے مبارک کر اور ہم پر نازل کر اور ہمارے بعد دوسروں کے لئے باقی رکھ اس وجہ سے کہ ہم اس سے کھائیں اور پئیں نہ کہ ہمارے حول وقوۃ سے تو نے روزی دی احسان کیا تیرے لئے حمد وستائش ہے

خدایا! ہمیں شاکرین میں سے قرار دے۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا:

حمد وستائش ہے اس پروردگار کی جس نے ہم پر کفایت کی اور ہمیں خشکی و دریا میں سیر دی اور اپنی پاکیزہ نعمتوں کو بہت سی مخلوق پر ہمیں فضیلت دی۔

اس خدا کی حمد ہے جس نے ہماری زندگی کی کفایتوں کو بخشا اور ہم پر نعمتیں نازل فرمائیں"۔

اس روایت میں نعمت الٰہی کے مقابلے طریقہ شکر بیان ہوا ہے۔

عَنِ الْاَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَۃَ: اَنَّ عَلِیّاً عَلَیْہِ السَّلَامُ سُئِلَ عَنْ قَوْلِ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی: »وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمَاوَاتِ وَ الْاَرْضَ« قَالَ: اَلسَّمَاوَاتُ وَ الْاَرْضُ وَ مَا بَیْنَہُمَا مِنْ مَخْلُوْقٍ فِیْ جَوْفِ الْکُرْسِیِّ، وَلَہٗ اَرْبَعَۃُ اَمْلَاکٍ یَحْمِلُوْنَہٗ بِاِذْنِ اللّٰہِ، فَاَمَّا مَلَکٌ مِنْہُمْ فَفِیْ صُوْرَۃِ الْاٰدَمِیِّیْنَ وَ ہِیَ اَکْرَمُ الصُّوَرِ عَلَی اللّٰہِ ۔[2]

"اصبغ بن نباتہ کہتا ہے: امیر المومنین علیہ السلام نے اس آیت کے بارے میں:

»وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ« ۔[3]

سوال ہوا: امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:

زمین و آسمان کے درمیان ایک مخلوق ہے کرسی کے پیٹ میں (یہ بھی خود ایک معنی مفصل رکھتی

۱۔ تفسیر نور الثقلین، ج ۳ ص ۱۸۷

۲۔ تفسیر نور الثقلین، ج ۳ ص ۱۸۷

۳۔ سورہ بقرہ، آیت: ۲۵۵

ہے) چار فرشتے ہیں جو اس کرسی کو باذن اللہ اپنے کاندھوں پر اٹھاتے ہیں۔ ان میں سے ایک ملک آدمی کی صورت میں ہے اور اللہ عزوجل کے نزدیک مکرم ترصورت ہے۔

بہرحال یہ مخلوقات سب تسخیر انسان ہوئی ہیں۔ تسخیر کشتی، نہر، سورج، چاند، دن، رات، آسمانوں کے کچھ حصے، زمین اور شب وروز کے جو درمیان ہے سب انسان کے لئے مسخر ہے۔

انسان قرآن کی نظر سے اس قدر عظمت رکھتا ہے کہ تمام موجودات الٰہی اس کے فرمان سے اس کے لئے مسخر ہوئے ہیں۔

ابر و باد و مه و خورشید و فلك در کارند
تاتونائی به کف آری و به غفلت نخوری

یا زمان اختیار انسان میں ہے یا اس کے فائدے کے لئے حرکت کرتا ہے۔

سورج انسان کے لئے روشنی دیتا ہے اس کے بستر کو گرم کرتا ہے اور گھاس سبزے کی قسمیں اس کے لئے اگاتا ہے اور اس کی زندگی کی آلودگیوں کو پاک کرتا ہے اور اس کے زندگی میں خوشی کے راستے فراہم کرتا ہے۔

چانداس کے اندھیروں کا چراغ ہے۔ روشنی ہے۔ ہمیشہ کی جزرومد جو چاند میں پیدا ہوتی ہے بہت سی انسانی مشکلات کو دور کرتی ہے

بہت سے درختوں کو آبیاری کرتا ہے، خاموش سمندر کو حرکت دیتا ہے اور اس کی گندگی سے حفاظت کرتا ہے اور آکسیجن لازم کو موج کے اثر سے موجودات زندہ دریائی کے اختیار میں دیتا ہے، ہوائیں کشتیوں کو سمندروں کے سینوں میں چلاتی ہیں۔

بزرگ ترین مرکب وسیع راستے یہی کشتیاں اور سمندر تشکیل دیتے ہیں، نہریں اس کی خدمت میں ہیں، اس کی زراعتوں کو آبیار کرتی ہیں، اس کی زندگی کے محیط اور حتیٰ اس کیلئے مواد غذا (مچھلیوں) کو اپنے دل میں پروان دیتی ہے اور رات تاریکی شب اس کے ارام کیلئے لباس بنتی ہے۔

اور جلانے والے سورج کی حرارت کو کم کرتی ہے اور اس کو جان اور تازہ حیات بخشتی ہے اور نتیجہ میں دن کی روشنی اس کو کوشش کی دعوت کرتی ہے گرمی اور حرارت خلق کرتا ہے اور سب جگہ پر جنبش وحرکت ایجاد کرتی ہے۔

"کشتی کی منظم حرکت کے لئے ۴ مطالب (عناصر) لازم ہیں":۔

(۱)۔ پانی ایک طرف سے اپنے سوار (راہوار) کے لئے مرکب (سواری) کی صورت میں خلق ہوا ہے۔

(۲)۔ دوسری طرف وزن مخصوص ہے بعض کشتیاں جو پانی سے بھی ہلکی ہیں، وہ پانی کے اوپر ہوتی ہیں اگر وہ بہت زیادہ وزنی بھی ہو پھر بھی اس کی ساخت ایسے ہوگی کہ اس کا وزن پانی سے کم تر ہوگا۔ اس طرح سے کہ بارسنگین اور بہت سے انسانوں کا وزن اٹھا سکتی ہو۔

(۳)۔ چلانے والے کی ضرورت ہے۔ پچھلے زمانوں میں ہوائیں منظم تھیں کہ سمندر کے اوپر منظم طریقے سے چلتی تھیں اور یہ ہوائیں اس کی سرعت اور مسیر ناخداؤں کو امکان دیتی تھیں کو چلانے والے ہوائی کشتیوں کی حرکت کے لئے اس سے استفادہ کریں۔

(۴)۔ اس راستے میں انسان راہنما کا محتاج ہے۔ پہلے سورج، ستارے اور آسمان تھے اور آج کے دور میں قطب نما اور نقشے ہیں۔

اگر یہ چار چیزیں نہ ہوتیں کشتیاں حرکت کے لئے منظم نہ ہوتیں اور انسان اس وسیلے سے بہت مہم حمل ونقل ومرکب سواری راہوار سے محروم ہوتے۔

البتہ توجہ ہو کہ یہ کشتی ایک بہت بڑا جہاز ہے بلکہ ایک چھوٹے شہر کے اندازے کے مطابق اور یہ خود ایک توحید ہے۔

"نور الثقلین" میں ہے کہ ایک شخص دھری مذہب بے دین (زندیق) خدمت امام صادق علیہ السلام میں آیا اور کہا:

مَا الدَّلِيلُ عَلٰى رَبِّكَ؟

"اپنے رب کے وجود پر کیا دلیل رکھتے ہیں؟؟"۔

امام علیہ السلام نے پوچھا: کیا کشتی پر سوار ہوئے ہو؟

اس نے کہا: جی ہاں کئی بار ہوا ہوں۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: کیا کشتی طوفان کی زد میں آئی؟

اس نے کہا: ایک بار غرق ہوگئی۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: تم نے کیا کیا؟؟

اس نے کہا: خود کو ایک تختے پر پہنچایا اور اس پر قرار پایا۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: کیا تم نے اس وقت توجہ کی کہ کوئی ہے جو تمہیں نجات دے؟

اس نے کہا: جی ہاں۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: وہی میرا رب ہے۔

جو کہتے ہیں: حال اضطرار میں ہر نفس خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہے حتیٰ حیوانات بھی۔

وَاِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّآ اِيَّاهُ ۚ
فَلَمَّا نَجّٰىكُمْ اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا[1]

"اور جب تم پر دریا میں کوئی مصیبت آتی ہے تو بھول جاتے ہو جنہیں اللہ کے سوا پکارتے تھے، پھر جب وہ تمہیں خشکی کی طرف بچالاتا ہے تو تم اس سے منہ موڑ لیتے ہو، اور انسان بڑا ہی ناشکرا ہے"۔

1۔ سورہ اسراء، آیت: ۶۷

23

"تسلسل حدیثِ شریف کساء"

اِلاَّ فِي مَحَبَّةِ هٰؤُلَاءِ الْخَمْسَةِ الَّذِيْنَ هُمْ تَحْتَ الْكِسَاءِ فَقَالَ الْأَمِيْنُ جِبْرَائِيْلُ يَا رَبِّ وَمَنْ تَحْتَ الْكِسَاءِ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ هُمْ اَهْلُ بَيْتِ النُّبُوَّةِ وَمَعْدِنُ الرِّسَالَةِ هُمْ فَاطِمَةُ وَاَبُوْهَا وَبَعْلُهَا وَبَنُوْهَا.

"مگر یہ سب چیزیں ان پانچ نفوس کی محبت میں پیدا کی ہیں جو اس چادر کے نیچے ہیں۔ اس پر جبرائیلؑ امین نے پوچھا: اے پروردگار! اس چادر میں کون لوگ ہیں؟ خدائے عز وجل نے فرمایا کہ وہ نبیؐ کے اہل بیت علیہم السلام اور رسالت کا خزینہ ہیں۔ یہ فاطمہ سلام اللہ علیہا اور ان کے بابا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ان کے شوہر علیہ السلام اور ان کے دو بیٹے علیہ السلام ہیں"۔

"لغت امین"۔ امانت دار طرف اعتماد اچھے کام کرنے والا وہ جس پر لوگ اعتماد کریں۔[1]

"امن قرآن میں":۔

کلمہ امن ۸۵۷ اور کلمہ امین فقط ۱۴ مرتبہ قرآن میں آیا ہے۔

(۱)۔ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ[2]

(۲)۔ وَاِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ[3]

(۳)۔ اَنْ اَدُّوْا اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ ۭ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ[4]

1۔ امناء جمع امانت امین ہونا سچا اور صحیح کام کرنے والا
ضد خیانت۔ بمعنائے ودیعہ وہ چیز جو کسی کے سپرد کی جائے اور وہ اس کی حفاظت کرے
امانت جمع امن و امانا و امنا امنہ و امنا۔ بے خوف ہوا، امنہ اس پر اعتماد کیا اس کو پناہ دی اس کو اپنا امین بنایا
امن امانہ امین و معتمد ہوا، امناء جمع امین آمنہ ایمانا۔ اس پر اعتماد کیا پناہ دی بے خود ہوا

2۔ سورہ شعراء، آیت: ۱۹۳

3۔ سورہ نمل، آیت: ۳۹

4۔ سورہ دخان، آیت: ۱۸

"لغات جبرائیل وجبرئیل وجبریل":۔

فرشتوں میں سے ایک وحی الٰہی کے حامل فرشتے کا نام ہے۔ وہ فرشتہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل کرتا تھا۔[1]

"جبرئیل قرآن میں":۔

کلمہ جبرئیل قرآن میں ۳ مرتبہ آیا ہے۔

(۱)۔ قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَى قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَبُشْرَى لِلْمُؤْمِنِينَ۔[2]

(۲)۔ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَالَ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِلْكَافِرِينَ۔[3]

(۳)۔ إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا ۖ وَإِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَٰلِكَ ظَهِيرٌ۔[4]

"لغت نبوۃ"۔ پیغمبری۔[5]

"نبوت قرآن میں":۔

کلمہ نبوت فقط ۵ مرتبہ قرآن میں آیا ہے۔

(۱)۔ مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ۔[6]

(۲)۔ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ۔[7]

1۔ جبرئیل ایک فرشتے کا نام ہے، خدا کا بندہ جبروت و جبّروت جُبروت بزرگی وقدرت کبر

2۔ سورہ بقرہ، آیت:۹۷

3۔ سورہ بقرہ، آیت:۹۸

4۔ سورہ تحریم، آیت:۴

5۔ نبا بصرہ نبوۃ نبوأ نبیأ اس کی بینائی کم ہوگئی انبئۃ اس کو آگاہ کیا دور کیا انبیاء جمع نبی و نبوۃ پیغمبر مادۂ نبا در جوع ہو

6۔ سورہ آل عمران، آیت:۷۹

7۔ سورہ انعام، آیت:۸۹

(۳)۔ وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ۔[1]

(۴)۔ وَلَقَدْ آتَيْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ۔[2]

(۵)۔ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا وَإِبْرَاهِيمَ وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ۔[3]

"لغت معدن"۔ مرکز۔

معادن جمع معدن ہے، وہ دھاتیں معدنیات جو زمین کے اوپر یا نیچے پائی جاتی ہیں۔

"رسل قرآن میں":۔

کلمہ رسل وابعاد ظاہرا ۵۲۱ مرتبہ قرآن میں آیا ہے۔

کلمہ "رسالہ" ایک مرتبہ آیا ہے۔

(۱)۔ فَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ وَقَالَ يَا قَوْمِ لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ۔[4]

کلمہ رسالتہ دو مرتبہ آیا ہے۔

(۱)۔ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ ۖ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ ۚ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ۔[5]

(۲)۔ اللَّهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ۔[6]

"لغت رسالۃ"۔ خط، کتاب، لکھا ہوا۔[7]

کلمہ رسالات بصورت جمع قرآن میں ۵ مرتبہ آیا ہے۔

1۔ سورہ عنکبوت، آیت ۲۷

2۔ سورہ جاثیہ، آیت:۱۶

3۔ سورہ حدید۔ آیت:۲۶

4۔ سورہ اعراف، آیت:۷۹

5۔ سورہ مائدہ، آیت:۶۷

6۔ سورہ انعام، آیت:۱۲۴

7۔ رسائل و رسالات جمع رسل فلانٌ رُسلاً و رِسالۃً بموی معطل ہوا، ارسل و رسل و رسلاء و رسل جمع رسول، پیغامبری پیغامبر، تیر اندازی میں تمہاری برابری کرنے والا رسالۃ کتاب پیغام و پیغام بری

(۱). أُبَلِّغُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي وَأَنْصَحُ لَكُمْ. [۱]

(۲). أُبَلِّغُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي وَأَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ أَمِينٌ. [۲]

(۳). فَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ وَقَالَ يَا قَوْمِ لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي. [۳]

(۴). الَّذِينَ يُبَلِّغُونَ رِسَالَاتِ اللَّهِ وَيَخْشَوْنَهُ وَلَا يَخْشَوْنَ أَحَدًا إِلَّا اللَّهَ
وَكَفَىٰ بِاللَّهِ حَسِيبًا. [۴]

(۵). لِيَعْلَمَ أَنْ قَدْ أَبْلَغُوا رِسَالَاتِ رَبِّهِمْ. [۵]

کلمہ رسالاتی قرآن میں ایک مرتبہ آیا ہے۔

(۱). قَالَ يَا مُوسَىٰ إِنِّي اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَاتِي. [۶]

"لغت بعل": شوہر صاحب۔

زمان جاہلیت میں ایک بت کا نام تھا۔ بعول جمع بعل۔ [۷]

"بعل قرآن میں": ۔

یہ کلمہ قرآن میں ۷ مرتبہ آیا ہے۔

(۱). وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي ذَٰلِكَ إِنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا. [۸]

(۲). وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا. [۹]

(۳). وَأَنَا عَجُوزٌ وَهَٰذَا بَعْلِي شَيْخًا ۖ إِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيبٌ. [۱۰]

۱۔ سورہ اعراف، آیت: ۶۲

۲۔ سورہ اعراف، آیت: ۶۸

۳۔ سورہ اعراف، آیت: ۹۳

۴۔ سورہ احزاب، آیت: ۳۹

۵۔ سورہ جن، آیت: ۲۸

۶۔ سورہ اعراف، آیت: ۱۴۴

۷۔ بعل الرجل بعولة وہ مرد شوہر ہوا، بعل علیہ اس پر سرکشی کی
بعال وبُعول وبعولة جمع بعل۔ زمین بلند کے اس پر بارش کم ہو
وہ درخت ونخل وزراعت جو جڑ سے پانی پے، عگینی عیال مرد شوہر مرد کی بیوی

۸۔ سورہ بقرہ، آیت: ۲۲۸

۹۔ سورہ نساء، آیت: ۱۲۸

۱۰۔ سورہ ھود، آیت: ۷۲

(۴). وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ
أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ. [۱]

(۵). أَتَدْعُونَ بَعْلًا وَتَذَرُونَ أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ. [۲]

تمام معانی کلمات حدیث شریف کی وضاحت کر چکے ہیں وہاں رجوع کریں۔

"تشریح وتوضیح": ۔

معصومین علیہم السلام مخلوقات وموجودات کے وجود کا سبب ہیں۔

سبب خلقت موجودات توسط خداوند اور افاضۂ نعمت ان کی طرف محبت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و اہل بیت علیہم السلام معصومین ہے۔

جس طرح خود یہ حدیث شریف اس مطلب پر گواہی دے رہی ہے:

إِلَّا فِي مَحَبَّةِ هَؤُلَاءِ الْخَمْسَةِ

"اللہ عز وجل نے تمام مخلوق کو ان پنجتن پاک (اور تمام معصومین علیہم السلام) کی خاطر خلق کیا"۔

اس وجہ سے کہ تمام مخلوقات انؑ سے محبت کریں۔

اور ایک حدیث میں فرماتا ہے:

كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًّا فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ لِأُعْرَفَ. [۳]

"میں مخفی خزانہ تھا پسند کیا کہ پہچانا جاؤں پس خلق کو خلق کیا تا کہ مجھے پہچانیں"۔

یہ بات واضح ہے کہ محبت خداوند سبحان اس کے شناخت کے لئے نعوذ باللہ نقص کی وجہ سے نہیں کیوں کہ وہ نواقص عیوب سے منزہ ہے کہ چاہے مخلوق کی پہچان کی وجہ سے کامل ہو بلکہ یہ عطا وبخشش واحسان کی وجہ سے ہے درواقع اللہ عز وجل نے خُلق کو اجلال وعظمت اہل بیت علیہم السلام کے لئے خلق کیا کہ لوگ ان کی عظمت اور ان کی شوکت کو جانیں کہ یہ بھی اللہ عز وجل کی قدرت و عظمت شعبے سے ہے اور ہرگز کسی مخلوق کو ان سے بہتر خلق نہیں کیا۔

۱۔ سورہ نور، آیت: ۳۱

۲۔ سورہ صافات، آیت: ۱۲۵

۳۔ بحار الانوار، ج ۸۷ ص ۱۹۹ ب ۱۲ ح ۶

"روایات"

اس پر دلیل کہ اہل کساء مخلوق کی خلقت کا سبب ہیں، اگر یہ نہ ہوتے کوئی خلق موجود نہ ہوتی روایات بہت زیادہ ہیں مگر ہم کچھ پر اکتفاء کرتے ہیں۔

(۱) فرائد السمطين: (بإسناده) عن أبي هريرة عن النبيّ صلى الله عليه وآله وسلم أنّه قال: لمّا خلق الله تعالى آدم أبو البشر و نفخ فيه من روحه التفت آدم يمنة العرش فإذا في النور خمسة أشباح سجّدا و ركّعا. قال آدم: يا ربّ! هل خلقت أحدا من طين قبلي؟ قال: لا، يا آدم. قال: فمن هؤلاء الخمسة الأشباح الّذين أراهم في هيئتي و صورتي؟ قال: هؤلاء خمسة من ولدك لو لا هم ما خلقتك. هؤلاء خمسة شققت لهم خمسة أسماء من أسمائي لو لاهم ما خلقت الجنّة ولا النار، ولا العرش ولا الكرسي، ولا السماء ولا الأرض، ولا الملائكة و لا الإنس ولا الجنّ، فأنا المحمود وهذا محمّد، وأنا العالي وهذا عليّ، وأنا الفاطر وهذه فاطمة، وأنا الإحسان وهذا الحسن، وأنا المحسن وهذا الحسين، آليت بعزّتي أنّه لا يأتيني أحد بمثقال ذرّة من خردل من بغض أحدهم إلاّ أدخلته ناري و لا ابالي، يا آدم! هؤلاء صفوتي من خلقي بهم أنجيهم، و بهم اهلكهم، فإذا كان لك إليّ حاجة فبهؤلاء توسّل.[1]

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ عزوجل نے آدم علیہ السلام کو خلق کیا، اس میں اپنی

۱۔ عوالم العلوم، ج ۱۱ ص ۱۶۔ ن۔ ک: فرائد السمطین، ج ۱ ص ۳۶

روح پھونکی، آدم علیہ السلام نے عرش کی دائیں جانب پانچ ہیکل وشبح نوری کو رکوع اور سجود کی حالت میں دیکھا۔

اس نے کہا: پروردگارا! آیا مجھ سے پہلے کسی کو مٹی سے خلق کیا ہے؟

آواز قدرت آئی: نہیں اے آدم!

آدم علیہ السلام نے کہا: پھر یہ ہیکل نورانی اپنی شکل وصورت پر دیکھ رہا ہوں کون ہیں؟

یہ پانچ لوگ ہیں جو تمہاری اولاد سے ہوں گے۔ اگر یہ نہ ہوتے تمہیں بھی خلق نہ کرتا۔ اسی طرح جنت، دوزخ، عرش، کرسی، آسمان وزمین وملائکہ وجن وانس کو بھی خلق نہ کرتا اوران کے لئے اپنے اسماء سے ان کے اسم مشتق کئے۔

میں محمود ہوں یہ محمد ﷺ ہے

میں عالی ہوں یہ علی علیہ السلام ہے

میں فاطر ہوں یہ فاطمہ سلام اللہ علیہا ہے

میں احسان ہوں یہ حسن علیہ السلام ہے

میں محسن ہوں یہ حسین علیہ السلام ہے

میں نے اپنی عزت کی قسم کھائی ہے، کوئی بھی ان میں سے ایک کے لئے ذرہ برابر بھی بغض دل میں رکھ کر میرے پاس آئے گا اس کو اپنی دوزخ میں ڈالوں گا اور اس پر غمگین بھی نہ ہوں گا، یہی میری مخلوق کے درمیان میرے چنے ہوئے منتخب ہیں انہی کے وسیلے سے نجات دوں گا، انہی کے وسیلے سے ہلاک کروں گا اگر تمہیں میری طرف کوئی حاجت ہو انہی کو وسیلہ بناؤ"۔

(۲) فقال النّبيُّ نحنُ سفينةُ النّجاة مَن تعلّق بها نجا و مَن حادَ عنها هَلَكَ فمَن كانَ لهُ الى الله حاجة فليَسألْ بنا أهلَ البيت.[1]

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم اہل بیت علیہم السلام کشتی نجات ہیں جو ان سے تعلق رکھے گا، نجات پائے گا۔ اگر کوئی ان سے منہ پھیرے ہلاک ہوگا۔ پس اگر کوئی اللہ

۱۔ احقاق الحق، ج ۹ ص ۲۶۹۔ ن۔ ک: فرائد السمطین، ج ۱ ص ۳۶

عزوجل کی جانب حاجت رکھتا ہے ہمارے وسیلے سے خدا سے طلب کرے"۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حق تعالیٰ نے مجھے، علی، فاطمہ، حسن و حسین علیہم السلام کو اس سے پہلے کہ آدم علیہ السلام کو خلق کرے خلق کیا، اس وقت نہ آسمان تھا نہ زمین، نہ نور تھا نہ تاریکی، نہ سورج نہ چاند، نہ جنت نہ دوزخ۔

اس کے بعد عباس نے کہا: آپؐ کی خلقت سے پہلے کیا تھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟!

فرمایا: اے چچا! حق تعالیٰ نے چاہا ہمیں خلق کرے، ایک کلام کو ایجاد کیا۔ اس کلام سے ایک نور بنایا، اس کے بعد ایک اور کلام ایجاد کیا اور اس کلمہ سے ایک روح خلق کی۔ اس نور کو ہماری روح کے ساتھ ملایا۔

مجھے، علی، فاطمہ، حسن و حسین علیہم السلام کو خلق کیا۔

ہم تسبیح کرتے تھے اس وقت جب تسبیح کرنے والا دوسرا نہیں تھا اور اس کی تقدیس کرنے والا اور نہ تھا ہم تقدیس کرتے تھے

جب خدا نے چاہا مخلوق کو خلق کرے، میرے نور کو شگاف کیا اور اس سے عرش کو خلق کیا

پس عرش میرے نور سے ہے اور میرا نور خدا کے نور سے اور میرا نور عرش سے افضل ہے

اس کے بعد میرے بھائی علی علیہ السلام کے نور کو شگاف کیا اور اس سے ملائکہ خلق کیے

علی علیہ السلام خدا کے نور سے ہے اور علی علیہ السلام ملائکہ سے افضل ہیں

اس کے بعد میری بیٹی فاطمہ سلام اللہ علیہا کے نور کو شگاف کیا اس سے آسمان و زمین خلق کیے

نور فاطمہ سلام اللہ علیہا خدا کے نور سے اور نور فاطمہ سلام اللہ علیہا زمین آسمان سے افضل ہیں

اس کے بعد حسن علیہ السلام کے نور کو شگاف کیا اس سے سورج اور چاند کو خلق کیا

پس نور حسن علیہ السلام خدا کے نور سے ہے اور نور حسن علیہ السلام سورج و چاند سے افضل ہے

اسکے بعد میرے بیٹے حسین علیہ السلام کے نور کو شگاف کیا اور اس نور سے جنت حور العین کو خلق کیا

بس بہشت حور العین میرے بیٹے حسین علیہ السلام کے نور سے بنائے گئے اور نور حسین علیہ السلام خدا کے نور سے ہے اور نور حسین علیہ السلام بہشت اور حور العین سے افضل ہیں"۔[1]

[1] بحار الانوار، ج ۱۵ ص ۱۰

(۳). بِالإِسْنَادِ - يَرْفَعُهُ - إِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: لَمَّا خَلَقَ اَللّٰهُ تَعَالَى آدَمَ، وَنَفَخَ فِيهِ مِنْ رُوحِهِ، عَطَسَ فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ. فَأَوْحَى اَللّٰهُ تَعَالَى حَمِدَنِي عَبْدِي، وَعِزَّتِي وَجَلاَلِي لَوْ لاَ عَبْدَانِ أُرِيدُ أَنْ أَخْلُقَهُمَا مِنْ ظَهْرِكَ، لَمَا خَلَقْتُكَ. فَارْفَعْ رَأْسَكَ يَا آدَمُ. فَرَفَعَ رَأْسَهُ وَنَظَرَ فَرَأَى عَلَى الْعَرْشِ مَكْتُوباً: لاَ إِلَهَ إِلاَّ اَللّٰهُ، مُحَمَّدٌ نَبِيُّ اَلرَّحْمَةِ، وَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ مُقِيمُ اَلْحُجَّةِ مَنْ عَرَفَ حَقَّهُ زَكَا وَطَابَ.[1]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ عزوجل نے آدم علیہ السلام کو خلق کیا اور اس میں اپنی روح پھونکی، حضرت آدم علیہ السلام نے چھینک ماری کہا: الحمد للہ۔ اس کے بعد اللہ عزوجل نے اس کی طرف وحی کی: اے میرے بندے! تم نے میری حمد کی

مجھے اپنی عزت و جلالت کی قسم! اگر میرے یہ دو بندے نہ ہوتے تمہیں خلق نہ کرتا

آدم علیہ السلام نے عرض کی: پروردگارا! کیا یہ دونوں میری نسل سے ہوں گے؟

خطاب ہوا: جی ہاں اے آدم علیہ السلام! اپنے سر کو اوپر کرو

جب آدم علیہ السلام نے سر اٹھایا تو لکھا ہوا تھا:

لاَ إِلَهَ إِلاَّ اَللّٰهُ، مُحَمَّدٌ نَبِيُّ اَلرَّحْمَةِ، وَأَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ مُقِيمُ اَلْحُجَّةِ

"جو بھی علی علیہ السلام کو پہچانے گا پاک و پاکیزہ ہوگا"۔

(۴). عن جابر ابن عبد الانصاری عن الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن رب العالمین انه قال یا احمد لولاك لما خلقت الافلاك و لولا علی لما خلقتك ولولا فاطمه لما خلقتكما.[2]

"جابر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ عزوجل سے نقل کرتے ہیں: اللہ عزوجل نے فرمایا: اگر آپؐ نہ ہوتے افلاک کو خلق نہ کرتا، اگر علی علیہ السلام نہ ہوتے تو آپؐ کو خلق نہ کرتا، اگر فاطمہ سلام اللہ علیہا نہ ہوتیں آپؐ دونوں کو خلق نہ کرتا"۔

[1] مستدرک حاکم نیشاپوری، ج ۱ ص ۱۴۱، ینابیع المودۃ ص ۱۱

[2] عوالم العلوم، ج ۱۱ ص ۲۶، مستدرک، سفینۃ البحار، ج ۳ ص ۲۳۴

(۵). فَرُوِیَ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَانَ اللّٰهُ وَ لاَ شَيْءَ مَعَهُ فَأَوَّلُ مَا خَلَقَ نُورُ حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ قَبْلَ خَلْقِ الْمَاءِ وَ الْعَرْشِ وَ الْكُرْسِيِّ وَ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ وَ اللَّوْحِ وَ الْقَلَمِ......وَ الْحَقُّ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَ يَقُولُ يَا عَبْدِي أَنْتَ الْمُرَادُ وَ الْمُرِيدُ وَ أَنْتَ خِيَرَتِي مِنْ خَلْقِي وَ عِزَّتِي وَ جَلَالِي لَوْلَاكَ مَا خَلَقْتُ الْأَفْلَاكَ مَنْ أَحَبَّكَ أَحْبَبْتُهُ وَ مَنْ أَبْغَضَكَ أَبْغَضْتُهُ.....[1]

"امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: خدا (ہمیشہ) تھا (اور رہے گا) کوئی بھی مخلوق اس کے ساتھ نہ تھی، پس پہلی چیز جو خلق کی وہ اس کے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور تھا اس سے پہلے کہ پانی، عرش، کرسی، آسمان اور زمین، لوح و قلم کو خلق کرے اللہ عزوجل اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف نظر کر کے کہتا تھا:

اے میرے بندے! تم مراد و مرید اور میری چنی ہوئی مخلوق ہو۔ مجھے اپنی عزت و جلالت کی قسم اگر تم نہ ہوتے افلاک کو خلق نہ کرتا۔ جو تم سے محبت کرے گا اس سے محبت کرتا ہوں، جو تم سے بغض رکھے اس سے بغض رکھتا ہوں"۔

(۶). و فی حدیث المعراج بعد تصریحه تعالی باختیاره نبیه اولیائه الْأَئِمَّةَ الْمَعْصُومِينَ خُزَّانَ عِلْمِي فَلَوْلَاكُمْ مَا خَلَقْتُ الدُّنْيَا وَ لَا الْآخِرَةَ وَ لَا الْجَنَّةَ وَ لَا النَّارَ.[2]

"حدیث معراج میں اللہ عزوجل کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ معصومین علیہم السلام کو چننے کی تصریح کے بعد فرمایا: اگر تم معصومین علیہم السلام نہ ہوتے نہ دنیا نہ آخرت نہ بہشت و جہنم کو خلق نہ کرتا"۔

(۷). فی الحدیث القدسی المروی عن مولانا الصادق المروی فی (معانی الاخبار والعلل) بعد بیان نبوة الرسول و امامة

[1] بحار الانوار، ج ۵۷ ص ۱۹۸، ج ۱۵ ص ۲۷

[2] بحار الانوار، ج ۵۷ ص ۱۹۸، ج ۱۵ ص ۲۷

امیر المومنین قال: وَ لَوْلَاهُمَا مَا خَلَقْتُ خَلْقِي.[1]

"حدیث قدسی میں امام صادق علیہ السلام سے (معانی الاخبار و علل الشرائع میں) روایت ہوئی ہے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت اور امیر المومنین علیہ السلام کی امامت کے بیان کے بعد فرمایا: اگر علی علیہ السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ ہوتے مخلوق کو خلق نہ کرتا"۔

(۸). عَنِ الرِّضَا عَنْ آبَائِهِ عَنْ امیر المومنین عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ مَا خَلَقَ اللّٰهُ خَلْقاً أَفْضَلَ مِنِّي وَ لَا أَكْرَمَ عَلَيْهِ مِنِّي......يَا عَلِيُّ لَوْ لَا نَحْنُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ وَ لَا حَوَّاءَ وَ لَا الْجَنَّةَ وَ لَا النَّارَ وَ لَا السَّمَاءَ وَ لَا الْأَرْضَ.[2]

"حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے اجداد اور انہوں نے امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل مجھ اس افضل اور تجھ سے مکرم کسی مخلوق کو خلق نہیں کیا

یا علی علیہ السلام! اگر ہم نہ ہوتے آدم و حوا علیہم السلام، بہشت، جہنم، آسمان و زمین کو اللہ خلق نہ کرتا"۔

(۹). و فی النبوی العلوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَ لَوْلَانَا لَمْ يَخْلُقِ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَ لَا النَّارَ وَ لَا الْأَنْبِيَاءَ وَ لَا الْمَلَائِكَةَ.[3]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر ہم نہ ہوتے اللہ عزوجل جنت، جہنم و انبیاء و ملائکہ کو خلق نہ کرتا"۔

(۱۰). عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ وَ نَفَخَ فِيهِ مِنْ رُوحِهِ الْتَفَتَ آدَمُ يَمْنَةَ الْعَرْشِ فَإِذَا خَمْسَةُ أَشْبَاحٍ ...... قَالَ هَؤُلَاءِ خَمْسَةٌ مِنْ وُلْدِكَ لَوْلَاهُمْ مَا خَلَقْتُكَ وَ لَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ وَ لَا النَّارَ وَ لَا الْعَرْشَ وَ لَا الْكُرْسِيَّ وَ

[1] معانی الاخبار ص ۳۵۱، علل الشرائع، ج ۱ ص ۵۷۰ باب ۱۳۹

[2] بحار الانوار، ج ۱۸ ص ۳۵۴، ج ۲۸ ص ۳۳۵

[3] بحار الانوار، ج ۱۸ ص ۳۵۴، ج ۲۸ ص ۳۳۵

لَا السَّمَاءَ وَلَا الْأَرْضَ وَلَا الْمَلَائِكَةَ وَلَا الْجِنَّ وَلَا الْإِنْسَ۔[1]

"یہ روایت عامی ہے (سنیوں کی طرق سے نقل ہوئی ہے) کہ ابوہریرہ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب اللہ عزوجل نے آدم ؑ ابوالبشر کو خلق کیا اور اپنی روح اس میں پھونکی، آدم ؑ عرش کی دائیں جانب متوجہ ہوا۔ پانچ ہیکل نورانی کو دیکھا

عرض کیا: خدایا یہ پانچ ہیکل نورانی کس کے ہیں؟

اللہ عزوجل نے اس کی طرف وحی کی یہ پانچ لوگ تمہاری اولاد سے ہیں۔

اگر یہ نہ ہوتے تمہیں خلق نہ کرتا، اگر یہ نہ ہوتے نہ بہشت نہ دوزخ، نہ عرش نہ کرسی، نہ آسمان و نہ زمین، نہ ملائکہ، نہ انس و نہ جن کو خلق کرتا"۔[2]

(۱۱)۔ عن ابی عبداللہ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَىٰ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي خَلَقْتُكَ وَ عَلِيّاً نُوراً يَعْنِي رُوحاً بِلَا بَدَنٍ قَبْلَ أَنْ أَخْلُقَ سَمَاوَاتِي وَ أَرْضِي وَ عَرْشِي وَ بَحْرِي۔[3]

"امام صادق ؑ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے فرمایا: یا محمد ﷺ! میں نے تمہیں و علی ؑ کو ایک نور سے خلق کیا یعنی روح بغیر بدن آسمانوں زمین و عرش سمندر کسی کو خلق نہ کرتا"۔

(۱۲)۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: خَلَقَنَا اللّٰهُ نَحْنُ حَيْثُ لَا سَمَاءٌ مَبْنِيَّةٌ وَ لَا أَرْضٌ مَدْحِيَّةٌ وَ لَا عَرْشٌ وَ لَا جَنَّةٌ وَ لَا نَارٌ كُنَّا نُسَبِّحُهُ الْخَبَرَ۔[4]

"انس بن مالک کہتا ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللہ عزوجل نے ہمیں اس وقت خلق کیا جب آسمان کی بنا نہیں تھی، زمین بچھائی نہیں گئی تھی، عرش، بہشت، جہنم کا وجود نہ تھا۔ ہم اس کی تسبیح کہتے تھے"۔

---

[1]۔ الغدیر، ج ۲ ص ۳۰۰

[2]۔ ان روایتوں تک دسترسی حاصل کرنے کے لئے کتب "الغدیر" اور "احقاق الحق" کی طرف رجوع کریں

[3]۔ کافی، ج ۱ ص ۴۴۰، بحار الانوار، ج ۵۴ ص ۱۹۳

[4]۔ بحار الانوار، ج ۵۴ ص ۱۶۹ بنقل از ریاض الجنۃ

(۱۳)۔ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ الْجُعْفِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْبَاقِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا جَابِرُ كَانَ اللّٰهُ وَ لَا شَيْءَ غَيْرُهُ وَ لَا مَعْلُومَ وَ لَا مَجْهُولَ فَأَوَّلُ مَا ابْتَدَأَ مِنْ خَلْقِ خَلْقِهِ أَنْ خَلَقَ مُحَمَّداً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ خَلَقَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ مَعَهُ مِنْ نُورِهِ وَ عَظَمَتِهِ فَأَوْقَفَنَا أَظِلَّةً خَضْرَاءَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَيْثُ لَا سَمَاءَ وَ لَا أَرْضَ وَ لَا مَكَانَ وَ لَا لَيْلَ وَ لَا نَهَارَ وَ لَا شَمْسَ وَ لَا قَمَرَ يَفْصِلُ نُورُنَا مِنْ نُورِ رَبِّنَا كَشُعَاعِ الشَّمْسِ مِنَ الشَّمْسِ نُسَبِّحُ اللّٰهَ تَعَالَىٰ وَ نُقَدِّسُهُ وَ نَحْمَدُهُ وَ نَعْبُدُهُ حَقَّ عِبَادَتِهِ ثُمَّ بَدَا لِلّٰهِ تَعَالَىٰ عَزَّ وَ جَلَّ أَنْ يَخْلُقَ الْمَكَانَ فَخَلَقَهُ وَ كَتَبَ عَلَى الْمَكَانِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ۔ عَلِيٌّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ وَصِيُّهُ بِهِ أَيَّدْتُهُ وَ نَصَرْتُهُ ثُمَّ خَلَقَ اللّٰهُ الْعَرْشَ فَكَتَبَ عَلَىٰ سُرَادِقَاتِ الْعَرْشِ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمَاوَاتِ فَكَتَبَ عَلَىٰ أَطْرَافِهَا مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَ النَّارَ فَكَتَبَ عَلَيْهَا مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ خَلَقَ الْجِنَّ فَأَسْكَنَهُمُ الْهَوَاءَ ثُمَّ خَلَقَ الْأَرْضَ فَكَتَبَ عَلَىٰ أَطْرَافِهَا مِثْلَ ذٰلِكَ فَبِذٰلِكَ يَا جَابِرُ قَامَتِ السَّمَاوَاتُ بِغَيْرِ عَمَدٍ وَ ثَبَتَتِ الْأَرْضُ ثُمَّ خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ مِنْ أَدِيمِ الْأَرْضِ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ الطَّوِيلَ إِلَىٰ قَوْلِهِ فَنَحْنُ أَوَّلُ خَلْقِ اللّٰهِ وَ أَوَّلُ خَلْقٍ عَبَدَ اللّٰهَ وَ سَبَّحَهُ وَ نَحْنُ سَبَبُ الْخَلْقِ وَ سَبَبُ تَسْبِيحِهِمْ وَ عِبَادَتِهِمْ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَ الْآدَمِيِّينَ تَمَامَ الْخَبَرِ۔[1]

"امام باقر ؑ نے جابر جعفی سے فرمایا:

اللہ تھا اور کوئی چیز نہ تھی، نہ معلوم تھا، نہ مجہول۔ پس پہلی چیز مخلوقات میں جو خلق کی وہ نور محمد ﷺ تھا اور ہم اہل بیت علیہم السلام کو بھی اپنے نور عظمت سے اس کے ساتھ خلق کیا

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۵۴ ص ۱۶۹، ج ۲۵ ص ۱۷

اور ہمیں اپنے سامنے توقف دیا، اس وقت نہ آسمان تھا نہ زمین تھی نہ مکان تھا،[1] نہ رات تھی نہ دن تھا۔

نہ سورج نہ چاند تھا۔ پس ہمارے نور نے نور خدا سے درخشندگی پائی۔ اسی طرح جس طرح شعاع سورج سورج سے درخشندگی پاتی ہیں۔ ہم خدا کی تسبیح و تقدیس و تحمید کرتے تھے اور اس کی عبادت کرتے تھے۔ اس طرح جس طرح اس کی عبادت کا حق تھا۔ اس کے بعد اللہ عزوجل نے مکان کو خلق کیا اور اس پر لکھا:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ عَلِيٌّ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ وَصِيُّهٗ بِهٖ اَيَّدْتُهٗ وَ نَصَرْتُهٗ۔

اللہ نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی علی علیہ السلام کے ذریعے تائید اور نصرت کی۔ اس کے بعد عرش کو خلق کیا اور اس کے سرادقات عرش پر یہی کلمات لکھے۔ اس کے بعد آسمانوں کو خلق کیا اور اطراف آسمان پر یہی کلمات لکھے۔ اس کے بعد جنت اور جہنم کو وجود دیا اور ان پر یہی کلمات لکھے۔ اس کے بعد ملائکہ کو خلق کیا اور ان کو سکان سماواتی بنایا۔ اس کے بعد ہوا کو خلق کیا۔ اس پر یہی کلمات لکھے۔ اس کے بعد جن کو خلق کیا اور ان کو ہوا میں جگہ دی۔[2] اس نے بعد میں زمین کو خلق کیا اس پر بھی اس کے اطراف پر یہی کلمات لکھے۔

پس اے جابر: اسی وجہ سے یہ آسمان بغیر عمود وستون کے استوار ہے، زمین ثابت ہے یعنی ہمارے انوار طیبہ کی وجہ سے۔ اس کے بعد آدم علیہ السلام کو خلق کیا۔ پھر حدیث کو طول دیا یہاں تک پہنچا کہ ہم ہی وہ پہلی مخلوق ہیں جسے اللہ نے خلق کیا۔

ہم ہی اول ہیں جس نے سب سے پہلے اس کی عبادت کی تسبیح کہی اور ہم ہیں سبب خلقت وسبب تسبیح مخلوقات و اور ان کی عبادتوں کے سبب ملائکہ، آدمیین اور تمام دوسری مخلوقات۔

---

[1] ان روایات سے اس طرح استفادہ ہوگا کہ خلقت حضرات معصومین علیہم السلام قبل مکان تھی۔ اگر یہ مکان کے محتاج ہوتے تو لازم آتا کہ ان سے پہلے یا ان کے ساتھ مکان ہو۔ اللہ عزوجل مستغنی ومنزہ ہے، مکان سے ان روایات میں تدبر کرو۔

[2] جن زمین میں بھی ہے پانی میں بھی وخشکی وبیابان و........

"فضائل ومناقب اصحاب کساء روایات سے"

جبرئیل سوال کرتا ہے خدایا! اصحاب کساء کون ہیں؟

اللہ عزوجل فرماتا ہے: "وہ اهل بیت النبوة و موضع رسالة ہیں۔ وہ فاطمہ سلام اللہ علیہا، و پدر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و شوہر علیہ السلام اور اس کے بیٹے علیہ السلام ہیں"۔

(۱) روی بسنده عن صبیح مولی أم سلمة قال: كنت بباب رسول الله فجاء علی و فاطمه و الحسن و الحسين فجلسوا ناحية فخرج رسول الله فقال :انكم علی خير وعليه كساء خيبری فجللهم به و قال :انا حرب لمن حاربكم وسلم لمن سالمكم.[1]

"ام سلمہ (رضی اللہ عنہ) کہتی ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر میں تھی کہ علی و فاطمہ و حسن و حسین علیہم السلام آئے اور ایک طرف بیٹھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر آئے اور فرمایا: تم خیر وخوبی پر ہو۔ کساء خیبری ان پر ڈالی اور ان کو اس سے چھپایا اور فرمایا: جو تمہارے ساتھ جنگ کرے میری اس سے جنگ ہے، جو تمہارے ساتھ صلح کرے میری صلح ہے"۔

(۲) روی أبو بكر قال رأيت رسول الله : خيم خيمة وهو متكئ علی قوس عربية. وفی الخيمة علی وفاطمة والحسن والحسين فقال: (معشر المسلمين أنا سلم لمن سالم أهل الخيمة، وحرب لمن حاربهم وولی لمن والاهم، لا يحبهم إلا سعيد الجد، ولا يبغضهم إلا شقی الجد ردیء الولادة).[2]

---

[1] اسد الغابۃ، ج ۳ ص ۱۱، فضائل الخمسۃ من صحاح الستہ، ج ۱ ص ۲۹۸

[2] ریاض النضرہ، ج ۲ ص ۱۹۹، فضائل الخمسۃ من صحاح الستہ، ج ۱ ص ۲۹۸

"ابوبکر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا خیمہ ای (گلیم وکساء) پہنے تھے۔اس حال میں کہ قوس پر (کمان پر یا درخت خرما) عربی پر ٹیک لگائے تھے۔علی وفاطمہ وحسن وحسین علیہم السلام بھی تھے۔

فرمایا: اے گروہ مسلمین میں اس کے ساتھ جو اہل بیت علیہم السلام سے صلح رکھے اس کے ساتھ صلح میں ہوں، وہ جو اہل بیت علیہم السلام سے جنگ میں ہو، اس کے ساتھ میری جنگ ہے۔اس کا دوست ہوں جو ان سے محبت کرے

کوئی ان سے محبت نہیں کرے گا مگر خوش بخت حلال زادہ اور کوئی ان سے دشمنی نہیں کرے گا مگر شقی وحرامزادہ"۔

(۳). قال: وعنها يعني ام سلمة قالت: كان النبي عندنا منكسا رأسه فعملت له فاطمة حريرة فجاءت و معها حسن و حسين ص فقال لها النبي ص أين زوجك؟ اذهبي فادعيه فجاءت به فأكلوا فاخذ كساء فأداره عليهم و امسك طرفه بيده اليسرى ثم رفع اليمنى الى السماء و قال اللهم هؤلاء اهل بيتي و حامتي و خاصتي اللهم اذهب عنهم الرجس و طهرهم تطهيرا انا حرب لمن حاربهم سلم لمن سالمهم عدو لمن عاداهم (قال) أخرجه القبابي في معجمه۔[1]

"ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس سر کو نیچے کئے تھے۔ میں نے فاطمہ سلام اللہ علیہا کو حریرہ دیا تا کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیں۔ حسنین علیہم السلام کو بھی ساتھ لے گئیں۔رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جاؤ اپنے شوہر علی علیہ السلام کو بھی لے آؤ۔

بی بی سیدہ سلام اللہ علیہا نے مولا علی علیہ السلام کو حاضر کیا۔سب نے مل کر وہ حریرہ کھایا۔پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کساء خیبری ان پر ڈالی۔اس کساء کا ایک طرف دائیں ہاتھ سے ایک بائیں ہاتھ سے پکڑا۔آسمان کی طرف بلند کر کے فرمایا:

خدایا! یہ میرے اہل بیت علیہم السلام، میرے حامیان وخاصان ہیں۔

1۔ ذخائر العقبی، ص ۲۳، فضائل الخمسہ من صحاح الستہ، ج ۱ ص ۲۹۸

پروردگارا! رجس پلیدی وآلودگی کو ان سے دور رکھ (البتہ وہ رجس آلودگی پہلے سے نہیں رکھتے) ان کو پاک ومطہر قرار دے

میں اس کے ساتھ جنگ میں ہوں جو ان سے جنگ کرے (لساناً و قلباً) اور کوئی جو ان سے صلح میں ہو اس سے صلح میں ہوں۔

دشمن ہوں اس کا جو ان سے دشمنی میں ہو"۔

(۴). قَالَ مَنْ أَحَبَّ هٰؤُلَاءِ فَقَدْ أَحَبَّنِي وَ مَنْ أَبْغَضَ هٰؤُلَاءِ فَقَدْ أَبْغَضَنِي. يعني اَلْحَسَنَ وَ اَلْحُسَيْنَ فاطمة وعليا علیہم السلام۔[1]

"جو ان سے محبت کرے در حقیقت اس نے مجھ سے محبت کی اور جو ان سے دشمنی رکھے اس نے دراصل مجھ سے دشمنی کی یعنی امام حسن وامام حسین وبی بی سیدہ ومولا علی علیہم السلام۔

(۵). عَنْ جَابِرٍ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ فَقَالَ: يَامُحَمَّدُ ص اعْرِضْ عَلَيَّ الإِسْلَامَ. فَقَالَ: تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. فَقَالَ: تَسْأَلُنِي عَلَيْهِ أَجْراً. قَالَ: لَا. إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى. قَالَ: قُرْبَايَ أَوْ قُرْبَاكَ؟ قَالَ: قُرْبَايَ. قَالَ: هَاتِ أُبَايِعُكَ. فَعَلَى مَنْ لَا يُحِبُّكَ وَلَا يُحِبُّ قُرْبَاكَ لَعْنَةُ اللهِ قَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: آمِين۔[2]

"جابر ابن عبد اللہ الانصاری کہتے ہیں: مرد عربی محضر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آیا اور عرض کیا: یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے لئے اسلام بیان کریں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: گواہی دو اللہ کی وحدانیت کی، میری رسالت کی۔

اس نے کہا: مجھ سے اجر رسالت چاہیں گے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہیں! میری رسالت کا اجر اقرباء سے محبت ہے۔

اس نے کہا: اقرباء تمہارے یا میرے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے اقرباء۔

1۔ کنز العمال، ج ۱۲ ص ۱۰۳ ح ۳۴۱۹۴، فضائل الخمسہ من صحاح الستہ، ج ۱ ص ۳۰۰

2۔ حلیۃ الاولیاء، ج ۳ ص ۲۰۱، فضائل الخمسہ من صحاح الستہ، ج ۱ ص ۳۰۷

مرد اعرابی نے کہا (اپنا ہاتھ دیں) آیئے! آپؐ کی بیعت کروں۔ اللہ کی لعنت ہو اس پر جو نہ تم سے نہ تمہارے اقرباء سے محبت کرے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آمین۔

(۶)۔ قال الآية الرابعة قوله تعالى: وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْؤُلُونَ۔[1]

"انہیں روکو، ان سے سوال کرنا ہے"۔[2]

چوتھی آیت جو امیر المومنین علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی وہ:

وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْؤُلُونَ ہے۔

"انہیں روکو، ان سے سوال کرنا ہے"۔

اس رابطے میں دیلمی ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس آیت کی اس طرح توضیح دیتے ہیں۔ ان کو چلنے سے روکو کیونکہ ان سے ولایت علی علیہ السلام کے بارے سوال ہونا ہے کہ آیا ولایت علی علیہ السلام کو قبول کرنے والے تھے یا نہیں؟

جی ہاں توجیہ مزبور واحدی ہے جو ذیل آیت میں مورد بحث ہے کہ کل قیامت میں امت اسلام کی ذمے داری ولایت علی علیہ السلام واہل بیت علیہم السلام سے ہے۔

یہ اس وجہ سے ہے کہ اللہ عزوجل نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دستور دیا ہے کہ لوگوں کو کہیں میں رسالت کے مقابلے میں تم سے کسی قسم اجر کا طالب نہیں ہوں۔ اگر تم سے اجر رسالت چاہوں تو فقط میرے اقرباء کی مودت ہے۔

اس آیت کی بحث یہاں تک پہنچے گی کہ کل قیامت کے دن لوگوں سے سوال ہوگا جس طرح اہل بیت علیہم السلام سے مودت رکھنی تھی رکھی یا ان کے حق کو ضائع کیا؟

(۷)۔ عَنِ إِبْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَحْيَا حَيَاتِي وَ يَمُوتَ مَمَاتِي وَ يَسْكُنَ جَنَّةَ عَدْنٍ الَّتِي غَرَسَهَا رَبِّي فَلْيُوَالِ عَلِيّاً مِنْ بَعْدِي وَ لْيُوَالِ وَلِيَّهُ وَ لْيَقْتَدِ

---

[1] سورہ صافات، آیت: ۲۴

[2] الصواعق المحرقۃ، ص ۸۹، فضائل الخمسۃ من صحاح الستۃ، ج ۱ ص ۳۲۸

بِالْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِي فَإِنَّهُمْ عِتْرَتِي خُلِقُوا مِنْ طِينَتِي رُزِقُوا فَهْماً وَ عِلْماً وَيْلٌ لِلْمُكَذِّبِينَ بِفَضْلِهِمْ مِنْ أُمَّتِي الْقَاطِعِينَ فِيهِمْ صِلَتِي لَا أَنَالَهُمُ اللَّهُ شَفَاعَتِي.[1]

"ابن عباس کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جو بھی چاہتا ہے اس کی زندگی وموت میری زندگی وموت کی طرح ہو اور بہشت عدن میں کہ جس کو میرے خدا نے دوست کیا ہے ساکن کرے پس اسے چاہیے میرے بعد علی علیہ السلام سے محبت کرے اور آئمہ ہدیٰ علیہم السلام جو میرے بعد میرے جانشین ہوں گے ان کی اقتداء کرے کیونکہ میری عترت ہیں اور میری طینت سے خلق ہوئے ہیں ان کی روزی فہم وعلم ہے (خدا کی جانب سے فیض ہوا ہے ان کا علم وفہم فوق بشر ہے) وائے ہو میری امت میں اس کے حال پر جو ان کے فضائل ومناقب کی تکذیب کرے، ان کے صلہ واحسان ونیکی ومیری توصیہ ان کے حق میں قطع کرے۔ اللہ عزوجل میری شفاعت ان تک نہ پہنچائے"۔

(۸)۔ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي أَحَدُهُمَا أَعْظَمُ مِنَ الْآخَرِ وَ هُوَ كِتَابُ اللَّهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ وَ عِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي لَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونِّي فِيهِمَا.[2]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تمہارے درمیان دو بزرگ امانتیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ اگر ان کے ساتھ متمسک ہوئی تو ہرگز گمراہ نہیں ہوگے۔

ان میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے۔

کتاب خداوند جس کی رسیاں کھینچی ہوئی ہیں آسمان سے زمین کی طرف (یعنی قران خدا کی طرف سے نازل ہوا ہے) اور میری عترت اہل بیت علیہم السلام۔

---

[1] حلیۃ الاولیاء، ج ۱ ص ۸۶، فضائل الخمسۃ من صحاح الستۃ، ج ۲ ص ۳۲

[2] صحیح الترمذی، ج ۲ ص ۳۰۸، فضائل الخمسۃ من صحاح الستۃ، ج ۲ ص ۵۳

یہ دونوں امانتیں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گی، یہاں تک کہ روز قیامت سر حوض پر میرے پاس وارد نہ ہوں۔
غور فکر کرو دیکھو میرے بعد میرے جانشینوں سے کیسا سلوک کرتے ہو؟"۔

(۹)۔ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ: مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ۔ [1]

"سعید بن جبیر سے ابن عباس نے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
میرے اہل بیت علیہم السلام کی مثال تمہارے درمیان کشتی نوح علیہ السلام کی سی ہے، جو بھی اس میں سوار ہوا اس نے غرق ہونے سے نجات پائی اور جو بھی اس کی مخالفت کرے گا ہلاک ہوگا"۔

(۱۰)۔ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ): اَلنُّجُومُ أَمَانٌ لِأَهْلِ السَّمَاءِ، فَإِذَا ذَهَبَتِ النُّجُومُ ذَهَبَ أَهْلُ السَّمَاءِ، أَهْلُ بَيْتِي أَمَانٌ لِأَهْلِ الْأَرْضِ وَإِذَا ذَهَبَ أَهْلُ بَيْتِي ذَهَبَ أَهْلُ الأرض۔ [2]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ستارے امان ہیں اہل آسمان کے لئے، اگر ستارے ختم ہو جائیں اہل آسمان بھی ختم ہو جائیں گے
میرے اہل بیت علیہم السلام امان ہیں اہل الارض کے لئے، اگر میرے اہل بیت علیہم السلام زمین سے چلے جائیں اہل زمین ختم ہو جائیں (موجودی دیگر زمین کے اوپر باقی نہیں رہے گی۔ لولا الحجة لساخت الأرض باهلها)"۔

(۱۱)۔ روی بسنده عن المغتری قال: خطب علیؑ (و ساق الحدیث الی ان قال) فقال الرجل فقال: و انت یا امیر المومنین؟ نحن اهل بیت لا یوازینا احد..... [3]

۱۔ حلیۃ الاولیاء، ج ۴ ص ۳۰۶، فضائل الخمسہ من صحاح الستہ، ج ۲ ص ۳۶
۲۔ ذخائر العقبی، ص ۱۷، فضائل الخمسہ من صحاح الستہ، ج ۲ ص ۶۸
۳۔ حلیۃ الاولیاء، ج ۷ ص ۲۰۱

"امیر المومنین علیہ السلام نے خطبہ پڑھا۔ حدیث پڑھتے ایک جگہ پر پہنچے کہ ایک شخص کھڑا ہو گیا کہا: آپ کس طرح یا امیر المومنین؟
امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: ہم اہل بیت علیہم السلام کسی کے موازن نہیں ہیں (نہ ہی ہمارے ساتھ دوسروں کو تولنا)"۔

(۱۲)۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ بِشْرٍ الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنِ الْعَوْفِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي لَيْلَى الْغِفَارِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ يَقُولُ: سَيَكُونُ بَعْدِي فِتْنَةٌ فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَالْزَمُوا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَإِنَّهُ أَوَّلُ مَنْ يَرَانِي وَ أَوَّلُ مَنْ يُصَافِحُنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ هُوَ الصِّدِّيقُ الْأَكْبَرُ وَ هُوَ فَارُوقُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ يُفَرِّقُ بَيْنَ الْحَقِّ وَ الْبَاطِلِ وَ هُوَ يَعْسُوبُ الْمُؤْمِنِينَ وَ الْمَالُ يَعْسُوبُ الْمُنَافِقِينَ۔ [1]

"ابی لیلیٰ غفاری کہتا ہے: میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
بہت جلد میرے بعد فتنہ وجود میں آئے گا، جب اس طرح ہو تو ملازم علیؑ ہونا کیونکہ وہ وہ ہے جو سب سے پہلے مجھ پر ایمان لایا اور وہ اول ہے جو قیامت کے دن مجھ سے مصافحہ کرے گا
وہ وہ ہے جو اس امت کا صدیق اکبر و فاروق اعظم ہے۔ وہ یعسوب المومنین والمال ہے وہ یعسوب المنافقین ہے"۔

(۱۳)۔ روی بسنده عن جابر قال: قال رسول الله علی خیر البشر فمن امتری فقد کفر [2] روی بسنده عن زر بن عبدالله عن علی قال قال رسول الله من لم یقل علی خیر الناس فقد کفر [3] قال: »عَلِيٌّ خَيْرُ الْبَشَرِ مَنْ شَكَّ فِيهِ فَقَدْ كَفَرَ«۔ [4]

۱۔ الاصابہ ج ۷، القسم ۱ ص ۱۶۷، فضائل الخمسہ من الصحاح الستہ، ج ۲ ص ۹۶
۲۔ تاریخ بغداد، ج ۷ ص ۴۲۱، فضائل الخمسہ، ج ۲ ص ۱۰۰
۳۔ تاریخ بغداد، ج ۳ ص ۱۹، فضائل الخمسہ، ج ۲ ص ۱۰۰
۴۔ کنوز الحقائق، ص ۹۲، فضائل الخمسہ، ج ۲ ص ۱۰۰

"جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
علی علیہ السلام بہترین بشر ہے جو بھی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گفتار کا قائل نہ ہو یا امتناع کرے یا تکبر کرے کافر ہے"۔

اور یہ بھی روایت ہوئی ہے کہ کوئی یہ نہ کہے کہ علی علیہ السلام خیر البشر ہے بیشک وہ کافر ہے۔
دوسری جگہ پر فرماتے ہیں: علی علیہ السلام خیر البشر ہے، کوئی بھی اس میں شک کرے بیشک کافر ہے"۔

(۱۴)۔ عن ام سلمة قالت: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَقُولُ عَلِيٌّ مَعَ الْقُرْآنِ وَ الْقُرْآنُ مَعَهُ لَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ.[۱]

"ام سلمہ کہتی ہیں: میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
علی علیہ السلام قرآن کے ساتھ ہے قرآن علی علیہ السلام کے ساتھ ہے۔ ہرگز یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے جب تک میرے پاس حوض پر وارد نہ ہوں"۔

(۱۵)۔ عَنْ أَبِي الْحَمْرَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى آدَمَ فِي عِلْمِهِ وَ إِلَى نُوحٍ فِي فَهْمِهِ وَ إِلَى إِبْرَاهِيمَ فِي حِلْمِهِ وَ إِلَى يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا فِي زُهْدِهِ وَ إِلَى مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ فِي بَطْشِهِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ معن ابن عباس مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى إِبْرَاهِيمَ فِي حِلْمِهِ وَ إِلَى نُوحٍ فِي حِكْمَتِهِ وَ إِلَى يُوسُفَ فِي جَمَالِهِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ.[۲]

"حمرای سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
جو چاہتا آدم علیہ السلام کو اس کے علم میں، نوح علیہ السلام کو اس کے فہم وحکمت میں، ابراہیم علیہ السلام کو اس کے حلم میں، یحییٰ علیہ السلام بن زکریا علیہ السلام کو اس کے زہد میں، موسیٰ علیہ السلام کو اس کی شجاعت میں دیکھے اسے چاہیے علی علیہ السلام ابن ابی طالب علیہ السلام کو دیکھے"۔

۱۔ مجمع الہیثمی، ج۹ ص ۱۳۲، فضائل الخمسہ من صحاح الستہ، ج ۲ ص ۱۲۷

۲۔ ریاض النضرۃ، ج ۲ ص ۱۸۲، فضائل الخمسہ من صحاح الستہ، ج ۲ ص ۱۳۵

ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
جو چاہتا ہے ابراہیم علیہ السلام کو اس کے حلم میں، نوح علیہ السلام کو اس کے فہم میں، یوسف علیہ السلام کو اس کے جمال میں دیکھے اسے چاہیے علی علیہ السلام ابن ابی طالب علیہ السلام کو دیکھے"۔

(۱۶)۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آله: لَيْلَةَ عُرِجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ رَأَيْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ مَكْتُوبًا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ، عَلِيٌّ حَبِيبُ اللّٰهِ، وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ صَفْوَةُ اللّٰهِ، فَاطِمَةُ أَمَةُ اللّٰهِ عَلَى بَاغِضِهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ.[۱]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
جب مجھے معراج پر لے جایا گیا میں نے دیکھا جنت کے دروازہ پر لکھا ہوا تھا محمد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، علی علیہ السلام حبیب خدا، حسن و حسین علیہم السلام منتخبان خدا اور فاطمہ سلام اللہ علیہا منتخب خدا ہیں اور ان کے دشمنوں پر لعنت ہے"۔

(۱۷)۔ عن ابن عباس قال اشهد باللہ لسمعته من رسول اللہ یقول: من سب علیاً فقد سبنی و من سبنی فقد سب اللہ و من سب اللہ عزوجل اکبّه اللہ علی منخریه.[۲]

"ابن عباس کہتے ہیں: اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، انہوں نے فرمایا:
جو بھی علی علیہ السلام کو گالی دے اس نے مجھے گالی دی، جس نے مجھے گالی دی اس نے اللہ کو گالی دی، خداوند اس کو دو آنکھوں سے آگ میں پھینکے گا"۔

(۱۸)۔ عن ابی موسی الاشعری قال: قال رسول اللہ ص انا و علیٌ و فاطمةُ و الحسنُ و الحسینُ یومَ القیامةِ فی قبةٍ تحت العرش.[۳]

"ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہوئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
میں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، علی علیہ السلام، فاطمہ سلام اللہ علیہا، حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام روز قیامت میں زیر

۱۔ تاریخ بغداد، ج ۱ ص ۲۵۹، فضائل الخمسہ، ج ۲ ص ۱۹۶

۲۔ ذخائر العقبی، ص ۲۶۶، فضائل الخمسہ، ج ۲ ص ۲۳۸

۳۔ مجمع الہیثمی، ج ۹ ص ۱۸۳، فضائل الخمسہ، ج ۳ ص ۱۳۱

عرش ایک قبہ کے نیچے ہوں گے"۔

(۱۹). قالتْ عائشةُ أ أُبشرُكَ أنّي سمعتُ رسُولَ الله يقولُ لَسَيِّداتُ نِساءِ أَهلِ الجنّة أربَعٌ مريمُ بنتُ عمرانَ و فاطمةُ بنتُ محمّدٍ و خديجةُ بنتُ خُويلدٍ و آسِيَةُ.[1]

"عائشہ نے بی بی سیدہ سلام اللہ علیہا سے کہا: آیا آپ کو بشارت نہ دوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ فرما رہے تھے:

جنت کی عورتوں کی سردار چار ہیں۔ مریم بنت عمران و فاطمہ بنت محمد سلام اللہ علیہا، و خدیجہ بنت خویلد و آسیہ بنت مزاحم"۔

(۲۰). قالَ رُوی ابوسعید فی شرف النبوة ان رسول لعليٍ أُوتِيتَ ثلاثاً لم يُؤتِهِنّ أحدٌ وَ لا أنا. أُتيتَ صِهراً مثلي وَ لم أُوتَ أنا مثلي وَ أُتيتَ زوجةً صدّيقةً مثلَ ابنتي . وَ لم أُوتَ مثلَها زوجةً و أُوتيتَ الحسنَ و الحُسينَ من صُلبِكَ. وَ لم أُوتَ من صلبي مِثلَهُما و لَكِنَّكُم منّي وَ أنا منكُم .[2]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنین علیہ السلام سے فرمایا:

تمہیں تین چیزیں دی گئیں جو کسی کو حتیٰ مجھے بھی نہیں دی گئیں۔ ایک یہ کہ میرے جیسے شخص کے داماد ہو۔ یہ چیز مجھے عطا نہیں ہوئی

تمہیں زوجہ صدیقہ دی گئی جو میری بیٹی ہے اس طرح کی مجھے نہیں دی گئی۔[3]

جو تیری صلب سے دو بیٹے دیئے گئے اس طرح کے بیٹے میری صلب سے نہیں ہیں لیکن تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں"۔

(۲۱). عن عبداللہ بن مسعود ان النبی قال للحسن و الحسین علیہم السلام

1۔ مستدرک الصحیحین، ج ۳ ص ۱۸۵، فضائل الخمسہ، ج ۳ ص ۱۷۳

2۔ الریاض النضرة، ج ۲ ص ۲۰۲، فضائل الخمسہ، ج ۳ ص ۱۸۰

3۔ یعنی تمام عوالم میں تمہارے جیسی زوجہ کا وجود نہیں جو میری بیٹی ہے اور تمہاری زوجہ ہے۔ جس کے حق میں خداوند عالم نے فرمایا: "اے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگر فاطمہ سلام اللہ علیہا نہ ہوتی، میں تم دونوں کو خلق نہ کرتا"۔

اللهمّ إنّي أُحِبُّهما و من احبهما فقد احبني.[1]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام حسن و امام حسین علیہم السلام کے حق میں فرمایا:

خدایا! میں ان سے محبت کرتا ہوں تم بھی ان سے محبت کرو۔ ہر وہ جو ان سے محبت کرے اس نے مجھ سے محبت کی"۔

(۲۲). عن عمرة بنتِ أفعى قالت سَمِعتُ عَنْ أُمِّ سلمه قالَتْ: نَزَلَتْ هٰذِهِ الآيَةُ فِي بَيْتِي "إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا". وَفِي الْبَيْتِ سَبْعَة. جبرئيل و ميكائيل و عليّ فاطمة والحسن والحسين وأنا على بابِ الْبَيْتِ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَلَسْتُ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ؟ قَالَ إِنَّكِ عَلَى خَيْرٍ إِنَّكِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ. وما قال إِنَّكِ مِن أهلِ البيت.[2]

"عمرہ بنت افعی کہتی ہے: ام سلمہ سے سنا، انہوں نے فرمایا: سورہ احزاب کی آیت ۳۳ میرے گھر میں نازل ہوئی اور گھر میں ۷ لوگ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، جبرئیل و میکائیل و علی علیہ السلام و فاطمہ سلام اللہ علیہا و حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام۔

کہا: میں بھی گھر میں تھی۔ میں نے کہا: یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا میں اہل بیت علیہم السلام سے نہیں ہوں۔ فرمایا: تم ازواج پیغمبر ہو۔ یہ نہیں کہا کہ تم اہل بیت علیہم السلام سے ہو"۔

(۲۳). عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: إِنَّ عَلِيّاً وَصِيِّي وَ خَلِيفَتِي وَ زَوْجَتُهُ فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ ابْنَتِي وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَلَدَايَ مَنْ وَالاهُمْ فَقَدْ وَالانِي وَ مَنْ عَادَاهُمْ فَقَدْ عَادَانِي وَ مَنْ نَاوَاهُمْ فَقَدْ نَاوَانِي وَ مَنْ جَفَاهُمْ فَقَدْ جَفَانِي وَ مَنْ بَرَّهُمْ فَقَدْ بَرَّنِي وَصَلَ اللهُ مَنْ وَصَلَهُمْ وَ قَطَعَ مَنْ قَطَعَهُمْ وَ نَصَرَ مَنْ نَصَرَهُمْ وَ أَعَانَ مَنْ أَعَانَهُمْ وَ خَذَلَ مَنْ خَذَلَهُمْ

1۔ فضائل الخمسہ، ج ۳ ص ۲۵۴

2۔ امالی شیخ صدوق، ص ۴۷۲

اَللّٰهُمَّ مَنْ كَانَ لَهُ مِنْ أَنْبِيَائِكَ وَ رُسُلِكَ ثَقَلٌ وَ أَهْلُ بَيْتٍ فَعَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ أَهْلُ بَيْتِي وَ ثَقَلِي أَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيراً ۔[1]

"ابن عباس کہتا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بیشک علی علیہ السلام میرا وصی ومیرا خلیفہ ہےاوراس کی زوجہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سیدہ نساء العالمین ہے

حسن وحسین علیہم السلام سید شباب اہل الجنت ہیں اور میرے بیٹے ہیں

جوان سے محبت کرتا ہے اس نے مجھ سے محبت کی، اور جس نے ان سے دشمنی کی اس نے مجھے دشمن رکھا، جوان سے پلٹا وہ مجھ سے پلٹا، جوان سے جفا کرے اس نے مجھ سے جفا کی، جو بھی ان سے نیکی کرے اس نے مجھ سے نیکی کی، جو بھی ان سے متصل رہے خدا ان کو نسل پر برکت دے اور جو ان سے قطع ہو مقطوع النسل کرے

مدد کرے اس کی جو ان کی مدد کرے اور جو ان کو بے یارومددگار چھوڑے ان کو بے یار ومددگار چھوڑے

خدایا! جو بھی پیغمبروں سے رسولوں ثقل وخاندان رکھتے تھے، میرا بھی، علی، فاطمہ، حسن، اور حسین علیہم السلام خاندان ہیں۔ پلیدی کو ان سے دور رکھ اوران کو پاک کر"۔

(۲۴)۔ عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَقُولُ: أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَ أَنْتَ يَا عَلِيُّ وَ الْأَئِمَّةُ مِنْ بَعْدِكَ سَادَةُ أُمَّتِي مَنْ أَحَبَّنَا فَقَدْ أَحَبَّ اللّٰهَ وَ مَنْ أَبْغَضَنَا فَقَدْ أَبْغَضَ اللّٰهَ وَ مَنْ وَالَانَا فَقَدْ وَالَى اللّٰهَ وَ مَنْ عَادَانَا فَقَدْ عَادَى اللّٰهَ وَ مَنْ أَطَاعَنَا فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَ مَنْ عَصَانَا فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ ۔[2]

"امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ سے سنا، انہوں نے فرمایا:

میں سید اولاد آدم علیہ السلام ہوں، یا علی علیہ السلام آپؑ اور آپؑ کے بعد امام میری امت کے

۱۔ امالی، شیخ صدوق، ص ۴۷۳

۲۔ امالی، شیخ صدوق، ص ۴۷۶

سادات ہیں، جو بھی ہم سے محبت کرے اس نے خدا سے محبت کی اور جو ہم سے بغض رکھے اس نے خدا سے بغض رکھا

جو بھی ہماری ولایت میں ہو وہ خدا کی ولایت میں ہے، جو ہمارا دشمن ہے وہ دشمن خدا ہے، جو ہماری اطاعت کرے اس نے خدا کی اطاعت کی

جس نے ہماری نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی"۔

(۲۵)۔ قَالَ الصَّادِقُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ أَقَامَ فَرَائِضَ اللّٰهِ وَ اجْتَنَبَ مَحَارِمَ اللّٰهِ وَ أَحْسَنَ الْوَلَايَةَ لِأَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّ اللّٰهِ وَ تَبَرَّأَ مِنْ أَعْدَاءِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَلْيَدْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ شَاءَ ۔[1]

"امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو بھی فرائض اللہ کو قائم کرے، محارم اللہ سے اجتناب کرے ولایت اہل بیت نبیؐ کو قبول کرتا ہو، اللہ کے دشمنوں سے بیزاری کرے، جنت کے آٹھ دروازوں میں جس دروازے سے چاہے چلا جائے گا"۔

(۲۶)۔ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَقُولُ: أَنَا سَيِّدُ النَّبِيِّينَ وَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ سَيِّدُ الْوَصِيِّينَ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَ الْأَئِمَّةُ بَعْدَهُمَا سَادَاتُ الْمُتَّقِينَ وَلِيُّنَا وَلِيُّ اللّٰهِ وَ عَدُوُّنَا عَدُوُّ اللّٰهِ وَ طَاعَتُنَا طَاعَةُ اللّٰهِ وَ مَعْصِيَتُنَا مَعْصِيَةُ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ » حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيلُ « ۔[2]

"امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے سنا، انہوں نے فرمایا:

میں سید النبیین ہوں، علی علیہ السلام سید الوصیین، الحسن والحسین علیہما السلام سید شباب اہل جنۃ اور ان کے بعد امام سادات المتقین ہیں۔

ہمارا ولی خدا کا ولی ہے

۱۔ امالی، شیخ صدوق، ص ۴۷۴

۲۔ امالی، شیخ صدوق، ص ۵۵۸

ہمارا دشمن خدا کا دشمن ہے

ہماری اطاعت خدا کی اطاعت ہے

ہماری نافرمانی خدا کی نافرمانی ہے

اللہ ہمارے لئے کافی اور اچھا وکیل ہے"۔

(۲۷)۔ عن الرضا فَإِنْ قَالَ فَلِمَ جَعَلَ أُولِي الْأَمْرِ وَ أَمَرَ بِطَاعَتِهِمْ قِيلَ لِعِلَلٍ كَثِيرَةٍ مِنْهَا أَنَّ الْخَلْقَ لَمَّا وَقَعُوا عَلَى حَدٍّ مَحْدُودٍ وَ أُمِرُوا أَنْ لَا يَتَعَدَّوْا ذَلِكَ الْحَدَّ (تِلْكَ الْحُدُودَ) لِمَا فِيهِ مِنْ فَسَادِهِمْ لَمْ يَكُنْ يَثْبُتُ ذَلِكَ وَ لَا يَقُومُ إِلَّا بِأَنْ يَجْعَلَ عَلَيْهِمْ فِيهِ أَمِيناً يَمْنَعُهُمْ مِنَ التَّعَدِّي وَ الدُّخُولِ فِيمَا حُظِرَ عَلَيْهِمْ لِأَنَّهُ لَوْ لَمْ يَكُنْ ذَلِكَ كَذَلِكَ لَكَانَ أَحَدٌ لَا يَتْرُكُ لَذَّتَهُ وَ مَنْفَعَتَهُ لِفَسَادِ غَيْرِهِ فَجَعَلَ عَلَيْهِمْ قَيِّماً يَمْنَعُهُمْ مِنَ الْفَسَادِ وَ يُقِيمُ فِيهِمُ الْحُدُودَ وَ الْأَحْكَامَ۔ [1]

"ایک شخص نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا: اللہ عزوجل نے اولی الامر کیوں قرار دیا اور اس کی اطاعت کیوں واجب فرمائی؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: اس کی بہت زیادہ علتیں ہیں۔ مختصر یہ کہ لوگوں میں قانون حد معین ومشخص ان کے لئے معلوم ہے اور مامور تھے کہ اس سے تجاوز نہ کریں تا کہ فساد کی طرف نہ کھنچے جائیں۔ یہ امر مسلم وثابت نہ ہو اور اس وقوع سے پیوند نہ ہوں، اسی لئے ایک فرد شائستہ وامین ان پر منصوب ہو، اسی لئے کہ یہ قانون سے تعدی وتجاوز کرنے سے روکے

اور ان کو اجازت نہ دے کہ ممنوعات میں داخل ہوں کہ فساد میں چلے جائیں

اگر اس طرح نہ ہوتا تو جو چاہتا، جس میں چاہتا، اپنی لذت وفائدہ اس میں دیکھتا، وہ کام کرتا۔ اگرچہ دوسرے فساد میں جا کر پڑے

---

[1] عیون اخبار الرضا۔ ج ۲ ص ۲۰۳

اپنے ہاتھ نہ اٹھاتا پرہیز نہ کرتا اس لئے اللہ عزوجل نے ان کے لئے قیم وسرپرست قرار دیا تا کہ ان کو تباہی سے بچائے اور اس کی مخالفت میں ان کو سزا دے حد جاری کرے اور احکام کو برقرار رکھے"۔

(۲۸)۔ فَإِنْ قَالَ فَلِمَ لَا يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ الْإِمَامُ مِنْ غَيْرِ جِنْسِ الرَّسُولِ؟ قِيلَ لِعِلَلٍ مِنْهَا: أَنَّهُ لَمَّا كَانَ الْإِمَامُ الْمُفْتَرَضَ الطَّاعَةِ لَمْ يَكُنْ بُدٌّ مِنْ دَلَالَةٍ تَدُلُّ عَلَيْهِ وَ تُمَيِّزُهُ مِنْ غَيْرِهِ وَ هِيَ الْقَرَابَةُ الْمَشْهُورَةُ وَ الْوَصِيَّةُ الظَّاهِرَةُ لِيُعْرَفَ مِنْ غَيْرِهِ وَ يُهْتَدَى إِلَيْهِ بِعَيْنِهِ۔ [1]

"اگر کہنے والا پوچھے کیوں جائز نہیں کہ امام غیر جنس رسول (خاندان) صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو کہا جائے گا کہ بہت علت ہیں ان میں سے یہ بھی ہیں کہ امام کی اطاعت فرض ہے، مجبور ہے کوئی چیز دلیل اس کے لئے موجود ہو جو اس کی معرفت کروائے اور دوسروں سے اس کو ممتاز کرے اور وہ قرابت مشہور، وصیت آشکار ہے تا کہ وہ غیر سے پہچانا جائے معرفی ہو"۔

وَ مِنْهَا أَنَّهُ لَوْ جَازَ فِي غَيْرِ جِنْسِ الرَّسُولِ لَكَانَ قَدْ فُضِّلَ مَنْ لَيْسَ بِرَسُولٍ عَلَى الرُّسُلِ إِذْ جُعِلَ أَوْلَادُ الرَّسُولِ أَتْبَاعاً لِأَوْلَادِ أَعْدَائِهِ كَأَبِي جَهْلٍ وَ ابْنِ أَبِي مُعَيْطٍ لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوزُ بِزَعْمِهِمْ أَنْ يَنْتَقِلَ ذَلِكَ فِي أَوْلَادِهِمْ إِذَا كَانُوا مُؤْمِنِينَ فَيَصِيرَ أَوْلَادُ الرَّسُولِ تَابِعِينَ وَ أَوْلَادُ أَعْدَاءِ اللَّهِ وَ أَعْدَاءِ رَسُولِهِ مَتْبُوعِينَ فَكَانَ الرَّسُولُ أَوْلَى بِهَذِهِ الْفَضِيلَةِ مِنْ غَيْرِهِ وَ أَحَقَّ۔ [2]

"علتوں میں سے ایک یہ ہے کہ اگر غیر خاندان پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو لازم آئے گا کوئی نبی نہ ہو اور نبی پر فضیلت پائے

کیونکہ اولاد پیغمبران کے دشمنوں کے تابع فرمان جیسے ابوجہل وعقبہ بن ابی معیط

---

[1] عیون اخبار الرضا، ج ۲ ص ۲۰۷، بحار الانوار، ج ۲۵ ص ۱۳۵

[2] عیون اخبار الرضا، ج ۲ ص ۲۰۸

ہوں گے کیونکہ اگر ان کے اعتقاد ایمان والے ہوئے جائز ہے کہ ان سے امامت ان سے اولاد دشمن کی طرف منتقل ہو

پس نتیجہ یہ ہوگا کہ فرزندان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تابع وفرمانبردار اور ان کے دشمنوں کی اولاد مطبوع اور فرمانده ہوں گے، رسول اللہ اس فضیلت میں دوسروں سے سزاوار تر ہیں"۔

(۲۹)۔ عَنِ الْبَاقِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ جَالِساً فِي مَسْجِدِهِ فَجَاءَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمَ وَ جَلَسَ ثُمَّ جَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ أَجْلَسَهُ فِي حَجْرِهِ وَ ضَمَّهُ إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ اِذْهَبْ فَاجْلِسْ مَعَ أَبِيكَ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَفَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ مِثْلَ ذَلِكَ وَ قَالَ لَهُ اِجْلِسْ مَعَ أَبِيكَ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ خَاصَّةً وَ أَعْرَضَ عَنْ عَلِيٍّ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُسَلِّمَ عَلَى عَلِيٍّ وَ وُلْدِهِ فَوَ الَّذِي بَعَثَنِي بِالْهُدَى وَ دِينِ الْحَقِّ لَقَدْ رَأَيْتُ الرَّحْمَةَ تَنْزِلُ عَلَيْهِ وَ عَلَى وَلَدَيْهِ۔[1]

"امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ امیر المومنین علیہ السلام آئے اور سلام کیا، اس کے بعد امام حسن علیہ السلام آئے اور سلام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو لیا اور اپنے دامن میں بٹھایا اور بوسہ دیا۔ اس کے بعد امام حسین علیہ السلام آئے۔ ان سے بھی یہی عمل انجام دیا۔ اس کے بعد فرمایا: جاؤ! اپنے بابا علیہ السلام کے کنارے میں بیٹھو۔

اس موقع پر ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور فقط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام کیا اور دیگر تین معصومین علیہم السلام کو سلام نہیں کیا۔ وہاں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

[1] امالی، طوسی، ص ۳۴۹

کونسی چیز نے تمہیں منع کیا کہ تم نے علی علیہ السلام اور ان کے دو بیٹوں کو سلام نہیں کیا؟ قسم اس خدا کی جس نے مجھے ہدایت کے لئے بھیجا، مبعوث کیا اور دین حق کی طرف بھیجا۔ حقیقتاً میں نے رحمت خدا کو دیکھا کہ علی علیہ السلام اور ان کے دو بیٹوں پر نازل کی"۔

(۳۰)۔ الْمُعَزِّي عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: نَحْنُ جَنْبُ اللهِ وَ نَحْنُ صَفْوَتُهُ وَ نَحْنُ خِيَرَتُهُ وَ نَحْنُ مُسْتَوْدَعُ مَوَارِيثِ الْأَنْبِيَاءِ وَ نَحْنُ أُمَنَاءُ اللهِ وَ نَحْنُ حُجَّةُ اللهِ وَ نَحْنُ أَرْكَانُ الْإِيمَانِ وَ نَحْنُ دَعَائِمُ الْإِسْلَامِ وَ نَحْنُ مِنْ رَحْمَةِ اللهِ عَلَى خَلْقِهِ وَ نَحْنُ الَّذِينَ بِنَا يَفْتَحُ اللهُ وَ بِنَا يَخْتِمُ وَ نَحْنُ أَئِمَّةُ الْهُدَى وَ نَحْنُ مَصَابِيحُ الدُّجَى وَ نَحْنُ مَنَارُ الْهُدَى وَ نَحْنُ السَّابِقُونَ وَ نَحْنُ الْآخِرُونَ وَ نَحْنُ الْعَلَمُ الْمَرْفُوعُ لِلْخَلْقِ مَنْ تَمَسَّكَ بِنَا لَحِقَ وَ مَنْ تَخَلَّفَ عَنَّا غَرِقَ وَ نَحْنُ قَادَةُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ وَ نَحْنُ خِيَرَةُ اللهِ وَ نَحْنُ الطَّرِيقُ وَ صِرَاطُ اللهِ الْمُسْتَقِيمُ إِلَى اللهِ وَ نَحْنُ مِنْ نِعْمَةِ اللهِ عَلَى خَلْقِهِ وَ نَحْنُ الْمِنْهَاجُ وَ نَحْنُ مَعْدِنُ النُّبُوَّةِ وَ نَحْنُ مَوْضِعُ الرِّسَالَةِ وَ نَحْنُ الَّذِينَ إِلَيْنَا مُخْتَلَفُ الْمَلَائِكَةِ وَ نَحْنُ السِّرَاجُ لِمَنِ اسْتَضَاءَ بِنَا وَ نَحْنُ السَّبِيلُ لِمَنِ اقْتَدَى بِنَا وَ نَحْنُ الْهُدَاةُ إِلَى الْجَنَّةِ وَ نَحْنُ عِزُّ الْإِسْلَامِ وَ نَحْنُ الْجُسُورُ وَ الْقَنَاطِرُ مَنْ مَضَى عَلَيْهَا سَبَقَ وَ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا مُحِقَ وَ نَحْنُ السَّنَامُ الْأَعْظَمُ وَ نَحْنُ الَّذِينَ بِنَا نَزَلَ الرَّحْمَةُ وَ بِنَا تُسْقَوْنَ الْغَيْثَ وَ نَحْنُ الَّذِينَ بِنَا يُصْرَفُ عَنْكُمُ الْعَذَابُ فَمَنْ عَرَفَنَا وَ نَصَرَنَا وَ عَرَفَ حَقَّنَا وَ أَخَذَ بِأَمْرِنَا فَهُوَ مِنَّا وَ إِلَيْنَا.[1]

"ابی بصیر خثیمہ سے روایت کرتے ہیں کہ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا:

ہم جنب اللہ ہیں (درگاہ وآستانہ خداوند)۔

[1] امالی، طوسی، ص ۹۳۶، روایت ۴

خدا کے منتخب شدہ میراث انبیاء ہمارے پاس ودیعہ کی گئی ہے۔

ہم ہیں امین اللہ ہیں اور حجۃ اللہ وجل اللہ ہیں اور اس کی خلق پر اس کی رحمت ہیں

ہم وہی ہیں جس سے آغاز کیا اور ختم کیا، ہم قائد الغر المحجلین ہیں

ہم ہی حرم اللہ اور اس کی طرف صراط مستقیم ہیں

ہم ہی موضع ومحل رسالت واصول دین، دین کی جڑیں ہیں

ملائکہ کی رفت وآمد ہماری طرف ہیں

ہم مصباح الہدیٰ ہیں اس کیلئے جو چاہتا ہے ہمارے وسیلے سے نور لے اور ہدایت پائے

ہم اس کے لئے سیدھا راستہ ہیں جو ہماری اقتداء واہتداء کرے

ہم ہی جنت کی طرف ہدایت کرنے والے ہیں

ہم ہی وہ پل ہیں لوگ ہماری نسبت جس کے ذمے دار ہیں

ہم ہی وہی پل ہیں لازماً جس سے لوگ عبور کریں گے (یعنی ہماری ولایت کا سوال ہوگا)

جو ہمارے ساتھ ہوگا وہ سبقت پائے گا جس نے تخلف کیا گمراہ ہوگا

ہم سب سے اعظم حج الٰہی ہیں

ہم ہی وہ دین خدا ہیں جس کو قبول کرنے کے لوگ ذمے دار ہیں

ہماری طرف رحمت الٰہی نازل ہوتی اور ہمارے وسیلے سے بارش ہوتی ہے

ہمارے ہی وسیلے سے اللہ عزوجل تم سے عذاب دور کرتا ہے

جو بھی ہمارا بصیر ہوا ہمارے حق کو پہچانے وکلمات وہمارے دستورات پر عمل کرے ہم سے ہے ہماری طرف آئے گا"۔

(۳۱)۔ عَنِ الصَّادِقِ عَنْ آبَائِهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَقِفُ عِنْدَ طُلُوعِ كُلِّ فَجْرٍ عَلَى بَابِ عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ يَقُولُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمُحْسِنِ الْمُجْمِلِ الْمُنْعِمِ الْمُفْضِلِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَ نِعْمَتِهِ وَ حُسْنِ بَلَائِهِ عِنْدَنَا نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ صَبَاحِ النَّارِ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ مَسَاءِ النَّارِ الصَّلَاةَ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ

25 عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً۔[1]

"امام صادق علیہ السلام نقل کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر طلوع فجر کے وقت علی علیہ السلام و بتول سلام اللہ علیہا کے دروازے پر کھڑے ہو کر فرماتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمُحْسِنِ الْمُجْمِلِ الْمُنْعِمِ

"حمد ہے اس خدا کی جو محسن، بہترین عطا کرنے والا ہے، وہ خدا جس کی نعمت سے اعمال صالح کامل ہوتے ہیں

پس لازماً سننے والا سنے، شاہد گواہی دے

ہم خداوند کی تعریف کرتے ہیں اس کی بہترین آزمائش ہم پر

خدا کی پناہ مانگتے ہیں آتش دوزخ سے

کل دوزخ سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں

خدا کی پناہ مانگتے ہیں غروب آتش سے، نماز اے اہل بیت علیہم السلام۔ بیشک خدا نے ارادہ کیا کہ تمہیں ہر رجاست وپلیدی سے پاک رکھے"۔

(۳۲)۔ عَنْ جَدِّهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: جَاءَ نَفَرٌ مِنَ الْيَهُودِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ فَسَأَلُوهُ عَنْ مَسَائِلَ فَكَانَ فِيمَا سَأَلُوهُ أَخْبِرْنِي عَنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ مَكْتُوبَاتٍ فِي التَّوْرَاةِ أَمَرَ اللّٰهُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يَقْتَدُوا بِمُوسَى فِيهَا مِنْ بَعْدِهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَأَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ إِنْ أَنَا أَخْبَرْتُكَ تُقِرُّ لِي قَالَ الْيَهُودِيُّ نَعَمْ يَا مُحَمَّدُ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَوَّلُ مَا فِي التَّوْرَاةِ مَكْتُوبٌ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ وَ هِيَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ طاب ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ هٰذِهِ الْآيَةَ يَجِدُونَهُ مَكْتُوباً عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَ الْإِنْجِيلِ وَ مُبَشِّراً بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ وَ فِي السَّطْرِ الثَّانِي اسْمُ وَصِيِّي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَ الثَّالِثِ وَ الرَّابِعِ سِبْطَيَّ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ وَ فِي السَّطْرِ الْخَامِسِ

[1] امالی صدوق، ص ۱۴۴، بحار الانوار، ج ۴۳ ص ۳۱، ج ۸۳ ص ۲۳۶

أُمُّهُمَا فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ وَ فِي التَّوْرَاةِ اِسْمُ وَصِيِّي إِلْيَا وَ اِسْمُ السِّبْطَيْنِ شَبَّرَ وَ شَبِيرٍ وَ هُمَا نُورَا فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ قَالَ الْيَهُودِيُّ صَدَقْتَ يَا مُحَمَّدُ فَأَخْبِرْنِي عَنْ فَضْلِكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لِي فَضْلٌ عَلَى النَّبِيِّينَ فَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا دَعَا عَلَى قَوْمِهِ بِدَعْوَةٍ وَ أَنَا أَخَّرْتُ دَعْوَتِي لِأُمَّتِي لِأَشْفَعَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ أَمَّا فَضْلُ أَهْلِ بَيْتِي وَ ذُرِّيَّتِي عَلَى غَيْرِهِمْ كَفَضْلِ الْمَاءِ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَ بِهِ حَيَاةُ كُلِّ شَيْءٍ وَ حُبُّ أَهْلِ بَيْتِي وَ ذُرِّيَّتِي اِسْتِكْمَالُ الدِّينِ وَ تَلَا رَسُولُ اللهِ هَذِهِ الْآيَةَ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَ أَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَ رَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيناً إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ الْيَهُودِيُّ صَدَقْتَ يَا مُحَمَّدُ [1]

"امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ایک یہودی بندہ محضر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آیا اور ان سے کچھ مسائل پوچھے، ان مسائل میں ایک یہ تھا کہ پانچ چیزیں جو اللہ نے تورات میں بنی اسرائیل کو امر فرمائیں کہ جناب موسیٰ علیہ السلام کے بعد ان کی اقتداء کریں وہ کیا تھیں؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں اگر ان پانچ چیزوں کی خبر دوں میری نبوت کا اقرار کرو گے؟

عرض کیا: جی یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پہلی چیز جو تورات میں لکھی ہوئی ہے یہ ہے کہ (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں) زبان عبرانی میں (طاب ہے)

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورہ اعراف کی آیت ۱۵۷ اور سورہ صف کی آیت ۶ تلاوت فرمائی۔ فرمایا:

دوسری سطر میں میرے وصی علی علیہ السلام ابن ابی طالب علیہ السلام کا نام لکھا ہوا ہے

۱۔ بحار الانوار، ج ۳۷ ص ۳۶

تیسری اور چوتھی سطر میں میرے دو نواسے، پانچویں سطر میں ان کی والدہ ماجدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا نام لکھا ہوا ہے۔ میرے وصی کا نام (الیا)۔ میرے نواسوں کا نام شبر و شبیر ہیں کہ وہ نور فاطمہ سلام اللہ علیہا ہیں

یہودی نے کہا: درست کہا: آپ نے۔ مجھے اپنے اہل بیت علیہم السلام کے فضل کی خبر دیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرا فضل یہ ہے کہ تمام انبیاء پر فضیلت رکھتا ہوں ہر پیغمبر نے اپنی قوم کے لئے دعا کی مگر میں نے اپنی شفاعت کو اپنی امت کے لئے قیامت کے لئے ذخیرہ کیا

میرے اہل بیت علیہم السلام کی فضیلت دوسروں پر ایسے جیسے پانی کی فضیلت ہے، ہر چیز اسی کے وسیلے سے زندہ ہے

میرے اہل بیت علیہم السلام کی محبت دین کو کامل کرتی ہے۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورہ مائدہ کی آیت ۳ کی تلاوت فرمائی۔

یہودی نے کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! درست کہا"۔

(۲۲) قَالَ رَسُولُ اللهِ لَمَّا أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ وَ انْتَهَيْتُ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى قَالَ إِنَّ الْوَرَقَةَ مِنْهَا تُظِلُّ الدُّنْيَا وَ عَلَى كُلِّ وَرَقَةٍ مَلَكٌ يُسَبِّحُ اللهَ يَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمُ الدُّرُّ وَ الْيَاقُوتُ تُبْصِرُ اللُّؤْلُؤَ مِقْدَارَ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ وَ مَا يَسْقُطُ مِنْ ذَلِكَ الدُّرِّ وَ الْيَاقُوتِ يُخْرِجُونَهُ مَلَائِكَةٌ مُوَكَّلِينَ بِهِ يُلْقُونَهُ فِي بَحْرٍ مِنْ نُورٍ يَخْرُجُونَ كُلَّ لَيْلَةِ جُمُعَةٍ إِلَى السِّدْرَةِ الْمُنْتَهَى فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيَّ رَحَّبُوا بِي وَ قَالُوا يَا مُحَمَّدُ مَرْحَباً بِكَ فَسَمِعْتُ اِضْطِرَابَ رِيحِ السِّدْرَةِ وَ خَفْقَةَ أَبْوَابِ الْجِنَانِ قَدِ اهْتَزَّتْ فَرَحاً لِمَجِيئِكَ فَسَمِعْتُ الْجِنَانَ تُنَادِي وَا شَوْقَاهُ إِلَى عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ [1]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: جب ہمیں معراج پر لے جایا گیا، سدرۃ المنتہیٰ پر

۱۔ بحار الانوار، ج ۳۷ ص ۳۷

پہنچا، اس درخت کا ایک پتہ دنیا کو سایہ دیتا تھا اور ہر پتے پر ایک ملک تھا جو خدا کی تسبیح کہتا تھا اور ان (ملائکہ) کے منہ سے درو یاقوت باہر آتے تھے کہ جن کی مقدار پانچ سو سال کو روشنی دیتے تھے اور وہ درو یاقوت وہاں سے گرتے ملائکہ جو اس پر موکل تھے وہاں سے اٹھاتے اور نور کے دریا میں ڈالتے

ہر شب جمعہ سدرۃ المنتہیٰ جاتے ہیں جب میری طرف نگاہ کرتے تھے تہنیت و تبریک کہتے تھے اور مجھے کہتے تھے:

مرحبا ہو آپؐ پر یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

پس مضطرب ہوائے سدرۃ المنتہیٰ جنت کے دروازوں کا آپس میں ملنا (یا علی علیہ السلام آپؑ کے) محبوں کی وجہ سے اظہار خوشحالی کر رہے تھے میں نے سنا۔

میں نے سنا: جنات صدا دے رہے تھے

میں نے سنا کہ رہی رہی (کتنا شوق اشتیاق ہمارا علی، فاطمہ، حسن وحسین علیہم السلام کی طرف زیادہ ہے"۔

(۳۴)۔ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : يَا عَلِيُّ خُلِقَ النَّاسُ مِنْ شَجَرٍ شَتَّى وَ خُلِقْتُ أَنَا وَ أَنْتَ مِنْ شَجَرَةٍ وَاحِدَةٍ أَنَا أَصْلُهَا وَ أَنْتَ فَرْعُهَا وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ أَغْصَانُهَا وَ شِيعَتُنَا أَوْرَاقُهَا فَمَنْ تَعَلَّقَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ۔[1]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! لوگ مختلف درختوں سے خلق ہوئے۔ میں اور آپؑ ایک ہی درخت سے خلق ہوئے

میں اس درخت کی اصل ہوں آپؑ فرع ہیں، حسن وحسین علیہم السلام اس درخت کی شاخیں، ہمارے شیعہ اس درخت کے پتے ہیں

پس جو بھی ان میں سے کسی کے ساتھ تعلق رکھے اس کو جنت میں داخل کیا جائے گا"۔

(۳۵)۔ أَخْبَرَنِي أَبِي هَمَّامُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مِينَا مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

[1]۔ بحار الانوار، ج ۲۷ ص ۳۸

بْنِ عَوْفٍ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ : يَا مِينَا أَلَا أُحَدِّثُكَ بِحَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ قُلْتُ بَلَى قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَنَا شَجَرَةٌ وَ فَاطِمَةُ فَرْعُهَا وَ عَلِيٌّ لِقَاحُهَا وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ ثَمَرَتُهَا وَ مُحِبُّوهُمْ مِنْ أُمَّتِي وَرَقُهَا رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ۔[1]

"مینا غلام عبد الرحمن بن عوف زہری کہتا ہے: عبد الرحمن نے مجھ سے کہا:

مینا! آیا تمہیں اس حدیث کی خبر نہ دوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے۔

میں نے کہا: کیوں نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں درخت ہوں، فاطمہ سلام اللہ علیہا اس کی فرع، علی علیہ السلام اس کے لقاح، الحسن والحسین علیہم السلام اس کے میوے، ان کے محب میری امت سے اس کے پتے ہیں"۔

(۳۶)۔ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: اِتَّكَأَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ) عَلَى عَلِيٍّ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) فَقَالَ: يَا عَلِيُّ، أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ أَخِي وَ أَكُونَ أَخَاكَ، وَ تَكُونَ وَلِيِّي وَ وَصِيِّي وَ وَارِثِي تَدْخُلُ رَابِعَ أَرْبَعَةٍ الْجَنَّةَ : أَنَا وَ أَنْتَ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ وَ ذُرِّيَّتُنَا خَلْفَ ظُهُورِنَا، وَ مَنْ تَبِعَنَا مِنْ أُمَّتِنَا عَنْ أَيْمَانِهِمْ وَ شَمَائِلِهِمْ قَالَ: بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ۔[2]

"انس کہتا ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کو تکیہ دیا اور فرمایا:

کیا تم راضی نہیں کہ تم میرے بھائی، میں تمہارا بھائی اور تو سرپرست وجانشین ومیرے وارث ہو؟

چار لوگوں کے جزئیت کے ساتھ جنت میں داخل ہوگے۔

میں، آپ، حسن وحسین علیہم السلام اور ہماری ذرّیت ہمارے پیچھے آئے گی اور کوئی ہماری پیروی کرے ہماری امت سے دائیں بائیں اپنے ہر جانب سے۔

[1]۔ امالی، شیخ مفید، ص ۲۴۵، بحار الانوار، ج ۲۷ ص ۳۹

[2]۔ امالی، طوسی، ص ۳۳۲، بحار الانوار، ج ۲۷ ص ۴۱

عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

(۳۷)۔ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَنَّهُ قَالَ: مَثَلِي مَثَلُ شَجَرَةٍ أَنَا أَصْلُهَا وَ عَلِيٌّ فَرْعُهَا وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ ثَمَرَتُهَا وَ الشِّيعَةُ وَرَقُهَا فَأَبَى أَنْ يَخْرُجَ مِنَ الطَّيِّبِ إِلَّا الطَّيِّبُ۔[1]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

میری مثال درخت کی مثال ہے۔

میں اس کی اصل

علی علیہ السلام اس کی فرع

حسنین علیہم السلام اس کے میوے

شیعیان اس کے پتے ہیں۔

منع کیا گیا ہے کہ پاک سے خارج ہوں مگر پاک"۔

(۳۸)۔ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الْخَلْقِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ أَنَا إِلَى جَنْبِهِ هٰذَا وَ ابْنَاهُ وَ أُمُّهُمَا هُمْ مِنِّي وَ أَنَا مِنْهُمْ وَ هُمْ مَعِي فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا وَ جَمَعَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ۔[2]

"امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محضر میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کون سی مخلوق آپ کے نزدیک محبوب تر ہے

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو میں تھا، فرمایا:

یہ اور اس کے دو بیٹے اور ان بچوں کی والدہ یہ سب مجھ سے ہیں، میں ان سے ہوں اور یہ میرے ساتھ جنت میں ہوں گے"۔

(۳۹)۔ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ ذَاتَ يَوْمٍ جَالِساً وَ عِنْدَهُ

[1] بحار الانوار، ج ۷۳ ص ۴۳

[2] امالی، طوسی، ص ۲۸۸، بحار الانوار، ج ۷۳ ص ۴۴

عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَقَالَ وَ الَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ بَشِيراً مَا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ خَلْقٌ أَحَبَّ إِلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لَا أَكْرَمَ عَلَيْهِ مِنَّا إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى شَقَّ لِي إِسْماً مِنْ أَسْمَائِهِ فَهُوَ مَحْمُودٌ وَ أَنَا مُحَمَّدٌ وَ شَقَّ لَكَ يَا عَلِيُّ إِسْماً مِنْ أَسْمَائِهِ فَهُوَ الْعَلِيُّ الْأَعْلَى وَ أَنْتَ عَلِيٌّ وَ شَقَّ لَكَ يَا حَسَنُ إِسْماً مِنْ أَسْمَائِهِ فَهُوَ الْمُحْسِنُ وَ أَنْتَ حَسَنٌ وَ شَقَّ لَكَ يَا حُسَيْنُ إِسْماً مِنْ أَسْمَائِهِ فَهُوَ ذُو الْإِحْسَانِ وَ أَنْتَ حُسَيْنٌ وَ شَقَّ لَكِ يَا فَاطِمَةُ إِسْماً مِنْ أَسْمَائِهِ فَهُوَ الْفَاطِرُ وَ أَنْتِ فَاطِمَةُ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أُشْهِدُكَ أَنِّي سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَهُمْ وَ حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَهُمْ وَ مُحِبٌّ لِمَنْ أَحَبَّهُمْ وَ مُبْغِضٌ لِمَنْ أَبْغَضَهُمْ وَ عَدُوٌّ لِمَنْ عَادَاهُمْ وَ وَلِيٌّ لِمَنْ وَالَاهُمْ لِأَنَّهُمْ مِنِّي وَ أَنَا مِنْهُمْ۔[1]

"امام باقر علیہ السلام اپنے اجداد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے ان کے حضور میں علی علیہ السلام، فاطمہ سلام اللہ علیہا، حسن و حسین علیہم السلام بیٹھے ہوئے تھے

اس کے بعد فرمایا: اس خدا کی قسم جس نے مجھے مبعوث برحق کیا ہے کہ اہل زمین کو بشارت دوں کہ کوئی مخلوق اللہ نے ہم سے زیادہ محبوب خلق نہیں کی

اللہ عزوجل نے میرا نام اپنے نام سے مشتق کیا ہے

پس وہ محمود ہے میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپؑ کے لئے یا علی علیہ السلام اپنے ناموں میں سے نام مشتق کیا ہے

پس وہ علی الاعلی ہے تو علی علیہ السلام ہے

آپ کے لئے اے حسن علیہ السلام اپنے اسماء میں سے نام مشتق کیا ہے

پس وہ محسن ہے تم حسن علیہ السلام ہو

[1] بحار الانوار، ج ۷۳ ص ۴۷

آپ کے لئے اے حسین علیہ السلام اپنے ناموں میں سے ایک نام اخذ کیا ہے
وہ صاحب الاحسان ہے آپ حسین علیہ السلام ہیں
آپ کے لئے اے فاطمہ سلام اللہ علیہا اپنے اسماء سے ایک نام مشتق کیا ہے
وہ فاطر ہے آپ فاطمہ سلام اللہ علیہا ہیں
اس کے بعد فرمایا: خدایا میں گواہی دیتا ہوں جو ان سے صلح کرے اس سے میری صلح ہے
جو ان سے جنگ کرے میں ان سے جنگ میں ہوں
جو ان سے محبت کرے اس کا دوست ہوں
جو ان دشمنی کرے اس کا دشمن ہوں کیونکہ وہ مجھ سے ہیں میں ان سے"۔

(۴۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ دِيكاً بَدَنُهُ دُرَّةٌ بَيْضَاءُ وَ عَيْنَاهُ يَاقُوتَتَانِ حَمْرَاوَانِ وَ رِجْلَاهُ مِنَ الزَّبَرْجَدِ الْأَخْضَرِ وَ هُوَ يُنَادِي لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَلِيُّ اللَّهِ فَاطِمَةُ وَ وَلَدُهَا الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ صَفْوَةُ اللَّهِ يَا غَافِلِينَ أُذْكُرُوا اللَّهَ عَلَى مُبْغِضِهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ۔[1]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

مجھے شب معراج آسمان پر لے جایا گیا۔ ایک مرغ دیکھا جس کا بدن در سفید اور دونوں آنکھیں دو یاقوت سرخ اور دونوں پاؤں سبز زبرجد کے تھے اور ندا دے رہا تھا:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَلِيُّ اللَّهِ۔

"فاطمہ سلام اللہ علیہا اور اس کے دو بیٹے خدا کے منتخب کردہ ہیں، اے غافلین، خدا کو یاد کرو (نماز فجر کے لئے اٹھو) لعنت خدا ہو ان کے دشمنوں پر"۔

(۴۱) رَوَى أَبُو هُرَيْرَةَ: أَنَّهُ سَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ بِخَمْسِ سَجَدَاتٍ بِلَا رُكُوعٍ

۱۔ بحار الانوار، ج ۳۷ ص ۴۷

فَقُلْنَا لَهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ أَتَانِي جَبْرَئِيلُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ عَلِيّاً فَسَجَدْتُ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْحَسَنَ فَسَجَدْتُ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْحُسَيْنَ فَسَجَدْتُ وَ رَفَعْتُ رَأْسِي ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فَاطِمَةَ فَسَجَدْتُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ مَنْ أَحَبَّهُمْ۔[1]

"ابو ہریرہ کہتا ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راستے میں چلتے ہوئے بغیر رکوع کے پانچ سجدے کئے، ہم نے کہا: یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ سجدے بغیر رکوع کے کیا معنی رکھتے ہیں؟

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جبرئیل میرے نزدیک آئے اور کہا:

خداوند علی علیہ السلام سے محبت کرتا ہے۔ میں نے سجدہ کیا، جب میں نے سجدہ کیا سر اٹھایا تو پھر کہا: خدا حسن علیہ السلام سے محبت کرتا ہے۔ میں نے سجدہ کیا سر اٹھایا تو اس کے بعد کہا: خدا حسین علیہ السلام سے محبت کرتا ہے۔ میں نے پھر سجدہ کیا اور سر اٹھایا تو پھر کہا: خداوند فاطمہ سلام اللہ علیہا سے محبت کرتا ہے۔ میں نے سجدہ کیا سر اٹھایا اس کے بعد کہا: خداوند ان کے محبوں سے بھی محبت کرتا ہے۔ پس میں نے سجدہ کیا"۔

(۴۲) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لَمَّا أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ قَالَ لِيَ الْعَزِيزُ آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ قُلْتُ وَ الْمُؤْمِنُونَ قَالَ صَدَقْتَ يَا مُحَمَّدُ عَلَيْكَ السَّلَامُ مَنْ خَلَّفْتَ لِأُمَّتِكَ مِنْ بَعْدِكَ قُلْتُ خَيْرَهَا لِأَهْلِهَا قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَبِّ قَالَ عَزَّ شَأْنُهُ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي اطَّلَعْتُ إِلَى الْأَرْضِ اطِّلَاعَةً فَاخْتَرْتُكَ مِنْهَا وَ اشْتَقَقْتُ لَكَ اسْماً مِنْ أَسْمَائِي لَا أُذْكَرُ فِي مَكَانٍ إِلَّا ذُكِرْتَ مَعِي فَأَنَا مَحْمُودٌ وَ أَنْتَ مُحَمَّدٌ ثُمَّ اطَّلَعْتُ الثَّانِيَةَ اطِّلَاعَةً فَاخْتَرْتُ مِنْهَا عَلِيّاً وَ اشْتَقَقْتُ لَهُ اسْماً مِنْ أَسْمَائِي فَأَنَا الْأَعْلَى وَ هُوَ عَلِيٌّ يَا مُحَمَّدُ خَلَقْتُكَ وَ خَلَقْتُ عَلِيّاً وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ أَشْبَاحَ نُورٍ مِنْ نُورِي وَ

۱۔ مناقب آل ابی طالبؑ، ج ۲ ص ۹۰، بحار الانوار، ج ۳۷ ص ۵۹

عَرَضْتُ وَلاَیَتَکُمْ عَلَی السَّمَاوَاتِ وَ أَهْلِهَا وَ عَلَی الْأَرَضِینَ وَ مَنْ فِیهِنَّ فَمَنْ قَبِلَ وَلاَیَتَکُمْ کَانَ عِنْدِی مِنَ الْأَظْفَرِینَ وَ مَنْ جَحَدَهَا کَانَ عِنْدِی مِنَ الْکُفَّارِ یَا مُحَمَّدُ لَوْ أَنَّ عَبْداً عَبَدَنِی حَتَّی یَنْقَطِعَ کَالشَّنِّ الْبَالِی ثُمَّ أَتَانِی جَاحِداً لِوَلاَیَتِکُمْ مَا غَفَرْتُ لَهُ حَتَّی یُقِرَّ بِوَلاَیَتِکُمْ.[1]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

جب مجھے معراج پر لے جایا گیا، اللہ عزوجل نے مجھ سے فرمایا:

آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَیْهِ مِنْ رَبِّهِ

میں نے عرض کیا: (وَ الْمُؤْمِنُونَ)۔

"خدا نے فرمایا: درست کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

کس کو اپنے بعد اپنا جانشین بنایا؟

میں نے عرض کیا: میری امت کے بہترین فرد کو۔

خدا نے کہا: علی علیہ السلام ابن ابی طالب علیہ السلام کو؟

میں نے کہا: جی ہاں یا رب۔

خداوند عزوشانہ نے فرمایا: میں نے زمین کی طرف نگاہ کی، تمہیں اختیار کیا اور تمہارے نام کو اپنے نام سے مشتق کیا۔ میں کسی جگہ بھی یاد نہیں ہوں گا مگر یہ کہ وہاں پر میرے ساتھ تم بھی یاد کئے جاؤ گے

پس میں محمود ہوں تم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو۔

میں نے دوسری مرتبہ زمین میں نگاہ کی تو علی علیہ السلام کو منتخب کیا۔ اس کے نام کو اپنے نام سے مشتق کیا، میں اعلیٰ ہوں وہ علی علیہ السلام ہے

یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں نے تمہیں و علی و فاطمہ و حسن و حسین علیہم السلام کو خلق کیا اور یہ اشباح نور (پنجتن) میرے نور سے ہیں

1۔ بحار الانوار، ج ۲۷ ص ۶۲

تمہاری ولایت کو اہل آسمان و زمین پر پیش کی جس نے قبول کی میرے نزدیک وہ ظفریاب ہے اور جو منکر ہوا تمہاری ولایت کا میرے نزدیک کافر محسوب ہوگا

یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگر میرے بندوں میں سے کوئی بندہ میری اتنی عبادت کرے کہ مشک کی طرح پوسیدہ ہو جائے اور میرے پاس اس حال میں آئے کہ تمہاری ولایت کا منکر ہو اس کو نہیں بخشوں گا یہاں تک کہ اقرار ولایت نہ کرے"۔

(۴۲)۔ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَ آلِهِ: أَنَّ النَّارَ افْتَخَرَتْ عَلَی الْجَنَّةِ فَقَالَتِ النَّارُ تَسْکُنُنِی الْمُلُوکُ وَ الْجَبَابِرَةُ وَ أَنْتِ تَسْکُنُکِ الْفُقَرَاءُ وَ الْمَسَاکِینُ فَشَکَتِ الْجَنَّةُ إِلَی رَبِّهَا فَأَوْحَی اللَّهُ إِلَیْهَا اُسْکُنِی فَإِنِّی أُزَیِّنُکِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ بِأَرْبَعَةِ أَرْکَانٍ بِمُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْأَنْبِیَاءِ وَ عَلِیٍّ سَیِّدِ الْأَوْصِیَاءِ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَیْنِ سَیِّدَیْ شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَ شِیعَتِهِمْ فِی قُصُورِکِ مَعَ الْحُورِ الْعِینِ.[1]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

جہنم نے جنت پر فخر کیا۔ کہا: میں نے ملوک بادشاہ ظالموں کو جگہ دی اور تم نے فقراء بیچاروں کو

اس پر جنت نے خدا سے شکایت کی خدا نے اس کی طرف وحی کی خاموش رہو میں نے روز قیامت تمہیں چار رکن سے زینت دی۔

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو سرور انبیاء ہے

علی علیہ السلام جو سید الاوصیاء ہے

حسنین علیہم السلام جو سید شباب اہل الجنۃ ہیں

اور ان کے شیعہ تمہارے قصروں میں حور العین کے ساتھ ہوں گے"۔

(۴۳)۔ عن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَ آلِهِ یَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ خَلَقَنِی وَ عَلِیّاً وَ فَاطِمَةَ وَ

1۔ بحار الانوار، ج ۲۷ ص ۷۸

اَلْحَسَنَ وَ اَلْحُسَيْنَ مِنْ نُورٍ فَعَصَرَ ذٰلِكَ النُّورَ عَصْرَةً فَخَرَجَ مِنْهَا شِيعَتُنَا فَسَبَّحْنَا فَسَبَّحُوا وَ قَدَّسْنَا فَقَدَّسُوا وَ هَلَّلْنَا فَهَلَّلُوا وَ مَجَّدْنَا فَمَجَّدُوا وَ وَحَّدْنَا فَوَحَّدُوا ثُمَّ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرَضِينَ وَ خَلَقَ الْمَلَائِكَةَ فَمَكَثَتِ الْمَلَائِكَةُ مِائَةَ عَامٍ لَا تَعْرِفُ تَسْبِيحاً وَ لَا تَقْدِيساً فَسَبَّحْنَا فَسَبَّحَتْ شِيعَتُنَا فَسَبَّحَتِ الْمَلَائِكَةُ وَ كَذٰلِكَ فِي الْبَوَاقِي فَنَحْنُ الْمُوَحِّدُونَ حَيْثُ لَا مُوَحِّدَ غَيْرُنَا وَ حَقِيقٌ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ كَمَا اخْتَصَّنَا وَ اخْتَصَّ شِيعَتَنَا أَنْ يُنْزِلَنَا وَ شِيعَتَنَا فِي أَعْلَى عِلِّيِّينَ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفَانَا وَ اصْطَفَى شِيعَتَنَا مِنْ قَبْلِ أَنْ نَكُونَ أَجْسَاماً فَدَعَانَا فَأَجَبْنَا فَغَفَرَ لَنَا وَ لِشِيعَتِنَا مِنْ قَبْلِ أَنْ نَسْتَغْفِرَ اللّٰهَ تَعَالَى۔ [1]

"جابر قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نقل کرتا ہے کہ فرمایا:

اللہ عز وجل نے مجھے، علی، فاطمہ، حسن وحسین علیہم السلام کو ایک ہی نور سے خلق کیا اور اس نور کے عصارہ سے ہمارے شیعیان کو خلق کیا

پس ہم نے تسبیح خدا کہی انہوں نے بھی تسبیح کہی

ہم نے تقدیس کی انہوں نے بھی خدا کی تقدیس کی

ہم نے تہلیل (لا الہ الا اللہ) کہا، انہوں نے بھی تہلیل کی

ہم نے خدا کی تمجید کی انہوں نے بھی تمجید کی

ہم نے خدا کی توحید کی انہوں نے توحید کی

اس کے بعد اللہ عز وجل نے آسمانوں، زمینوں اور ملائکہ کو خلق کیا

پس ملائکہ نے ۱۰۰ سال توقف کیا، تسبیح وتقدیس کو نہیں جانتے تھے

پس ہم نے تسبیح کہی ہمارے پیچھے ہمارے شیعیان نے تسبیح کہی ملائکہ (نے ہماری تسبیح کی وجہ سے) تسبیح کی

۱۔ بحارالانوار، ج ۳۷ ص ۸۰

ہم اس وقت موحد تھے جب ہمارے علاوہ کوئی موحد نہیں تھا

خدا پر سزاوار ہے کہ اعلیٰ علیین کو ہمارے اور ہمارے شیعیان کے لئے مخصوص کیا

اللہ عز وجل نے اور ہمارے شیعیان کو منتخب کیا اس پہلے کہ اجسام کو خلق کرتا

پس ہمیں بلایا۔ ہم نے اجابت کی، پس ہمیں اور ہمارے شیعوں کو بخش دیا اس سے پہلے کہ اس سے طلب بخشش واستغفار کریں"۔

(۴۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ كَانَ جَالِساً يَوْماً وَ عِنْدَهُ عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي وَ أَكْرَمُ النَّاسِ عَلَيَّ فَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُمْ وَ أَبْغِضْ مَنْ يُبْغِضُهُمْ وَ وَالِ مَنْ وَالاهُمْ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُمْ وَ أَعِنْ مَنْ أَعَانَهُمْ وَ اجْعَلْهُمْ مُطَهَّرِينَ مِنْ كُلِّ رِجْسٍ مَعْصُومِينَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَ أَيِّدْهُمْ بِرُوحِ الْقُدُسِ مِنْكَ ثُمَّ قَالَ يَا عَلِيُّ أَنْتَ إِمَامُ أُمَّتِي وَ خَلِيفَتِي عَلَيْهَا بَعْدِي وَ أَنْتَ قَائِدُ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى الْجَنَّةِ وَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى ابْنَتِي فَاطِمَةَ قَدْ أَقْبَلَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى نَجِيبٍ مِنْ نُورٍ عَنْ يَمِينِهَا سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ وَ عَنْ شِمَالِهَا سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ وَ بَيْنَ يَدَيْهَا سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ وَ خَلْفَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ تَقُودُ مُؤْمِنَاتِ أُمَّتِي إِلَى الْجَنَّةِ فَأَيُّمَا امْرَأَةٍ صَلَّتْ فِي الْيَوْمِ وَ اللَّيْلَةِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ وَ صَامَتْ شَهْرَ رَمَضَانَ وَ حَجَّتْ بَيْتَ اللّٰهِ الْحَرَامَ وَ زَكَّتْ مَالَهَا وَ أَطَاعَتْ زَوْجَهَا وَ وَالَتْ عَلِيّاً بَعْدِي دَخَلَتِ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ ابْنَتِي فَاطِمَةَ وَ إِنَّهَا سَيِّدَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هِيَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ عَالَمِهَا فَقَالَ ذَاكَ لِمَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ فَأَمَّا ابْنَتِي فَاطِمَةُ فَهِيَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَ الْآخِرِينَ وَ إِنَّهَا لَتَقُومُ فِي مِحْرَابِهَا فَيُسَلِّمُ عَلَيْهَا سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَ

يُنَادُونَهَا بِمَا نَادَتْ بِهِ الْمَلَائِكَةُ مَرْيَمَ فَيَقُولُونَ يَا فَاطِمَةُ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفَاكِ وَ طَهَّرَكِ وَ اصْطَفَاكِ عَلٰى نِسَاءِ الْعَالَمِينَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلٰى عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ يَا عَلِيُّ إِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ مِنِّي وَ نُورُ عَيْنَيَّ وَ ثَمَرَةُ فُؤَادِي يَسُوؤُنِي مَا سَاءَهَا وَ يَسُرُّنِي مَا سَرَّهَا إِنَّهَا أَوَّلُ مَنْ تَلْحَقُنِي مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فَأَحْسِنْ إِلَيْهَا بَعْدِي وَ أَمَّا الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ فَهُمَا ابْنَايَ وَ رَيْحَانَتَايَ وَ هُمَا سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَكُونَا عَلَيْكَ كَسَمْعِكَ وَ بَصَرِكَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُشْهِدُكَ أَنِّي مُحِبٌّ لِمَنْ أَحَبَّهُمْ مُبْغِضٌ لِمَنْ أَبْغَضَهُمْ سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَهُمْ وَ حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَهُمْ وَ عَدُوٌّ لِمَنْ عَادَاهُمْ وَ وَلِيٌّ لِمَنْ وَالَاهُمْ ۔[1]

"ابن عباس کہتا ہے: ایک دن رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے محضر میں حضرت علی و فاطمہ و حسن و حسین علیہم السلام بیٹھے تھے، پس فرمایا:

خدایا تم جانتے ہو کہ یہ میرے اہل بیت علیہم السلام میرے نزدیک مکرم ترین افراد ہیں

اس سے محبت کر جو ان سے محبت کرے، اس سے دشمنی رکھ جو ان سے دشمنی رکھے

مدد کر اس کی جو ان کی مدد کرے اور ان کو ہر رجس و پلیدی سے پاک و معصوم قرار دے

ان کی روح القدس سے تائید کر

اس کے بعد فرمایا: یا علی علیہ السلام! تم میری امت کے امام و خلیفہ میرے بعد قائد المومنین ہو جنت کی طرف، گویا میں دیکھ رہا ہوں میری بیٹی فاطمہ سلام اللہ علیہا قیامت کے دن نور کے اونٹ پر سوار ہے اور آگے آ رہی ہیں اس حال میں دائیں بائیں سامنے پیچھے ستر ہزار فرشتے ہیں، میری بیٹی میری امت کی مومنات کو جنت کی طرف لے جا رہی ہیں

پس ہر عورت دن رات میں پانچ نماز پڑھے، ماہ رمضان کے روزے رکھے اور حج بیت اللہ کرے، اپنے مال سے زکوۃ دے، مطیع ہو اپنے شوہر کی (اطاعت گناہ میں نہ ہو)، علی علیہ السلام کو میرے بعد دوست رکھے، میری بیٹی کی شفاعت سے جنت میں جائے

۱۔ بحار الانوار، ج ۳۷ ص ۸۴

گی، میری یہ بیٹی سیدہ نساء العالمین ہے

کہا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا وہ اپنے زمانے کی عورتوں کی سردار ہے؟

فرمایا: یہ مقام مریم بنت عمران کا تھا، اپنے زمانے کی عورتوں کی سردار تھی لیکن فاطمہ سلام اللہ علیہا اولین و آخرین کی عورتوں کی سردار ہے

جب محراب نماز میں کھڑی ہوتی ہے تو ملائکہ مقربین میں سے ملائکہ اس پر سلام کرتے ہیں اور ان کو ندا دیتے ہیں جس طرح مریم سلام اللہ علیہا کو ندا دیتے تھے

پس کہتے ہی اے فاطمہ سلام اللہ علیہا! اللہ عزوجل نے آپ کو منتخب کیا پاک و پاکیزہ قرار دیا اور تمہیں طیب و پاک کیا اور دونوں جہانوں کی عورتوں پر منتخب کیا۔

اس کے بعد امیر المومنین علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

یا علی علیہ السلام! فاطمہ سلام اللہ علیہا میرا ٹکڑا، میری آنکھوں کا نور اور میوۂ دل ہے

ہر چیز جو اس کو ناراحت کرے مجھے ناراحت کرتی ہے

ہر چیز جو اس کو خوشحال کرے مجھے خوشحال کرتی ہے

میرے اہل بیت علیہم السلام میں اوّل ہے جو مجھ سے ملحق ہوگی

میرے بعد اس پر احسان کرو۔ حسن اور حسین علیہم السلام میرے دو فرزند و ریحانۃ (خوشبو) ہیں۔ دونوں ہی سید اور جنتیوں کے سردار ہیں، تمہیں چاہیے اپنے کان، آنکھیں ان کی طرف کرو

اس کے بعد ہاتھوں کو آسمان کی جانب بلند کیا اور فرمایا: خداوندا میں گواہی دیتا ہوں کہ دوست ہوں اس کا جو ان کا دوست ہے، دشمن ہوں اس کا جو ان کا دشمن ہے

میری صلح ہے اس کے ساتھ جو ان کے ساتھ صلح میں ہو

جنگ کروں گا ان کے ساتھ جو ان سے جنگ کرے

دشمنی کروں گا ان کے ساتھ جو ان سے دشمنی کرے

دوست و ولی ہوں اس کے ساتھ جو ان کو دوست و ولی رکھے اور ان کی ولایت کو قبول کرے"۔

(۳۶) عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ قَالَ عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَا يَبْغِيَانِ قَالَ لَا يَبْغِي عَلِيٌّ عَلَى فَاطِمَةَ وَ لَا تَبْغِي فَاطِمَةُ عَلَى عَلِيٍّ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَ الْمَرْجَانُ قَالَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ مَنْ رَأَى مِثْلَ هَؤُلَاءِ الْأَرْبَعَةِ عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَ لَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا كَافِرٌ فَكُونُوا مُؤْمِنِينَ بِحُبِّ أَهْلِ الْبَيْتِ وَ لَا تَكُونُوا كُفَّاراً بِبُغْضِ أَهْلِ الْبَيْتِ فَتُلْقَوْا فِي النَّارِ [1]

"امام باقر علیہ السلام اس آیت کی تفسیر (اسی نے دو دریا جاری کیے جو آپس میں مل جاتے ہیں) میں فرمایا: مقصود علی علیہ السلام و فاطمہ سلام اللہ علیہا ہیں۔

اس آیت سے مراد کہ فرمایا: (ان کے درمیان فاصلہ ہے کہ اس کی حدود سے تجاوز نہیں کرتے) فرمایا: علی علیہ السلام بی بی سیدہ سلام اللہ علیہا پر ظلم نہیں کرتے۔ بی بی سیدہ سلام اللہ علیہا مولا علی علیہ السلام پر ظلم نہیں کرتیں

اور یہ کہ فرمایا (اس سے لولو مرجان خارج ہوتے ہیں) مقصود حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام ہے۔ کسی کو ان چار کے مثل دیکھا ہے؟

کوئی ان سے محبت نہیں کرتا مگر مومن کوئی، ان سے بغض نہیں رکھتا مگر کافر

پس حب اہل بیت علیہم السلام سے مومن ہو اور بغض اہل بیت علیہم السلام سے کافر نہ ہو کہ نتیجہ میں آگ میں پھینکے جاؤ"۔

(۳۷) قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ مِنْ بَعْدِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَ فَاطِمَةُ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ فَمَنْ قَالَ غَيْرَ هَذَا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ [2]

"اس امت کے بہترین افراد میرے بعد علی، فاطمہ، حسنین علیہم السلام ہیں۔ پس کوئی ان

۱۔ بحار الانوار، ج ۴۳ ص ۹۶

۲۔ بحار الانوار، ج ۴۳ ص ۹۶

26

کے علاوہ ایسا کہے اس پر اللہ کی لعنت ہے

یعنی کوئی پنجتن علیہم السلام و تمام معصومین علیہم السلام کے علاوہ کسی کو بعنوان حجۃ اللہ وصفوۃ اللہ کا قائل ہو اس پر اللہ کی لعنت ہے"۔

(۳۸) عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: يَا سَلْمَانُ خَلَقَنِيَ اللّٰهُ مِنْ صَفَاءِ نُورِهِ فَدَعَانِي فَأَطَعْتُهُ فَخَلَقَ مِنْ نُورِي عَلِيّاً فَدَعَاهُ فَأَطَاعَهُ فَخَلَقَ مِنْ نُورِي وَ نُورِ عَلِيٍّ فَاطِمَةَ فَدَعَاهَا فَأَطَاعَتْهُ فَخَلَقَ مِنِّي وَ مِنْ عَلِيٍّ وَ مِنْ فَاطِمَةَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ فَدَعَاهُمَا فَأَطَاعَاهُ ثُمَّ خَلَقَ مِنْ نُورِ الْحُسَيْنِ تِسْعَةَ أَئِمَّةٍ فَدَعَاهُمْ فَأَطَاعُوهُ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ اللّٰهُ سَمَاءً مَبْنِيَّةً أَوْ أَرْضاً مَدْحِيَّةً أَوْ هَوَاءً أَوْ مَاءً أَوْ مَلَكاً أَوْ بَشَراً وَ كُنَّا بِعِلْمِهِ أَنْوَاراً نُسَبِّحُهُ وَ نَسْمَعُ لَهُ وَ نُطِيعُ الْخَبَرَ [1]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلمان سے فرمایا:

اے سلمان اللہ عزوجل نے مجھے اپنی صفائے نور سے خلق کیا۔ مجھے بلایا: میں نے اجابت کی

میرے نور کے بعد نور علی علیہ السلام خلق کیا اس کو بلایا اس نے بھی خدا کی اطاعت کی

اس کے بعد میرے اور علی علیہ السلام کے نور سے فاطمہ سلام اللہ علیہا کو خلق کیا اور اسے بلایا، پس اس نے بھی خدا کی اجابت کی

اس کے بعد میرے، علی علیہ السلام و فاطمہ سلام اللہ علیہا کے نور سے نور حسنین علیہم السلام کو خلق کیا ان دونوں کو بھی دعوت کی انہوں نے اجابت کی

اس کے بعد نور حسین علیہ السلام سے ۹ آئمہ علیہم السلام خلق کیے ان کو بلایا، انہوں نے اطاعت کی اور اجابت کی، اس سے پہلے کہ خدا آسمان کو خلق کرے پانی کو وجود دے یا کسی فرشتے کو خلق کرے ہم سب (۱۴ معصومین علیہم السلام) اس کے علم میں انوار تھے، اس کی تسبیح کرتے تھے اور سنتے تھے اور اس کی اطاعت کی"۔

۱۔ بحار الانوار، ج ۶ ص ۲۵، ج ۵۳ ص ۱۴۲، ج ۵۴ ص ۱۶۹

(۴۹) عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَىٰ خَلَقَ نُورَ مُحَمَّدٍ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضَ وَ الْعَرْشَ وَ الْكُرْسِيَّ وَ اللَّوْحَ وَ الْقَلَمَ وَ الْجَنَّةَ وَ النَّارَ وَ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ آدَمَ وَ نُوحاً وَ إِبْرَاهِيمَ وَ إِسْمَاعِيلَ وَ إِسْحَاقَ وَ يَعْقُوبَ وَ مُوسَىٰ وَ عِيسَىٰ وَ دَاوُدَ وَ سُلَيْمَانَ وَ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْأَنْبِيَاءَ كُلَّهُمْ بِأَرْبَعِمِائَةِ أَلْفِ سَنَةٍ وَ أَرْبَعٍ وَ عِشْرِينَ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَىٰ آخِرِ الْخَبَرِ۔ [1]

"امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ خلقت آسمانوں سے قبل، زمین، کرسی و لوح و قلم و بہشت و جہنم آدم علیہ السلام و نوح علیہ السلام و ابراہیم علیہ السلام و اسمعیل علیہ السلام و اسحق علیہ السلام و یعقوب علیہ السلام و موسیٰ علیہ السلام و عیسیٰ علیہ السلام و داود علیہ السلام و سلیمان علیہ السلام تمام انبیاء سے ۱۲۴۰۰۰ سال پہلے خلق کیا گیا"۔

(۵۰) عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا جَابِرُ إِنَّ اللّٰهَ أَوَّلَ مَا خَلَقَ خَلَقَ مُحَمَّداً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ عِتْرَتَهُ الْهُدَاةَ الْمُهْتَدِينَ فَكَانُوا أَشْبَاحَ نُورٍ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ قُلْتُ وَ مَا الْأَشْبَاحُ قَالَ ظِلُّ النُّورِ أَبْدَانٌ نُورَانِيَّةٌ بِلَا أَرْوَاحٍ وَ كَانَ مُؤَيَّداً بِرُوحٍ وَاحِدَةٍ وَ هِيَ رُوحُ الْقُدُسِ فَبِهِ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ وَ عِتْرَتُهُ وَ لِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ حُلَمَاءَ عُلَمَاءَ بَرَرَةً أَصْفِيَاءَ يَعْبُدُونَ اللّٰهَ بِالصَّلَاةِ وَ الصَّوْمِ وَ السُّجُودِ وَ التَّسْبِيحِ وَ التَّهْلِيلِ وَ يُصَلُّونَ الصَّلَوَاتِ وَ يَحُجُّونَ وَ يَصُومُونَ۔ [2]

"جابر بن یزید جعفی کہتا ہے: امام باقر علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا:

اللہ عزوجل نے اوّل چیز جو خلق کی وہ خلقت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ اور ان کی عترت مہتدین تھی

پس یہ خداوند کے سامنے اشباح نوری (ہیکل نوری) تھے

جابر کہتا ہے: میں نے عرض کیا: اشباح (ہیکل نوری) کیا ہے؟

۱۔ بحار الانوار، ج ۵۴ ص ۷، ح ا نقل از خصال و معانی الاخبار۔

۲۔ بحار الانوار، ج ۵۴ ص ۱۹۷، روایت ۴۳ ۱۴۳، ج ۵۷ ص ۱۴۲، روایت ۲۰

فرمایا: سایہ نور ابدان نورانی بغیر روح کے ایک نور موید تھے۔ بواسطے روح القدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اور اس کی عترت اللہ عزوجل کی عبادت کرتے رہے، اسی وجہ سے ان کو بردبار و علمائے اصفیاء خلق کیا کیونکہ خدا کی عبادت کرتے تھے، نماز، روزہ و سجود و تسبیح وتہلیل و نماز پڑھتے و حج کرتے اور روزہ رکھتے"۔ [1]

(۵۲) عَنْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَنَّهُ قَالَ: يَا عَلِيُّ إِنَّ اللّٰهَ أَشْهَدَكَ مَعِي سَبْعَةَ مَوَاطِنَ فَذَكَرَهَا حَتَّى الْمَوْطِنَ الثَّانِيَ فَقَالَ أَتَانِي جَبْرَئِيلُ فَأَسْرَىٰ بِي إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ أَيْنَ أَخُوكَ فَقُلْتُ أَوْدَعْتُهُ خَلْفِي فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَأْتِيَكَ بِهِ فَدَعَوْتُ اللّٰهَ فَإِذَا أَنْتَ مَعِي وَ كُشِطَ لِي عَنِ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَ الْأَرَضِينَ السَّبْعِ حَتَّىٰ رَأَيْتُ سُكَّانَهَا وَ عُمَّارَهَا وَ مَوْضِعَ كُلِّ مَلَكٍ فِيهَا فَلَمْ أَرَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئاً إِلَّا وَ قَدْ رَأَيْتَهُ۔ [2]

"بریدہ اسلمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے روایت کرتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا:

یا علی علیہ السلام! میں خدا کو گواہ بناتا ہوں کہ:

تم میرے ساتھ سات جگہ پر تھے، ان جگہوں کا ذکر کیا یہاں تک کہ جائے گاہ دوم پر پہنچے فرمایا: جبرئیل میرے پاس آئے اور مجھے آسمان پر لے جایا گیا، پس مجھ سے کہا: کہاں ہے تمہارا بھائی؟

میں نے کہا: اس کو اپنا جانشین بنایا، اس نے کہا: خدا سے کہو کہ اسے بلائے

خدا سے کہا اور کہنا تھا تو دیکھا تم میرے ساتھ ہو

میرے لئے سات آسمان اور سات زمینوں کو کھول دیا یہاں تک کہ ان کے سکان اور عمارات دیکھی اور ہر ملک کو اس کی جگہ دیکھا، پس میں کسی بھی جگہ پر نہیں گیا مگر یہ کہ تمہیں وہاں پر دیکھا"۔

(۵۲) عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

۱۔ ان کا نماز، روزہ و حج کس طرح چاہیے کہ تامل و تدبر کرو

۲۔ الخرائج والجرائح، ج ۲ ص ۸۶۹، بحار الانوار، ج ۵۴ ص ۳۳۶، ج ۳۹ ص ۱۵۹

يَقُولُ: إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ مُحَمَّداً وَ عَلِيّاً وَ الطَّيِّبِينَ مِنْ نُورِ عَظَمَتِهِ وَ أَقَامَهُمْ أَشْبَاحاً قَبْلَ الْمَخْلُوقَاتِ ثُمَّ قَالَ أَ تَظُنُّ أَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَخْلُقْ خَلْقاً سِوَاكُمْ بَلَى وَ اللّٰهِ لَقَدْ خَلَقَ اللّٰهُ أَلْفَ أَلْفِ آدَمَ وَ أَلْفَ أَلْفِ عَالَمٍ وَ أَنْتَ وَ اللّٰهِ فِي آخِرِ تِلْكَ الْعَوَالِمِ۔[1]

"ابی حمزہ ثمالی کہتا ہے: امام سجاد علیہ السلام نے فرمایا: اللہ عزوجل نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و علی علیہ السلام و طیبین جوان کی ذریت سے تھے ان کو اپنے نور عظمت سے خلق کیا، ان کو بہ صورت نوری ہیکل میں مخلوق سے پہلے خلق کیا

اس کے بعد فرمایا: تم خیال کر رہے ہو کہ خداوند نے تمہارے علاوہ کوئی مخلوق خلق نہیں کی؟ جی ہاں! خدا کی قسم خدا نے ۱۰ لاکھ عوالم و ۱۰ لاکھ آدم خلق کیے اور تم ان عالم میں آخری ہو"۔

(۵۲) عَنْ عَطَا قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَ هُوَ عَلِيلٌ بِالطَّائِفِ فِي الْعِلَّةِ الَّتِي تُوُفِّيَ فِيهَا وَ نَحْنُ رَهْطاً ثَلَاثِينَ رَجُلاً مِنْ شُيُوخِ الطَّائِفِ وَ قَدْ ضَعُفَ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ وَ جَلَسْنَا فَقَالَ لِي يَا عَطَا مَنِ الْقَوْمُ قُلْتُ يَا سَيِّدِي هُمْ شُيُوخُ هَذَا الْبَلَدِ مِنْهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ حَضْرَمِيِّ الطَّائِفِيُّ وَ عُمَارَةُ بْنُ أَبِي الْأَجْلَحِ وَ ثَابِتُ بْنُ مَالِكٍ فَمَا زِلْتُ أَعُدُّ لَهُ وَاحِداً بَعْدَ وَاحِدٍ ثُمَّ تَقَدَّمُوا إِلَيْهِ فَقَالُوا يَا ابْنَ عَمِّ رَسُولِ اللّٰهِ إِنَّكَ رَأَيْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَمِعْتَ مِنْهُ مَا سَمِعْتَ فَأَخْبِرْنَا عَنِ اخْتِلَافِ هَذِهِ الْأُمَّةِ فَقَوْمٌ قَدْ قَدَّمُوا عَلِيّاً عَلَى غَيْرِهِ وَ قَوْمٌ جَعَلُوهُ بَعْدَ ثَلَاثَةٍ قَالَ فَتَنَفَّسَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَقُولُ عَلِيٌّ مَعَ الْحَقِّ وَ الْحَقُّ مَعَ عَلِيٍّ وَ هُوَ الْإِمَامُ وَ الْخَلِيفَةُ مِنْ بَعْدِي فَمَنْ تَمَسَّكَ بِهِ فَازَ وَ نَجَا وَ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ ضَلَّ وَ غَوَى بَلَى يُكَفِّنُنِي وَ يُغَسِّلُنِي وَ يَقْضِي دَيْنِي وَ أَبُو سِبْطَيَّ الْحَسَنِ

۱۔ بحار الانوار، ج ۵۴ ص ۳۳۶، ج ۲۵ ص ۲۵، مشارق الانوار سے نقل کیا گیا ہے۔

وَ الْحُسَيْنِ وَ مِنْ صُلْبِ الْحُسَيْنِ تَخْرُجُ الْأَئِمَّةُ التِّسْعَةُ وَ مِنَّا مَهْدِيُّ هَذِهِ الْأُمَّةِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَمَةَ الْحَضْرَمِيُّ يَا ابْنَ عَمِّ رَسُولِ اللّٰهِ فَهَلْ كُنْتَ تُعَرِّفُنَا قَبْلَ هَذَا فَقَالَ وَ اللّٰهِ قَدْ أَدَّيْتُ مَا سَمِعْتُ وَ نَصَحْتُ لَكُمْ وَ لَكِنَّكُمْ لَا تُحِبُّونَ النَّاصِحِينَ ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ عِبَادَ اللّٰهِ تَقِيَّةَ مَنِ اعْتَبَرَ بِهَذَا وَ اتَّقَى فِي وَجَلٍ وَ كَمَّسَ فِي مَهَلٍ وَ رَغِبَ فِي طَلَبٍ وَ رَهِبَ فِي هَرَبٍ وَ اعْمَلُوا لِآخِرَتِكُمْ قَبْلَ حُلُولِ آجَالِكُمْ وَ تَمَسَّكُوا بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى مِنْ عِتْرَةِ نَبِيِّكُمْ فَإِنِّي سَمِعْتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَقُولُ مَنْ تَمَسَّكَ بِعِتْرَتِي مِنْ بَعْدِي كَانَ مِنَ الْفَائِزِينَ ثُمَّ بَكَى بُكَاءً شَدِيداً فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ أَ تَبْكِي وَ مَكَانُكَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ مَكَانُكَ فَقَالَ لِي يَا عَطَا إِنَّمَا أَبْكِي لِخَصْلَتَيْنِ هَوْلِ الْمُطَّلَعِ وَ فِرَاقِ الْأَحِبَّةِ ثُمَّ تَفَرَّقَ الْقَوْمُ فَقَالَ لِي يَا عَطَا خُذْ بِيَدِي وَ احْمِلْنِي إِلَى صَحْنِ الدَّارِ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ وَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ وَ آلِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ بِوَلَايَةِ الشَّيْخِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتَّى وَقَعَ إِلَى الْأَرْضِ فَصَبَرْنَا عَلَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ أَقَمْنَاهُ فَإِذَا هُوَ مَيِّتٌ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔[1]

"عطا کہتا ہے: ہم حدوداً تیس بزرگان طائف، ابن عباس کے پاس گئے جو بستر مرگ پر تھا اور بہت ضعیف ہو گیا تھا اس کو سلام کیا اور بیٹھے۔ ابن عباس نے مجھ سے کہا: اے عطا یہ کون ہیں؟

میں نے کہا: سرداراس شہر کے بزرگ ہیں۔ عبداللہ بن سلمۃ بن حضرمی طائفی، عمارۃ بن ابی الاجلح وثابت بن مالک بھی ہیں۔ ان کے درمیان اور ایک ایک کا نام لیا اور وہاں پر اس کے نزدیک گئے۔

سب نے کہا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچازاد! تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا

۱۔ کفایۃ الاثر ص ۲۱

اوران سے جو چیزیں سنیں ہمیں اس امت کے اختلاف سے آگاہ کرو کیونکہ ایک گروہ علیؑ کو دوسروں پر مقدم جانتا ہے اور ایک گروہ علیؑ کو ان تین (عمرو ابوبکرو عثمان) کے بعد قرار دیتا ہے

ابن عباس نے ایک گہری سانس لی اور کہا: رسول اللہ ﷺ سے سنا، فرمار ہے تھے: علیؑ حق کے ساتھ ہے، حق علیؑ کے ساتھ ہے۔

میرے بعد امام وخلیفہ ہے، جو بھی اس سے متمسک ہو کامیابی ونجات پائے گا۔ جو بھی اس سے پیچھے ہوا گمراہ ہوگا۔ میرے غسل وکفن کی ذمے داری علیؑ کی ہے۔ اور میرے قرضے کو ادا کرے گا، میرے دونواسوں حسنینؑ کا والد ہے۔ حسینؑ کی صلب سے ۹ امام وجود میں آئیں گے۔ اس امت کا مہدیؑ ہم میں سے ہے دستاویز محکم عترت سے متمسک ہو کے۔

میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: میرے بعد جو میری عترت کے دامن کو تھامے کامیاب ہوگا

یہاں پر بہت گریہ کیا۔ گروہ نے کہا: کیا اتنا مقام رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رکھتے ہو، پھر بھی گریہ کرتے ہو؟

مجھے کہا: دو چیزوں سے ڈرتا ہوں ایک قبر کی تنہائی اور ہولناکی سے، دوسرا دوستوں کی جدائی سے۔ اس کے بعد وہ گروہ گیا۔

پھر ابن عباس نے مجھ سے کہا: اے عطا! میرے ہاتھ کو پکڑو اور گھر کے صحن میں مجھے لے چلو، وہاں پر ہاتھوں کو آسمان کی جانب اٹھایا اور فرمایا: خدایا میں تجھ سے محمد ﷺ وآل محمدؑ کے واسطے تیرا تقرب چاہتا ہوں

خداوندا میں بواسطۂ ولایت شیخ (بزرگ مرد) علی ابن ابی طالبؑ تیرا تقرب چاہتا ہوں۔ یہ کہتا جارہا تھا یہاں تک کہ زمین پر گرا ہم نے کچھ لحظہ صبر کیا اس کے بعد اسے اٹھایا دیکھا وہ مردہ ہے۔"

"تسلسل حدیثِ شریف کساء"

فَقالَ جِبْرآئیلُ یا رَبِّ اَتَأْذَنُ لی اَنْ اَهْبِطَ اِلَی الْاَرْضِ لِاَکُونَ مَعَهُمْ سادِساً. فَقالَ اللهُ نَعَمْ قَدْ اَذِنْتُ لَكَ فَهَبَطَ الْاَمِینُ جِبْرآئیلُ.

"تب جبرئیلؑ نے کہا: اے پروردگار! کیا مجھے اجازت ہے کہ زمین پر اُتر جاؤں تا کہ ان میں شامل ہو کر چھٹا فرد بن جاؤں؟"

خدائے تعالیٰ نے فرمایا:

ہاں ہم نے تجھے اجازت دی، پس جبرئیل امین زمین پر اتر آئے"۔

"لغت اهبط، هبوط"۔ نیچے آنا۔[1]

"هبوط قرآن میں":۔

یہ کلمہ قرآن میں ۸ مرتبہ آیا ہے۔

(۱)۔ وَقُلْنَا اهْبِطُوا بَعْضُکُمْ لِبَعْضٍ.[2]

(۲)۔ قُلْنَا اهْبِطُوا مِنْهَا جَمِیعًا.[3]

(۳)۔ اِهْبِطُوا مِصْرًا فَاِنَّ لَکُمْ مَا سَاَلْتُمْ.[4]

(۴)۔ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا یَهْبِطُ مِنْ خَشْیَةِ اللهِ.[5]

---

[1]۔ هبط من الجبل هبطا: اس کو پہاڑ سے نیچے لائے، هبوط زمین شیب

[2]۔ سورہ بقرہ، آیت: ۳۶

[3]۔ سورہ بقرہ، آیت: ۳۸

[4]۔ سورہ بقرہ، آیت: ۶۱

[5]۔ سورہ بقرہ، آیت: ۷۴

(۵)۔ قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُونُ لَكَ أَنْ تَتَكَبَّرَ فِيهَا ۔[۱]

(۶)۔ قَالَ اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۖ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ ۔[۲]

(۷)۔ قِيلَ يَا نُوحُ اهْبِطْ بِسَلَامٍ مِّنَّا وَبَرَكَاتٍ عَلَيْكَ ۔[۳]

(۸)۔ قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيعًا ۖ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۔[۴]

"لغت سادساً"۔ چھ کے معنی چھٹا۔[۵]

"سادس قرآن میں":۔

یہ کلمہ اپنے مشتقات کے ساتھ ۵ مرتبہ قرآن میں آیا ہے۔

(۱)۔ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِن كَانَ لَهُ وَلَدٌ ۚ فَإِن لَّمْ يَكُن لَّهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَإِن كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ ۔[۶]

(۲)۔ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ ۔[۷]

(۳)۔ سَيَقُولُونَ ثَلَاثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ وَيَقُولُونَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ ۔[۸]

(۴)۔ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ ۔[۹]

۱۔ سورہ اعراف، آیت: ۱۳

۲۔ سورہ اعراف، آیت: ۲۴

۳۔ سورہ ہود، آیت: ۴۸

۴۔ سورہ طٰہٰ، آیت: ۱۲۳

۵۔ سدس القوم سدسا: چھٹا گروہ ہوا، ایک ششم مال ان سے لیا۔

۶۔ سورہ النساء، آیت: ۱۱

۷۔ سورہ النساء، آیت: ۱۲

۸۔ سورہ بقرہ، آیت: ۶۱

۹۔ سورہ بقرہ، آیت: ۷۴

"تسلسل حدیث شریف کساء"

وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ الْعَلِيُّ الْأَعْلَى يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَخُصُّكَ بِالتَّحِيَّةِ وَالْإِكْرَامِ. وَيَقُولُ لَكَ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي إِنِّي مَا خَلَقْتُ سَمَاءً مَبْنِيَّةً وَلَا أَرْضاً مَدْحِيَّةً وَلَا قَمَراً مُنِيراً وَلَا شَمْساً مُضِيئَةً وَلَا فَلَكاً يَدُورُ وَلَا بَحْراً يَجْرِي وَلَا فُلْكاً يَسْرِي إِلَّا لِأَجْلِكُمْ وَمَحَبَّتِكُمْ وَقَدْ أَذِنَ لِي أَنْ أَدْخُلَ مَعَكُمْ فَهَلْ تَأْذَنُ لِي يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا أَمِينَ وَحْيِ اللهِ إِنَّهُ نَعَمْ قَدْ أَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلَ جَبْرَائِيلُ مَعَنَا تَحْتَ الْكِسَاءِ فَقَالَ لِأَبِي إِنَّ اللهَ قَدْ أَوْحَى إِلَيْكُمْ يَقُولُ إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً.

"اور عرض کی: سلام ہو آپؑ پر اے خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! خدائے بلند و برتر آپ کو سلام کہتا ہے، آپ کو درود اور بزرگواری سے خاص کرتا ہے، اور آپؐ سے کہتا ہے مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم کہ بے شک میں نے نہیں پیدا کیا مضبوط آسمان اور نہ پھیلی ہوئی زمین، نہ چمکتا ہوا چاند، نہ روشن تر سورج نہ گھومتے ہوئے سیارے، نہ تھلکتا ہوا سمندر اور نہ تیرتی ہوئی کشتی مگر سب چیزیں تم پانچوں کی محبت میں پیدا کی ہیں اور خدا نے مجھے اجازت دی ہے کہ آپؐ کے ساتھ چادر میں داخل ہو جاؤں تو اے خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا آپ بھی اجازت دیتے ہیں؟ تب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یقیناً تم پر بھی سلام ہو اے خدا کی وحی کے امین علیہ السلام! ہاں میں تجھے اجازت دیتا ہوں پھر جبرائیل علیہ السلام بھی ہمارے ساتھ چادر میں داخل ہو گئے اور کہا: میرا خدا آپ لوگوں کو وحی بھیجتا اور کہتا ہے واقعی خدا نے یہ ارادہ کرلیا ہے کہ آپ لوگوں سے ناپاکی کو دور کرے اے اہل بیت علیہم السلام اور آپ کو پاک و پاکیزہ رکھے"۔

"تشریح وتوضیح مطالب"

"لغت قسم"۔سوگند اقسام جمع قسم۔¹

سچی قسمیں سب مکروہ ہیں مال کے لئے قسم کھانے کی کراہت بہت زیادہ ہے

ہاں اگر ظلم کو دور کرنے کا قصد رکھتا ہو اور چاہتا ہو کہ مال کو اس سے جو ظلم کے ساتھ لیا گیا ہو پلٹ آئے یا ظلم وستم کو کسی کے حق میں دفع کرے جس پر ظلم وستم ہوا ہو جائز بلکہ کبھی واجب ہو جاتا ہے کیا وہ جھوٹ تو یہ کہ کوئی مشکل نہیں نہیں گناہ بھی نہیں کفارہ بھی نہیں۔²

لیکن باطل قسم کھانا مطلق باطل ہے جیسے بتوں کی، صلیب وغیرہ کی قسم کھانا جائز ہی نہیں بلکہ حرام ہے مگر حالت اضطراری میں جس طرح روایت میں آیا ہے:

لَیْسَ شَیْءٌ مِمَّا حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا وَقَدْ اَحَلَّہُ لِمَنِ اضْطُرَّ اِلَیْہِ۔³

نہیں ہے شیٔ ان موارد سے کہ خداوند نے حرام فرمائی ہے مگر یہ کہ اس شخص مضطر کے لئے اگر اس طرف سے مزاحمت ہو کہ باطل قسم کی ترویج کو جائز نہیں

لہٰذا امام زین العابدین علیہ السلام نے قسم نہیں کھائی مہریہ کو اس کو جو دعا کر رہا تھا کہ نہیں ملا سے دیا۔علت عدم قسم امام یہ تھی کہ خداوند سبحان کی شان یہ ہے اگر اس پر قسم کھائی جائے تو اگر چہ حق اس کے ساتھ ہو

قسم مستحب کبھی واجب ہو جاتی ہے جب ایک امر پر قسم کھائی جائے تو وہ مہم ہو جیسے اس حدیث میں اللہ عزوجل نے اپنی عزت وجلالت کی قسم کھائی ہے

---

¹۔ قسامہ وہ جماعت جو چیز لینے کے لئے قسم کھائیں اور اس شیٔ کو لیں کہ کسی قاتل کی معرفی کروائیں اور شاہد نہ رکھتے ہوں قاسمہ المال: ہر ایک نے اپنے سہم کو لیا، قاسمہ علی کیا اور کو قسم دی اس پر

²۔ شرائع الاسلام

³۔ وسائل الشیعہ، ج ۱۶ ص ۱۳۷، بحار الانوار، ج ۲ ص ۲۷۲

کبھی قسم واجب ہو جاتی ہے اس جگہ پر جس چیز پر قسم کھائی جائے، شرفا وعرضا ترک قسم سے بے حرمتی ہو گی

البتہ یہ مطلب منافاتی قسم کے مکمل مکروہ ہونے میں نہیں ہے۔

"قابل غور":۔

قسم خداوند ان موارد میں دوسرے موارد کے ساتھ بہت فرق رکھتی ہے۔

یہ قسم امر کی تاکید کے لئے ہے اس وجہ سے کہ یہ بہت بڑی خبر ہے خلقت کون ومکان سے اصحاب کساء اور ان کی محبت اور ان کی حرمت اللہ عزوجل کے لئے بہت اہم ہے اللہ عزوجل کے لئے لازم ہے کہ اپنے پیغام کو ان کے حق میں لوگوں تک پہنچائے لوگ قبول کریں یا نہ کریں یا تکبر کریں۔قرآن میں بہت زیادہ موارد ہیں کہ جن کو اللہ عزوجل نے قسم کے ساتھ یاد کیا، ان میں یہ بھی ہیں۔

(۱). لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِیْ سَكْرَتِهِمْ یَعْمَهُوْنَ.¹

"تیری جان کی قسم ہے وہ اپنی مستی میں اندھے ہو رہے تھے"۔

(۲). یٰسٓ * وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِیْمِ * اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ.²

(۳). وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا * فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا * فَالتّٰلِیٰتِ ذِكْرًا * اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ.³

(۴). صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِ.⁴

"ص۔قرآن کی قسم ہے جو سراسر نصیحت ہے"۔

(۵). حٰمٓ. وَالْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ. اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ.⁵

"ح۔م۔روشن کتاب کی قسم ہے۔ہم نے اسے عربی زبان میں قرآن بنایا ہے تاکہ تم سمجھو"۔

---

¹۔ سورہ الحجر، آیت: ۷۲

²۔ سورہ یٰسین، آیات: ۱ تا ۳

³۔ سورہ صافات، آیات: ۱ تا ۴

⁴۔ سورہ ص، آیت: ۱

⁵۔ سورہ زخرف، آیات: ۱ تا ۳

(۶)۔ حٰمٓ ۔ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۔ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ۔[1]

"ح م۔روشن کتاب کی قسم ہے۔ہم نے اسے مبارک رات میں نازل کیا ہے، بے شک ہمیں ڈرانا مقصود تھا"۔

(۷)۔ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ۔[2]

"ق۔اس قرآن کی قسم جو بڑا شان والا ہے"۔

(۸)۔ وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ۔ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ۔ فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ۔
فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ۔ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ۔[3]

"قسم ہے ان ہواؤں کی جو (غبار وغیرہ) اڑانے والی ہیں۔پھر ان بادلوں کی جو بوجھ (بارش کا) اٹھانے والے ہیں۔پھر ان کشتیوں کی جو نرمی سے چلنے والی ہیں پھر ان فرشتوں کی جو حکم کے موافق چیزیں تقسیم کرنے والے ہیں۔بے شک جس قیامت کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ سچ ہے"۔

(۹)۔ وَالطُّوْرِ ۔ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ۔ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ۔ وَالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ۔
وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ۔ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۔[4]

"قسم ہے طور کی۔اور ایک کتاب کی جو لکھی ہوئی ہے۔کھلے ورق میں۔اور قسم ہے اس گھر کی جو آباد ہے۔اور اس چھت کی جو بلند ہے۔اور اس سمندر کی جو موجزن ہے"۔

(۱۰)۔ وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۔[5]

"ستارے کی قسم ہے جب وہ ڈوبنے لگے"۔

(۱۱)۔ نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۔[6]

"ن۔قلم کی اور جو (اہل قلم) لکھتے ہیں اس کی قسم"۔

۱۔ سورہ دخان، آیات: ۱ تا ۳
۲۔ سورہ ق، آیت: ۱
۳۔ سورہ ذاریات، آیات: ۱ تا ۵
۴۔ سورہ طور، آیات: ۱ تا ۶
۵۔ سورہ نجم، آیت ۱
۶۔ سورہ قلم، آیت: ۱۔ ۲

(۱۲)۔ لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۔ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ۔[1]

"قیامت کے دن کی قسم ہے اور پشیمان ہونے والے شخص کی قسم ہے"۔

(۱۳)۔ وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۔ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ۔ وَالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ۔
فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ۔ فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ۔[2]

"قسم ہے ان کی جو مسلسل چھوڑ دی جاتی ہیں۔پھر (آندھی کی طرح) تیز و تند چلتی ہیں۔جو (بادلوں کو) پھیلانے والی ہیں۔پھر (انہیں) متفرق کر دیتی ہیں۔پھر (دلوں میں) یاد (الٰہی) ڈالتی ہیں"۔

(۱۴)۔ وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۔ وَالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۔ وَالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۔
فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۔ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۔ يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۔[3]

"قسم ہے ان (فرشتوں) کی جو (جسم میں ڈوب کر) سختی سے (جان) کھینچتے ہیں۔اور قسم ہے آہستگی اور آسانی سے (جان) نکالنے والوں کی۔اور قسم ہے (فضاؤں کے اندر) تیرنے پھرنے والوں کی۔پھر قسم ہے (تعمیل حکم میں) ایک دوسرے پر سبقت لے جانے والوں کی۔پھر قسم ہے ہر امر کا بندوبست کرنے والوں کی (کہ قیامت برحق ہے)۔جس دن تھرتھرانے والی (زمین وغیرہ) تھرتھرائے گی"۔

(۱۵)۔ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۔ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۔ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ۔[4]

"قسم ہے قلعوں والے آسمان کی۔اور وعدہ کئے ہوئے دن کی۔اور دیکھنے والے کی اور دیکھی جانے والی کی"۔

(۱۶)۔ وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۔[5]

"آسمان کی قسم ہے اور رات کو آنے والے کی"۔

۱۔ سورہ قیامت۔آیات: ۱۔۲
۲۔ سورہ مرسلات، آیات: ۱ تا ۵
۳۔ سورہ نازعات، آیات: ۱ تا ۶
۴۔ سورہ بروج، آیات: ۱ تا ۳
۵۔ سورہ طارق، آیت: ۱

(۱۷) وَالْفَجْرِ. وَلَيَالٍ عَشْرٍ. وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ. وَاللَّيْلِ إِذَا يَسْرِ.[1]

"قسم ہے صبح کی۔ اور دس (مقدس) راتوں کی۔ اور جفت اور طاق کی۔ اور رات کی جبکہ (جانے کیلئے) چلنے لگے"۔

(۱۸) لَا أُقْسِمُ بِهَذَا الْبَلَدِ. وَأَنْتَ حِلٌّ بِهَذَا الْبَلَدِ.[2]

"نہیں! میں قسم کھاتا ہوں اس شہر کی۔ درآنحالیکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس شہر میں قیام پذیر ہیں"۔

(۱۹) وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا. وَالْقَمَرِ إِذَا تَلَاهَا. وَالنَّهَارِ إِذَا جَلَّاهَا. وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَاهَا. وَالسَّمَاءِ وَمَا بَنَاهَا. وَالْأَرْضِ وَمَا طَحَاهَا. وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا.[3]

"قسم ہے سورج اور اس کی ضیاء و شعاع کی۔ اور چاند کی جب وہ اس (سورج) کے پیچھے آئے۔ دن کی جب وہ اس (سورج) کو خوب روشن کر دے۔ اور رات کی جب کہ وہ اسے ڈھانپ لے۔ اور آسمان کی اور اس (ذات) کی جس نے اسے بنایا۔ اور زمین کی اور جس نے اسے بچھایا۔ اور انسانی نفس کی اور اس کی جس نے اسے درست بنایا"۔

(۲۰) وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى. وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى. وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَى. إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّى.[4]

"قسم ہے رات کی جب کہ وہ (دن کو) ڈھانپ لے۔ اور قسم ہے دن کی جب کہ وہ روشن ہو جائے۔ اور اس ذات کی قسم جس نے نر اور مادہ کو پیدا کیا۔ یقیناً تمہاری کوششیں مختلف قسم کی ہیں"۔

(۲۱) وَالضُّحَى. وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى.[5]

"قسم ہے روز روشن کی۔ اور رات کی جب کہ وہ آرام و سکون کے ساتھ چھا جائے"۔

(۲۲) وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ. وَطُورِ سِينِينَ. وَهَذَا الْبَلَدِ الْأَمِينِ.[6]

۱۔ سورہ فجر، آیات: ۱ تا ۴

۲۔ سورہ بلد، آیات: ۱۔۲

۳۔ سورہ شمس، آیات: ۱ تا ۷

۴۔ سورہ لیل، آیات: ۱ تا ۴

۵۔ سورہ ضحی، آیات: ۱۔۲

۶۔ سورہ تین، آیات: ۱ تا ۳

"قسم ہے انجیر اور زیتون کی۔ اور طور سینا کی۔ اور پر امن شہر (مکہ) کی"۔

(۲۳) وَالْعَصْرِ.[1]

"قسم ہے عصر کی (نورانی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا دوران ظہور حضرت ولی العصر علیہ السلام)"۔

"قسم فقہ میں":۔

اگر کوئی قسم کھائے کام انجام دے یا ترک کرے گا مثلاً اگر قسم کھائے کے روزہ رکھے گا یا سگریٹ نہیں پئے گا، اگر عمداً مخالفت کرے اسے چاہیے کفارہ دے

یعنی ایک غلام آزاد کرائے یا دس مسکینوں کو کھانا کھلائے یا دس فقیروں کو لباس پہنائے اگر اتنی حد تک نہ ہو سکے تو اسے چاہیے تین روزے رکھے۔ وہ بھی پے در پے۔

سچی قسمیں وجوب و مستحبی موارد کا علاوہ مطلقاً مکروہ ہے

پھر وہ قسم گزشتہ پر ہو یا آئندہ پر

مثلاً کہے خدا کی قسم کل اس طرح ہوا

یا کہے خدا کی قسم آج ایسا ہو رہا ہے

یا کہے خدا کی قسم کل ایسا ہوگا

اگر سچ بولے مکروہ اگر جھوٹ بولے حرام ہے۔

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی قسم مت اٹھاؤ، نہ سچی خبر کے لئے نہ ہی جھوٹی خبر کے لئے

بیشک خدا فرماتا ہے:

"اور اللہ کو اپنی قسموں کا نشانہ مت بناؤ"۔[2]

اور یہ بھی فرمایا:

"خدا کی اگر کوئی جھوٹی قسم اٹھائے کافر ہوا (یعنی گناہان کبائر کا مرتکب ہوا، اسی وجہ سے اس مراتب ایمانی سے خارج ہو گیا جس کی شرط ترک گناہ کبیرہ ہے)

کوئی سچی قسم کھائے اس نے گناہ کیا ہے (کیونکہ فقہاء نے سچی قسم کو مکروہ قرار دیا ہے نہ کہ

۱۔ سورہ عصر، آیت: ۱

۲۔ کافی، ج ۷، ص ۴۳۴، سورہ بقرہ، آیت: ۲۲۴

حرام لہذا اثم یعنی گناہ اس حدیث میں حمل کراہت شدید پر ہے"۔[1]

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"حواریین نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا: اے راہنمائے خیر! ہمیں راہنمائی فرما۔

عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: موسیٰ علیہ السلام نبی اللہ نے تمہیں امر کیا کہ جھوٹی قسم نہ کھاؤ مگر میں تمہیں امر کرتا ہوں کہ قسم مت کھاؤ نہ سچی نہ جھوٹی"۔[2]

"قسم کھانے کی شرائط":۔

"اوّل":۔

اگر کوئی قسم کھائے عاقل و بالغ ہو قصد و اختیار سے قسم کھائے

بچے دیوانے یا کسی کو مجبور کیا گیا یا غصے کی حالت بے اختیار قسم کھائے درست نہیں ہے

"دوم":۔

جس کام کے لئے قسم کھائے اسے انجام دے وہ کام مکروہ یا حرام نہ ہو

جس کام کے لئے قسم کھا رہا ہے کہ ترک کروں گا واجب و مستحب نہ ہو

اگر قسم کھائے مباح کام کو انجام دے گا اس کا ترک لوگوں کی نظروں میں انجام سے بہتر نہ ہو اسی طرح برعکس۔

"سوم":۔

خدا کے اسماء کے ساتھ قسم کھائے جو غیر خدا کے لئے نہ کہے جائیں جیسے (اللہ) اگر ایسے اسم کے ساتھ قسم کھائے جو غیر خدا کے لئے بھی استعمال ہوں مگر اس قدر اس کا نام لیا جائے اور وہاں پر لوگوں کے ذہنوں میں خدا آئے جیسے رازق خالق کی قسم کھائے صحیح ہے۔

"چہارم":۔

قسم کو زبان کے ساتھ جاری کرے اگر لکھے یا دل میں قصد کرے صحیح نہیں ہے

[1] کافی، ج ۷، ص ۴۳۳

[2] کافی، ج ۷، ص ۴۴۳

ہاں اگر گونگا آدمی اشارے کے ساتھ قسم کھائے صحیح ہے۔

"پنجم":۔

قسم پر عمل کرنا اس کے لئے ممکن ہو اگر اس موقع جس وقت قسم کھا رہا ہے اس کے لئے ممکن ہے اس کے بعد اس سے عاجز ہو جائے، قسم کھائے اس کے عمل میں اس قدر مشقت ہو جائے کے اس کو تحمل نہ کر سکے اس کا اسی طرح حکم ہے عہد و نذر میں۔

"قسم روایات و اخلاق میں":۔

روایات میں گناہان کبیرہ سے ایک جھوٹی قسم بھی ہے

الیمین الغموس یعنی جھوٹی قسم ہے۔ ایک شخص جھوٹی خبر دے اور اس کی تاکید یا اثبات کے لئے خدا کی قسم اٹھائے مثلاً کہے: خدا کی قسم کل میں نے یہ کام کیا حالانکہ اس نے نہیں کیا

یا یہ کہے: خدا کی قسم فلاں چیز میرا مال ہے حالانکہ جانتا ہے یہ اس کا مال نہیں، اس قسم کو روایات میں یمین غموس پڑھا گیا ہے

یعنی صاحب کو معصیت میں یا آگ میں لے جاتی ہے، اسی طرح یمین کاذبہ و یمین حالقہ بھی کہا گیا ہے جس طرح بلیڈ بال کو بدن سے اکھاڑتا ہے

یہ نوع قسم قسم کھانے والے کے دین کو اس طرح اکھاڑتی ہے

خداوند سورہ آل عمران کی آیت ۷۷ میں فرماتا ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ۔

"بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے حقیر معاوضہ لیتے ہیں، آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہیں اور ان سے اللہ کلام نہیں کرے گا اور قیامت کے دن ان کی طرف نہ دیکھے گا اور انہیں پاک بھی نہ کرے گا، اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے"۔

امرؤ القیس اور ایک شخص حضرموت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک زمین کے بارے

تنازعہ کر رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

آیا بینہ (دو عادل گواہ) ہیں تمہارے پاس؟

کہا: نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! تمہارا طرف قسم کھائے۔

عرض کیا: اس نے اپنی جھوٹی قسم سے میری زمین لے جانی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر اس نے جھوٹی قسم کھائی تو ان لوگوں میں سے ہوگا جن پر کل قیامت کے دن خدا نظر لطف نہیں فرمائے گا اور اس کو پاک نہیں کیا اور اس کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔

جب یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ مرد سخت خوفناک ہوا، زمین امرؤ القیس کو دی۔[1]

امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا:

جھوٹی قسموں سے ڈرو۔ یہ وہ ہے جو آبادیوں کو برباد اور صاحب کو بے سامان کرتی ہے۔[2]

امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا:

اگر کوئی قسم کھائے جانتا ہے جھوٹ بول رہا ہے آشکارا اللہ عزوجل سے جنگ کی ہے۔[3]

روایات میں آیا ہے کہ جھوٹی قسم و قطع رحمی آبادیوں کو ویران اور اہل کو خالی کرتی ہے اور سبب قطع نسل ہوتی ہے۔[4]

کچھ روایات امام صادق علیہ السلام سے وارد ہوئی ہیں فرمایا: جھوٹی قسم صاحب کو فقیر کرتی ہے اور اس کا برا اثر بدبختی ذلت اس دن سے لیکر چالیس دن تک پہنچتی ہے۔[5]

اور یہ بھی فرمایا: وہ جھوٹ جو اس کے آگ میں جانے کا سبب بنے ایک مرد جھوٹی قسم کھا کر حق مسلمان کو ضائع کرے اور اس کے مال کو ضبط کرے۔[6]

1۔ تفسیر البرہان، ج ۲ ص ۵۷، روایات: ۱۔۲

2۔ کافی کتاب الایمان، ج ۷، ص ۴۳۶، ثواب الاعمال، ص ۵۱۱

3۔ کافی، ج ۷، ص ۴۳۶، ثواب الاعمال، ص ۵۱۰

4۔ کافی، ج ۷، ص ۴۳۶، ثواب الاعمال، ص ۵۱۰

5۔ کافی، ج ۷، ص ۴۳۶، ثواب الاعمال، ص ۵۱۰

6۔ کافی، ج ۷، ص ۴۳۶، ثواب الاعمال، ص ۵۱۰

اور یہ بھی فرمایا: جب بندہ جھوٹ بول کر خدا کو گواہ قرار دے، یہ کہے: خدا جانتا ہے درست کہہ رہا ہوں مطلب یہ کہ جھوٹ بول رہا ہوں۔ خداوند فرماتا ہے: آیا میرے علاوہ کسی کو نہ پایا کہ اس پر جھوٹ باندھو۔[1]

فرمایا: ہر کوئی خدا پر جھوٹ بولے، گواہ کرے اور کہے: خدا جانتا ہے سچ بول رہا ہوں، عرش الٰہی عظمت حق کے لئے لرزہ میں آجاتا ہے۔[2]

زرارہ نے امام باقر علیہ السلام سے کہا: مامورین مالیاتی برائے اموال خود سے ڈرتے ہیں کیونکہ ہم سے چاہتے ہیں ہم قسم کھائیں کہ ہمارے پاس کوئی چیز نہیں کہ ان کو ٹیکس دیں۔ اگر قسم نہ کھائیں تو تب تک ہمیں چھوڑتے نہیں۔

امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: قسم اٹھاؤ کہ یہ قسم خرما و مکھن سے میٹھی ہے (کیونکہ نجات ہے ظالم سے) اس صورت میں کہ مال تیس درہم سے کم ہو قسم نہ کھانا مستحب ہے۔

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر کوئی خدا کی بزرگی کی وجہ سے ایک چیز کے لئے اس کی قسم نہ کھائے اور اس کے نام کو اس چیز سے بزرگ جانے کہ دنیا کی چیز کے لئے اٹھایا جائے، خداوند عالم اس سے بہتر دے گا جو اس سے چلا گیا ہے۔[3]

اور یہ بھی فرمایا: کوئی تم پر ناحق دعویٰ کرے، مدعی تم سے چاہے کہ قسم دے اگر مال ۳۰ درہم سے کم ہو قسم مت کھاؤ اور اس کو اسے دے دو، اگر زیادہ ہو پھر بھلے قسم کھاؤ اور وہ مال اسے نہ دو۔[4]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی اپنے دینے والے کو حاکم کے پاس لے جائے تا کہ قسم کھائے اور جانتا ہے کہ قسم کھائے گا پس اگر احترام نام پروردگار کی وجہ سے قسم پر راضی نہ ہو، اللہ عزوجل بھی اس کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مقام سے کم پر اس سے راضی نہ ہوگا۔

کافی میں روایت ہے امام سجاد علیہ السلام کے پاس قبیلہ بنی حنفیہ سے ایک بیوی تھی، محبوں میں سے کسی نے خبر دی کہ وہ امیر المومنین علیہ السلام کی دشمن ہے۔ امام سجاد علیہ السلام نے طلاق دے دی۔

1۔ کافی، ج ۷، ص ۴۳۶، ثواب الاعمال، ص ۵۱۰

2۔ کافی، ج ۷، ص ۴۳۶، ثواب الاعمال، ص ۵۱۰

3۔ کافی، ص ۴۳۵، ۴۳۶

4۔ کافی، ص ۴۳۵، ۴۳۶

وہ عورت اس کے ساتھ کہ مہریہ لے چکی تھی دعویٰ کیا کہ مہریہ نہیں ملا اور حاکم مدینہ سے شکایت کی اور امام سجاد علیہ السلام سے ۴۰۰ دینار مہریہ کا مطالبہ کیا۔ حاکم مدینہ نے امام سجاد علیہ السلام سے عرض کیا یا قسم کھائیں کہ آپؑ نے اس کو مال دیا ہے یا اس کا حق اسے واپس کریں۔

امام سجاد علیہ السلام نے امام باقر علیہ السلام سے فرمایا: ۴۰۰ دینار اس عورت کو ادا کرو

امام سجاد علیہ السلام نے قسم نہیں کھائی۔ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا:

قربان جاؤں بابا علیہ السلام مگر حق آپؑ کے ساتھ نہیں؟

امام سجاد علیہ السلام نے فرمایا: کیوں نہیں خدا اس سے بزرگ ہے کہ مال دعوائے دنیا پر اس کی قسم کھاؤں۔[1]

مطالب حق کی تاکید کے لئے قسم کھانا مستحب ہے یا بیان تعظیم اور اس کی بزرگی جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

خدا کی قسم اگر تم نے توبہ سے ہاتھ نہ اٹھایا خداوند بھی اپنی مغفرت سے دریغ نہیں فرمائے گا

یا جس طرح امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی قسم وہ جو میں جانتا ہوں تم جانتے تو ہنستے کم اور گریہ زیادہ کرتے"۔[2]

"تمام قابل احترام چیزوں اور ہستیوں کی قسم":۔

جن موارد میں خدا کے نام کی قسم کھانے میں منع نہیں، تمام مقدمات و محترمات دینی کی قسم کھانا جائز ہے۔ جیسے حرمت قرآن کی قسم یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا آئمہ علیہم السلام، کعبہ۔ اسی طرح جو لوگوں کے درمیان رائج ہے اور ان کے نزدیک محترم ہے قسم کھاتے ہیں

مثلاً ایک دوسرے کی جان کی قسم، والدین کی قسم، یہ جائز ہے

وہ اخبار جو بشر کو غیر خدا کی قسم کھانے سے منع کرتی ہیں در مورد اثبات حق ہے

منحصراً نام خداوند کی قسم اٹھائی جائے اس کے علاوہ صحیح نہیں ہے اس کام پر جو آئندہ کے لئے ہو ترک کرے یا انجام دے منحصراً با اسم خداوند ہو اس کے علاوہ لغو و بے اثر ہے۔

۱۔ کافی، ج ۷، ص ۴۳۵

۲۔ کافی، ج ۷، ص ۴۳۵

"وہ قسم جو ہمیشہ حرام ہے":۔

تمام فقہاء نے وہ قسم جو پوری نہ ہوئی کا کفارہ اور کفارہ ظہار[1]۔ اور بعض نے کفارہ نذر کو بیان کیا ہے (جو کفارہ ماہ رمضان ہے)۔

شیخ مفید فرماتے ہیں:

"اگر قسم کی مخالفت ہو یعنی قسم کھائی مگر پوری نہ کی، دس فقیروں کو کھانا دینا اس پر واجب ہو جائے گا اور اسے چاہیے گناہ سے بھی توبہ کرے"۔

محمد بن حسن صفار نے امام حسن عسکری علیہ السلام کو لکھا:

"اگر کوئی اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قسم اٹھائے مگر رفتار اس کے برعکس کرے یعنی جس پر قسم کھائی اس کو پورا نہ کرے اس کی توبہ کس طرح ہے، اس کا کفارہ کیا ہے؟"

امام علیہ السلام نے اس کے جواب میں لکھا:

"اسے چاہیے دس فقیروں کو کھانا دے۔ ہر ایک کو ایک مد اور اپنے گناہ سے توبہ کرے"۔

ایک شخص نے امام صادق علیہ السلام پر حاکم وقت منصور دوانقی کے سامنے تہمت لگائی کہ امام علیہ السلام چاہتے ہیں کہ تم پر قیام کریں اور اطراف سے ان کے لئے پیسہ آتا ہے۔ وہ محمد و ابراہیم فرزندان عبداللہ بن حسن علیہ السلام نے تمہاری مخالفت کی ان کی مدد کرتا ہے۔

منصور نے مدینہ سے امام علیہ السلام کو طلب کیا۔ امام علیہ السلام کے مجلس میں آنے کے بعد اس نے جو اس شخص سے سنا تھا وہ بیان کیا۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی پناہ چاہتا ہوں کہ ایسا ہو تمام جھوٹ اور تہمت ہے۔ منصور نے شکایت کرنے والے کو طلب کیا۔

اس ملعون نے پہلے جو کہا پھر اسی کو تکرار کیا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا قسم کھاؤ گے؟

۱۔ عرب جاہلیت میں ظہار ایک طلاق کی قسم تھی، اگر کوئی چاہتا تھا کہ اپنی بیوی کو خود پر حرام کرے کہتا تھا:
"تمہاری پشت میری ماں جیسی ہے"
اور اپنی ہمسر کو خود پر حرام کرتے اور یہ کلام کہنے کے بعد اپنی زوجہ سے جدا ہوتے اور ہمیشہ کے لئے وہ حرام ہو جاتی۔ اس کا کفارہ غلام کو آزاد کرنا، اگر عاجز ہو دو ماہ پے در پے روزہ رکھے۔ اگر اس سے بھی عاجز ہو، ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

پس اس ملعون نے قسم کھانا شروع کی کہ:

اَللّٰہُ الَّذِی لَآ إِلٰہَ إِلَّا ھُوَ الطَّالِبُ الْغَالِبُ الْحَیُّ الْقَیُّومُ۔

امام علیہ السلام نے فرمایا:

”قسم کھانے میں جلدی مت کرو۔ جس طرح میں کہتا ہوں ویسے قسم کھاؤ“۔

منصور نے کہا: مگر جو قسم کھائی اس میں کوئی نقص تھا؟

امام علیہ السلام نے فرمایا:

”خداوند عالم کے پاس حیاء وشرم ہے جب بندہ اس کی تعریف کرے اس کے عذاب میں جلدی سے حیاء کرتا ہے“۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: اس طرح قسم کھاؤ۔

أَبْرَأُ إِلَی اللّٰہِ مِنْ حَوْلِہٖ وَ قُوَّتِہٖ وَ أَلْجَأُ إِلٰی حَوْلِی وَ قُوَّتِی إِنِّی لَصَادِقٌ بَرٌّ فِیمَا أَقُولُ.

”یعنی میں بیزار ہوں اللہ سے اور اس کی قدرت وقوت سے بلکہ میں اپنی قدرت وقوت کی پناہ چاہتا ہوں اور جو کہہ رہا ہوں سچ کہہ رہا ہوں“۔

منصور نے اسے حکم کیا کہ ایسے قسم کھاؤ۔

ابھی قسم تمام نہیں ہوئی تھی کہ اس کی زبان کتے کی طرح منہ سے نکلنا شروع ہوگئی، اسی وقت ہلاک ہوگیا اور دوزخ کے حوالے ہوا“۔[1]

ممکن ہے یہ نظریہ آئے کہ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ قسم بہ برأت صحیح ہے اور کوئی مانع نہیں درحالانکہ اس طرح نہیں۔ محقق قمی اس اشکال کے جواب میں لکھتے ہیں:

اوّل اس روایت کی سند ضعیف ہے۔

ثانیاً اس جگہ پر امام علیہ السلام کے لئے جائز تھا کہ اس طرح قسم دیں کیونکہ جانتے تھے قسم کھانے والا اہل ایمان نہیں۔

۱۔ منہج الدعوات، ص ۲۰۰، بحار الانوار، ج ۴۷، ص ۲۰۱

ضرورت تھی کہ اس کو قسم بہ برأت دیں۔[1]

ممکن ہے منظور محقق قمی یہ ہو کہ امام علیہ السلام اس خبیث کو مستحق ہلاکت جانتے تھے اور قسم بہ برأت میں اس کا اثر فوراً ہوا تا کہ اہانت مقام امامت نہ ہو کیونکہ اگر اس کی جھوٹی قسم آشکار نہ ہوتی۔ منصور اس کے جھوٹ کو قبول کر کے امام علیہ السلام کو قتل کرتا بلکہ بہت سے سادات کے قتل کا سبب بنتا۔ سب سے مہم مقام امامت کی توہین ہوتی۔

”جھوٹی قسم سے توبہ“:۔

اس صورت میں کہ امر گزشتہ یا آئندہ پر قسم کھائی جائے (یمین غموس) اس کی توبہ اس صورت میں ہے کہ:

”اولاً“:۔

اپنے کہے پر سخت پشیمان ہو اور جانے کہ گناہ کبیرہ انجام دیا ہے اور اللہ عزوجل کو چھوٹا جانا اور نام مبارک کو کھیل سمجھا۔ جتنی پشیمانی زیادہ اور گناہ کو بڑا جانے استغفار زیادہ کرے۔ رحمت الٰہی کے نزدیک تر ہوگا۔

”ثانیاً“:۔

اگر جھوٹی قسم کی وجہ سے مسلمان کا مال یا عزت گئی ہو، اس کو پورا کرے۔ حق کو اس کے صاحب کی طرف پلٹائے اور جو ضائع ہوا اس کی تلافی کرے۔

۱۔ جامع الشتات، ص ۷۴۴

"اقسام قسم روایات کی نگاہ میں"

کافی میں آیا ہے کے امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

قسم کی تین قسمیں ہیں۔

(۱)۔ وہ قسم جس کی وجہ سے آگ واجب ہوجائے۔

(۲)۔ وہ قسم جس کی وجہ سے کفارہ ہو۔

(۳)۔ وہ قسم جولغو ہے یعنی نہ اس پر آگ ہے نہ کفارہ۔

وہ قسم جو آتش کا سبب بنے وہ دوسروں کا مال اٹھانے کے لئے یا کسی مسلمان کو زحمت میں ڈالنے کے لئے ہو (یمین غموس)۔

وہ قسم جس پر کفارہ واجب ہوجاتا ہے کسی اچھے کام کرنے کے لئے کھائے یا کسی برے کام کو چھوڑنے کے لئے کھائے مگر اس کو پورا نہ کرے، پس اس پر کفارہ واجب ہوجائے گا۔

وہ قسم جس پر کفارہ نہیں وہ قطع رحمی پر یا اجبار حاکم یا اکراہ از طرف والدین یا ہمسر کی طرف کھائی جائے اس پر بجالانا حرام یا ترک واجب ہو۔

یہاں تک بحث اس بارے میں تھی کہ خدا نے حدیث کساء میں قسم کھائی اسی لئے اس کی جانب مباحث بیان ہوئی۔ اب سلسلہ حدیث کساء کو آگے بڑھاتے ہیں۔

"جبرئیل وکیفیت صدور وحی":۔

یہ فرشتہ بزرگ الٰہی ملائکہ میں سے حامل وحی الٰہی ہے۔ وہ فرشتہ جو رسول اللہ ﷺ اور نبیوں پر نازل ہوا واجب ہے کہ تمام ملائکہ پر ایمان رکھیں، خصوصاً اس فرشتے پر عقیدہ رکھیں۔

اسی طرح قرآن فرماتا ہے:

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ

وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ [1]

"رسول ﷺ نے مان لیا جو کچھ اس پر اس کے رب کی طرف سے اترا ہے اور مسلمانوں نے بھی مان لیا، سب نے اللہ کو اور اس کے فرشتوں کو اور اس کی کتابوں کو اور اس کے رسولوں کو مان لیا ہے، (کہتے ہیں کہ) ہم اللہ کے رسولوں کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کرتے"۔

مُطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ [2]

"وہاں کا سردار امانت دار ہے"۔

بہت زیادہ روایات اس فرشتے کے بارے رکھتے ہیں اور اس حدیث میں بھی اس مقرب کا نام لیا گیا ہے۔ یہ فرشتہ تمام حالات میں امین ہے۔ ملائکہ محدود زمان خاص یا مکان نہیں ہیں بلکہ حالات مختلف میں مرسلین پروردگار رہیں۔

فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا [3]

"پھر ہر امر کی تدبیر کرنے والوں کی"۔

(۱) نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ [4]

"اسے امانت دار فرشتہ لے کر آیا ہے تیرے دل پر، تا کہ تو ڈرانے والوں میں سے ہو"۔

احادیث معتبرہ میں امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جبرئیل رسول اللہ ﷺ کے پاس آتے اور ان کی خدمت میں غلاموں کی طرح بیٹھتے اور جب نازل ہوتے گھر کے بیرونی دروازے پر کھڑے ہوتے جب تک اجازت نہ ملتی اندر نہیں آتے تھے۔ [5]

(۲)۔ دوسری احادیث میں منقول ہے کہ کبھی رسول اللہ ﷺ اصحاب کے درمیان بیٹھے ہوتے حالت غش [6] ان پر عارض ہوجاتی اور بے ہوش ہوجاتے اور پسینہ بہنے لگتا۔

1۔ سورہ بقرہ، آیت: ۲۸۵

2۔ سورہ تکویر، آیت: ۲۱

3۔ سورہ نازعات، آیت: ۵

4۔ سورہ شعراء، آیات: ۱۹۳۔۱۹۴

5۔ کافی، ج ۴ ص ۵۲ ۴، تہذیب الاحکام، ج ۵ ص ۴۳۶، حیاۃ القلوب، ج ۱ ص ۲۷۲

6۔ اس معنی میں نہیں کہ لوگوں کی طرح خود بخود ہوجائیں بلکہ ایک خاص حالت ان پر وارد ہوتی۔ دوسری اصطلاح میں کہیں کہ ایک مقدار میں ان کا بدن سنگین ہوجاتا

یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہونے کی علامت ہوتی۔

امام صادق علیہ السلام سے اس کی علت پوچھی گئی تو امام علیہ السلام نے فرمایا:

یہ حالت تب عارض ہوتی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حق تعالی بے واسطہ وحی نازل فرماتے۔ عظمت کلام الٰہی وجلالت لامتناہی سے یہ حالت عارض ہوتی۔

جبرئیل کے نیچے آنے سے یہ حالت نہیں ہوتی تھی۔ جبرئیل تو بغیر اجازت کے گھر میں بھی داخل نہیں ہوسکتا تھا اور جب داخل ہوجاتے غلاموں کی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بیٹھتے۔[1]

(۳)۔ حدیث معتبر میں امیر المومنین علیہ السلام سے نقل ہے کہ وحی خدا نبیوں کی طرف اقسام رکھتی ہے۔ بعض پیغمبروں کی طرف قبیل سے ملائکہ بھیجنا ہے اور بعض سے خود حق تعالی کا بولنا ہے بغیر اس کے کوئی ملک درمیان میں ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرئیل سے پوچھا: وحی کو کہاں سے لیتے ہو؟

کہا: اسرافیل سے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: اسرافیل کہاں سے لیتا ہے؟۔

کہا: روحانی ملک سے کہ وہ اس سے بلند تر ہے۔

پوچھا: وہ ملک کہاں سے لیتا ہے؟

فرمایا: اس کے دل میں اترتی ہے۔[2]

(۴)۔ علی بن ابراہیم قمی امام باقر علیہ السلام سے روایت کرتا ہے کہ جبرئیل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا: اسرافیل حاجب پروردگار ہے۔ وہ ساری مخلوق سے محل صدور وحی الٰہی سے نزدیک تر ہے۔ ایک لوح یاقوت سرخ سے اس کی آنکھوں کے درمیان ہے۔ جب وحی حق جانب سے صادر ہوتی ہے لوح پیشانی اسرفیل سے ملتا ہے۔ پس وہ لوح میں نظر کرتا ہے اور ہم تک پہنچاتا ہے اور ہم اطراف زمین وآسمان میں پہنچاتے ہیں۔[3]

1۔ کمال الدین وتمام النعمۃ، ص ۸۵، حیاۃ القلوب، ج ۱ ص ۶۷۳، بحار الانوار، ج ۱ ص ۲۵۶

2۔ توحید، صدوق، ص ۲۶۳، حیاۃ القلوب، ج ۱ ص ۶۷۳

3۔ تفسیر قمی، ج ۲ ص ۲۸، حیاۃ القلوب، ج ۱ ص ۶۸۳

(۵)۔ شیخ طوسی سند معتبر سے ابن عباس سے نقل کرتا ہے کہ جب بھی امیر المومنین علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی نہیں چاہتے تھے کہ ان سے پہلے کوئی آئے۔

ایک دن امیر المومنین علیہ السلام آئے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر میں دحیہ کلبی کے دامن میں سر رکھ کر سو رہے تھے۔ امیر المومنین علیہ السلام نے کہا: السلام علیک! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیسا حال ہے؟ دحیہ نے کہا: خیر سے ہیں الحمد للہ اے برادر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: خدا تمہیں جزائے خیر دے۔ دحیہ نے کہا: میں آپؑ سے محبت کرتا ہوں اور آپؑ کی مدح کے لئے آپؑ کے لئے ہدیہ لایا ہوں۔ تم ہی امیر المومنین علیہ السلام ہو اور شیعیان کو جنت کی طرف لے جانے والے ہو۔

بہترین فرزند آدم علیہ السلام بعد از پیغمبر آخر زماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو۔ لواء الحمد آپؑ ہی کے ہاتھ میں ہوگا قیامت کے دن۔ آپؑ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؑ کے شیعہ سب سے پہلے جنت میں جائیں گے۔

کامیاب ہے ہر وہ جو تجھ سے محبت کرے، ناامید ہے ہر وہ جو تیری ولایت سے دور ہے، جس نے تجھ سے محبت کی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کی وجہ سے محبت کی

جس نے تم سے دشمنی کی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دشمنی کی وجہ سے تم سے دشمنی کی اور شفاعت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان تک نہیں پہنچے گی

نزدیک آ و خدا کے انتخاب کے لیے سزاوار تر ہو۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سر امیر المومنین علیہ السلام کے دامن میں رکھ کر چلا گیا

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہوئے فرمایا: یہ کیسی آواز تھی؟ کس کے ساتھ گفتگو کر رہے تھے؟

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: دحیہ کلبی کے ساتھ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ دحیہ نہیں تھا بلکہ جبرئیل تھا۔

جبرئیل نے تمہیں اس نام سے پکارا کہ خدا نے تمہیں اس نام سے پکارا ہے وہ ہے جس

نے تمہاری محبت کو مومنین کے دلوں میں ڈالا ہے اور تمہارا خوف کافروں کے سینے میں ڈالا ہے۔[1]

(۶)۔ حمیری امام باقر علیہ السلام سے روایت کرتا ہے کہ چند روز رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل نہیں ہوئی۔ لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ پر وحی نازل کیوں نہیں ہو رہی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کس طرح نازل ہو تم ناخن نہیں کاٹتے، اپنے اجسام سے بدبو دور نہیں کرتے۔[2]

(۷)۔ ابن بابویہ سند معتبر سے امام صادق علیہ السلام سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ابلیس نے چار مرتبہ نالہ کیا۔

اول:۔ اس دن جب وہ ملعون ہوا۔

دوم:۔ اس دن جب اس کو زمین پر بھیجا گیا۔

سوم:۔ جب رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوئے، زمانہ گزر گیا کہ نبی مبعوث نہیں ہوا تھا۔

چہارم:۔ جب سورہ حمد نازل ہوئی۔[3]

(۸)۔ علی بن ابراہیم سند معتبر سے امام صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ جب اللہ نے رسول اللہ ﷺ کو رسالت پر مبعوث فرمایا، جبرئیل کو امر کیا ایک پر سے اپنے پروں میں سے زمین کو کھودے تا کہ رسول اللہ ﷺ دیکھیں۔ اسی طرح ہوا رسول اللہ ﷺ ساری زمین کو اسی طرح نظر کرتے جیسے اپنے ہاتھ کو نظر کرتے ہیں۔

مشرق و مغرب کی طرف نظر کی اور ہر گروہ کے ساتھ ان کی زبان میں بات کی اور ان کو اپنے دین کی دعوت دی۔ اللہ عزوجل نے اپنی قدرت کاملہ سے اس طرح کیا۔ سب شہروں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور ان کی آواز کو سنا اور ان کی رسالت کو سمجھا۔[4]

---

[1]۔ امالی طوسی، ص ۶۰۴، بشارۃ المصطفیٰ، ص ۱۰۰، الیقین، ص ۱۲۹، حیاۃ القلوب، ج ۱ ص ۶۷۴

[2]۔ حیاۃ القلوب، ج ۱ ص ۶۷۵، بحار الانوار، ج ۱۸ ص ۲۵۵

[3]۔ تفسیر عیاشی، ج ۱ ص ۲۰، قصص الانبیاء، راوندی، ص ۳۳، حیاۃ القلوب، ج ۱ ص ۶۷۵

[4]۔ تفسیر قمی، ج ۲ ص ۲۰۳، حیاۃ القلوب، ج ۱ ص ۶۷۶

(۹)۔ امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ کی عمر کے چالیس سال گزرے حق تعالیٰ نے ان کے دل کو سب دلوں سے بہترین دل و خاشع تر و مطیع و بزرگ تر پایا، پھر رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں کو نور دیا اور امر کیا کہ آسمان کے دروازوں کو کھولا جائے۔ فوج از فوج ملائکہ زمین کی طرف آئے، ان کو رسول اللہ ﷺ دیکھ رہے تھے۔ رحمت الٰہی کو عرش خدا سے رسول اللہ ﷺ کے سر تک متصل کیا۔ جبرئیل نیچے آیا اور اطراف زمین و آسمان کو پکڑا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کے بازو کو پکڑا، حرکت دی کہ یا محمد ﷺ! پڑھیے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا پڑھوں؟۔ کہا:

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ. خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ.[1]

پس وحی خدا کو پہنچایا۔[2]

(۱۰)۔ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ: »يَسْئَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي« قَالَ خَلْقٌ أَعْظَمُ مِنْ جَبْرَئِيلَ وَ مِيكَائِيلَ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَهُوَ مَعَ الْأَئِمَّةِ وَهُوَ مِنَ الْمَلَكُوتِ.[3]

"ابا بصیر کہتا ہے اس آیت کو امام صادق علیہ السلام سے پوچھا، فرمایا:

یا رسول اللہ ﷺ تم سے روح کے بارے سوال کرتے ہیں، کہہ دیجئے یہ امر ربی ہے۔

فرمایا: ایک موجودی ہے، جبرئیل و میکائیل سے بزرگ تر ہے۔ رسول اللہ ﷺ و آئمہ علیہم السلام کے ساتھ ہے اور ملائکہ سے ہے۔

"حکم قرآن امانات لوٹانے کے بارے میں":۔

(اللہ عزوجل) تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتوں کو ان کے مالکان تک پہنچاؤ۔

---

[1]۔ سورہ علق، آیات: ۱۔۲

[2]۔ تفسیر امام حسن عسکری، ص ۱۵۶، حیاۃ القلوب، ص ۶۷۷

[3]۔ سورہ اسراء، آیت: ۸۵، کافی، ج ۱ ص ۲۷۳، بحار الانوار، ج ۱۸ ص ۲۶۵

"مجمع البیان" طبرسی میں اور بعض دوسری تفاسیر میں نقل ہوا ہے کہ یہ آیت تب نازل ہوئی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کامیابی کے ساتھ شہر مکہ میں داخل ہوئے۔ عثمان بن طلحہ جو کلید دار کعبہ تھا کو حاضر کیا اور چابیوں کو اس سے لیا تا کہ کعبہ کو وجود بتوں سے پاک کرے۔

عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچانے کعبے سے بتوں کے وجود سے پاک ہونے کے بعد تقاضا کیا کہ چابیاں اس کو دیں کیونکہ کلید داری بیت اللہ الحرام درمیان عرب ایک مقام خصوصی تھا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس تقاضہ کو قبول نہیں کیا۔ کعبے کو بتوں سے پاک کرنے کے بعد دروازے کو بند کیا اور چابیاں عثمان بن طلحہ کی تحویل میں دیں۔ اسی جگہ یہ آیت نازل ہوئی:

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا....

"امانت لوٹانے کی روایات"

(۱)۔ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَا تَنْظُرُوا إِلَى طُولِ رُكُوعِ الرَّجُلِ وَ سُجُودِهِ، فَإِنَّ ذَلِكَ شَيْءٌ إِعْتَادَهُ فَلَوْ تَرَكَهُ اِسْتَوْحَشَ لِذَلِكَ، وَلَكِنِ انْظُرُوا إِلَى صِدْقِ حَدِيثِهِ وَأَدَاءِ أَمَانَتِهِ۔[1]

"امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: کسی کا رکوع یا سجدہ طولانی نہ دیکھو کیونکہ ممکن ہے یہ اس کے لئے عادت بن گئی ہو اور ان کے ترک کرنے سے ناراحت ہو لیکن اس کے کلام کی صداقت اور ادائے امانت کی طرف نگاہ کرو"۔

(۲)۔ قال علیہ السلام: أُنْظُرْ مَا بَلَغَ بِهِ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ فَالْزَمْهُ فَإِنَّ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّمَا بَلَغَ مَا بَلَغَ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ سَلَّمَ بِصِدْقِ الْحَدِيثِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ۔[2]

"امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: دیکھو امیر المومنین علیہ السلام کا مقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے، پس اس پر کاربند رہو کہ بیشک علی علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک راست گوئی اور ادائے امانت کی وجہ سے اس مقام پر پہنچے"۔

(۳)۔ اِعْلَمْ أَنَّ ضَارِبَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالسَّيْفِ وَ قَاتِلَهُ لَوِ ائْتَمَنَنِي وَ اسْتَنْصَحَنِي وَ اسْتَشَارَنِي ثُمَّ قَبِلْتُ ذَلِكَ مِنْهُ لَأَدَّيْتُ إِلَيْهِ الْأَمَانَةَ۔[3]

[1] کافی، ج ۲ ص ۱۰۵، بحار الانوار، ج ۶۸ ص ۸، تفسیر نور الثقلین، ج ۱ ص ۴۹۶
[2] کافی، ج ۲ ص ۱۰۴، بحار الانوار، ج ۶۸ ص ۵، تفسیر نور الثقلین، ج ۱ ص ۴۹۶
[3] کافی، ج ۵ ص ۱۳۳، بحار الانوار، ج ۷۵ ص ۲۵۸، تفسیر نور الثقلین، ج ۱ ص ۴۹۶

"جان لو قاتل علی علیہ السلام جس نے امیر المومنین علیہ السلام کے سر پر تلوار ماری، اگر مجھے کوئی چیز امانت دے یا نصیحت چاہے یا مجھ سے مشورہ کرے میں قبول کروں گا اور اس کی امانت اس کو ادا کروں گا"۔

(۴). قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ.[۱]

"منافق کی تین علامتیں ہیں۔ جھوٹ، وعدہ شکنی، امانت میں خیانت"۔

(۵). عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيّاً إِلَّا بِصِدْقِ الْحَدِيثِ وَ أَدَاءِ الْأَمَانَةِ إِلَى الْبَرِّ وَ الْفَاجِرِ.[۲]

"امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ عزوجل نے کسی نبی کو مبعوث نہیں فرمایا مگر ان کے علاوہ راست گوئی، ادائے امانت، نیکوکار و بدکار کی طرف"۔

(۶). وَ عَنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: الْمَجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ.[۳]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجالس امانت ہیں"۔

(۷). عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: ثَلَاثٌ لَمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لِأَحَدٍ فِيهِنَّ رُخْصَةً أَدَاءُ الْأَمَانَةِ إِلَى الْبَرِّ وَ الْفَاجِرِ وَ الْوَفَاءُ بِالْعَهْدِ لِلْبَرِّ وَ الْفَاجِرِ وَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ بَرَّيْنِ كَانَا أَوْ فَاجِرَيْنِ.[۴]

"تین چیزوں میں کسی کو رخصت نہیں۔
ادائے امانت، نیک شخص کی طرف و بدعمل کی طرف۔
وفائے عہد بنسبت نیکوکار کی طرف و فاجر کی طرف۔
والدین کے ساتھ نیکی چاہے نیک ہوں یا برے"۔

۱۔ قرب الاسناد، ص ۲۸[سنن الترمذی، ج ۵ ص ۱۹ ح ۲۶۳۱، سنن نسائی، ج ۸ ص ۱۱۶ ح ۵۰۲۱
۲۔ کافی، ج ۳ ص ۱۰۴
۳۔ قرب الاسناد، ص ۲۸[سنن الترمذی، ج ۵ ص ۱۹ ح ۲۶۳۱، سنن نسائی، ج ۸ ص ۱۱۶ ح ۵۰۲۱
۴۔ کافی، ج ۲ ص ۲۶۰

(۸). قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَدُّوا الْأَمَانَةَ وَلَوْ إِلَى قَتَلَةِ أَوْلَادِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ.[۱]

"امانت کو ادا کرو اگرچہ وہ صاحب امانت قاتلان اولاد انبیاء ہو"۔

(۹). قَالَ سَمِعْتُ الصَّادِقَ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: أَدُّوا الْأَمَانَةَ وَلَوْ إِلَى قَاتِلِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ.[۲]

"امانت کو ادا کرو اگرچہ قاتل حسین علیہ السلام ابن علی علیہ السلام ہو"۔

(۱۰). قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أُقْسِمُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَقُولُ لِي قَبْلَ وَفَاتِهِ بِسَاعَةٍ مِرَاراً ثَلَاثاً يَا أَبَا الْحَسَنِ أَدِّ الْأَمَانَةَ إِلَى الْبَرِّ وَ الْفَاجِرِ فِيمَا جَلَّ وَ قَلَّ حَتَّى الْخَيْطِ وَ الْمِخْيَطِ.[۳]

"امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: قسم اٹھاتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہادت سے ایک گھنٹہ پہلے تین دفعہ فرمایا: میں نے سنا فرمایا: یا اباالحسن علیہ السلام! امانتوں کو پلٹاؤ نیک و بد کی طرف زیادہ ہو یا کم کا۔ اگرچہ وہ چھوٹی تار یا سوئی کیوں نہ ہو"۔

(۱۱). قَالَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ.[۴]

"ایمان نہیں رکھتا وہ جو امانت نہیں رکھتا"۔

(۱۲). قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ خَانَ أَمَانَةً فِي الدُّنْيَا وَ لَمْ يَرُدَّهَا إِلَى أَهْلِهَا ثُمَّ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ، مَاتَ عَلَى غَيْرِ مِلَّتِي وَ يَلْقَى اللّٰهَ وَ هُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ.[۵]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو دنیا میں امانت میں خیانت کرے اور اس کو اس کے

۱۔ بحار الانوار، ج ۷۵ ص ۱۱۵ ح ۸
۲۔ امالی، شیخ صدوق، ص ۲۰۳ ح ۱
۳۔ بحار الانوار، ج ۷۵ ص ۱۱۵ ح ۸
۴۔ بحار الانوار، ج ۷۲ ص ۱۹۸ ح ۹۶
۵۔ امالی، شیخ صدوق، ص ۳۵۰

مالک تک نہ پہنچائے اور اسے موت گھیر لے میرے ملت وآئین پر دنیا سے نہیں گیا اور خدا سے ملاقات کرے گا اس حال میں کہ وہ اس پر غضب کرے گا"۔

(۱۲)۔ قَالَ زَیْنُ الْعَابِدِینَ عَلَیْهِ السَّلَامُ لِشِیعَتِهِ عَلَیْكُمْ بِأَدَاءِ الْأَمَانَةِ فَوَ الَّذِی بَعَثَ مُحَمَّداً بِالْحَقِّ نَبِیّاً لَوْ أَنَّ قَاتِلَ أَبِی الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ عَلَیْهِ السَّلَامُ ائْتَمَنَنِی عَلَى السَّیْفِ الَّذِی قَتَلَهُ بِهِ لَأَدَّیْتُهُ إِلَیْهِ[1]

"ابوحمزہ ثمالی کہتے ہیں: امام سجاد علیہ السلام سے سنا جو اپنے شیعیان کو فرما رہے تھے:

تمہیں امانت لوٹانے کی سفارش کرتا ہوں، مجھے اس خدا کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبی مبعوث برحق کیا۔

اگر میرے باپ حسین علیہ السلام ابن علی علیہ السلام کا قاتل وہ تلوار جس سے میرے والد کو قتل کیا مجھے امانت کے طور پر رکھوائے وہ امانت اسے واپس کروں گا"۔

(۱۳)۔ عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِی عَبْدِ اللَّهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ کَیْفَ یَنْبَغِی لَنَا أَنْ نَصْنَعَ فِیمَا بَیْنَنَا وَ بَیْنَ قَوْمِنَا وَ فِیمَا بَیْنَنَا وَ بَیْنَ خُلَطَائِنَا مِنَ النَّاسِ فَقَالَ تُؤَدُّونَ الْأَمَانَةَ إِلَیْهِمْ وَ تُقِیمُونَ الشَّهَادَةَ لَهُمْ وَ عَلَیْهِمْ وَ تَعُودُونَ مَرْضَاهُمْ وَ تَشْهَدُونَ جَنَائِزَهُمْ[2]

"معاویہ بن وہب کہتا ہے: میں نے امام صادق علیہ السلام سے عرض کیا:

ہمیں کس طرح چاہیے کہ اپنے درمیان اپنی قوم کے درمیان اور ان کے ساتھ جن سے عقیدہ نہیں ملتا ان سے کیسی رفتار اختیار کریں؟

امام علیہ السلام نے فرمایا:

اگر امانت تمہیں دیں وہ لوٹاؤ، اگر تم سے گواہی چاہیں تو ان کی شہادت میں شمولیت کرو۔ ان کے بیماروں کی عیادت کریں اور ان کا تشیع جنازہ کرو"۔

۱۔ امالی شیخ صدوق، ص ۱۳۹

۲۔ کافی، ج ۲ ص ۶۳۵، وسائل الشیعہ، ج ۱۲ ص ۵

"حکایات"

(۱)۔ ایک مرد نے ایک شخص کے پاس بہت زیادہ مال کو بطور امانت رکھوایا اور حجاز چلا گیا جو مورد وثوق واطمینان تھا۔ اس وقت قاضی مشہور ایاس تھا۔

لوٹنے کے بعد مال کا تقاضہ کیا مگر وہ مکر گیا۔ اس نے بھی اس شخص کی شکایت قاضی ایاس سے کی۔ ایاس نے پوچھا: کسی دوسرے کی طرف بھی شکایت لے گئے ہو؟

اس نے کہا: نہیں۔

دوبارہ کہا: اس کو پتہ ہے کہ تم شکایت لے کر میرے پاس آئے ہو؟

ایاس نے کہا: کسی کو بھی مت کہو کہ یہ اتفاق ہوا ہے۔ ایاس نے اس کے جانے کے بعد اس کو بلایا جس کے پاس امانت رکھوائی گئی تھی اور کہا: ہمارے پاس مال بہت جمع ہوگیا ہے۔ اپنے گھر میں کوئی اعتماد والی جگہ ہے؟ کل تک اس مال کو ادھر منتقل کریں؟

اس نے کہا: جی ہاں۔ ایاس نے اسے وعدہ دیا کہ کل آنا مال آمادہ ہے حمل کرنا۔

پھر ایاس نے شکایت کرنے والے کو بلایا اور کہا: اب اس کے پاس جاؤ اور اس سے امانت کا تقاضا کرو۔ اگر نہ دے کہنا تمہاری شکایت قاضی ایاس سے کروں گا۔

وہ مرد اس کے پاس گیا، اسے کہا: امانت دیتے ہو یا قاضی سے شکایت کروں؟

اس خائن نے اسے مال دے دیا۔ امانت لینے کے بعد قاضی ایاس کے پاس آیا اور امانت ملنے کی خبر سنائی اور دوسرے دن وہ شخص ایاس کے پاس آیا تا کہ وہ مال لے جس کا وعدہ کیا تھا۔ ایاس نے کہا: نکل خائن دوبارہ میرے پاس نہ آنا اور اس کو گھر سے نکال دیا"۔[1]

۱۔ خزینۃ الجواہر، ص ۱۱۱

(۲)۔ مرد ایک شخص کے پاس گیا جو مشہور تھا کہ اس کے پاس اسم اعظم ہے گیا اور اس سے وہ سکھانے کا تقاضہ کیا۔ اس قدر اصرار کیا کہ اس نے وعدہ دیا کہ کل آنا اور تمہیں تعلیم دوں گا، مگر اس شرط کے ساتھ کہ صبح شہر سے نکل جاؤ گے اور جو دیکھو گے وہ مجھے آکر بتاؤ گے۔

کل صبح وہ نکل گیا۔ ایک بوڑھے شخص کو دیکھا جو لکڑیاں کندھے پر لے کر شہر میں داخل ہونے کا خیال رکھ رہا تھا۔

اس موقع پر دروازے کے نگہبان نے چاہا اس سے وہ لکڑیاں زبردستی چھینے۔

پیر مرد نے مقاومت کی مگر نتیجہ نہیں نکلا۔ نگہبان نے لکڑی کی ضربیں اس کے سر و صورت پر ماریں اور اس کو خون آلود کیا اور اس سے لکڑیاں چھین لیں، اس مرد نے یہ واقعہ دیکھا بہت غضبناک ہوا اور کہا: اگر میرے پاس اسم اعظم ہوتا اس کو میں زندگی سے محروم کرتا

جب اس شخص کے پاس گیا، اپنے مشاہدات کو مفصلاً بیان کیا اور وہاں پر پہنچا جہاں پر اس نے غضبناک ہو کر اسم اعظم کی کمی محسوس کی، اس کو ہلاک کرتا تاکہ ظلم نہ کرے

اس نے کہا: اس طرح توجہ کرو ہر چیز ہر کسی کے سپرد نہیں کی جاتی یہ امانتیں لیاقت لازم رکھتی ہیں، اس بوڑھے شخص کو دیکھا وہ میرا اسم اعظم میں استاد تھا۔ یہ مقام رکھنے کے بعد بھی اس کے سامنے ظاہر نہیں کیا حتیٰ اپنے دل کی تسلی کیلئے اسے بددعا بھی نہیں دی۔[1]

هر که را اسرار حق آموختند
قفل کردند و دهانش دوختند

(۳)۔ "بصائر الدرجات" میں لکھتے ہیں کہ عمر بن حنظلہ نے امام باقر علیہ السلام سے کہا:

خیال کرتا ہوں آپ کے نزدیک میرا مقام ہے جس کی وجہ سے مجھے توجہ حاصل ہے۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: جی ہاں۔

عرض کیا: درخواست کرتا ہوں کہ اسم اعظم کی تعلیم دیں۔

۱۔ خزینۃ الجواہر، ص ۱۱۱

امام علیہ السلام نے فرمایا: کیا اس کو قبول کرنے اور اس کو سنبھالنے کی طاقت رکھتے ہو؟

اس نے کہا: ہاں۔

امام باقر علیہ السلام نے امر کیا، کمرے میں داخل ہو جاؤ۔

جب میں داخل ہوا، امام باقر علیہ السلام بھی داخل ہوئے۔ اپنے ہاتھ کو زمین پر رکھا۔ اچانک دیکھا کمرے کی فضاء تاریک ہونے لگی۔ میری آنکھیں کوئی چیز نہیں دیکھ رہی تھیں، میری جسم کی ہڈیاں بھی زور سے کانپ رہی تھیں۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: اب بھی چاہتے ہو تمہیں تعلیم دوں یا طاقت نہیں رکھتے؟

میں نے کہا: نہیں یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میری طاقت نہیں

اس موقع پر اپنا ہاتھ اٹھایا، کمرہ پہلے کی طرح روشن ہو گیا۔ امام باقر علیہ السلام کو دیکھا، مسکرا رہے تھے"۔[1]

(۴)۔ عبداللہ بن سنان کہتا ہے: مسجد امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں پہنچا، جو نماز عصر کے بعد رو بہ قبلہ کر کے بیٹھے تھے۔ میں نے عرض کیا:

کچھ سلاطین اپنا مال بعنوان امانت ہمیں دیتے ہیں، ہم جانتے ہیں انہوں نے خمس جو پانچواں حصہ آپ کا حق ہے نہیں دیا۔ کیا ان کی امانت ان کو لوٹا دیں؟۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: اس قبلہ کی قسم! اگر میرے جد کا قاتل ابن ملجم بھی ہمیں کوئی امانت سونپے اور جس وقت اپنی امانت چاہے اسے لوٹا دیں گے۔[2]

(۵)۔ اُرینب بانو و همسر باوفا و امانت دار عبداللہ بن سلام۔

ارینب جمال و کمال و شرافت میں اپنے زمانے کی عورتوں کی سردار تھی اور شہرہ آفاق رکھتی تھی۔ وہ اپنی شادی کے بعد اپنے چچا کے بیٹے عبداللہ بن سلام کے ساتھ مدینے میں زندگی گزارتے تھے۔

یزید پلید نے اس کا جمال و زیبائی سنی ہوئی تھی۔ اس کے جمال کا شیفتہ ہو گیا۔ اپنے

۱۔ بصائر الدرجات، ج ۱، ص ۲۱۰، بحار الانوار، ج ۴۶، ص ۲۳۵، خزینۃ الجواہر، ص ۱۱۱

۲۔ بحار الانوار، ج ۲۷، ص ۱۱۷، مستدرک الوسائل، ج ۱۴، ص ۱۰

باپ سے ارینب سے شادی کے لئے تقاضہ کیا۔

معاویہ ملعون نے منصوبہ بندی کے بعد بہت زیادہ فکر کے بعد صلاح اسی میں جانی کہ ایک خط عبداللہ بن سلام کو بھیجا اور اس کو شام میں حاضر ہونے کے لئے کہا۔ عبداللہ نے بھی خط پہنچنے کے بعد بغیر کسی توقف کے شام کی طرف حرکت کی۔ اس گھر میں جو پہلے سے معاویہ نے اس کے لئے مہیا کیا ہوا تھا داخل ہوا

معاویہ نے ابوہریرہ وابودرداء کو اپنے پاس بلایا، مقدمات وذکر سخنانی کے بعد کہا:

میرے پاس ایک بیٹی ہے اور اس کی شادی کی عمر پہنچ گئی ہے، از جہت فضیلت و دیانت وتقویٰ وادب ومروت وثوق میرا اطمینان ہو۔ میری نظر میں ان صفات کا مصداق ایک شخص ہے جو عبداللہ بن سلام ہے۔ ہر جہت سے زیبندہ وسزاوار ہے، خصوصاً میرے کام میں جلدی اس وجہ سے ہے کہیں میری جلدی نہ ہوجائے

اور وہ جو میرے بعد اس حکومت کی باگ ڈور کو اپنے ہاتھ میں لیں حکومت کے بڑھ پن کی وجہ سے دوسروں کو چھوٹا سمجھنے کی وجہ سے اور کفو نہ ملنے کا بہانہ کرنے کی وجہ سے ان کی شادی میں ممانعت پیدا کریں گے

اس کے بعد ان دونوں کو کہا: میری اس چاہت کو عبداللہ بن سلام تک پہنچائیں اور اس جریان سے آگاہ کریں

اس کے بعد معاویہ اپنے محل میں گیا اور اپنی بیٹی کو سمجھایا، جب ابوہریرہ وابودرداء اس سے صحبت کرنے آئیں اور عبداللہ بن سلام کے لئے خواستگاری کریں، اس کے جواب کو اس طرح ظاہر کرنا کہ عبداللہ بن سلام خوبصورت اور مناسب ومحترم ہے، فقط ایک چیز مانع ہے اس درمیان اس کی بیوی ارینب کا ہونا کیونکہ میری غیرت اس امر کے لئے سازگار نہیں ہے جب تک ارینب کے ساتھ مواصلت ہے یہ اقدام جام عملی نہیں پہن سکتا۔

عبداللہ بن سلام نے معاویہ کی چاہت سننے کے بعد سر نیچے کیا اور راضی نامہ ظاہر کیا۔ اس کے بعد ابوہریرہ وابودرداء معاویہ کی بیٹی کے پاس گئے اس کو جیسے باپ نے کہا تھا

ویسا کہا کہ عبداللہ اچھا شوہر ہوسکتا ہے مگر یہ ایک مسئلہ ہے ارینب کی موجودگی اور میں اس امر کو قبول نہیں کرسکتی

اس کے بعد وہ دونوں عبداللہ کے پاس پلٹ آئے اور واقعہ بیان کیا کہ اب سارے مسئلے کی جڑ ارینب ہے اس الواط المجلس کا خلاصہ یہ کہ عبداللہ کو طلاق کے لئے راضی کرلیا

عبداللہ جو کہ سب منصوبے سے بے خبر تھا سادگی سے ان دو کو گواہ بنا کر ارینب کو طلاق دے دی، معاویہ اور اس کی بیٹی نے ۳ ماہ کی مہلت مانگی تاکہ ارینب کا بھی مدت عدت تمام ہوجائے اور اسی دوران معاویہ نے ابودرداء کو مامور کیا کہ مدینہ جائے اور ارینب سے یزید کے لئے خواستگاری کرے

ابودرداء جو پہلے صحابی تھا، جب مدینہ پہنچا امام حسین علیہ السلام ان ایام میں مدینہ میں تھے۔ پہلے ان کی زیارت کے لئے گیا، احترام کے بعد اس نے کہا: معاویہ نے اسحاق کی بیٹی کا رشتہ یزید کے لئے بھیجا ہے

میں نے جتنا فکر کیا زیارت تشرف وعرض واخلاص وسلام وتجدید آپؑ کے ساتھ سب امور سے واجب تر ہے

امام حسین علیہ السلام نے اس کی محبت کے لئے شکریہ ادا کیا

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: میرا بھی ارادہ تھا کہ ارینب کے ایام عدت پورے ہونے تک کسی اہل آدمی کو اس کی خواستگاری کے لئے بھیجوں۔ اب تم آگئے ہو تو میری جانب سے بھی اس سے خواستگاری کرنا۔

ہروہ جو یزید دینا چاہتا ہے مہر میں، میں بھی دینے کے لئے تیار ہوں

ابودرداء نے ارینب کے گھر کی طرف حرکت کی، داخل ہوا اور بیٹھا۔ مطالب و کچھ مقدمات تقدیرات خداوند جہاں وصبر وتسلیم حوادث کے مقابلے میں فراق عبداللہ بن سلام کی تسلی دی۔ اس کے بعد کہا: میں دو لوگوں کی جانب سے تمہاری خواستگاری کے لئے آیا ہوں پہلا اس امت کا امیر، بادشاہ کا بیٹا، ولی عہد اور اس کا خلیفہ یزید بن

معاویہ، دوم پسر دختر رسولؐ پہلا وہ جس نے اسلام قبول کیا کا بیٹا و سید آقائے جوانان اہل جنت حسین علیہ السلام ابن علی علیہ السلام

البتہ تم خود ان دونوں کا سن فضیلت و مرتبت اور تمام خصوصیات کو جانتی ہو دونوں میں سے جس کو قبول کرو

ارینب سلجھی ہوئی اور باکمال عورت تھی، کچھ سکوت کے بعد کہا: میں ہرگز راضی نہ ہوں گی کہ جو حیلہ گر، مکار، فراڈی سے کروں جس نے اپنی مکاری کے ساتھ مجھے اور عبداللہ کو جدا کیا حالانکہ ہمارے درمیان کوئی اختلاف نہیں تھا، ہمیں جدا کیا اور حیلہ گری سے اب مجھے خام کرنا چاہتا ہے۔ میں کبھی راضی نہیں ہوں گی، البتہ میں امام حسین علیہ السلام سے راضی ہوں کہ ازدواج کروں

پس امام حسین علیہ السلام نے اس سے نکاح کیا اور اس کو بہت زیادہ مہر دیا

معاویہ یہ خبر سننے کے بعد بہت غضبناک ہوا اور متاثر ہوا ابودرداء کی نسبت بہت زیادہ بدبین اور غضبناک ہوا

عبداللہ بھی اس حیلے سے مطلع ہوا اور مدینہ کی طرف روانہ ہوا

جب مدینہ پہنچا اپنے گھر کو ویران پایا، بہت فکر کے بعد امام حسین علیہ السلام کے گھر کی طرف گیا، امام حسین علیہ السلام سے ملنے کے بعد کہا:

کچھ مال حق مہر سے میری زوجہ کی امانت اگر حکم کریں اور اجازت دیں پس پردہ ان کو لوٹاؤں۔ امام حسین علیہ السلام نے حکم کیا: ارینب پس پردہ آئی، عبداللہ نے اس کو امانت دی اور کہا: اس وقت اپنا قرض دینے پر قادر نہ تھا۔

اب یہ مہر لو اور معافی کا قلم میری تقصیرات پر کھینچو

ارینب نے کہا: کیونکہ اس وقت تمہاری تنگدستی پر مطلع تھی اور اسی لئے تم سے لینے کے لئے تمہیں تنگ نہیں کیا اور اب بھی تم سے نہیں مانگتی

اس دوران دونوں کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے اور ان کی صدائیں گریہ کے لئے بلند ہوئی اور اپنی زبان سے گزرے پر افسوس کر رہے تھے

امام حسین علیہ السلام بھی کمرے میں داخل ہوئے فرمایا: خدایا تو عالم ہے ارینب سے شادی کرنے کا مقصد اس کا مال و جمال نہ تھا فقط میرا مقصد یہ تھا کہ اس کی شوہر کے لئے حفاظت کروں اور اس کو طلاق دی"۔[1]

(۶)۔ عبداللہ بن سیابہ کہتا ہے جب میرے والد دنیا سے گئے، اس کے دوستوں میں سے ایک میرے گھر میں آیا۔ تسلیت کرنے کے بعد اس نے کہا: تمہارے والد نے مال و دولت سے کیا چیز چھوڑی ہے؟

میں نے کہا: کچھ نہیں۔

ایک تھیلی نکالی جس میں ۱۰۰۰ درہم تھے مجھے دیئے اور کہا: ان پیسوں کو لو، خرید و فروش اور اس کو اپنا سرمایہ قرار دو

اور امانتا تمہارے ہاتھ میں ہو، اس کے فائدے کو اپنا مصرف زندگی قرار دو اور اصل پیسے مجھے لوٹانا

میں بہت خوش ہوا اور ماں کے پاس آکر واقعہ بیان کیا۔ رات میں والد کے دوستوں میں سے کسی کے پاس گیا، انہوں نے اس سرمائے سے کپڑے خریدے اور میرے لئے دکان کا انتظام کیا اور وہیں پر کسب میں مشغول ہوا

اتفاقاً خدائے تعالیٰ نے اس سے مجھے بہت زیادہ فائدہ دیا اس کام سے مجھے روزی ملی

اور حج کا موسم نزدیک آیا، دل میں آیا کہ اس سال زیارت بیت اللہ کروں

ماں کے پاس گیا اور اس سے اپنی خواہش ظاہر کی

ماں نے کہا: اگر یہ قصد رکھتے ہو تو پہلے اس کے پیسے جس نے امانتاً دیئے اسے لوٹاؤ اور بعد میں جاؤ

میں نے بھی ۱۰۰۰ درہم اٹھائے اور اس کے پاس گیا، اس نے کہا: شاید جو میں نے دیا کم تھا، اگر چاہتے ہو تو زیادہ دوں

میں نے کہا: نہیں میں چاہتا ہوں مکے جاؤں اور آپ کی امانت لوٹاؤں اس کے بعد مکہ گیا

۱۔ الامامۃ والسیاسۃ، ج ۱ ص ۱۹۳، ریاض القدس بہ نقل از سراج المنیر، ج ۱ ص ۵۳، ثمرات الاوراق، ص ۱۵۳

امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں پہنچا کیونکہ میں جوان اور کم سال تھا، آخر مجلس میں بیٹھا تھا، ہر مرد آتا سوال کرتا، امام علیہ السلام جواب دیتے۔

جب یہ مجلس ختم ہوئی، امام علیہ السلام نے مجھے اپنے پاس بلایا ۔

میں آگے گیا، مجھ سے فرمایا: کوئی کام ہے؟

میں نے کہا: میں عبدالرحمٰن بن سیابہ ہوں، مجھ سے والد کے احوال دریافت کئے،

میں نے کہا: وہ فوت ہو گئے، امام علیہ السلام افسردہ ہوئے اور ان کے لئے طلب مغفرت کی

پھر مجھ سے پوچھا کہ تمہارے والد نے دولت میں کیا چھوڑا؟۔ میں نے کہا: کچھ نہیں،

پھر فرمایا حج پر کیسے آئے؟

میں نے کہا: وہ میرے والد کے دوست کی داستان بتائی کہ ایسے اس نے مجھے ۱۰۰۰ درہم دیئے، ابھی بات پوری نہیں ہوئی تھی، فرمایا: کیا وہ پیسے تم نے اسے لوٹا دیئے؟

میں نے کہا: جی ہاں۔ فرمایا: آفرین ہو تم پر، بہت اچھا کام کیا۔ میں تمہیں ایک وصیت کروں۔ میں نے کہا: بسم اللہ فرمایئے:

قَالَ عَلَيْكَ بِصِدْقِ الْحَدِيثِ وَ أَدَاءِ الْأَمَانَةِ تَشْرَكُ النَّاسَ فِي أَمْوَالِهِمْ هَكَذَا وَ جَمَعَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ.

فرمایا: تمہیں چاہیے کہ سچ بولو اور امانتیں لوٹاؤ۔ اگر اس وصیت پر عمل کرو تو لوگوں کے مال میں شریک ہوگے، جب یہ الفاظ کہے تو اپنی انگلیوں کو آپس میں ملایا اور فرمایا: ان کی طرح شریک ہو جاؤ گے۔

میں نے امام علیہ السلام کے حکم پر عمل کیا، مالی حالت میری یہاں تک پہنچی کہ میرے ایک سال کی زکوٰۃ تین لاکھ درہم پر پہنچی"۔ [1]

(۷)۔ ایک گروہ اہل کوفہ سے مدینہ میں رہا، اس مدت میں امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں آتے اور امام علیہ السلام کی نصیحتوں سے فائدہ حاصل کرتے۔ جب انہوں نے چاہا کہ یہاں سے جائیں وداع کے لئے امام علیہ السلام کی خدمت میں آئے۔ ان میں سے ایک

۱۔ سفینۃ البحار لفظ عبدالرحمٰن، ج ۲ ص ۲۳

نے کہا: یا بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہمیں وصیت فرمائیں۔

لفقال أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ وَ الْعَمَلِ بِطَاعَتِهِ وَ اجْتِنَابِ مَعَاصِيهِ وَ أَدَاءِ الْأَمَانَةِ لِمَنِ ائْتَمَنَكُمْ وَ حُسْنِ الصَّحَابَةِ لِمَنْ صَحِبْتُمُوهُ وَ أَنْ تَكُونُوا لَنَا دُعَاةً صَامِتِينَ.

"فرمایا: تمہیں تقوائے الٰہی کی وصیت کرتا ہوں۔ اس کے اوامر میں اس کے فرمان بردار رہو اور گناہوں سے پرہیز کرو

اور جو تمہیں امانت دے اسے سلامتی سے پلٹاؤ۔ اس کے ساتھ جس کے ساتھ ہم نشینی رکھتے ہو خوش رفتار کرو اور حالت خاموشی میں لوگوں کو ہماری طرف تبلیغ کرو

عرض کیا: کیسے ممکن ہے کہ انسان خاموش ہو اور تبلیغ کرے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: اس طرح جو حکم دیا ہے اس پر عمل کرے اور گناہوں سے دور رہے، سچ بولنا اور امانت داری کے ساتھ لوگوں سے رفتار کرو اس وقت امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو ترک نہ کرنا، لوگ تم سے نیکی کے علاوہ نہ دیکھیں اس وقت جب تمہاری رفتار کو دیکھیں گے ہماری پیروی کی اہمیت کو جانیں گے اور نتیجہ میں ہمارے ساتھ ملیں گے اور ہدایت پائیں گے

خدا کو گواہ لیتا ہوں کہ میرے والد محمد بن علی علیہ السلام کہتے تھے: ہمارے شیعہ ماضی میں بہت اچھے لوگ تھے

اگر امام جماعت یا اذان کہتے اپنے قبیلے کے درمیان ہمارے شیعہ تھے

اگر لوگوں کے مال کی امانت کی حفاظت کرنے والے ہوتے ہمارے شیعہ تھے

وہ عالم جس کے پاس اپنے دینی مسائل لیکر آتے غور و فکر والے کام ان کو سونپے جاتے وہ بھی ہمارے شیعہ ہوتے

تم بھی لوگوں کو ان عملیات سے لوگوں کو ہماری طرف تبلیغ کرو اور ہمیں ان کا محبوب بناؤ اور ان کو مورد نفرت قرار نہ دو

كَذَلِكَ كُونُوا حَبِّبُونَا إِلَى النَّاسِ وَ لَا تُبَغِّضُونَا إِلَيْهِمْ. [1]

۱۔ دعائم الاسلام، ج ۱ ص ۵۶، مستدرک الوسائل، ص ۱۱۶ و ۱۱/۳، ج ۱ ص ۳۱۰

"امانت مہم تر":۔

سورہ نساء آیت ۵۸ میں خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتوں کو ان کے مالک تک پہنچاؤ۔

امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرمایا:

"امانات منظور آئمہ علیہم السلام ہیں کہ پہلے والا امام امانت کو بعد والے امام کو سونپتا ہے"۔

(۱)۔ عَنْ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ »إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا وَ إِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ« قَالَ إِيَّانَا عَنَى أَنْ يُؤَدِّيَ الْأَوَّلُ إِلَى الْإِمَامِ الَّذِي بَعْدَهُ الْكُتُبَ وَ الْعِلْمَ وَ السِّلاَحَ »وَ إِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ« الَّذِي فِي أَيْدِيكُمْ ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ: »يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ« إِيَّانَا عَنَى خَاصَّةً أَمَرَ جَمِيعَ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ بِطَاعَتِنَا فَإِنْ خِفْتُمْ تَنَازُعاً فِي أَمْرٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَ إِلَى الرَّسُولِ وَ إِلَى أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ كَذَا نَزَلَتْ وَ كَيْفَ يَأْمُرُهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِطَاعَةِ وُلاَةِ الْأَمْرِ وَ يُرَخِّصُ فِي مُنَازَعَتِهِمْ إِنَّمَا قِيلَ ذَلِكَ لِلْمَأْمُورِينَ الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ: »أَطِيعُوا اللَّهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ«.[1]

"برید عجلی کہتا ہے: امام باقر علیہ السلام اس قول خدا کے بارے میں فرماتے ہیں:

خدا آپ کو حکم دیتا ہے کہ امانتوں کو ان کے مالک تک پہنچاؤ کیونکہ لوگوں کے درمیان حاکم ہوئے ہو عدالت کے ساتھ حکم کرو۔

میں نے پوچھا تو فرمایا: خدا کا مقصود ہم ہیں کہ پہلے امام کو چاہیے کتب وعلم وسلاح اپنے بعد والے امام تک پہنچائے

۱۔ کافی، ج ۱ ص ۲۷۶

کیونکہ لوگوں کے درمیان حاکم ہوئے ہو عدل کے ساتھ حکم کرو

یعنی وہ جو تمہارے ہاتھ میں ہے (احکام وقوانین خدا سے حکم کرو)

اس کے بعد خدائے تعالی لوگوں کو فرماتا ہے:

وہ جو ایمان لائے اللہ کی اطاعت رو، ورسول اور اولی الامر کی اطاعت کرو

خدا کا مقصود یہاں پر بھی ہم ہیں، خدا نے روز قیامت تک مومنین کو ہماری اطاعت کا حکم دیا ہے

جب نزاع واختلاف سے امر کے بارے ڈرے تو اس کو خدا اور رسولؐ واولی الامر کی طرف پلٹا دو، کس طرح ممکن ہے اللہ عزوجل اولی الامر کی طرف اطاعت کا حکم کرے اور ان کے ساتھ نزع واختلاف کا رخصت دے دے؟

بیشک امر رجوع بہ نسبت مامورین ہے کہ انہیں کہا گیا ہے

اطاعت کرو خدا کی ورسول اور اولی الامر کی"۔

(۲)۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَأَلْتُ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ: »إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا« قَالَ هُمُ الْأَئِمَّةُ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَنْ يُؤَدِّيَ الْإِمَامُ الْأَمَانَةَ إِلَى مَنْ بَعْدَهُ وَ لاَ يَخُصَّ بِهَا غَيْرَهُ وَ لاَ يَزْوِيَهَا عَنْهُ.[1]

"احمد بن عمر کہتا ہے: امام رضا علیہ السلام سے قول خدا کے بارے فرماتا ہے:

اللہ عزوجل تمہیں امر کرتا ہے کہ امانتوں کو ان کے اہل کو لوٹاؤ تو پوچھا فرمایا:

یہ آئمہ آل محمد علیہم السلام ہیں کہ لازما ہر امام امانت کو اپنے بعد والے امام کو سونپے اور دوسرے کو نہ دے اور امام بھی دریغ نہیں رکھتا"۔

(۳)۔ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ يَمُوتُ الْإِمَامُ حَتَّى يَعْلَمَ مَنْ يَكُونُ مِنْ بَعْدِهِ فَيُوصِي إِلَيْهِ.[2]

۱۔ بصائر الدرجات، ج ۱ ص ۴۷۶، کافی، ج ۱ ص ۲۷۶، بحار الانوار، ج ۲۳ ص ۲۷۶

۲۔ کافی، ج ۱ ص ۲۷۷

"امام علیہ السلام دنیا سے نہیں جاتا جب تک اپنے بعد والے کو نہ پہچانے اور اسے وصیت کرے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِينَ اللّٰهِ فِي أَرْضِهِ وَ حُجَّتَهُ فِي عِبَادِهِ

"سلام ہو آپؑ پر اے امین خدا! اس کی زمین پر اور اس کی حجت اس کے بندوں پر اسی بناء پر امین اللہ اور حجۃ اللہ زمین و آسمان میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آئمہ علیہم السلام ہیں"۔

اہل آسمان و ملائکہ و موجودات سماوی اور ان کے اوامر کے سامنے تسلیم ہیں لیکن بشر زمین کے اوپر مگر کم لوگوں نے ان کے حق کو نہیں پہچانا۔ خصوصاً ان کے حق میں ظلم کرنے والے اور خصوصاً بضعہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ستم کرنے والے"۔

"تسلسل حدیث شریف کساء"

فَقَالَ عَلِيٌّ لِأَبِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِي مَا لِجُلُوسِنَا هٰذَا تَحْتَ الْكِسَاءِ مِنَ الْفَضْلِ عِنْدَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ نَبِيّاً وَاصْطَفَانِي بِالرِّسَالَةِ نَجِيّاً مَا ذُكِرَ خَبَرُنَا هٰذَا فِي مَحْفِلٍ مِنْ مَحَافِلِ أَهْلِ الْأَرْضِ وَفِيهِ جَمْعٌ مِنْ شِيعَتِنَا وَمُحِبِّينَا إِلَّا وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْ بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ وَاسْتَغْفَرَتْ لَهُمْ إِلَىٰ أَنْ يَتَفَرَّقُوا فَقَالَ عَلِيٌّ إِذاً وَاللّٰهِ فُزْنَا وَفَازَ شِيعَتُنَا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ.

"تب علی علیہ السلام نے میرے بابا جان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا: اے خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے بتائیے کہ ہم لوگوں کا اس چادر کے اندر آجانا خدا کے ہاں کیا فضیلت رکھتا ہے؟

تب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس خدا کی قسم جس نے مجھے سچا نبی بنایا اور لوگوں کی نجات کی خاطر مجھے رسالت کے لئے چنا۔ اہل زمین کی محفلوں میں سے جس محفل میں ہماری یہ حدیث بیان کی جائے گی اور اس میں ہمارے شیعہ اور دوست دار جمع ہوں گے تو ان پر خدا کی رحمت نازل ہوگی، فرشتے ان کو حلقے میں لے لیں گے اور جب تک وہ لوگ محفل سے رخصت نہ ہوں گے وہ ان کے لئے بخشش کی دعا کریں گے۔ اس پر علی علیہ السلام بولے: خدا کی قسم ہم کامیاب ہو گئے اور رب کعبہ کی قسم! ہمارے شیعہ بھی کامیاب ہوں گے"۔

"لغت اخبرنی"[1] ۔ آگاہی حدیث وہ جو کسی کی رفتار یا کردار کہیں وہ مطلب جو لوگوں کی آگاہی واطلاع کے لئے کہیں یا لکھیں!

۱۔ اخبار و اخابیر جمع خبرہ، خبر اوخبرۃ: اس کو آزمایا، خبرۃ: چیز کی طرف آگاہی آزمائش، اخبار جمع خبر آگاہی

"خبر قرآن میں":۔

یہ کلمہ قرآن میں ۵۲ مرتبہ آیا ہے۔

(۱). إِنَّ اللّٰهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ [۱]

(۲). إِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهِ لَخَبِيرٌ بَصِيرٌ۔ [۲]

(۳). إِنَّهُ بِعِبَادِهِ خَبِيرٌ بَصِيرٌ۔ [۳]

-لغت جلوس-۔بیٹھنا۔ جَلس جلوسا و مجلس بیٹھا

"جلس قرآن میں":۔

یہ کلمہ قرآن میں ایک مرتبہ آیا ہے۔

(۱). يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا۔ [۴]

-لغت فضل-۔ بخشش، احسان، برتری، کمال، فضول جمع فضل۔ [۵]

"فضل قرآن میں":۔

یہ کلمہ ۱۰۴ مرتبہ قرآن میں آیا ہے۔

(۱). وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبْنَ ۚ وَاسْأَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ ۔ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا۔ [۶]

(۲). ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ۔ [۷]

(۳). وَأَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ۔ [۸]

۱۔ سورہ لقمان، آیت:۱۶

۲۔ سورہ فاطر، آیت:۳۱

۳۔ سورہ شوریٰ، آیت:۲۷

۴۔ سورہ مجادلہ، آیت:۱۱

۵۔ فضل فضلا و فضلة: باقی وزیادہ بچا۔ فضل فضلا: زیادہ ہوا، غالب ہوا، فضول جمع فضل، ہر چیز کا بقیہ

۶۔ سورہ نساء، آیت:۳۲

۷۔ سورہ حدید، آیت:۲۱

۸۔ سورہ حدید، آیت:۲۹

"لغت نبی":۔

پیغمبر، خبر دینے والا، الہام (وحی) یا غیب خداوند سے انبیاء و نبیوں جمع نبی۔ [۱]

"نبی قرآن میں":۔

کلمہ نبی قرآن میں ۴۲ مرتبہ آیا ہے۔

(۱). النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ۖ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ۔ [۲]

(۲). يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا۔ [۳]

(۳). إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ۔ [۴]

-لغت بعثنی-۔ بعث، بھیجنا، مبعوث کرنا، بیدار کرنا۔ [۵]

"بعث قرآن میں":۔

یہ کلمہ قرآن میں ۶۷ مرتبہ آیا ہے۔

(۱). وَسَلَامٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا۔ [۶]

(۲). وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُ وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا۔ [۷]

(۳). يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِنَ الْبَعْثِ۔ [۸]

-لغت اصطفانی-۔ کسی کو چننا۔ [۹]

۱۔ نبا الشئ نبا و نبوءا: بلند ہوا، نبا علیھم: ان پر آشکار ہوا

۲۔ سورہ احزاب، آیت:۶

۳۔ سورہ احزاب، آیت:۴۵

۴۔ سورہ احزاب، آیت:۵۶

۵۔ یوم البعث: قیامت کا دن، بعث: مبعوث کرنا، بھیجنا، رسالت، بعثہ بعثا: اس کو مبعوث کیا، بھیجنا، زندہ کرنا، بیدار کرنا، متفرق کرنا، باعث: بھیجنے والا، مبعوث کرنے والا، خدا کے ناموں میں سے ایک نام

۶۔ سورہ مریم، آیت:۱۵

۷۔ سورہ مریم، آیت:۳۳

۸۔ سورہ حج، آیت:۵

۹۔ صفا صفوا و صفاء و صفوا: صاف، ضد، بے نور، صاف و بغیر بادل ہوا۔ اصطفاہ: اس کو چنا، اصفیاء جمع صفی: دوست، خالص و برگزیدہ، اپنی زندگی کے لئے تقسیم غنیمت سے پہلے اختیار کرے ہر چیز سے چنا ہوا، مصطفیٰ: چنا ہوا، القاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے۔

"اصطفاء قرآن میں":۔

یہ کلمہ اپنے مشتقات کے ساتھ ۳۲ مرتبہ قرآن میں آیا ہے۔

(۱)۔ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا ۖ وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ [۱]

(۲)۔ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفَاكِ عَلَىٰ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ [۲]

(۳) اللَّهُ يَصْطَفِي مِنَ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا وَمِنَ النَّاسِ ۚ

إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ [۳]

لغت نجیا۔ نجات دینا (خلق)۔[۴]

"نجینا قرآن میں":۔

یہ کلمہ بغیر مشتقات کے ساتھ قرآن میں ۱۸ جگہ پر آیا ہے۔

(۱)۔ وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُودًا وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِنَّا۔ [۵]

(۲)۔ فَلَمَّا اسْتَيْأَسُوا مِنْهُ خَلَصُوا نَجِيًّا۔ [۶]

(۳)۔ وَنَجَّيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ۔ [۷]

اوپر والی آیات میں کلمہ نجیا نجات ہے لیکن ایک جگہ پر برگزیدہ کی معنی میں آیا ہے۔

وَنَادَيْنَاهُ مِنْ جَانِبِ الطُّورِ الْأَيْمَنِ وَقَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا۔ [۸]

"لغت محفل"۔ انجمن، دستہ، گروہ، کچھ لوگ جو آپس میں جمع ہوں، مجلس محافل جمع محفل۔[۹]

۱۔ سورہ بقرہ، آیت: ۱۳۰

۲۔ سورہ آل عمران، آیت: ۴۲

۳۔ سورہ حج، آیت: ۷۵

۴۔ نجامن کذا نجوا و نجاء و نجاۃ نجایۃ: خلاص ہوا، انجیہ جمع نجی، راز یا کسی کا ہم راز مناج جمع منجاۃ سبب نجات

۵۔ سورہ ھود، آیت: ۵۸

۶۔ سورہ یوسف، آیت: ۸۰

۷۔ سورہ فصلت، آیت: ۱۸

۸۔ سورہ مریم، آیت: ۵۲

۹۔ حفل الماء واللبن حفلاً و حفولاً و حفیلاً و حفل: جمع آیا پانی پر ہوا محافل (اتباع محافظ) حفاظت کرنے والا، محفل: انجمن لوگوں کے جمع ہونے کا، محل حفل و حفیل: لوگوں کا گروہ

"لغت شیعتنا":۔

محب، مددگار، کسی کے پیرو، مسلمانوں کا ایک گروہ جو امیر المومنین علیہ السلام کی خلافت کو بلا فصل مانتے ہیں (اور حق بھی ان کے ساتھ ہے)، شیع واشیاع جمع شیعہ۔[۱]

"شیعہ قرآن میں":۔

یہ کلمہ اپنے ابعاد کے ساتھ قرآن میں ۱۱ مرتبہ آیا ہے۔

(۱)۔ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي شِيَعِ الْأَوَّلِينَ۔ [۲]

(۲)۔ ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيعَةٍ أَيُّهُمْ أَشَدُّ عَلَى الرَّحْمَٰنِ عِتِيًّا۔ [۳]

(۳)۔ وَدَخَلَ الْمَدِينَةَ عَلَىٰ حِينِ غَفْلَةٍ مِنْ أَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيهَا رَجُلَيْنِ
يَقْتَتِلَانِ هَٰذَا مِنْ شِيعَتِهِ وَهَٰذَا مِنْ عَدُوِّهِ ۖ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِي
مِنْ شِيعَتِهِ عَلَى الَّذِي مِنْ عَدُوِّهِ فَوَكَزَهُ مُوسَىٰ فَقَضَىٰ عَلَيْهِ ۖ
قَالَ هَٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ ۖ إِنَّهُ عَدُوٌّ مُضِلٌّ مُبِينٌ۔ [۴]

(۴)۔ وَإِنَّ مِنْ شِيعَتِهِ لَإِبْرَاهِيمَ۔ [۵]

لغت محبینا:۔ محب دوسری میل طبع کسی شی کی طرف۔[۶]

"حب قرآن میں":۔

یہ کلمہ قرآن میں ۸۳ مرتب آیا ہے۔

۱۔ شیعی: شیعہ سے ایک بندہ گروہ، شیعہ سے منسوب
شاع الخبر شیعا و شیوعاً و مشاعۃً شیعونۃً و شیعاناً: خبر آشکار اور فاش ہوئی
شایعہ مشایعۃ: اس کی کام میں مدد کی، شیعۃ الرجل پیروان و یاران مرد الشیعۃ الفرقۃ: بالخصوص مسلمانوں کا ایک فرقہ جو امیر المومنین علیہ السلام کو بلا فصل خلیفہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتے ہیں۔

۲۔ سورہ حجر، آین: ۱۰

۳۔ سورہ مریم، آیت: ۶۹

۴۔ سورہ قصص، آیت: ۱۵

۵۔ سورہ صافات، آیت: ۸۳

۶۔ حبہ حبا و حبا: اس سے محبت کرتا ہے، احباب و حبۃ و حباب جمع حب دوستی

(۱)۔ وَأَحْسِنُوا ۔ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ۔[1]

(۲)۔ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ۔[2]

(۳)۔ قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔[3]

لغت نزلت۔ نیچے بھیجا، نازل کیا۔[4]

"نزل قرآن میں":۔

یہ کلمہ قرآن میں ۲۹۳ جگہ پر آیا ہے۔

(۱)۔ ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ۔[5]

(۲)۔ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ۔[6]

(۳)۔ اللّٰهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُتَشَابِهًا۔[7]

لغت حفت۔ گھیرا کرنا۔[8]

"حف قرآن میں":۔

یہ کلمہ قرآن میں ۲ مرتبہ آیا ہے۔

(۱)۔ وَحَفَفْنَاهُمَا بِنَخْلٍ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا۔[9]

(۲)۔ وَتَرَى الْمَلَائِكَةَ حَافِّينَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ۔[10]

لغت یتفرقوا ۔ جدا کرنا، جدائی، تفاوت، سر کا درمیانی حصہ، درمیان سر بالوں کو

۱۔ سورہ بقرہ۔ آیت:۱۹۵

۲۔ سورہ بقرہ، آیت:۲۲۲

۳۔ سورہ آل عمران، آیت:۳۱

۴۔ نزل نزولا: نیچے آیا، اوپر سے نیچے آیا، انزل الشیئ: اس کو نیچے بھیجو
انزل اللہ الکلام: خدا نے وحی بھیجی، انزال: نیچے لانا

۵۔ سورہ بقرہ۔ آیت:۱۷۶

۶۔ سورہ حجر، آیت:۹

۷۔ سورہ زمر، آیت:۲۳

۸۔ حف الشئ حفا و حفافا: اس چیز کو ڈھانپا، حف جمع انا ایک چیز کا۔

۹۔ سورہ کہف، آیت:۳۲

۱۰۔ سورہ زمر، آیت:۷۵

کھولتے ہیں۔[1]

"تفرق قرآن میں":۔

یہ کلمہ قرآن میں ۲۷ مرتبہ آیا ہے۔

(۱)۔ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا۔[2]

(۲)۔ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ۔[3]

(۳)۔ فَاتَّبِعُوهُ ۖ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ۔[4]

لغت فاز ۔ کامیاب پانا، کامیابی، آزادی۔[5]

"فوز قرآن میں":۔

یہ کلمہ قرآن میں ۲۹ مرتبہ آیا ہے۔

(۱)۔ فَمَن زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ۔[6]

(۲)۔ يَا لَيْتَنِي كُنتُ مَعَهُمْ فَأَفُوزَ فَوْزًا عَظِيمًا۔[7]

(۳)۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ۔[8]

لغت کعبہ۔ چار کونوں کا گھر، گھر بیت الحرام، خانہ مکہ جو مسلمانوں کی زیارت گاہ ہے۔[9]

"کعب قرآن میں":۔

یہ کلمہ قرآن میں چار مرتبہ آیا ہے۔

۱۔ فرقت: جدائی، تفرق: جدا ہونا، پریشان ہونا فراق: جدائی، تفرق تفرقا تفرقا: جدا کیا، جدا ہوئے

۲۔ سورہ آل عمران، آیت:۱۰۳

۳۔ سورہ آل عمران، آیت:۱۰۵

۴۔ سورہ انعام، آیت:۱۵۳

۵۔ فاز بالامر فوزاً: غلبہ پایا

۶۔ سورہ آل عمران، آیت:۱۸۵

۷۔ سورہ نساء، آیت:۷۳

۸۔ سورہ مائدہ، آیت:۱۱۹

۹۔ کعب ہڈیوں کا جوڑ، کعاب و کعوب جمع کعب

(۱)۔ وَامْسَحُوا بِرُؤُسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ [1]

(۲)۔ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ [2]

(۳)۔ جَعَلَ اللَّهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِلنَّاسِ [3]

(۴)۔ وَكَوَاعِبَ أَتْرَابًا [4]

"تشریح وتوضیح مصالب":۔

"اجتماع کی اقسام":۔

مکان میں بیٹھنا اور اس میں اجتماع کی پانچ قسمیں ہیں۔

(۱)۔ کبھی واجب ہوتی ہے مثلاً تعلیم وتعلم کے لئے جو دونوں واجب ہیں۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَلَا وَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ بُغَاةَ الْعِلْمِ [5]

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے۔ آگاہ ہو جاؤ علم حاصل کرنے والوں کو اللہ دوست رکھتا ہے"۔

(۲)۔ کبھی مستحب ہے مثلاً تعلیم وتعلم حدیث شریف کساء دونوں مستحب ہیں۔ اس جلسے میں بیٹھنا، پڑھنا مستحب ہے البتہ کہا جائے گا مصداق واجب تخییری ہے۔

(۳)۔ کبھی جلوس مکروہ ہے۔ وہ مجلس جو باطل ہو اور حد حرمت تک نہ پہنچی ہو۔

(۴)۔ کبھی حرام ہے جب حد حرام یا اس کی طرح کہیں پر پہنچے۔ اسی طرح خداوند عالم قرآن میں فرماتا ہے:

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ حَتَّى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ

۱۔ سورہ مائدہ، آیت:۶

۲۔ سورہ مائدہ، آیت:۹۵

۳۔ سورہ مائدہ، آیت:۹۷

۴۔ سورہ نباء، آیت:۳۳

۵۔ کافی، ج۱ص۳۰

غَيْرِهِ إِنَّكُمْ إِذًا مِثْلُهُمْ إِنَّ اللَّهَ جَامِعُ الْمُنَافِقِينَ وَالْكَافِرِينَ فِي جَهَنَّمَ جَمِيعًا [1]

"اور اللہ نے تم پر قرآن میں حکم اتارا ہے کہ جب تم اللہ کی آیتوں پر انکار اور مذاق ہوتا ہوا سنو تو ان کے ساتھ نہ بیٹھو، یہاں تک کہ کسی دوسری بات میں مشغول ہو جائیں، ورنہ تم بھی انہیں جیسے ہو جاؤ گے، اور اللہ منافقوں اور کافروں کو دوزخ میں ایک ہی جگہ اکٹھا کرنے والا ہے"۔

اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ منافقین میں سے ایک گروہ یہودیوں کے علماء کے درمیان بیٹھتا تھا۔ اس میں قرآن کی آیات کا مذاق اڑاتے تھے۔ اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی۔

(۵)۔ کبھی مباح ہے، اس جلوس کی مانند جس کا ہونا یا نہ ہونا کوئی معانی نہیں رکھتا۔ کبھی ایک جلوس ہے جس کا کوئی فائدہ نہیں، پس اس میں وقت ضائع کرنا ہے۔ ممکن ہے کبھی اس میں دینی ودنیاوی فائدہ ہو، وہ نہ واجب نہ حرام نہ مستحب نہ مکروہ۔

"کن افراد کے ساتھ کسی صورت میں بھی اٹھنا بیٹھنا درست نہیں"۔

(۱)۔ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا تُقَارِنْ وَلَا تُوَاخِ أَرْبَعَةً الْأَحْمَقَ وَالْبَخِيلَ وَالْجَبَانَ وَالْكَذَّابَ أَمَّا الْأَحْمَقُ فَإِنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَنْفَعَكَ فَيَضُرُّكَ وَأَمَّا الْبَخِيلُ فَإِنَّهُ يَأْخُذُ مِنْكَ وَلَا يُعْطِيكَ وَأَمَّا الْجَبَانُ فَإِنَّهُ يَهْرُبُ عَنْكَ وَعَنْ وَالِدَيْهِ وَأَمَّا الْكَذَّابُ فَإِنَّهُ يَصْدُقُ وَلَا يُصَدَّقُ [2]

"امام باقر علیہ السلام نے فرمایا:

چار لوگوں کی برادری مت کرو۔ بیوقوف، بخیل، ڈرپوک اور جھوٹا۔

بیوقوف اگر چاہے گا کہ تمہیں فائدہ دے، اپنی نادانی کی وجہ سے ضرر پہنچائے گا

بخیل تجھ سے لے گا صحیح تمہیں دے گا نہیں

۱۔ سورہ نساء، آیت:۱۴۰

۲۔ خصال، ج۱ص۲۲۶

ڈرپوک موقع پر تم سے فرار کرے گا

جھوٹا اگر سچ بھی بولے اس پر بھروسہ نہیں کیا جاسکتا۔

(۲)۔ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: ثَلَاثٌ مُجَالَسَتُهُمْ تُمِيتُ الْقُلُوبَ الْجُلُوسُ مَعَ الْأَنْذَالِ وَ الْحَدِيثُ مَعَ النِّسَاءِ وَ الْجُلُوسُ مَعَ الْأَغْنِيَاءِ [1]

"تین گروہ سے ہم نشینی کرنے سے دل مردہ ہوتے ہیں

اوباشوں کے ساتھ ہم نشینی۔عورتوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا۔

(۳)۔ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا تُقَارِنْ وَ لَا تُوَاخِ أَرْبَعَةً الْأَحْمَقَ وَ الْبَخِيلَ وَ الْجَبَانَ وَ الْكَذَّابَ أَمَّا الْأَحْمَقُ فَإِنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَنْفَعَكَ فَيَضُرُّكَ وَ أَمَّا الْبَخِيلُ فَإِنَّهُ يَأْخُذُ مِنْكَ وَ لَا يُعْطِيكَ وَ أَمَّا الْجَبَانُ فَإِنَّهُ يَهْرُبُ عَنْكَ وَ عَنْ وَالِدَيْهِ وَ أَمَّا الْكَذَّابُ فَإِنَّهُ يَصْدُقُ وَ لَا يُصَدَّقُ [2]

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بھی اللہ پر روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ ان مجلسوں میں نہ بیٹھے جہاں پر امام کو گالی دی جائے یا کسی مسلمان کی غیبت کی جائے۔اللہ عزوجل فرماتا ہے:

"اور جب تو ان لوگوں کو دیکھے جو ہماری آیتوں میں جھگڑتے ہیں تو ان سے الگ ہو جا یہاں تک کہ کسی اور بات میں بحث کرنے لگیں، اور اگر تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آجانے کے بعد ظالموں کے پاس نہ بیٹھ"۔

(۴)۔ قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام: وَإِيَّاكَ وَ الْجُلُوسَ فِي الطُّرُقَاتِ [3]

"امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: راستوں میں بیٹھنے سے بچو"۔

(۵)۔ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ

۱۔ کافی، ج ۲ ص ۲۵۶

۲۔ بحار الانوار، ج ۷۲ ص ۲۳۴ ح ۶، سورہ انعام، آیت: ۶۸

۳۔ امالی، طوسی، ج ۱ ص ۷، ح ۸

يَجْلِسَ مَجْلِساً يُعْصَى اللّٰهُ فِيهِ وَ لَا يَقْدِرُ عَلَى تَغْيِيرِهِ [1]

"امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: مومن شخص کے لئے سزاوار نہیں کہ اس مجلس میں بیٹھے جس میں گناہ ہو اور وہ اس مجلس کی تغییر کی قدرت نہ رکھتا ہو"۔

"اچھی مجالس (اجتماع)":۔

(۱)۔ قال رسول الله عَلَيْكَ بِمَجَالِسِ الذِّكْرِ [2]

"تمہیں چاہیے مجالس ذکر کرو"۔

یعنی وہ مجالس جس میں یاد خدا کی جائے۔

(۲)۔ رُوِيَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ خَرَجَ عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ ارْتَعُوا فِي رِيَاضِ الْجَنَّةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَ مَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ فَقَالَ مَجَالِسُ الذِّكْرِ [3]

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کے باغوں میں سے بہرہ مند ہو۔

عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! جنت کے باغ وہ کیا ہیں؟

فرمایا: مجالس ذکر۔

(۳)۔ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: الْمَجَالِسُ ثَلَاثَةٌ غَانِمٌ وَ سَالِمٌ وَ شَاجِبٌ فَأَمَّا الْغَانِمُ فَالَّذِي يَذْكُرُ اللّٰهَ تَعَالَى فِيهِ وَ أَمَّا السَّالِمُ فَالسَّاكِتُ وَ أَمَّا الشَّاجِبُ فَالَّذِي يَخُوضُ فِي الْبَاطِلِ [4]

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انجمنیں (گروہ اجتماع) تین طرح کے ہیں۔

فائدہ بخش، سالم، کم رنگ۔

فائدہ بخش وہ ہے جس میں خدا کی یاد ہو، سالم جو خاموش کو

رنگ اڑا ہوا یعنی جو بیہودگی میں گھرا ہوا اجتماع محفل"۔

(۴)۔ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي مَجْلِسٍ

۱۔ کافی، ج ۲ ص ۳۷۴ ح ۱

۲۔ بحار الانوار، ج ۶۴ ص ۵۷۵ ح ۶

۳۔ بحار الانوار، ج ۹۰ ص ۱۵۳ ح ۴۲

۴۔ بحار الانوار، ج ۹۰ ص ۱۵۳ ح ۴۲

لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ وَ لَمْ يَذْكُرُونَا إِلاَّ كَانَ ذٰلِكَ الْمَجْلِسُ حَسْرَةً عَلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔[1]

"امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: کوئی قوم جو جمع ہو اور اس میں ذکر خدا نہ ہو اور ہمیں یاد نہ کریں۔ وہ مجلس (اجتماع) روز قیامت اس قوم کے لئے حسرت کا باعث ہوگا"۔

(۵)۔ قال الرضاؑ مَنْ جَلَسَ مَجْلِساً يُحْيَا فِيهِ أَمْرُنَا لَمْ يَمُتْ قَلْبُهُ يَوْمَ تَمُوتُ الْقُلُوبُ۔[2]

"کوئی مجلس برپا کرے اور اس میں ہمارا امر (امامت، ولایت، فضائل و مناقب و مصائب) زندہ ہو اس دن جب سارے دل مردہ ہو جائیں وہ زندہ ہوگا"۔

(۶)۔ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: تَجْلِسُونَ وَ تَتَحَدَّثُونَ قَالَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ نَعَمْ قَالَ إِنَّ تِلْكَ الْمَجَالِسَ أُحِبُّهَا فَأَحْيُوا أَمْرَنَا إِنَّهُ مَنْ ذَكَرَنَا وَ ذُكِرْنَا عِنْدَهُ فَخَرَجَ مِنْ عَيْنِهِ مِثْلُ جَنَاحِ الذُّبَابَةِ غَفَرَ اللّٰهُ ذُنُوبَهُ وَلَوْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ۔[3]

"امام صادق علیہ السلام نے فضیل سے فرمایا:

تم آپس میں مل کر بیٹھتے ہو تو ہمارا ذکر کرتے ہو؟

اس نے کہا: جی ہاں! آپؑ پر قربان جاؤں۔

فرمایا: اس طرح کی مجلس کو دوست رکھتا ہوں۔

اے فضیل! ہمارے دین کے امر کو زندہ کرو۔

اے فضیل! جو بھی ہمارا نام لے یا ہمارا نام اس کے نزدیک لیا جائے مکھی کے پر جتنا بھی اشک اس کی آنکھوں سے جاری ہو، اللہ عزوجل اس کے گناہوں کو معاف کرے گا اگرچہ کف سمندر سے زیادہ ہوں۔ (اس حدیث کا اتم و اکمل مصداق عزاداری کے جلسے اور اہل بیت علیہم السلام کی نوحہ خوانی ہے کہ الحمد للہ ایران اور جہاں

۱۔ بحار الانوار، ج ۹۰ ص ۱۵۳ ح ۴۲

۲۔ عیون اخبار الرضاؑ، ج ۱ ص ۵۹۵

۳۔ قرب الاسناد، ص ۳۶ ح ۷۷

جہاں پر شیعہ ہیں وہاں پر برپا ہیں"۔

"اس مطلب کی حقانیت پر تاکید":۔

اس واقعے حدیث شریف کساء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تاکید کر رہے ہیں کہ ہماری چادر کے نیچے اس کی فضیلت ان حقائق میں سے ہے کہ جس میں کسی قسم کا شک و تردید نہیں لہٰذا قسم کے ساتھ تاکید کے ساتھ مطلب کو بیان کیا اور فرمایا:

"مجھے اس خدا کی قسم جس نے مجھے مبعوث کیا ہمارے جلوس کے فضل کی خبر جس تک پہنچے اور اس طرح کی محافل رکھتے ہوں، ملائکہ ان کو اطراف سے گھیرتے ہیں اور ان پر رحمت نازل ہوتی ہے اور ملائکہ ان کے لئے دعا اور طلب استغفار کرتے ہیں اس وقت تک جب تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں۔

اس بناء پر قسم خداوند و قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی قسم کا شک و تردید نہیں رکھتی اور ممکن نہیں کہ باطل ہو۔ پس تاکید اسی کے لئے ہے اور حدیث کساء کا یہ جملہ اس کی حقانیت کے لئے کافی ہے اور ان کے منہ پر ایک محکم ضرب مارتا ہے جو اس حدیث کساء کی سند پر خدشہ وارد کرتے ہیں اور لوگوں کے اعتقادات بنسبت معصومین علیہم السلام مشکوک کرتے ہیں۔

دوسری عبارت میں کہیں کہ چاہتے ہیں کہ نور خدا کو خاموش کریں حالانکہ نور خدا خاموش ہونے والا نہیں۔

كما قال الله تعالىٰ يُرِيدُونَ أَنْ يُطْفِئُوا نُورَ اللّٰهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى اللّٰهُ إِلَّا أَنْ يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ[1]

"وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنی پھونکوں سے بجھا دیں، اور اللہ اپنے نور کو پورا کئے بغیر نہیں رہے گا اور اگرچہ کافر ناپسند ہی کریں"۔

يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللّٰهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ۔[2]

۱۔ سورہ توبہ، آیت: ۳۲

۲۔ سورہ صف، آیت: ۸

اسی طرح مستحب ہے تاکید نبوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جس طرح خود رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حدیث کساء کے اس حصے میں فرماتے ہیں:

"اس خدا کی قسم جس نے مجھے مبعوث بررسالت کیا اور مخلوق کی نجات کے لئے چنا"۔

"عبارت[واصطفانی بالرسالۃ نجیا]":۔

"سورہ آل عمران کی آیت ۳۳ کے بارے میں"۔

إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ۔

"بے شک اللہ نے آدم علیہ السلام کو اور نوح علیہ السلام کو اور ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کو اور عمران علیہ السلام کی اولاد کو سارے جہان سے پسند کیا ہے"۔

کلمہ اصطفیٰ مادہ صفوہ سے بروزن عفو بمعنائے ہر چیز خالص کے ہے۔ صاف پتھر ہے۔

اصطفاء بمعنی انتخاب کرنا ہر چیز کے خالص حصے کو کہتے ہیں۔

اخبار میں آیا ہے کہ اصطفاء واختیار انبیاء اور مخلوقات کے درمیان آل محمد علیہم السلام ہیں۔

(۱). عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : عَنْ قَوْلِ »اَللّٰهَ اِصْطَفٰى آدَمَ وَ نُوحاً« فَقَالَ: »هُوَ آلُ إِبْرَاهِيمَ وَ آلُ مُحَمَّدٍ عَلَى الْعَالَمِينَ« فَوَضَعُوا اِسْماً مَكَانَ اِسْمٍ.[1]

"ہشام نے امام صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا۔

فرمایا: آیت کی صحیح شکل

آلُ إِبْرَاهِيمَ وَ آلُ مُحَمَّدٍ عَلَى الْعَالَمِينَ۔

ہے۔ لیکن ایک اسم کو دوسرے اسم کی جگہ پر قرار دیا ہے"۔

(۲). عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى اِخْتَارَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ أَرْبَعَةً إِلَى أَنْ قَالَ: وَ اِخْتَارَ مِنَ الْبُيُوتِ أَرْبَعَةً فَقَالَ اللّٰهُ

۱۔ تفسیر نور الثقلین، ج ۱ ص ۳۲۸

تَعَالَى: »إِنَّ اللّٰهَ اِصْطَفٰى آدَمَ وَ نُوحاً وَ آلَ إِبْرَاهِيمَ وَ آلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ«.[1]

"امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

بیشک اللہ عزوجل نے سب چیزوں کے درمیان چار چیزوں کو اور گھروں کے درمیان ۴ گھروں کو چنا۔

بیشک اللہ عزوجل نے فرمایا ہے کہ اللہ عزوجل نے آدم ونوح وآل ابراہیم وآل عمران علیہم السلام کو چنا"۔

(۳). عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَنَّهُ قَالَ فِي وَصِيَّةٍ لَهُ: يَا عَلِيُّ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَشْرَفَ عَلَى الدُّنْيَا فَاخْتَارَنِي مِنْهَا عَلَى رِجَالِ الْعَالَمِينَ، ثُمَّ اِطَّلَعَ الثَّانِيَةَ فَاخْتَارَكَ عَلَى رِجَالِ الْعَالَمِينَ بَعْدِي، ثُمَّ اِطَّلَعَ الثَّالِثَةَ فَاخْتَارَ الْأَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِكَ عَلَى رِجَالِ الْعَالَمِينَ بَعْدَكَ. ثُمَّ اِطَّلَعَ الرَّابِعَةَ فَاخْتَارَ فَاطِمَةَ عَلَى نِسَاءِ الْعَالَمِينَ.[2]

"جعفر ابن محمد علیہ السلام اپنے اجداد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنین علیہ السلام کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا:

یا علی علیہ السلام! اللہ عزوجل نے دنیا کی طرف نگاہ کی تمام لوگوں میں سے میرا انتخاب کیا

دوبارہ نظر کی لوگوں کے درمیان سے آپ کو منتخب کیا

تیسری بار نگاہ کی تو آپ کی اولاد میں سے آئمہ علیہم السلام کا انتخاب کیا

چوتھی بار فاطمہ سلام اللہ علیہا کو عالمین کی عورتوں پر چن لیا"۔

(۴). فِي تَفْسِيرِ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ : وَ قَوْلُهُ: »إِنَّ اللّٰهَ اِصْطَفٰى آدَمَ وَ نُوحاً وَ آلَ إِبْرَاهِيمَ وَ آلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ« قَالَ الْعَالِمُ

۱۔ تفسیر نور الثقلین، ج ۱ ص ۳۲۹ بہ نقل از خصال

۲۔ تفسیر نور الثقلین، ج ۱ ص ۳۲۹ بہ نقل از خصال

عَلَيْهِ ٱلسَّلَامُ: نَزَلَ »وَ آلَ إِبْرَاهِيمَ وَ آلَ عِمْرَانَ وَ آلَ مُحَمَّدٍ عَلَى ٱلْعَالَمِينَ« فَأَسْقَطُوا آلَ مُحَمَّدٍ مِنَ ٱلْكِتَابِ.[1]

"تفسیر قمی میں آپ منتخب ہیں آدم ونوح وآل ابراہیم وآل عمران علیہم السلام سے فرمایا۔ اس طرح آیت نازل ہوئی آل ابراہیم وآل عمران وآل محمد علی العالمین۔ آل محمد علیہم السلام کو قرآن سے حذف کرلیا"۔

(٥). عَنْ أَبِي عَمْرٍو ٱلزُّبَيْرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلَامُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: مَا ٱلْحُجَّةُ فِي كِتَابِ ٱللهِ أَنَّ آلَ مُحَمَّدٍ هُمْ أَهْلُ بَيْتِهِ؟ قَالَ: قَوْلُ ٱللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى: »إِنَّعَنْ أَبِي عَمْرٍو ٱلزُّبَيْرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلَامُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: مَا ٱلْحُجَّةُ فِي كِتَابِ ٱللهِ أَنَّ آلَ مُحَمَّدٍ هُمْ أَهْلُ بَيْتِهِ؟ قَالَ: قَوْلُ ٱللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى: « هَكَذَا نَزَلَتْ عَلَى ٱلْعَالَمِينَ »ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَ ٱللهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ« وَ لَا يَكُونُ ٱلذُّرِّيَّةُ مِنَ ٱلْقَوْمِ إِلَّا نَسْلُهُمْ مِنْ أَصْلَابِهِمْ وَ قَالَ »إِعْمَلُوا آلَ دَاوُدَ شُكْراً وَ قَلِيلٌ مِنْ عِبَادِيَ ٱلشَّكُورُ وَ آلَ عِمْرَانَ وَ آلَ مُحَمَّدٍ« « هَكَذَا نَزَلَتْ عَلَى ٱلْعَالَمِينَ »ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَ ٱللهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ« وَلَا يَكُونُ ٱلذُّرِّيَّةُ مِنَ ٱلْقَوْمِ إِلَّا نَسْلُهُمْ مِنْ أَصْلَابِهِمْ وَ قَالَ »إِعْمَلُوا آلَ دَاوُدَ شُكْراً وَ قَلِيلٌ مِنْ عِبَادِيَ ٱلشَّكُورُ وَ آلَ عِمْرَانَ وَ آلَ مُحَمَّدٍ«.[2]

"ابی عمروزبیری امام صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ ان کو کہا:

قرآن سے کیا دلیل رکھتے ہیں کہ آل محمد علیہم السلام اس کے اہل بیت علیہم السلام ہیں۔

فرمایا: یہ آیت:

»إِنَّ ٱللهَ ٱصْطَفَىٰ آدَمَ وَ نُوحاً وَ آلَ إِبْرَاهِيمَ وَ آلَ عِمْرَانَ وَ آلَ مُحَمَّدٍ

1۔ نورالثقلین، ج۱ص۳۳۰

2۔ تفسیر نورالثقلین، ج۱ص۳۳۱

اس طرح نازل ہوئی تھی یہ آیت:

ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَ ٱللهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ«

"ان کی ذریت ان کے اصلاب کے علاوہ نہیں ہے"۔

إِعْمَلُوا آلَ دَاوُدَ شُكْراً وَ قَلِيلٌ مِنْ عِبَادِيَ ٱلشَّكُورُ

"اور آل محمد علیہم السلام وآل عمران علیہم السلام"۔

(٦). مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ أَنَّ عَلِيّاً عَلَيْهِ ٱلسَّلَامُ قَالَ لِابْنِهِ ٱلْحَسَنِ: اِجْمَعِ ٱلنَّاسَ فَاجْتَمَعُوا فَأَقْبَلَ فَخَطَبَ ٱلنَّاسَ فَحَمِدَ ٱللهَ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ وَ تَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ: أَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِنَّ ٱللهَ اِخْتَارَنَا لِنَفْسِهِ، وَ ارْتَضَانَا لِدِينِهِ، وَ اصْطَفَانَا عَلَى خَلْقِهِ، وَ أَنْزَلَ عَلَيْنَا كِتَابَهُ وَ وَحْيَهُ، وَ أَيْمُ ٱللهِ لَا يَنْقُصُنَا أَحَدٌ مِنْ حَقِّنَا شَيْئاً إِلَّا اِنْتَقَصَهُ ٱللهُ مِنْ حَقِّهِ فِي عَاجِلِ دُنْيَاهُ وَ آجِلِ آخِرَتِهِ، وَ لَا تَكُونُ عَلَيْنَا دَوْلَةٌ إِلَّا كَانَتْ لَنَا ٱلْعَاقِبَةُ، »وَ لَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ« ثُمَّ نَزَلَ وَ جَمَعَ بِالنَّاسِ وَ بَلَغَ أَبَاهُ فَقَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: بِأَبِي وَ أُمِّي »ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَ ٱللهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ«.[1]

"محمد بن سریر کہتا ہے: امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے بیٹے حسن علیہ السلام سے فرمایا: لوگوں کو جمع کرو (اور ان کے لئے خطاب کرو) جب لوگ جمع ہوئے امام حسن علیہ السلام نے حمد الٰہی بجالانے کے بعد فرمایا: اللہ عزوجل نے ہمیں اپنے لئے چنا ہے اور ہمیں اپنے دین کے لئے پسند کیا ہے اور ہمیں اپنے بندوں کے لئے منتخب کیا ہے۔ وحی اور قرآن کو ہمارے اوپر نازل فرمایا ہے۔ کوئی بھی ہمارا حق غصب نہیں کرے گا مگر یہ کہ دنیا وآخرت میں خدا اس کے حق کو ناقص کرے گا، ہم دولت نہیں رکھتے مگر یہ کہ ہمارے لئے عاقبت ہے اور مدت کے بعد اس خبر کو سنو گے

امام حسن علیہ السلام منبر سے نیچے آئے اور اس واقعے کی اپنے والد کے لئے شرح دی۔

1۔ تفسیر نورالثقلین، ج۱ص۳۳۱

امیر المومنین علیہ السلام نے امام حسن علیہ السلام کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور فرمایا:

میرے ماں باپ آپؑ پر فدا ہوں۔

ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَاللهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ "۔

(۷)۔ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ: قَرَأْتُ فِي مُصْحَفِ عَبْدِ اللهِ [وَ] هُوَ ابْنُ مَسْعُودٍ إِنَّ اللهَ اصْطَفَى آدَمَ وَ نُوحاً وَ آلَ إِبْرَاهِيمَ وَ آلَ عِمْرَانَ وَ آلَ مُحَمَّدٍ عَلَى الْعَالَمِينَ۔[1]

"شقیق سے روایت ہے کہ وہ کہتا ہے:

مصحف ابن مسعود میں اس آیت کو اس طرح دیکھا:

(۸)۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ نُمَيْرِ بْنِ عَرِيبٍ: أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يَقْرَأُ إِنَّ اللهَ اصْطَفَى آدَمَ وَ نُوحاً الْآيَةَ. يَقُولُ ابْنُ عَبَّاسٍ [كَذَا] وَ آلَ عِمْرَانَ وَ آلَ أَحْمَدَ عَلَى الْعَالَمِينَ۔[2]

"نمیر بن عریب کہتا ہے: ابن مسعود نے اس آیت -ان اللہ اصطفی- کو پڑھا تو اس طرح پڑھا:

آلَ عِمْرَانَ وَ آلَ أَحْمَدَ عَلَى الْعَالَمِينَ۔

(۹)۔ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ مَا خَلَقَ اللهُ خَلْقاً أَفْضَلَ مِنِّي وَلَا أَكْرَمَ عَلَيْهِ مِنِّي۔[3]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خداوند نے مخلوق کو مجھ سے افضل اور مکرم خلق نہیں کیا"۔

"کلمہ نجیاً":۔

نجوا و کلمہ نجیاً نجوائی پر دلالت رکھتا ہے جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان واقع ہوئی ہے اور یہ وحی نہیں کہ اس طرح کہ اس کی علامات ہر وقت لوگوں کے لئے ظاہر ہوں

[1] شواہد التنزیل، ج ۱ ص ۱۵۲

[2] شواہد التنزیل، ج ۱ ص ۱۵۳

[3] عیون اخبار الرضا، ج ۱ ص ۲۶۲ ح ۲۲

30

اور یہ نجوا دلالت رکھتا ہے مقام و مکانت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بلندی پر کیونکہ نجوا،[1] دو لوگوں کے درمیان پر دلالت کرتا ہے یہ کہ ان دو میں سے ایک نفر اور دوسرے کو خود سے اختصاص دیا ہے، پس یہ کلمہ تاکید قرب منزلت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے لئے ہے۔

اس کو راز و مناجات و سخن کے لئے منتخب فرمایا ہے

اسی طرح جناب موسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے چنا اور اس کے ساتھ نجوا کیا"۔

"اللہ عز و جل کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ "نجوا" کے کچھ نمونے":۔

(۱)۔ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: يَا أَحْمَدُ! وَعِزَّتِي وَجَلَالِي مَا مِنْ عَبْدٍ ضَمِنَ لِي بِأَرْبَعِ خِصَالٍ إِلَّا أَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ يَطْوِي لِسَانَهُ فَلَا يَفْتَحُهُ إِلَّا بِمَا يَعْنِيهِ وَيَحْفَظُ قَلْبَهُ مِنَ الْوَسْوَاسِ وَيَحْفَظُ عِلْمِي وَنَظَرِي إِلَيْهِ وَيَكُونُ قُرَّةُ عَيْنَيْهِ الْجُوعَ۔[2]

"اللہ عز و جل نے فرمایا: یا احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے اپنی عزت و جلالت کی قسم! اگر میرا بندہ یہ چار خصلتیں رکھتا ہو اس کو ہر صورت میں جنت میں داخل کروں گا وہ چار خصلتیں یہ ہیں:

اپنی زبان کی حفاظت کرتا ہو فقط اس وقت کھولے جب اس کے نفع میں ہو (یعنی نفع دنیا و آخرت نہ کہ فقط نفع دنیا)۔

دل کو وسوسوں سے اور شکوک سے پاک کرے اور جانے کہ میں ہمیشہ عالم ہوں اور اس کے اعمال کا ناظر ہوں اس کی آنکھوں کا نور اور ٹھنڈک بھوک ہو"۔

(۲)۔ يَا أَحْمَدُ هَلْ تَدْرِي بِأَيِّ وَقْتٍ يَتَقَرَّبُ الْعَبْدُ إِلَى اللهِ قَالَ لَا يَا رَبِّ قَالَ إِذَا كَانَ جَائِعاً أَوْ سَاجِداً۔[3]

"یا احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جانتے ہو بندہ کس وقت میرا قرب حاصل کرتا ہے؟

عرض کیا: نہیں یا رب۔ فرمایا: جب بھوکا ہو یا سجدے کی حالت میں ہو"۔

[1] راز گوئی کے معنی میں دو لوگوں کا آپس میں آہستہ بات کرنا، کان میں بات کرنا۔۔۔۔۔(فرہنگ جامع عمید)

[2] ارشاد القلوب، ج ۱ ص ۲۰۰، بحار الانوار، ج ۷۴ ص ۲۲

[3] ارشاد القلوب، ج ۱ ص ۲۰۰، بحار الانوار، ج ۷۴ ص ۲۲

(۳)۔ یَا أَحْمَدُ مَحَبَّتِی مَحَبَّةُ الْفُقَرَاءِ فَأَدْنِ الْفُقَرَاءَ وَ قَرِّبْ مَجْلِسَهُمْ مِنْكَ وَبَعِّدِ الْأَغْنِيَاءَ وَبَعِّدْ مَجْلِسَهُمْ فَإِنَّ الْفُقَرَاءَ أَحِبَّائِي.[۱]

"یا احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میری محبت محبۃ الفقراء ہے پس تم بھی فقیروں کے نزدیک ہو کہ تمہارا ان کے نزدیک ہونا تمہیں میرے نزدیک کرتا ہے۔ امیروں کی محفل سے دوری اختیار کرو کہ فقراء میرے دوست ہیں"۔

(۴)۔ یَا أَحْمَدُ مَا عَرَفَنِی عَبْدٌ وَ خَشَعَ لِی وَ إِلَّا خَشَعَ لَهُ كُلُّ شَیءٍ.[۲]

"یا احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہر بندہ کہ مجھے جان لے میرے سامنے خاشع ہو ہر بندہ کہ خاشع ہو ہر چیز کو اس کے سامنے خاشع کروں گا"۔

(۵)۔ یَا أَحْمَدُ إِنَّ الْعِبَادَةَ عَشَرَةُ أَجْزَاءٍ تِسْعَةٌ مِنْهَا طَلَبُ الْحَلَالِ فَإِذَا طَيَّبْتَ مَطْعَمَكَ وَ مَشْرَبَكَ فَأَنْتَ فِي حِفْظِي وَ كَنَفِي.[۳]

"یا احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! عبادت کے دس جز ہیں جس میں سے سات رزق حلال کو حاصل کرنے میں ہیں کیونکہ جب تم نے اپنے کھانے پینے کی چیزوں کو پاک کیا تو ہماری حمایت اور حفاظت میں ہو"۔

(۶)۔ یَا أَحْمَدُ اِجْعَلْ هَمَّكَ هَمّاً وَاحِداً فَاجْعَلْ لِسَانَكَ وَاحِداً وَاجْعَلْ بَدَنَكَ حَيّاً لَا تَغْفُلْ أَبَداً مَنْ غَفَلَ عَنِّي لَا أُبَالِي بِأَيِّ وَادٍ هَلَكَ.[۴]

"یا احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! قرار دو اپنی ہمت کو ایک ہمت، اور اپنی زبان کو ایک زبان، اپنے بدن کو زندہ رکھو (میرے ذکر سے) ہمیشہ اور مجھ سے غافل مت ہو کیونکہ جو بھی مجھ سے غافل ہو فرق نہیں پڑتا کہ اسے کس وادی میں ہلاک کروں"۔

"جملہ خبرنا ھذا":۔

ذکر خبر حدیث شریف کساء محافل و مجالس میں مستحب ہے (بلکہ کبھی شناخت مقام پیغمبر و اہل

۱۔ ارشاد القلوب، ج۱ ص ۲۰۱، بحار الانوار، ج ۷۴ ص ۲۳
۲۔ ارشاد القلوب، ج۱ ص ۲۰۳، بحار الانوار، ج ۷۴ ص ۲۷
۳۔ ارشاد القلوب، ج۱ ص ۲۰۳، بحار الانوار، ج ۷۴ ص ۲۷
۴۔ ارشاد القلوب، ج۱ ص ۲۰۵، بحار الانوار، ج ۷۴ ص ۲۹

بیت علیہم السلام واجب ہے)

اشارہ ہے واقعے کی طرف جو بی بی سیدہ سلام اللہ علیہا نے جابر کے لئے بیان فرمایا

خلاصہ فضیلت تعظیم شعائر اہل البیت علیہم السلام اسلام کے مہم مسائل میں سے ہے

اس ضمن کے ساتھ کے ان کا ذکر فضائل و مناقب و شعائر و مصائب عظیم ثواب رکھتا ہے بہت سی روایات کے مطابق ان کی معرفت بہت اہمیت رکھتی ہے۔ مقام نبوت و امامت و ولایت کی طرح ہے ان کے حق و حقوق کی پہچان و خلاصہ مقام قرب اور ان کی خدا کی بارگاہ میں منزل۔

کلمہ محافل عمومیت رکھتا ہے

یعنی محافل زمین میں لوگ ان کا ذکر کریں اور محافل ساکنین آسمان کے ملائکہ ان کے فضائل و مناقب کے متذکر ہوں مگر یہ جملہ ساکنین زمین کیلئے ہے اس وجہ سے کہ اہل زمین زیادہ مبتلا ہیں صحیح معرفت الٰہی میں اور ان کی معرفت ان کی طرف دنیا و آخرت کی گرفتاریوں کی دوری و حوائج دین و دنیا، بلائیں و مصائب و عذاب میں اہل البیت علیہم السلام سے متصل ہوں کہ ان شاء اللہ بحث توسل میں آئے گا کیونکہ نزول رحمت انہی کی وجہ سے ہے

کیونکہ اہل البیت علیہم السلام محور و قطب عالم ہیں

اہل بیت علیہم السلام نبوت ہیں

موضع الرسالت ہیں

محل آمد و رفت ملائکہ ہیں

محل نزول وحی ہیں

رحمت الٰہی کی کانیں ہیں

خزائن علم اللہ و امین اللہ ہیں

ابواب الایمان ہیں

وارث الرسل ہیں

راز اللہ کی حفاظت کرنے والے ہیں

اوصیاء جانشینان پیغمبر ہیں

توحید خدا میں مخلص ہیں

مظہر امر و عدل الٰہی ہیں

مطیع اللہ ہیں

مخلوق پر منتخب ہیں

مخلوق کے لئے منارہ ہدایت ہیں

ہر نوع و ہر جہت سے اہل مقام عصمت کبریٰ ہیں

مخلوق کا جانا اوران کا حساب انہی پر ہے

ان کی محبت خدا کی محبت

ان کی دشمنی خدا کی دشمنی ہے

ان سے متمسک اہل نجات وان سے جدا ہونے والا اہل ہلاکت وعذاب ہے

ان سے متصل ہونا ہدایت پانا ہے

ان سے جدا ہونا درکات جہنم میں ہے

منکر (ان کے حقوق اور معرفت کا) کافر اوران سے جنگ کرنے والے مشرک ہیں

لہٰذا اس حدیث کو پڑھنا

نزول رحمت خدا و ملائکہ

وغم کے دور ہونے مشکلات سے دور

حاجتوں کے پورے ہونے

بلاؤں کے دور ہونے

اور بیماریوں کی شفاء

اوران کے مقام قرب سے مدد لینا

اطاعت بندگی خدا کا سبب بنتا ہے

سویں بلکہ ہزار ہا اثر اور بھی ہیں

حتیٰ اس حدیث کا پڑھنا انسانوں کے ساتھ

مخصوص نہیں ہے بلکہ دوسری موجودات اس سے فائدہ حاصل کرتی ہیں جیسے

جنات وہ بھی اس طرح کی محافل و مجالس رکھتے ہیں کیونکہ جن وانس تکالیف شرعیہ میں مشترک ہیں۔ لہٰذا فرمایا:

فیه جمع من شیعتنا و محبّینا

بہتر ہے کہ شیعیان و محب اپنی مجالس میں یہ حدیث شریف کساء رکھتے ہوں

اور کلمہ محبینا جمع کلی ہے مرد و عورت و پیر و جوان و طفل و بزرگ وحتیٰ غیر شیعہ اسی دنیا میں حضرات معصومین علیہم السلام سے متوسل ہوتے ہیں، بعض سنی وحتیٰ مسیحی اور حتیٰ بعض بت پرست بھی کے ان کی عجیب داستانیں نقل ہوئی ہیں ان سے

ہم دیکھتے ہیں ارامنہ و مسیحی مراسم شب عاشورہ و عاشورہ میں شرکت کرتے ہیں اور نذر کو انفاق کرتے ہیں، اپنے بیماروں کی شفاء معصومین علیہم السلام کے واسطے سے خصوصاً حضرت زہرہ سلام اللہ علیہا اوران کے بیٹے سید الشہداء علیہ السلام لیتے ہیں

بہتر ہے شیعیان و محبین اہل بیت علیہم السلام مختلف مکانوں میں مسجد امام بارگاہ مہدیہ اور اپنے گھروں میں جمع ہوں اور حدیث شریف کساء کی تلاوت کریں

فقط حدیث شریف کساء نہیں بلکہ زیارت عاشورہ، توسل، کمیل، ندبہ، اور جلسات قرآن و دعا اچھے انداز سے قائم کریں

خصوصاً آخری زمانے میں کہ جس میں فتنے و بلائیں بہت زیادہ ہیں

انسان تنہا ان محافل و مجالس کے انعقاد سے اور اہل بیت علیہم السلام سے توسل سے خود کو فتنہ و بلاؤں سے محفوظ کرے اور دین سالم رکھتا ہو۔

کما قال الله سبحانه يَآ اَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اذۡكُرُوا اللّٰهَ ذِكۡرًا كَثِيۡرًا۔[1]

قال فَاذۡكُرُوۡنِىۡۤ اَذۡكُرۡكُمۡ وَاشۡكُرُوۡا لِىۡ وَلَا تَكۡفُرُوۡنِ۔[2]

1۔ سورہ احزاب، آیت: ۴۱

2۔ سورہ بقرہ، آیت: ۱۵۲

وقال یَآاَیُّهَا النَّاسُ اذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ [1]

وقال وَذَکِّرْ فَاِنَّ الذِّکْرٰی تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ [2]

وقال وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا [3]

"یہ ہم نشینی ملائکہ کی خوشی کا سبب ہے":۔

حدیث شریف کساء پڑھنا ملائکہ کے نزول کا سبب بنتا ہے

اور انسان کو چاہیے ایسے کام انجام دے جوان کی مجلسوں میں ملائکہ کے نزول کا سبب بنے

تلاوت قرآن، دعا، عبادت ذکر خدا و نام اہل بیت علیہم السلام برپا کرنا، نوحہ خوانی و ذکر فضائل و مناقب و مصائب اہل البیت علیہم السلام حسب روایات یہ امور ملائکہ کے نزول کا سبب بنتے ہیں کیونکہ اس حدیث کا پڑھنا ملائکہ کی خوشی کا سبب بنتا ہے، کیونکہ مسئلہ نبوت، ولایت و امام یاد آور ہوتا ہے کسی بھی چیز کی ولایت جتنی سفارش نہیں ہوئی، نہ نماز، نہ روزہ، نہ حج۔

کما قال اللہ تبارک و تعالیٰ: اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ [4]

آج میں تمہارے لئے تمہارا دین پورا کر چکا اور میں نے تم پر اپنا احسان پورا کر دیا اور میں نے تمہارے لئے اسلام ہی کو دین پسند کیا ہے"۔

یَآاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ وَاللّٰهُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْکٰفِرِیْنَ [5]

"اے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جو تجھ پر تیرے رب کی طرف سے اترا ہے اسے پہنچا دے، اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو اس کی پیغمبری کا حق ادا نہیں کیا، اور اللہ تجھے لوگوں سے بچائے گا، بے شک اللہ

1۔ سورہ فاطر، آیت: ۳
2۔ سورہ ذاریات، آیت: ۵۵
3۔ سورہ دھر، آیت: ۲۵
4۔ سورہ مائدہ، آیت: ۳
5۔ سورہ مائدہ، آیت: ۶۷

کافروں کی قوم کو راستہ نہیں دکھاتا"۔

ولایت اسلام کا بنیادی رکن ہے۔ اس بارے میں امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ عَلَى الصَّلَاةِ وَ الزَّكَاةِ وَ الصَّوْمِ وَ الْحَجِّ وَ الْوَلَايَةِ وَ لَمْ يُنَادَ بِشَيْءٍ كَمَا نُودِيَ بِالْوَلَايَةِ [1]

"اسلام کی پانچ بنیادیں ہیں۔ نماز، روزہ، حج، زکوۃ، ولایت۔ جس طرح ولایت کے لئے (عالم ذر و غدیر کے دن) بلایا گیا، اس طرح کسی کے لئے فریاد نہیں دی گئی

ملائکہ کی رضا پر جلسات حدیث کساء کے لئے یہ روایت ہوئی ہے کہ ملائکہ اقرار کرتے ہیں:

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: وَ اللَّهِ إِنَّ فِي السَّمَاءِ لَسَبْعِينَ صَفّاً مِنَ الْمَلَائِكَةِ لَوِ اجْتَمَعَ أَهْلُ الْأَرْضِ كُلُّهُمْ يُحْصُونَ عَدَدَ كُلِّ صَفٍّ مِنْهُمْ مَا أَحْصَوْهُمْ وَ إِنَّهُمْ لَيَدِينُونَ بِوَلَايَتِنَا [2]

"امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی قسم! آسمان میں ملائکہ کی ستر صفیں ہیں اگر تمام لوگ زمین کے اوپر جمع ہو جائیں اور ان کی صف کو شمار کریں نہیں کر سکتے، اور وہ سب ملائکہ ہماری ولایت کے معتقد ہیں"۔

"استغفار ملائکہ":۔

کہا گیا جمع ہونا شیعیان و محبین کا حدیث شریف کساء پڑھنے کے لئے ملائکہ و رحمت الٰہی کے نزول کا سبب بنتا ہے

اور عمل سے راضی اور خوش ہیں۔ اب ان کا کام کیا ہے اور کیا وظیفہ رکھتے ہیں؟

ان کا وظیفہ ان کے عمل کی قبولیت میں استغفار ہے ان کے لئے جو حدیث کساء کی قرأت کر رہے ہیں۔

1۔ کافی، ج ۲ ص ۱۸، بحار الانوار، ج ۶۵ ص ۳۲۹
2۔ بصائر الدرجات، ج ۱ ص ۶۷، کافی، ج ۱ ص ۴۳۷، بحار الانوار، ج ۲۶ ص ۳۴۰

"ملائکہ کس کے لئے طلب مغفرت کرتے ہیں":۔

(۱)۔ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: مَنْ كَسَا أَحَداً مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ ثَوْباً مِنْ عُرْيٍ أَوْ أَعَانَهُ بِشَيْءٍ مِمَّا يَقُوتُهُ مِنْ مَعِيشَتِهِ وَكَّلَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهِ سَبْعَةَ آلاَفِ مَلَكٍ مِنَ الْمَلاَئِكَةِ يَسْتَغْفِرُونَ لِكُلِّ ذَنْبٍ عَمِلَهُ إِلَى أَنْ يُنْفَخَ فِي الصُّورِ[1]

"امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: کوئی مسلمان فقراء میں سے کسی برہنہ کو لباس پہنائے اس کو ضروریاتِ زندگی میں سے کچھ دے کر مدد کرے

اللہ عزوجل ۷۰ ہزار فرشتے اس کے لئے معین فرماتا ہے صور پھونکے جانے تک اس کے گناہوں کے لئے استغفار کرتے ہیں"۔

(۲)۔ عَنْ اَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ إِنَّ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَضْلِي مِنَ السَّمَاءِ وَ هِيَ هَذِهِ الْآيَةُ اَلَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَ مَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ يُؤْمِنُونَ بِهِ وَ يَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا وَ مَا فِي الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ مُؤْمِنٌ غَيْرُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ أَنَا وَ هُوَ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لَقَدْ اِسْتَغْفَرَتْ لِيَ الْمَلاَئِكَةُ قَبْلَ جَمِيعِ النَّاسِ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ سَبْعَ سِنِينَ وَ ثَمَانِيَةَ أَشْهُرٍ[2]

"اصبغ بن نباتہ امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ فضیلت مجھ تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلے سے حق جانب کی طرف سے اس آیت میں نازل ہوئی ہے۔

فرماتا ہے:

اَلَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ

۱۔ کافی، ج ۲ ص ۲۰۵، سورہ غافر، آیت: ۷

۲۔ تفسیر البرہان، ج ۷، ص ۱۱

وَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا۔

"جو (فرشتے) عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو اس کے گرد ہیں وہ اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے رہتے ہیں اور اس پر ایمان لاتے ہیں اور ایمانداروں کے لئے بخشش مانگتے ہیں"۔

روئے زمین پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور میرے علاوہ کوئی بھی مومن نہ تھا اور اس قول کے معنی کہ فرمایا: ملائکہ ۷ سال ۸ ماہ میرے لئے استغفار (دعا) کرتے تھے اس سے پہلے کہ امت محمد یہ وجود میں آئے"۔

(۳)۔ فَقَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ مَلاَئِكَةً يُسْقِطُونَ الذُّنُوبَ عَنْ ظُهُورِ شِيعَتِنَا كَمَا يُسْقِطُ الرِّيحُ الْوَرَقَ فِي أَوَانِ سُقُوطِهِ وَ ذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَّ "اَلَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَ مَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ" "يَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا" اِسْتِغْفَارُهُمْ وَ اللّٰهِ لَكُمْ دُونَ هَذَا الْخَلْقِ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ فَهَلْ سَرَرْتُكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ[1]

"ابا بصیر کہتا ہے امام صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اے ابا محمد! اللہ عزوجل کے پاس ملائکہ ہیں جو ہمارے شیعیان کی پشت سے گناہوں کو ختم کرتے ہیں اس طرح جس طرح درخت سے پتے گرتے ہیں

اور یہ قول خداوند ہے:

وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا

"مومنوں کے لئے طلب مغفرت کرتے ہیں"

اے ابا محمد! ملائکہ اور ان کا استغفار فقط تمہارے (شیعیان) کے لئے ہے

کیا میں نے تمہیں خوشحال کر دیا؟

فرمایا: جی ہاں۔ خوشحال ہو گیا"۔

(۴)۔ عَنِ الصَّادِقِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ

۱۔ تفسیر البرہان، ج ۷، ص ۱۱

رَسُولُ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : مَنْ سَلَكَ طَرِيقاً يَطْلُبُ فِيهِ عِلْماً سَلَكَ اَللّٰهُ بِهِ طَرِيقاً إِلَى اَلْجَنَّةِ وَ إِنَّ اَلْمَلاَئِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ اَلْعِلْمِ رِضًا بِهِ وَإِنَّهُ لَيَسْتَغْفِرُ لِطَالِبِ اَلْعِلْمِ مَنْ فِي اَلسَّمَاءِ وَ مَنْ فِي اَلْأَرْضِ حَتَّى اَلْحُوتُ فِي اَلْبَحْرِ وَ فَضْلُ اَلْعَالِمِ عَلَى اَلْعَابِدِ كَفَضْلِ اَلْقَمَرِ عَلَى سَائِرِ اَلنُّجُومِ لَيْلَةَ اَلْبَدْرِ وَإِنَّ اَلْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ اَلْأَنْبِيَاءِ إِنَّ اَلْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَاراً وَلاَ دِرْهَماً وَلَكِنْ وَرَّثُوا اَلْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَ مِنْهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ۔[1]

"امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
اگر کوئی علم حاصل کرنے کے راستے پر چلے اللہ عز وجل اس کو اس رستے سے جنت لے جائے گا، بیشک فرشتے خوشی سے اپنے پر اس کے نیچے بچھاتے ہیں
اور اس طالب علم کے لئے اہل زمین و آسمان حتیٰ دریا کی مچھلیاں بھی استغفار کرتی ہیں
عالم کی برتری عابد پر اس طرح ہے جیسے چودھویں کے چاند کی ستاروں پر ہے
علماء وارث انبیاء ہیں کیونکہ نبی پیسے، سونا، چاندی نہیں چھوڑتے بلکہ علم چھوڑتے ہیں۔
جو بھی ان سے علم لے اس نے بہرہ فراواں لیا ہے"۔

"علی علیہ السلام اور انؑ کے شیعہ کامیاب ہیں":۔

پہلے گزر چکا ہے کہ کلمہ شیعہ قرآن میں ۱۲ مرتبہ آیا ہے۔
ہمارا منظور لفظ "شیعہ" کی حقیقت سے ہے۔
سورہ صافات کی آیت ۸۳ میں ہے کہ:

وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ۔

"ابراہیم علیہ السلام بھی شیعیان علی علیہ السلام میں تھا۔ اس کا پیرو تھا"۔
محدث قمی "سفینۃ البحار" میں لغت شیعہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ:

قَالَ: سَأَلَ جَابِرُ اَلْجُعْفِيُّ أَبَا عَبْدِ اَللّٰهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ تَفْسِيرِ

[1]- کافی، ج ۱ ص ۳۴، امالی صدوق، ص ۶۰، بحار الانوار، ج ۱ ص ۱۶۴

قَوْلِهِ تَعَالَى: وَ إِنَّ مِنْ شِيعَتِهِ لَإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ إِنَّ اَللّٰهَ سُبْحَانَهُ لَمَّا خَلَقَ إِبْرَاهِيمَ كَشَفَ لَهُ عَنْ بَصَرِهِ فَنَظَرَ فَرَأَى نُوراً إِلَى جَنْبِ اَلْعَرْشِ فَقَالَ إِلَهِي مَا هَذَا اَلنُّورُ فَقِيلَ لَهُ هَذَا نُورُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ صَفْوَتِي مِنْ خَلْقِي وَرَأَى نُوراً إِلَى جَنْبِهِ فَقَالَ إِلَهِي وَ مَا هَذَا اَلنُّورُ فَقِيلَ لَهُ هَذَا نُورُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ نَاصِرِ دِينِي وَ رَأَى إِلَى جَنْبِهِمْ ثَلاَثَةَ أَنْوَارٍ فَقَالَ إِلَهِي وَ مَا هَذِهِ اَلْأَنْوَارُ فَقِيلَ لَهُ هَذَا نُورُ فَاطِمَةَ فَطَمْتُ مُحِبِّيهَا مِنَ اَلنَّارِ وَ نُورُ وَلَدَيْهَا اَلْحَسَنِ وَ اَلْحُسَيْنِ فَقَالَ إِلَهِي وَ أَرَى تِسْعَةَ أَنْوَارٍ قَدْ حَفُّوا بِهِمْ قِيلَ يَا إِبْرَاهِيمُ هَؤُلاَءِ اَلْأَئِمَّةُ مِنْ وُلْدِ عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ فَقَالَ إِلَهِي وَ سَيِّدِي أَرَى أَنْوَاراً قَدْ أَحْدَقُوا بِهِمْ لاَ يُحْصِي عَدَدَهُمْ إِلاَّ أَنْتَ قِيلَ يَا إِبْرَاهِيمُ هَؤُلاَءِ شِيعَتُهُمْ شِيعَةُ أَمِيرِ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ وَ بِمَ تُعْرَفُ شِيعَتُهُمْ قَالَ بِصَلاَةِ اَلْإِحْدَى وَ اَلْخَمْسِينَ وَ اَلْجَهْرِ بِسْمِ اَللّٰهِ اَلرَّحْمٰنِ اَلرَّحِيمِ وَ اَلْقُنُوتِ قَبْلَ اَلرُّكُوعِ وَ اَلتَّخَتُّمِ فِي اَلْيَمِينِ فَعِنْدَ ذَلِكَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنْ شِيعَةِ أَمِيرِ اَلْمُؤْمِنِينَ - قَالَ فَأَخْبَرَ اَللّٰهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ فَقَالَ: وَإِنَّ مِنْ شِيعَتِهِ لَإِبْرَاهِيمَ۔[1]

ثم قال شرف الدين: و مما يدل على ان ابراهيم و جميع الانبياء والمرسلين من شيعة اهل البيت ما روى عن الصادق انه قال ليس الا الله و رسوله و نحن شيعتنا و الباق في النار۔[2]

"جابر جعفی نے امام باقر علیہ السلام سے سورہ صافات کی آیت ۸۳ کے بارے پوچھا: امام علیہ السلام نے اس کے جواب میں فرمایا:

[1]- تاویل الآیات، ص ۴۸۶، تفسیر البرہان، ج ۶ ص ۴۱۹، بحار الانوار، ج ۳۶ ص ۱۵۰

[2]- تفسیر البرہان، ج ۶ ص ۴۲۰، سفینۃ البحار، ص ۹۱۵

اس وقت جب اللہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلق کیا اور ملکوت آسمان ان کو دکھائے انہوں نے جب عرش کی طرف نگاہ کی تو ایک نور کو دیکھا

پوچھا: پروردگارا! یہ کیسا نور ہے؟

خطاب ہوا: یہ نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے جو میرا اصفی ہے، ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا: بارخدایا! ایک اور نور بھی میں ان کے پہلو میں دیکھ رہا ہوں۔ خدائے سبحان نے فرمایا: یہ نور علی علیہ السلام ہے جو میرے دین کا ناصر ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا: پروردگارا! ان کے پہلو میں اور نور بھی دیکھ رہا ہوں۔

فرمایا: اے ابراہیم علیہ السلام! یہ فاطمہ سلام اللہ علیہا ہے جو اپنے والد اور شوہر کے پہلو میں اپنی جگہ رکھتی ہے۔ میں نے اس فاطمہ سلام اللہ علیہا کے محبوں کو آتش جہنم سے نجات دی

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا: دو دوسرے نور بھی دیکھ رہا ہوں جو ان تین نور کے درمیان جگہ رکھتے ہیں

خدائے سبحان نے فرمایا: یہ حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام ہیں۔ یہ حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام ہیں کہ جو پہلوئے مادر و پدر و جد کے درمیان جائے گزین ہوئے ہیں

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا: بارخدایا! ۹ دوسرے نور بھی دیکھ رہا ہوں جو ان پانچ نور کے اردگرد آئے ہیں۔

خدائے سبحان نے فرمایا: اے ابراہیم علیہ السلام! یہ ان پانچ نفر کی اولاد سے امام ہیں

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا: بارخدایا! ان کو کیسے پہچانا جا سکتا ہے۔ ان کے نام کیا ہیں؟

اللہ عزوجل نے فرمایا: ان کے یہ نام ہیں۔

ان میں پہلے علی ابن الحسین علیہ السلام، دوسرے محمد ابن علی علیہ السلام، تیسرے جعفر ابن محمد علیہ السلام، چہارم موسیٰ ابن جعفر علیہ السلام، پنجم علی ابن موسیٰ علیہ السلام، چھٹے محمد ابن علی علیہ السلام، ساتویں علی ابن محمد علیہ السلام، آٹھویں حسن ابن علی علیہ السلام، نویں م ح م د بن الحسن القائم المھدی علیہ السلام۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا: بہت سے نور ان کے اردگرد دیکھ رہا ہوں جن کی

تعداد تیرے علاوہ کوئی نہیں جانتا

اللہ عزوجل نے فرمایا: یہ ان کے شیعہ ہیں

ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا: بارخدایا! ان کو کن علامتوں سے پہچانیں گے

اللہ عزوجل نے فرمایا: ان علامتوں کے ساتھ:

(۱)۔ ۵۱ رکعت (کہ ان میں ۱۷ رکعت واجب نمازیں ہیں)۔

(۲)۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم کو بلند آواز سے پڑھنا

(۳)۔ رکوع سے پہلے قنوت (دوسری میں)۔

(۴)۔ دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا۔[1]

اسی وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی:

خدایا! مجھے بھی ان کے شیعیان میں قرار دے۔

اس کے بعد مرحوم سید شرف الدین فرماتے ہیں ان چیزوں میں سے جو دلالت کرتی ہیں اس پر کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام و تمام انبیاء شیعیان اہل البیت علیہم السلام ہیں

وہ روایت ہے امام صادق علیہ السلام سے

"نہیں ہے مگر خدا اور رسول و ہم اور ہمارے شیعیان باقی سب جہنم ہیں"۔

"شیعیان علی علیہ السلام کامیاب ہیں":۔

مندرجہ ذیل آیت مبارکہ میں ارشاد ہوتا ہے:

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ[2]

۱۔ سفینۃ النجاۃ، ج ۲ ص ۹۱۵۔

اس روایت کی ایک مشابہ روایت ہے جو کہ امام حسن عسکری علیہ السلام سے بیان ہوا ہے کہ فرمایا:

علامات مومن ۵ چیزیں ہیں۔

(۱)۔ ۵۱ رکعت نماز رات دن میں۔ (۲)۔ زیارت اربعین

(۳)۔ دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا۔ (۴)۔ بسم اللہ کہنا

(۵)۔ خاک پر سجدہ کرنا۔۔۔۔۔ (وسائل الشیعہ، ج ۱۰ ص ۳۷۲)

۲۔ سورہ بینہ، آیت: ۷

"(اور) جولوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے وہ تمام خلقت سے بہتر ہیں"۔

حاکم حسکانی عالم سنی مذہب (حنفی) نیشاپوری قرن پنجم ہجری اپنی "شواہد التنزیل" میں کہتا ہے:

"عن ابن عباس قال نزلت هٰذِهِ الآيَةُ۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ هُوَ أَنْتَ وَ
شِيعَتُكَ تَأْتِي أَنْتَ وَ شِيعَتُكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَاضِينَ مَرْضِيِّينَ وَ
يَأْتِي أَعْدَاؤُكَ غِضَاباً مُقْمَحِينَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَ مَنْ عَدُوِّي
قَالَ مَنْ تَبَرَّأَ مِنْكَ وَ لَعَنَكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
آلِهِ مَنْ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيّاً يَرْحَمُهُ اللّٰهُ۔[1]

"ابن عباس کہتا ہے جب یہ آیت:

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ

نازل ہوئی رسول اللہ ﷺ نے امیر المومنین علیہ السلام سے فرمایا:

اس آیت سے منظور آپؑ و آپؑ کے شیعہ ہیں۔ قیامت کے دن آپؑ اور آپؑ کے شیعیان اس حال میں آئیں گے کہ راضی اور خوشنود ہوں گے

آپؑ کے دشمن حالت غضب میں آئیں گے (یعنی خداوند آپؑ سے اور آپؑ کے شیعیان سے راضی ہے اور آپؑ کے دشمنوں سے غضبناک ہے)

علی علیہ السلام نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرا دشمن کون ہے؟

فرمایا: وہ ہے جو آپؑ پر تبرا کرے اور آپؑ پر لعنت کرے (مانند گروہ ناصبی)

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی کہے خدا علی علیہ السلام پر رحمت کرے خدا بھی اس پر رحمت بھی نازل کرتا ہے (یعنی جو حق علی علیہ السلام میں دعا کرے خدا بھی اس پر رحمت کرتا ہے)

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ هُوَ أَنْتَ وَ

۱۔ شواہد التنزیل، ج ۲ ص ۴۶۱

شِيعَتُكَ تَأْتِي أَنْتَ وَ شِيعَتُكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَاضِينَ مَرْضِيِّينَ وَ
يَأْتِي أَعْدَاؤُكَ غِضَاباً مُقْمَحِينَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَ مَنْ عَدُوِّي
قَالَ مَنْ تَبَرَّأَ مِنْكَ وَ لَعَنَكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
آلِهِ مَنْ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيّاً يَرْحَمُهُ اللّٰهُ۔[1]

اس کے بعد فرمایا: یا علی علیہ السلام! اس آیت سے منظور آپؑ اور آپؑ کے شیعہ ہیں اور میرے اور تمہارے درمیان کی میعاد (وعدہ گاہ) حوض ہے"۔

عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ قَالَ: هيا عَلِيُّ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ قَالَ: هُمْ أَنْتَ وَ شِيعَتُكَ، تَرِدُ عَلَيَّ أَنْتَ وَ شِيعَتُكَ رَاضِينَ مَرْضِيِّينَ۔[2]

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! اس آیت سے مراد آپؑ و آپؑ کے شیعہ ہیں (میرے حوض کے نزدیک) اس حال میں آو گے کہ راضی اور خوشنود ہوں گے"۔

جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: كُنَّا جُلُوساً عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ إِذْ أَقْبَلَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ قَالَ: قَدْ أَتَاكُمْ أَخِي. ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَقَالَ: وَ رَبِّ هٰذِهِ الْبَنِيَّةِ إِنَّ هٰذَا وَ شِيعَتَهُ هُمُ الْفَائِزُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔[3]

"جابر عبد اللہ انصاری کہتا ہے: ایک دن رسول ﷺ کے حضور بیٹھے ہوئے تھے کہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف نگاہ کی اس کے بعد فرمایا: میرا بھائی تمہارے پاس آیا، اس کے بعد کعبہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: خدایا! یہ کعبہ، یہ آقا (علی علیہ السلام) اور ان کے شیعہ قیامت کے دن کامیاب ہیں"۔

۱۔ شواہد التنزیل، ج ۲ ص ۴۶۳

۲۔ شواہد التنزیل، ج ۲ ص ۴۶۵

۳۔ شواہد التنزیل، ج ۲ ص ۴۶۷

"عقائد شیعہ":۔

شیعہ اثناء عشری کا عقیدہ یہ ہے کہ تمام ہستی کو یکتائے بی ہمتا واجب الوجود نے خلق کیا، وہ حی و عالم، توانا و بصیر، سمیع و مدرک و قدیم و حکیم و عادل و صادق ہے، اور جیسا کوئی شبیہ نہیں رکھتا جسم و جوہر مرکب نہیں ہے اور صفت امکانیہ سے منزہ ہے خلق مخلوقات میں افاضۂ فیض موجودات کی طرف شریک نہیں رکھتا۔ انبیاء و ملائکہ و کتب آسمانی و معراج پیغمبر حق ہے، مرنا و رجعت و سؤال قبر و جہان برزخ و معاد و صراط و حساب بہشت و دوزخ و ملائکہ و شفاعت سب حق ہیں"۔

رسول اللہ ﷺ کے بعد شریعت کی حفاظت لوگوں کی ہدایت کے لئے بارہ لوگ، جن کا پہلا علی ابن طالب علیہ السلام، اس کے بعد حسن بن علی علیہ السلام، حسین ابن علی علیہ السلام، علی ابن الحسین علیہ السلام، محمد بن علی علیہ السلام، جعفر ابن محمد علیہ السلام، موسیٰ بن جعفر علیہ السلام، علی ابن موسیٰ الرضا علیہ السلام، محمد ابن علی علیہ السلام، علی ابن محمد علیہ السلام، م ح م د ابن الحسن المہدی علیہ السلام اللہ عزوجل کے بھیجے گئے ہیں۔ امر خدا سے اور رسول اللہ ﷺ کی نص سے وہ برگزیدہ حق لوگوں کے امام ہیں، اس کا آخری زندہ ہے (البتہ بہ حسب واقع سب زندہ ہیں) زمین کو عدل سے پُر کرے گا

یہ بارہ لوگ گناہ سے معصوم اور نمائندہ خدا ہیں۔ عقیدہ شیعہ یہ ہے کہ نماز، روزہ، زکوۃ، حج، خمس، جہاد، امر بالمعروف و نہی عن المنکر، تولیٰ و تبرا، والدین کے ساتھ نیکی، صلۂ رحمی، حسن معاشرت، وعدہ وفا، جھوٹ، غیبت، بے حجابی، نوازندگی، بہتان، قتل، چوری، شراب، جوا، زنا، لواط، لوگوں کی مال خوری، لوگوں کو اذیت حرام ہے۔

خلاصہ جو کچھ پیغمبر ﷺ خاتم حلال و حرام سے جو کچھ حق تعالیٰ کی جانب سے لائے سب حق ہے۔

حَلَالُ مُحَمَّدٍ حَلَالٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ حَرَامُهُ حَرَامٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ شَرِيعَتُهُ مُسْتَمِرَّةٌ إِلَى يَومِ القِيَامَةِ [1]

"وہ کچھ جو رسول اللہ ﷺ نے حلال کیا تا قیامت حلال ہے اور وہ کچھ جو حرام کیا تا روز قیامت حرام ہے اور اس کی شریعت تا روز قیامت جاری ہے"۔

[1] بصائر الدرجات، ج ۱ ص ۸ ۱۴۸ شبہائے پشاور ص ۱۸۹

اس کا خلاصہ انجام واجبات، و ترک محرمات، وصفات نیک مانند سخاوت و حسن، خلق، 31
شجاعت، انصاف، عدل، مواسات، راز چھپانا و حسن معاشرت ہے

(شیعہ خالص وہ ہے جو فرمان خدا و پیغمبر ﷺ و اہل بیت علیہم السلام کو بغیر کسی کم و کاست انجام دے لیکن اگر کوئی عمل ناشائستہ اور فرامین الٰہی و سنت پیغمبر ﷺ و اہل بیت علیہم السلام کے خلاف انجام دے مقام شیعہ میں نہیں بلکہ باتوجہ روایات کے مطابق کہا جائے گا کہ وہ محبین اہل البیت علیہم السلام ہیں)۔ شیعیان نسبت فعل بد مانند (ظلم و جبر و برے کام) انجام نہیں دیتا اور کہتے ہیں خدا بے مقصد کام نہیں کرتا۔

کسی کو گمراہ یا بیچارہ نہیں کرتا، شیعہ، انبیاءؑ اور ان کے اوصیاء کو گناہوں سے معصوم مانتے ہیں، سہواً خطا بھی انجام نہیں دیتے۔

شیعہ کہتے ہیں پیغمبر رسول اللہ ﷺ دنیا سے نہ گئے مگر یہ کہ باذن اللہ اپنے اوصیاء کو معین فرمایا۔

"اعتقاد اہل عامہ":۔

کہتے ہیں خدا کے ساتھ آٹھ قدیم دوسرے ہیں، وہ صفات ہے۔

فخر رازی نے اپنے لوگوں کی تقبیح کرتے ہوئے کہا: نصاریٰ و یہود کافر ہوئے کہ خدا کے ساتھ دو خدا دوسرے قرار دیئے

اور ہمارے اصحاب اہل سنت قائل بہ ۹ قدیم (قدماء تسعة) ہوئے

احمد بن حنبل کہتا ہے: خدا جسم ہے اور جسم (کرسی) پر بیٹھے گا اور آیت: اَلرَّحۡمٰنُ عَلَى الۡعَرۡشِ اسۡتَوٰى. [1] کو اس پر تاویل کیا اور کہا: خوبصورت مرد جوان کی صورت میں آسمان سے نازل ہوگا (نعوذ باللہ)۔

افعال خدا میں کہتے ہیں: فسق و فجور سے جو بھی نازل ہوتا ہے مخلوق خداوند ہے
اسی کے ارادہ سے صادر ہوتے ہیں قضائے پروردگار ان پر جاری و فاعل سلب اختیار کرتے
ہیں یعنی یہ دستہ جبری ہیں کیونکہ یہ نسبت سہو و خطا انبیاء کی طرف دیتے ہیں
اس کے ساتھ کے یہ ہر گناہ سے پاک ہیں اور آیہ تطہیر نے ان کے قول کو مسلم رد کیا اور ان کو ہر

[1] سورہ طہٰ، آیت: ۵

گناہ وخطا سے منزہ جانا (بحث آیہ تطہیر میں گزر چکا ہے)

اور وہ خلافت کی نسبت سے کہتے ہیں ! امت پر چھوڑ کر گئے کسی کو معین نہیں فرمایا، یہ حروف کاملاً جھوٹ ہے۔ آیہ تبلیغ رسالت و آیہ الیوم اکملت لکم دینکم سورہ مائدہ میں آیات ۶۷ و ۳ سے عقیدہ کو مردہ و ساختہ کر دیا۔

ایک تہمتوں میں سے ہے جو شیعیان پر لگاتے ہیں عامہ کہتے ہیں

علت تفرق امت اور خونریزی عبداللہ بن سباء یہودی ضعائی ہے (جو کعب الاحبار و وہب بن منبہ کے ساتھ تھا)

عثمان کے زمانے میں مصر گیا اور شیعہ سنی کو لڑایا، مصر کو مرکز تشیع بنایا

علی علیہ السلام کو عثمان کے مقابلے میں علم اور اس پر احادیث وضع کی یہاں تک کے مامون کے زمانے میں ایرانی عربوں پر غالب ہوئے

مامون الرشید نے سیاست کے ساتھ تشیع کو رائج کیا، پس تشیع کی پیدائش وابتداء ابن سباء و مجوس ایرانیوں سے ہے جنہوں نے اپنے حفظ استقلال مملکت سے شیعہ گری کو طاقت دی۔

دورہ دیالمہ میں تقویت و سلطنت صفویہ میں رسمیت پائی

اور مجوس ایرانی ابھی تک از روئے سیاست اپنے مذہب کو شیعہ کہتے ہیں لیکن شیعہ جواب دیتا ہے کہ بہت بڑی تہمت شیعیان پر لگائی کیونکہ شیعہ ابن سباء کو ملعون و مطرود و منافق مانتے ہیں شیعہ لغت میں پیروی کرنے کے معنی میں ہے شیعہ یعنی پیرو انصار اعوان اور قاموس اللغۃ میں کہا ہے:

وَ غَلَبَ هذا الاسم عَلی مَن یتولّی عَلیاً وَ اهل بیته حتی صارَ لهم اسماً خاصاً [1]

"یہ نام ان پر جو امیر المومنین علیہ السلام اور ان کے اہل بیت علیہم السلام سے محبت کرتے ہیں غلبہ کر گیا حتیٰ ان کے لئے یہ نام مخصوص ہوگیا"۔

پس شیعہ بمعنی پیرو اطاعت علی علیہ السلام و اولاد علی علیہ السلام۔

پس یہ تہمت واضح ہے اللہ ان کو رسوا کرے۔

[1] شبہائے پشاور۔

"شیعہ کی پیدائش سند قرآن کے ساتھ":۔

شیعہ کی پیدائش بیشک آغاز بعثت اور صدر اسلام سے تھی۔[1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کو اسلام کی دعوت کرتے تھے اور بعض اس کی پیروی کرتے تھے اور بعض منکر ہوتے، وہ جو پیروی کرتے تھے شیعہ ہوتے اور جو منکر ہوتے یا فقط زبان کے ساتھ اظہار اسلام کرتے تھے اور باطن میں کافر تھے غیر شیعہ تھے

سورہ شعراء کی آیت نمبر ۲۱۴۔ ۲۱۵ اسی وجہ سے نازک ہوئی:

وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ . وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ.

"اور اے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اپنے قریب ترین رشتہ داروں کو (عذاب سے) ڈراؤ۔ اور جو اہلِ ایمان آپ کی پیروی کریں ان کیلئے اپنا بازو جھکاؤ (ان کے ساتھ تواضع و فروتنی سے پیش آؤ)"۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی قریش اور بنی ہاشم کے بزرگوں کو جمع کیا، انذار کیا۔

اس کے بعد تین مرتبہ فرمایا:

أَيُّكُمْ يُوَازِرُنِي وَلِيَكُونَ أَخِي وَوَصِيِّي وَوَارِثِي وَوَزِيرِي وَخَلِيفَتِي فِيكُم بَعدِي.

"کون ہے تم میں سے میری مدد کرے تاکہ میرا بھائی، وارث، وزیر اور میرے بعد میرا خلیفہ ہو"۔

تمہارے درمیان امیر المومنین علیہ السلام کے علاوہ کسی نے جواب نہیں دیا، وہ:

أَنَّ عَلِيّاً هَذَا أَخِي وَ وَزِيرِي وَ وَارِثِي وَ خَلِيفَتِي فِيكُم بَعدِي فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا.[2]

ہوئے۔ "یعنی وہ تمہارے درمیان میرے بعد میرا بھائی، وارث، وزیر، خلیفہ ہوا پس اس کی بات کو سنو اور اس کی اطاعت کرو"۔

[1] بلکہ عالم ذر میں آدم علیہ السلام کی خلقت سے پہلے انوار معصومین علیہم السلام کے ساتھ تھے۔

[2] شرائع الاسلام، ج ۱ ص ۵۵۹

پس اسی وقت لوگوں کو اعلانیہ علی علیہ السلام کی پیروی کی دعوت دی۔ اس کے بعد خداوند رسول اللہ ﷺ کو دستور دیتا ہے کہ مومنین سے متواضع ہوں اور ان کا احترام کرے۔ وہ علی علیہ السلام و جعفر علیہ السلام ابوذر تھے کہ ابوذر اسلام لانے والوں میں سے چوتھے تھے۔

"تائید تشیع بلسان وحی":۔

محمد بن یوسف گنجی شافعی "کفایۃ الطالب" میں (صفحہ ۱۱۹) سند مرفوع کے ساتھ حافظ سے نقل، اس نے یزید بن شراح انصاری کاتب امیر المومنین علیہ السلام سے سنا، آنحضرتؐ نے فرمایا:

"خاتم الانبیاء ﷺ کی وقت شہادت پشت میرے سینہ پر تھی اور فرمایا: اللہ عزوجل کا قول نہیں سنا کہ فرمایا:

إِنَّ اَلَّذِينَ آمَنُوا وَ عَمِلُوا اَلصَّالِحَاتِ - أُولٰئِكَ هُمْ خَيْرُ اَلْبَرِيَّةِ هُمْ أَنْتَ وَ شِيعَتُكَ . وَ مَوْعِدِي وَ مَوْعِدُكُمُ اَلْحَوْضُ . إِذَا اِجْتَمَعَتِ اَلْأُمَمُ لِلْحِسَابِ تُدْعَوْنَ غُرّاً مُحَجَّلِينَ.[1]

"آپؑ اور آپؑ کے شیعہ اور میرا اور آپؑ کا وعدہ گاہ حوض ہے۔ جب امتیں حساب کے لئے آئیں گی تو پکارے جاؤ گے غراً المحجلین"۔

ابن عساکر فخر شافعیہ قرن ششم کے علماء، جابر ابن عبداللہ الانصاری سے نقل کرتے ہیں کہ محضر پیغمبر ﷺ سے تھے، علی علیہ السلام آئے فرمایا:

اَلَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ هٰذَا وَ شِيعَتَهُ هُمُ اَلْفَائِزُونَ يَوْمَ اَلْقِيَامَةِ إِنَّ اَلَّذِينَ آمَنُوا وَ عَمِلُوا اَلصَّالِحَاتِ أُولٰئِكَ هُمْ خَيْرُ اَلْبَرِيَّةِ.[2]

"اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ علی علیہ السلام اور اس کے شیعیان قیامت کے دن کامیاب ہیں"۔ اور سورہ بینہ کی آیت ۷ نازل ہوئی۔

[1]۔ شواہد التنزیل، ج ۲ ص ۴۵۹

[2]۔ شبہائے پشاور، ص ۱۵۷

"فضائل الشیعہ روایات کی نگاہ میں"

(۱)۔ ابن مغازلی رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

يَا عَلِيُّ، إِنَّ شِيعَتَنَا يَخْرُجُونَ مِنْ قُبُورِهِمْ يَوْمَ اَلْقِيَامَةِ عَلَى مَا بِهِمْ مِنَ اَلْعُيُوبِ، وَ لَهُمْ مِنَ اَلذُّنُوبِ، وُجُوهُهُمْ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ اَلْبَدْرِ وَ قَدْ فُرِّجَتْ عَنْهُمُ اَلشَّدَائِدُ، وَ سُهِّلَتْ لَهُمُ اَلْمَوَارِدُ، وَ أُعْطُوا اَلْأَمْنَ وَ اَلْأَمَانَ، وَ اِرْتَفَعَتْ عَنْهُمُ اَلْأَحْزَانُ، يَخَافُ اَلنَّاسُ وَلَا يَخَافُونَ، وَيَحْزَنُ اَلنَّاسُ وَلَا يَحْزَنُونَ، شُرُكُ نِعَالِهِمْ يَتَلَأْلَأُ نُوراً، عَلَى نُوقٍ لَهَا أَجْنِحَةٌ قَدْ ذُلِّلَتْ مِنْ غَيْرِ مَهَانَةٍ، وَ تَحَبَّبَتْ مِنْ رِيَاضَةٍ أَعْنَاقُهَا ذَهَبٌ أَحْمَرُ أَلْيَنُ مِنَ اَلْحَرِيرِ لِكَرَامَتِهِمْ عَلَى اَللّٰهِ تَعَالَى.[1]

"یا علی علیہ السلام! ہمارے شیعہ قیامت کے دن چودھویں کے چاند کی طرح قبروں سے باہر آئیں گے، وہ جوان کے ساتھ ہے ان کے گناہوں اور عیبوں میں سے (بے گناہ نہیں ہیں) ان سے قیامت کی سختیاں ختم ہوں گی اور ان کے لئے مواقف قیامت آسان ہوگا اور امن و امان میں ہوں گے اور ان سے پریشانی دور چلی جائے گی لوگ ڈر رہے ہوں گے مگر یہ نہیں ڈریں گے

لوگ غمگین ہوں گے مگر یہ شادمان ہوں گے

ان کی جوتیوں کے بند بھی نور دیں گے، سفید اونٹ پر سوار ہوں گے کہ جس کے پر ہوں گے، ان کی گردن لال سونے سے اور حریر سے بھی نرم تر ہوگی، خدا کے حضور ان کے وقار کے لئے"۔

[1]۔ بحار الانوار، ج ۲۷ ص ۱۳۲

(۲)۔ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَقُولُ: لَمَّا أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِقَصْرٍ مِنْ دُرَّةٍ بَيْضَاءَ مُجَوَّفَةٍ وَ عَلَيْهَا بَابٌ مُكَلَّلٌ بِالدُّرِّ وَ الْيَاقُوتِ وَ عَلَى الْبَابِ سِتْرٌ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا مَكْتُوبٌ عَلَى الْبَابِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ عَلِيٌّ وَلِيُّ الْقَوْمِ وَ إِذَا مَكْتُوبٌ عَلَى السِّتْرِ بَخٍ بَخٍ مَنْ مِثْلُ شِيعَةِ عَلِيٍّ فَدَخَلْتُهُ فَإِذَا أَنَا بِقَصْرٍ مِنْ عَقِيقٍ أَحْمَرَ مُجَوَّفٍ وَ عَلَيْهِ بَابٌ مِنْ فِضَّةٍ مُكَلَّلٍ بِالزَّبَرْجَدِ الْأَخْضَرِ وَ إِذَا عَلَى الْبَابِ سِتْرٌ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا مَكْتُوبٌ عَلَى الْبَابِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ عَلِيٌّ وَصِيُّ الْمُصْطَفَى وَ إِذَا عَلَى السِّتْرِ مَكْتُوبٌ بَشِّرْ شِيعَةَ عَلِيٍّ بِطِيبِ الْمَوْلِدِ فَدَخَلْتُهُ فَإِذَا أَنَا بِقَصْرٍ مِنْ زُمُرُّدٍ أَخْضَرَ مُجَوَّفٍ لَمْ أَرَ أَحْسَنَ مِنْهُ وَ عَلَيْهِ بَابٌ مِنْ يَاقُوتَةٍ حَمْرَاءَ مُكَلَّلَةٍ بِاللُّؤْلُؤِ وَ عَلَى الْبَابِ سِتْرٌ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا مَكْتُوبٌ عَلَى السِّتْرِ شِيعَةُ عَلِيٍّ هُمُ الْفَائِزُونَ فَقُلْتُ حَبِيبِي جَبْرَئِيلُ لِمَنْ هَذَا فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ لِابْنِ عَمِّكَ وَ وَصِيِّكَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُحْشَرُ النَّاسُ كُلُّهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً إِلَّا شِيعَةَ عَلِيٍّ وَ يُدْعَى النَّاسُ بِأَسْمَاءِ أُمَّهَاتِهِمْ مَا خَلَا شِيعَةَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِنَّهُمْ يُدْعَوْنَ بِأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ فَقُلْتُ حَبِيبِي جَبْرَئِيلُ وَ كَيْفَ ذَاكَ قَالَ لِأَنَّهُمْ أَحَبُّوا عَلِيّاً فَطَابَ مَوْلِدُهُمْ [1]

"مرحوم محدث قمی "سفینۃ البحار" میں حدیث مرسلات میں جو بی بی سیدہ سلام اللہ علیہا تک پہنچتی ہے، بی بی سیدہ سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، فرمایا:

جب مجھے آسمان کی طرف معراج پر لے جایا گیا، جنت میں داخل ہوا تو اس موقع پر ایک قصر دیکھا کہ جو در و یاقوت سے مزین تھا اور اس پر ستر تھی، میں نے سر کو اٹھایا تھا تو دیکھا لکھا ہوا تھا:

۱۔ بحار الانوار، ج ۶۵ ص ۷۶، سفینۃ البحار، ج ۲ ص ۹۰۹

لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ عَلِيٌّ وَلِيُّ الْقَوْمِ

اس کے پردے پر

واہ واہ کون ہے، علی علیہ السلام کے شیعیان کی طرح؟

اس کے آخر میں لکھا ہوا تھا: لوگ قیامت کے دن پیر ننگے محشور ہوں گے مگر شیعیان علی علیہ السلام۔

لوگوں کو ماں کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا، مگر شیعیان علی علیہ السلام کو ان کے والد کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا

جبرئیل علیہ السلام سے کہا: اے میرے حبیب! کیوں اس صورت میں لکھا ہوا ہے کہ شیعیان علی علیہ السلام کو والد کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا؟

جبرئیل نے کہا: علی علیہ السلام سے محبت کرنے والوں کی طینت پاک اور حلال زادہ ہیں"۔

(۳)۔ لِي بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: خَرَجْتُ أَنَا وَ أَبِي حَتَّى إِذَا كُنَّا بَيْنَ الْقَبْرِ وَ الْمِنْبَرِ إِذَا هُوَ بِأُنَاسٍ مِنَ الشِّيعَةِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ إِنِّي وَ اللَّهِ لَأُحِبُّ رِيَاحَكُمْ وَ أَرْوَاحَكُمْ فَأَعِينُونِي عَلَى ذَلِكَ بِوَرَعٍ وَ اجْتِهَادٍ وَ اعْلَمُوا أَنَّ وَلَايَتَنَا لَا تُنَالُ إِلَّا بِالْوَرَعِ وَ الِاجْتِهَادِ مَنِ ائْتَمَّ مِنْكُمْ بِعَبْدٍ فَلْيَعْمَلْ بِعَمَلِهِ أَنْتُمْ شِيعَةُ اللَّهِ وَ أَنْتُمْ أَنْصَارُ اللَّهِ وَ أَنْتُمُ السَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ وَ السَّابِقُونَ الْآخِرُونَ وَ السَّابِقُونَ فِي الدُّنْيَا إِلَى مَحَبَّتِنَا وَ السَّابِقُونَ فِي الْآخِرَةِ إِلَى الْجَنَّةِ قَدْ ضَمِنَّا لَكُمُ الْجَنَّةَ بِضَمَانِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ ضَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ اللَّهِ مَا عَلَى دَرَجَةِ الْجَنَّةِ أَكْثَرُ أَرْوَاحاً مِنْكُمْ فَتَنَافَسُوا فِي فَضَائِلِ الدَّرَجَاتِ أَنْتُمُ الطَّيِّبُونَ وَ نِسَاؤُكُمُ الطَّيِّبَاتُ كُلُّ مُؤْمِنَةٍ حَوْرَاءُ عَيْنَاءُ وَ كُلُّ مُؤْمِنٍ صِدِّيقٌ وَ لَقَدْ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِقَنْبَرٍ يَا قَنْبَرُ أَبْشِرْ وَ بَشِّرْ وَ

إِسْتَبْشِرْ فَوَ ٱللَّهِ لَقَدْ مَاتَ رَسُولُ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ هُوَ عَلَى أُمَّتِهِ سَاخِطٌ إِلاَّ ٱلشِّيعَةَ أَلاَ وَ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ عِزّاً وَ عِزُّ ٱلْإِسْلاَمِ ٱلشِّيعَةُ أَلاَ وَ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ دِعَامَةٌ وَ دِعَامَةُ ٱلْإِسْلاَمِ ٱلشِّيعَةُ أَلاَ وَ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ ذِرْوَةٌ وَ ذِرْوَةُ ٱلْإِسْلاَمِ ٱلشِّيعَةُ أَلاَ وَ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سَيِّداً وَ سَيِّدُ ٱلْمَجَالِسِ مَجَالِسُ ٱلشِّيعَةِ أَلاَ وَ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شَرَفاً وَ شَرَفُ ٱلْإِسْلاَمِ ٱلشِّيعَةُ أَلاَ وَ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ إِمَاماً وَ إِمَامُ ٱلْأَرْضِ أَرْضٌ تَسْكُنُهَا ٱلشِّيعَةُ وَ ٱللَّهِ لَوْ لاَ مَا فِي ٱلْأَرْضِ مِنْكُمْ مَا رَأَيْتَ بِعَيْنٍ عُشْباً أَبَداً وَ ٱللَّهِ لَوْ لاَ مَا فِي ٱلْأَرْضِ مِنْكُمْ مَا أَنْعَمَ ٱللَّهُ عَلَى أَهْلِ خِلاَفِكُمْ وَ لاَ أَصَابُوا ٱلطَّيِّبَاتِ مَا لَهُمْ فِي ٱلدُّنْيَا وَ لاَ لَهُمْ فِي ٱلْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ كُلُّ نَاصِبٍ وَ إِنْ تَعَبَّدَ وَ اجْتَهَدَ مَنْسُوبٌ إِلَى هَذِهِ ٱلْآيَةِ: عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ تَصْلَى نَاراً حَامِيَةً فَكُلُّ نَاصِبٍ مُجْتَهِدٍ فَعَمَلُهُ هَبَاءٌ شِيعَتُنَا يَنْطِقُونَ بِأَمْرِ ٱللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مَنْ يُخَالِفُهُمْ يَنْطِقُونَ بِتَفَلُّتٍ - وَ ٱللَّهِ مَا مِنْ عَبْدٍ مِنْ شِيعَتِنَا يَنَامُ إِلاَّ أَصْعَدَ ٱللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ رُوحَهُ إِلَى ٱلسَّمَاءِ فَيُبَارِكُ عَلَيْهَا فَإِنْ كَانَ قَدْ أَتَى عَلَيْهَا أَجَلُهَا جَعَلَهَا فِي كُنُوزٍ مِنْ رَحْمَتِهِ وَ فِي رِيَاضِ جَنَّتِهِ وَ فِي ظِلِّ عَرْشِهِ وَ إِنْ كَانَ أَجَلُهَا مُتَأَخِّراً بَعَثَ بِهَا مَعَ أَمَنَتِهِ مِنَ ٱلْمَلاَئِكَةِ لِيَرُدُّوهَا إِلَى ٱلْجَسَدِ ٱلَّذِي خَرَجَتْ مِنْهُ لِتَسْكُنَ فِيهِ وَ ٱللَّهِ إِنَّ حَاجَّكُمْ وَ عُمَّارَكُمْ لَخَاصَّةُ ٱللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ إِنَّ فُقَرَاءَكُمْ لَأَهْلُ ٱلْغِنَى وَ إِنَّ أَغْنِيَاءَكُمْ لَأَهْلُ ٱلْقَنَاعَةِ وَ إِنَّكُمْ كُلَّكُمْ لَأَهْلُ دَعْوَتِهِ وَ أَهْلُ إِجَابَتِهِ [1]

"عمرو بن ابی المقدام کہتا ہے: امام صادق علیہ السلام سے سنا کہ فرمایا: میں اور میرے بابا علیہ السلام گھر سے باہر گئے مسجد تک یہاں تک کے قبر و منبر کے درمیان پہنچے، وہاں پر ایک

[1] کافی، ج ۸ ص ۲۱۲، امالی شیخ صدوق، ج ۲ ص ۲۶۲، بحارالانوار، ج ۶۵ ص ۸۰

شیعہ گروہ سے ملاقات ہوئی

میرے والد علیہ السلام نے ان کو سلام کیا اس کے بعد فرمایا: خدا کی قسم میں تمہاری خوشبو میں تمہاری جان سے محبت کرتا ہوں، پس اس محبت میں طہارت سے میری مدد کریں، جان لو کہ ہماری ولایت تک طہارت کے علاوہ نہیں پہنچ سکتے کوئی بھی تم میں سے، خدا کے بندوں میں سے ایک کو اپنا امام قرار دے، اس کو چاہیے اس کی رفتار کے مطابق زندگی گزارے

تم ہی مطیع و ناصر اللہ ہو، اور اوّلین و آخرین پر سبقت لے جانے والے ہو، دنیا و آخرت میں اور خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہارے لئے جنت کی ضمانت لی ہے

خدا کی قسم! جنت میں تم سے زیادہ کوئی درجات میں نہیں ہوگا

پس درک وکسب فضائل درجات، جنت میں ایک دوسرے سے رقابت کرو

تم اور تمہاری بیویاں پاک ہیں ہر مومنہ عورت حور العین ہے

اور ہر مومن ایک صدیق ہے

امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے غلام قنبر سے فرمایا کہ بشارت دو بشارت لو

خدا کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دنیا سے گئے، شیعہ کے علاوہ ساری امت پر غضب ناک تھے

جان لو ہر چیز کے لئے عزت وشوکت ہے عزت اسلام شیعیان ہیں

آگاہ ہو جاؤ ہر چیز کا ستون ہے ستون اسلام شیعہ ہیں

آگاہ ہو جاؤ ہر چیز کے لئے ایک سر ہے اسلام کا سر شیعہ ہیں

آگاہ ہو جاؤ ہر چیز کے لئے ایک شرافت ہے اسلام کی شرافت شیعہ ہیں

آگاہ ہو جاؤ ہر چیز کے لئے ایک سردار ہے اور مجالس کی سردار شیعہ کی مجالس ہیں

ہر چیز کے لئے امام ہے امام زمین وہ سرزمین ہے جس میں شیعہ رہتے ہیں

خدا کی قسم! اگر تم زمین میں نہ ہو، زمین گھاس نہ اُگائے

خدا کی قسم! اگر تم زمین میں نہ ہو تو خدا تمہارے مخالفوں کو نعمت نہ دے اور ان کو

خوشیاں نصیب نہ ہوں اور دنیا آخرت میں بہرہ مند نہیں، شخص ناصبی جتنی بھی عبادت کرے سورہ غاشیہ کی آیت ۳ اور ۴ کا مصداق ہے

سخت محنت کرنے والے تھکے ماندے دھکتی آگ میں داخل ہوں گے

پس ہر کوشش کرنے والا ناصبی کا عمل برباد ہے۔

ہمارے شیعہ امر اللہ سے نطق کرنے والے ہیں اور ان کے مخالف اول فول بکنے والے ہیں

ہمارے شیعہ میں سے کوئی ایسا نہیں کہ وہ سوئے اور خدا اسے آسمان پر نہ لے جائے اور اس کو برکت نہ دے

پس اگر عمر ختم ہو جائے اس کے اپنے رحمت کے خزانوں میں داخل کرے گا اور جنت کے باغوں اور عرش کے سائے میں جگہ دے گا

اگر اس کی عمر نہیں پہنچی تو اس کی حفاظت کے لئے گروہ کو مکرر کرے گا تا کہ اس کے جسم کے ساتھ واپس آئے

خدا کی قسم! تمہارے حاجی اور عمرہ گزار خدا کی بارگاہ کے خاص بندے ہیں

تمہارے فقراء غنی اور غنی اہل قناعت ہیں، بیشک تم سب اہل دعوت خدا اور اس کے اہل اجابت ہو"۔

(۴). ابو یحییٰ کوکب الدم امام صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا:

بیشک حواریون عیسیٰ علیہ السلام اس کے شیعہ تھے اور ہمارے شیعہ بھی ہمارے حواری ہیں

اس طرح نہیں کہ ان کے حواری ہمارے حواریوں سے زیادہ فرمان بردار ہوں

عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے فرمایا: خدا کی راہ میں میرے مددگار کون ہیں؟

انہوں نے کہا: ہم ہیں انصار اللہ۔

قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيِّينَ مَنْ أَنصَارِي إِلَى اللَّهِ
قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنصَارُ اللَّهِ [1]

خدا کی قسم! نہ یہودیوں کے مقابلے میں اس کی مدد کی، نہ ہی اس کی راہ میں جنگ کی

---

[1] سورہ صف، آیت: ۱۴

لیکن ہمارے شیعہ اس دن سے کہ جس دن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح قبض ہوئی ہماری نصرت میں کھڑے ہیں اور ہماری راہ میں جنگ کی اور آگ میں جلائے گئے، عذاب کے شکنجوں میں آئے، شہر بدر ہوئے

خداوند متعال ہماری جانب سے ان کو جزائے خیر دے"۔[1]

(۵). عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: اِمْتَحِنُوا شِيعَتَنَا عِنْدَ ثَلَاثٍ عِنْدَ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ كَيْفَ مُحَافَظَتُهُمْ عَلَيْهَا وَ عِنْدَ أَسْرَارِهِمْ كَيْفَ حِفْظُهُمْ لَهَا عِنْدَ عَدُوِّنَا وَ إِلَى أَمْوَالِهِمْ كَيْفَ مُوَاسَاتُهُمْ لِإِخْوَانِهِمْ فِيهَا.[2]

"امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہمارے شیعہ کا تین وقتوں میں امتحان لو

نماز کے وقت اس کی کتنی حفاظت کرتے ہیں

اسرار تشیع میں کہ کس انداز سے دشمن سے اس کی حفاظت کرتے ہیں

اور ان کے اموال میں کہ کس طرح اپنے بھائیوں کے ساتھ ہمراہی کرتے ہیں"۔

(۶). عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: شِيعَةُ عَلِيٍّ هُمُ الْفَائِزُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.[3]

"امام رضا علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا:

قیامت کے دن شیعیان علی علیہ السلام کامیاب ہیں"۔

(۷). قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: تُوضَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنَابِرُ حَوْلَ الْعَرْشِ لِشِيعَتِي وَ شِيعَةِ أَهْلِ بَيْتِي الْمُخْلَصِينَ فِي وِلَايَتِنَا وَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ هَلُمُّوا يَا عِبَادِي إِلَيَّ لِأَنْشُرَنَّ عَلَيْكُمْ كَرَامَتِي فَقَدْ أُوذِيتُمْ فِي الدُّنْيَا.[4]

---

[1] روضہ کافی، ج ۲ ص ۸۵

[2] خصال، ج ۱ ص ۱۲۳ ح ۵۸

[3] عیون اخبار الرضا، ج ۲ ص ۷۸، امالی شیخ صدوق، ص ۳۶۱

[4] عیون اخبار الرضا، ج ۲ ص ۹۸

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن منابر میرے اور میرے اہل بیت علیہم السلام کے شیعیان کے لئے جو ہماری محبت میں مخلص ہیں، اطراف عرش میں قائم ہوں گے

اللہ عزوجل بندوں کو حکم دے گا میری طرف آئیں تا کہ اپنی کرامت کو تمہارے اوپر نشر کروں کیونکہ تم نے دنیا میں راہ حق میں کھڑے رہے رنج اور آزار دیکھے"۔

(۸) عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: تَرِدُ شِيعَتُكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رِوَاءً غَيْرَ عِطَاشٍ وَيَرِدُ عَدُوُّكَ عِطَاشاً يَسْتَسْقُونَ فَلاَ يُسْقَوْنَ۔ [1]

"امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
یا علی علیہ السلام! آپؑ کے مطیع قیامت میں آئیں گے سیراب اور بغیر تشنگی کے لیکن تمہارے دشمن نہایت تشنگی میں پانی مانگ رہے ہوں گے مگر کوئی ان کو پانی نہیں دے گا"۔

(۹) عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ لِعَلِيٍّ بَشِّرْ لِشِيعَتِكَ أَنِّي الشَّفِيعُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ لاَ يَنْفَعُ إِلاَّ شَفَاعَتِي۔ [2]

"حسین علیہ السلام ابن علی علیہ السلام نے روایت کی ہے: رسول اللہ ﷺ نے میرے والد علی علیہ السلام سے فرمایا: اپنے شیعیان کو بشارت دو کہ قیامت کے دن ان کا شفیع ہوں اس دن کہ کوئی چیز ان کو فائدہ نہ دے گی مگر میری شفاعت"۔

(۱۰) قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: حُبِّي وَحُبُّ أَهْلِ بَيْتِي نَافِعٌ فِي سَبْعَةِ مَوَاطِنَ أَهْوَالُهُنَّ عَظِيمَةٌ عِنْدَ الْوَفَاةِ وَفِي الْقَبْرِ وَعِنْدَ النُّشُورِ وَعِنْدَ الْكِتَابِ وَعِنْدَ الْحِسَابِ وَعِنْدَ الْمِيزَانِ وَعِنْدَ الصراط۔ [3]

۱۔ عیون اخبار الرضا، ج ۲ ص ۱۰۱
۲۔ عیون اخبار الرضا، ج ۲ ص ۱۲۲
۳۔ امالی، شیخ صدوق، ص ۱۰

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اور میرے اہل بیت علیہم السلام کی محبت سات جگہوں پر جہاں خوف عظیم ہوگا کام آئے گی

موت کے وقت۔ قبر میں۔ قبر سے نکلتے وقت۔ نامہ اعمال لیتے وقت۔ حساب کے وقت۔ میزان کے نزدیک اور صراط پر"۔

(۱۱) قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: عُلِّمْتُ سَبْعاً مِنَ الْمَثَانِي وَمُثِّلَتْ لِي أُمَّتِي فِي الطِّينِ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى صَغِيرِهَا وَكَبِيرِهَا وَنَظَرْتُ فِي السَّمَاوَاتِ كُلِّهَا فَلَمَّا رَأَيْتُ رَأَيْتُكَ يَا عَلِيُّ فَاسْتَغْفَرْتُ لَكَ وَلِشِيعَتِكَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔ [1]

"رسول اللہ" نے فرمایا: سبع المثانی مجھے تعلیم دی گئی اپنی امت کو عالم طین یعنی عالم ذر میں دیکھا چھوٹے بڑوں کو دیکھا، سارے آسمانوں کی طرف نظر کی، یا علی علیہ السلام! آپ کو دیکھا پس آپؑ کے لئے اور آپؑ کے تمام شیعیان جو قیامت تک آئیں گے کے لئے طلب مغفرت کی"۔

(۱۲) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّا لَنُحِبُّ مِنْ شِيعَتِنَا مَنْ كَانَ عَاقِلاً فَهِماً فَقِيهاً حَلِيماً مُدَارِياً صَبُوراً صَدُوقاً وَفِيّاً ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى خَصَّ الْأَنْبِيَاءَ عَلَيْهِمُ السَّلاَمُ بِمَكَارِمِ الْأَخْلاَقِ فَمَنْ كَانَتْ فِيهِ فَلْيَحْمَدِ اللهَ عَلَى ذَلِكَ وَمَنْ لَمْ تَكُنْ فِيهِ فَلْيَتَضَرَّعْ إِلَى اللهِ وَلْيَسْأَلْهُ إِيَّاهُ۔ قَالَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ وَمَا هِيَ قَالَ الْوَرَعُ وَالْقُنُوعُ وَالصَّبْرُ - وَالشُّكْرُ وَالْحِلْمُ وَالْحَيَاءُ وَالسَّخَاءُ وَالشَّجَاعَةُ وَالْغَيْرَةُ وَالْبِرُّ وَصِدْقُ الْحَدِيثِ وَأَدَاءُ الْأَمَانَةِ۔ [2]

"عبداللہ بن بکیر کہتا ہے: امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہم اپنے شیعیان میں سے اس سے محبت کرتے ہیں جو عاقل، فہم رکھنے والا، فقیہ، بردبار، مہربانی کرنے والا، پرصبر،

۱۔ امالی، شیخ مفید، ص ۱۰۱، بحارالانوار، ج ۶۵ ص ۳۸
۲۔ امالی، شیخ مفید، ص ۲۱۳

بہت سچا اور باوفا ہو

اس کے بعد فرمایا: اللہ عزوجل نے انبیاء کو مکارم اخلاق کی طرف مخصوص کیا پس جو بھی اس نعمت کو پانے والا ہے خدا کا شکر کرے، اگر یہ نہ ہو تضرع کرے اور ان کی خدا سے درخواست کرے

عبداللہ بن بکیر کہتا ہے: میں نے عرض کیا: آپؑ پر قربان جاؤں وہ کون سی ہیں؟ فرمایا: پرہیزگاری۔ اظہار فروتنی۔ صبر۔ شکر۔ حلم۔ حیاء۔ سخاوت۔ شجاعت۔ غیرت۔ نیکی کرنا۔ سچ بولنا اور ادائے امانت"۔

(۱۳)۔ عَنْ أَبِي الْوَرْدِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ جَمَعَ اللَّهُ النَّاسَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَ الْآخِرِينَ عُرَاةً حُفَاةً فَيُوقَفُونَ عَلَى طَرِيقِ الْمَحْشَرِ حَتَّى يَعْرَقُوا عَرَقاً شَدِيداً وَ تَشْتَدَّ أَنْفَاسُهُمْ فَيَمْكُثُونَ كَذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ وَ ذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: فَلاَ تَسْمَعُ إِلاَّ هَمْساً[1]

قَالَ ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ مِنْ تِلْقَاءِ الْعَرْشِ أَيْنَ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ قَالَ فَيَقُولُ النَّاسُ قَدْ أَسْمَعْتَ كُلاًّ فَسَمِّ بِاسْمِهِ قَالَ فَيُنَادِي أَيْنَ نَبِيُّ الرَّحْمَةِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فَيَقُومُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَيَتَقَدَّمُ أَمَامَ النَّاسِ كُلِّهِمْ حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى حَوْضٍ طُولُهُ مَا بَيْنَ أُبُلَّةَ وَ صَنْعَاءَ فَيَقِفُ عَلَيْهِ ثُمَّ يُنَادِي بِصَاحِبِكُمْ فَيَقُومُ أَمَامَ النَّاسِ فَيَقِفُ مَعَهُ ثُمَّ يُؤْذَنُ لِلنَّاسِ فَيَمُرُّونَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَبَيْنَ وَارِدٍ يَوْمَئِذٍ وَ بَيْنَ مَصْرُوفٍ فَإِذَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ مَنْ يُصْرَفُ عَنْهُ مِنْ مُحِبِّينَا أَهْلَ الْبَيْتِ بَكَى وَ قَالَ يَا رَبِّ شِيعَةُ عَلِيٍّ يَا رَبِّ شِيعَةُ عَلِيٍّ قَالَ فَيَبْعَثُ اللَّهُ عَلَيْهِ مَلَكاً فَيَقُولُ لَهُ مَا يُبْكِيكَ يَا مُحَمَّدُ قَالَ فَيَقُولُ وَ كَيْفَ لاَ أَبْكِي لِأُنَاسٍ مِنْ شِيعَةِ أَخِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي

[1]۔ سورۂ طٰہٰ، آیت: ۱۰۸

طَالِبٍ أَرَاهُمْ قَدْ صُرِفُوا تِلْقَاءَ أَصْحَابِ النَّارِ وَ مُنِعُوا مِنْ وُرُودِ حَوْضِي قَالَ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ يَا مُحَمَّدُ قَدْ وَهَبْتُهُمْ لَكَ وَ صَفَحْتُ لَكَ عَنْ ذُنُوبِهِمْ وَ أَلْحَقْتُهُمْ بِكَ وَ بِمَنْ كَانُوا يَتَوَلَّوْنَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ وَ جَعَلْتُهُمْ فِي زُمْرَتِكَ وَ أَوْرَدْتُهُمْ حَوْضَكَ وَ قَبِلْتُ شَفَاعَتَكَ فِيهِمْ وَ أَكْرَمْتُكَ بِذَلِكَ ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ مِنْ بَاكٍ يَوْمَئِذٍ وَ بَاكِيَةٍ يُنَادُونَ يَا مُحَمَّدَاهْ إِذَا رَأَوْا ذَلِكَ قَالَ فَلاَ يَبْقَى أَحَدٌ يَوْمَئِذٍ كَانَ يَتَوَلاَّنَا وَ يُحِبُّنَا وَ يَتَبَرَّأُ مِنْ عَدُوِّنَا وَ يُبْغِضُهُمْ إِلاَّ كَانَ فِي حِزْبِنَا وَ مَعَنَا وَ وَرَدَ حَوْضَنَا.[1]

"ابوالورد کہتا ہے: امام باقرؑ سے سنا، فرمارہے تھے:

اللہ قیامت کے دن تمام لوگ اوّلین و آخرین کو عریاں، پاؤں ننگے ایک زمین پر جمع کرے گا جہاں پر بہت زیادہ عرق بہائیں، شدت سے سانس لیں۔ یہ معنائے قول خداوند ہے

نہیں سنو گے سوائے آہستہ آواز کے

اس کے بعد ندا دینے والا عرش کی طرف سے آواز دے گا: پیغمبر ﷺ امی کہاں ہے؟ لوگ کہیں گے سب نے سن لیا، اس کا نام بتاؤ، ندا دے گا: رسول رحمت محمد بن عبداللہ ﷺ کہاں ہے؟

رسول اللہ ﷺ اٹھیں گے اور لوگوں کے آگے چلیں گے یہاں تک کہ اس حوض کے پاس جس کی طوالت ایلہ وصنعاء[2] جتنی ہے پہنچیں گے۔ صاحب (امام پیشواء) آپ کو صدا دیں گے پس آنحضرت لوگوں کے آگے رسول اللہ ﷺ کے کنارے میں کھڑے ہوں گے اس کے بعد لوگوں کو اجازت دی جائے گی کہ سب عبور کریں

اس دن ایک گروہ (اس حوض پر) وارد ہوگا اور ایک گروہ کو اس نے آنے سے روکا

[1]۔ امالی شیخ مفید، ج ۲ ص ۳۲۸

[2]۔ دو شہروں کے نام ہے ساحل میں بحر قلزم میں شام کی طرف اور دوسرا یمن میں ہے۔

جائے گا اگران رکنے والوں میں سے محبان اہل بیت علیہم السلام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھیں گے تو گریہ کریں گے

خداوندا شیعیان علی علیہ السلام خداوندا شیعیان علی علیہ السلام اللہ عزوجل ایک شیعہ کو ان کی طرف بھیجے گا، یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیوں گریہ کررہے ہیں؟

عرض کریں گے کیوں نہ گریہ کروں، میں شیعیان علی علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں، ان کو جہنم کی طرف لے جایا جارہا ہے اوران کو حوض پر آنے سے روکا گیا اس کے بعد اللہ عزوجل فرمائے گا: یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں نے ان کو تمہیں بخش دیا اور تمہاری وجہ سے ان کے گناہوں کو معاف فرمایا

ان میں سے تمہیں اور تمہاری اولاد سے محبت کرتے تھے تمہارے ساتھ ملحق کیا اوران کو تمہارے گروہ سے قرار دیا اوران کو تمہارے حوض میں داخل کیا اور تمہاری شفاعت ان کے بارے میں قبول فرمائی اور تمہیں اس کرامت کے لئے مکرم جانا

امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: اس دن کتنے مرد اور عورتیں گریہ کرتے ہوئے ندا کریں گے: یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہماری فریاد کو پہنچو

پس اس دن کوئی بھی جو ہم سے محبت کرتا ہو نہیں ہوگا مگر ہمارے لشکر اور حوض پر ہمارے ساتھ ہوگا

(۱۴) عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: شَكَوْتُ إِلَىٰ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ حَسَدَ النَّاسِ إِيَّايَ فَقَالَ يَا عَلِيُّ إِنَّ أَوَّلَ أَرْبَعَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ أَنَا وَ أَنْتَ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ وَ ذُرِّيَّتُنَا خَلْفَ ظُهُورِنَا وَ أَحِبَّاؤُنَا خَلْفَ ذُرِّيَّتِنَا وَ أَشْيَاعُنَا عَنْ أَيْمَانِنَا وَ شَمَائِلِنَا.[1]

"امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لوگوں کے حسد کی جو میری نسبت تھا کی شکایت کی

۱۔ ارشاد شیخ مفید، ج ا ص ۴۳

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! پہلے چار لوگ جو جنت میں داخل ہوں گے میں، آپ علیہ السلام، حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام، ہماری ذریت اور چوتھے رتبے میں ہمارے شیعہ ہیں جو ہمارے دائیں بائیں جانب سے ہمارے ساتھ جنت میں داخل ہوں گے"۔

(۱۵) عن العسکریؑ شِيعَةُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ هُمُ الَّذِينَ لَا يُبَالُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَ وَقَعَ الْمَوْتُ عَلَيْهِمْ، أَوْ وَقَعُوا عَلَى الْمَوْتِ. وَ شِيعَةُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ هُمُ الَّذِينَ يُؤْثِرُونَ إِخْوَانَهُمْ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ. «وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ» وَ هُمُ الَّذِينَ لَا يَرَاهُمُ اللَّهُ حَيْثُ نَهَاهُمْ، وَ لَا يَفْقِدُهُمْ مِنْ حَيْثُ أَمَرَهُمْ. وَ شِيعَةُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ هُمُ الَّذِينَ يَقْتَدُونَ بِعَلِيٍّ فِي إِكْرَامِ إِخْوَانِهِمُ الْمُؤْمِنِينَ.[1]

"امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا: ہمارے شیعہ وہ ہیں جو خدا کی راہ میں قتل ہونے سے نہیں ڈرتے

ہمارے شیعہ وہ ہیں جو اپنے بھائی کو خود سے بھی مقدم رکھتے ہیں درحالانکہ خود محتاج ہیں

ہمارے شیعہ وہ ہیں جہاں پر خدا امر اطاعت فرمائے وہ حاضر ہیں اور ہر جگہ گناہ سے روکے وہاں سے دور ہیں

ہمارے شیعہ وہ ہیں جو علی علیہ السلام کی پیروی کرتے ہیں، اپنے مومن بھائیوں کو مکرم جاننے میں"۔

(۱۶) قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: شِيعَتُنَا أَهْلُ الْوَرَعِ وَ الْاِجْتِهَادِ وَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَ الْأَمَانَةِ وَ أَهْلُ الزُّهْدِ وَ الْعِبَادَةِ وَ أَصْحَابُ الْإِحْدَىٰ وَ خَمْسِينَ رَكْعَةً فِي الْيَوْمِ وَ اللَّيْلَةِ الْقَائِمُونَ بِاللَّيْلِ الصَّائِمُونَ بِالنَّهَارِ يُزَكُّونَ أَمْوَالَهُمْ وَ يَحُجُّونَ الْبَيْتَ وَ يَجْتَنِبُونَ كُلَّ مُحَرَّمٍ.[2]

۱۔ تفسیر امام حسن عسکریؑ، ص ۳۱۹ ح ۱۶۱

۲۔ بحار الانوار، ج ۶۸ ص ۱۶۸ ح ۲۳

"امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہمارے شیعہ اہل الورع، کوشش کرنے والے، وفا کرنے والے، امانت، زہد، عبادت کرنے والے ہیں
ہمارے شیعہ شب و روز میں ۵۱ رکعت نماز پڑھنے والے ہیں
ہمارے شیعہ راتوں کو جاگنے والے، دن کو روزہ رکھنے والے ہیں
ہمارے شیعہ اپنے مال کی زکوۃ دینے والے ہیں، بیت اللہ کا حج کرنے والے ہیں اور محرمات سے پرہیز کرنے والے ہیں"۔

(۱۷). قَالَ الباقرُ مَا شِيعَتُنَا إِلاَّ مَنِ اتَّقَى اللهَ وَ أَطَاعَهُ وَ مَا كَانُوا يُعْرَفُونَ يَا جَابِرُ إِلاَّ بِالتَّوَاضُعِ وَ التَّخَشُّعِ وَ كَثْرَةِ ذِكْرِ اللهِ. [1]

"امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: ہمارا شیعہ نہیں مگر خدا سے ڈرتا ہو، اس کا مطیع ہو
ہمارے شیعہ پہچانے نہیں جاتے مگر تواضع، خضوع، ادائے امانت کے ساتھ اور بہت زیادہ ذکر کرتا ہو
(نقط سبحان اللہ و الحمد للہ و لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر نہیں ہے بلکہ گناہ کے وقت خود کو قابو کرے اور خدا کو یاد کرے اور یہ مہم ترین ہے البتہ ذکر خدا بھی ہے لساناً و قلباً)"۔

(۱۸). قَالَ الصَّادِقُ عَلَيهِ السَّلام: إِنَّمَا شِيعَتُنَا يُعْرَفُونَ بِخِصَالٍ شَتَّى بِالسَّخَاءِ وَ بِالْبَذْلِ لِلإِخْوَانِ وَ بِأَنْ يُصَلُّوا الْخَمْسِينَ لَيْلاً وَ نَهَاراً. [2]

"امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہمارے شیعہ مختلف خصلتوں سے پہچانے جاتے ہیں
سخاوت اور بخشش اپنے دینی بھائیوں کے لئے، شب و روز میں ۵۱ رکعت پڑھتا ہو
(۱۷ واجب رکعت باقی مستحب ہے)

(۱۹). قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيهِ السَّلاَمُ: شِيعَتُنَا الْمُتَبَاذِلُونَ فِي وَلاَيَتِنَا الْمُتَحَابُّونَ فِي مَوَدَّتِنَا الْمُتَزَاوِرُونَ فِي إِحْيَاءِ أَمْرِنَا الَّذِينَ إِذَا غَضِبُوا لَمْ يَظْلِمُوا وَ إِنْ رَضُوا لَمْ يُسْرِفُوا بَرَكَةٌ عَلَى

۱۔ کافی، ج ۲ ص ۷۴، تحف العقول، ص ۲۹۵، بحار الانوار، ج ۷۵ ص ۱۷۵
۲۔ تحف العقول، ص ۳۰۳

مَنْ جَاوَرُوا سِلْمٌ لِمَنْ خَالَطُوا. [1]

"امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:
ہمارے شیعہ وہ ہیں جو ہماری ولایت کی راہ میں مال خرچ کرتے ہیں
ہماری محبت میں ایک دوسرے سے دوستی کرتے ہیں
ہمارے احیاء امر میں ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہیں
اگر غضب ناک ہوئے ظلم نہیں کرتے
اگر خوش حال ہوں اسراف نہیں کرتے
اگر کسی کے ہم جوار ہوں برکت کا سبب بنتے ہیں
جن کے ساتھ زندگی گزارتے ہیں وہ ان کے زبان اور ہاتھ سے محفوظ ہوتے ہیں"۔

(۲۰). قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيهِ السَّلاَمُ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى أَطْلَعَ عَلَى الأَرْضِ فَاخْتَارَنَا وَ اخْتَارَ لَنَا شِيعَةً يَنْصُرُونَنَا وَ يَفْرَحُونَ لِفَرَحِنَا وَ يَحْزَنُونَ لِحُزْنِنَا وَ يَبْذُلُونَ أَنْفُسَهُمْ وَ أَمْوَالَهُمْ فِينَا فَأُولَئِكَ مِنَّا وَ إِلَيْنَا وَ هُمْ مَعَنَا فِي الْجِنَانِ. [2]

"امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: اللہ عزوجل نے زمین کی طرف نگاہ کی، مخلوق میں سے ہمیں منتخب کیا، اور شیعہ کو ہمارے لئے منتخب کیا
ہماری خوشی کے لئے خوش اور ہمارے غم میں غمگین ہوتے ہیں
خود کو اور اپنے مال کو ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں
یہ ہم سے ہیں اور وہ ہماری طرف آئیں گے اور جنت میں بھی ہمارے ساتھ ہیں"۔

(۲۱). قَالَ الصَّادِقُ عَلَيهِ السَّلام: مَعَاشِرَ الشِّيعَةِ، كُونُوا لَنَا زَيْناً وَ لاَ تَكُونُوا عَلَيْنَا شَيْناً قُولُوا لِلنَّاسِ حُسْناً وَ احْفَظُوا أَلْسِنَتَكُمْ وَ كُفُّوهَا عَنِ الْفُضُولِ وَ قَبِيحِ الْقَوْلِ. [3]

۱۔ امالی طوسی، ص ۵۷۶ ح ۱۱۸۹
۲۔ امالی طوسی، ص ۵۷۶ ح ۱۱۸۹
۳۔ تحف العقول، ص ۳۰۳

"امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے گروہ شیعہ ہمارے لئے زینت اور افتخار کا سبب بنو

ہمارے لئے ننگ کا سبب نہ بنو

لوگوں کے ساتھ اچھا بولو

اپنی زبان کی حفاظت کرو

بری اور زیادہ باتوں سے دور رہو"۔

(۲۲)۔ قال الهادی اِتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُونُوا زَيْناً وَ لَا تَكُونُوا شَيْناً جُرُّوا إِلَيْنَا كُلَّ مَوَدَّةٍ وَ ادْفَعُوا عَنَّا كُلَّ قَبِيحٍ [1]

"امام ہادی علیہ السلام نے فرمایا: خدا سے ڈرو اور ہمارے لئے ننگ و عار کا سبب مت بنو بلکہ ہمارے لئے زینت و سرفرازی کا سبب بنو

ہر دوستی کو اس عمل سے ہماری طرف کھینچو اور ہر قبیح و برائی کو دور کرو (ہم منزہ و پاک ہیں) (یہ حکم کلی ہے سارے شیعیان کے لئے)"۔

(۲۳)۔ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: يَا عَلِيُّ أَلَا أُبَشِّرُكَ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ هٰذَا حَبِيبِي جَبْرَئِيلُ يُخْبِرُنِي عَنِ اللّٰهِ جَلَّ جَلَالُهُ أَنَّهُ قَدْ أَعْطَى مُحِبَّكَ وَ شِيعَتَكَ سَبْعَ خِصَالٍ الرِّفْقَ عِنْدَ الْمَوْتِ وَ الْأُنْسَ عِنْدَ الْوَحْشَةِ وَ النُّورَ عِنْدَ الظُّلْمَةِ وَ الْأَمْنَ عِنْدَ الْفَزَعِ وَ الْقِسْطَ عِنْدَ الْمِيزَانِ وَ الْجَوَازَ عَلَى الصِّرَاطِ وَ دُخُولَ الْجَنَّةِ قَبْلَ سَائِرِ النَّاسِ مِنَ الْأُمَمِ بِثَمَانِينَ عَاماً [2]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! یہ میرا دوست جبرئیل ہے، اللہ عز وجل کی جانب سے خبر دیتا ہے کہ تمہارے محبوں اور شیعیان کو سات خصلتیں عطا ہوئیں

(۱)۔جان لیتے وقت مہربانی لطف

(۲)۔وحشت قبر کے وقت انس

(۳)۔نور ظلمت و تاریکی کے وقت

[1] تحف العقول، ص ۴۸۸، مستدرک الوسائل، ج ۲ ص ۵۹ ب ۱ ح ۹۹۳۶

[2] بحار الانوار، ج ۶۸ ص ۹ ح ۴

(۴)۔امن خوف کے وقت

(۵)۔میزان کے وقت عدل

(۶)۔پل صراط سے گزرنا

(۷)۔جنت میں داخلہ تمام امت سے ستر سال پہلے"۔

(۲۴)۔ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: تُوضَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنَابِرُ حَوْلَ الْعَرْشِ لِشِيعَتِي وَ شِيعَةِ أَهْلِ بَيْتِي الْمُخْلَصِينَ فِي وِلَايَتِنَا وَ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ هَلُمُّوا يَا عِبَادِي إِلَيَّ لِأَنْشُرَنَّ عَلَيْكُمْ كَرَامَتِي فَقَدْ أُوذِيتُمْ فِي الدُّنْيَا [1]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن عرش کے گرد منبر لگائے جائیں گے میرے اور میرے اہل بیت علیہم السلام کے شیعیان کے لئے جو ہماری ولایت میں مخلص ہیں، حق تعالیٰ ان سے فرماتا ہے:

اے میرے بندو! میری طرف آؤ کہ تمہیں اپنی کرامت تمہاری طرف منتشر کروں، تم نے دنیا میں مشکلیں اور اذیتیں جھیلی ہیں"۔

(۲۵)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ السَّابِقُونَ السَّابِقُونَ أُولٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ فَقَالَ قَالَ لِي جَبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ذَاكَ عَلِيٌّ وَ شِيعَتُهُ هُمُ السَّابِقُونَ إِلَى الْجَنَّةِ الْمُقَرَّبُونَ مِنَ اللّٰهِ بِكَرَامَتِهِ لَهُمْ [2]

"ابن عباس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس آیت کے معنی "آگے والے تو پھر آگے والے ہی ہیں وہی مقرب لوگ ہیں جنات النعیم میں" کے بارے پوچھا، فرمایا: جبرئیل نے مجھ سے کہا: یہ افراد (جنہوں نے ایمان میں سبقت لی اور مقرب ہوئے) اس سے منظور علی علیہ السلام اور ان کے شیعیان ہیں وہ سبقت لیں گے اور سب سے آگے

[1] عیون اخبار الرضا، ج ۲ ص ۶۰ ح ۲۳۲

[2] امالی طوسی، ص ۷۲، ح ۱۰۴

بہشت میں ہیں وہ کرامت خدا سے مقرب عند اللہ ہیں"۔

(۲۶)۔ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : لاَ تَسْتَخِفُّوا بِفُقَرَاءِ شِيعَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَ عِتْرَتِهِ مِنْ بَعْدِهِ فَإِنَّ الرَّجُلَ مِنْهُمْ لَيَشْفَعُ فِي مِثْلِ رَبِيعَةَ وَ مُضَرَ۔[1]

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فقرائے شیعہ علی ؑ اور ان کی عترت کو اس کے بعد چھوٹا نہ جاننا کیونکہ ان میں سے ہر ایک مرد دو بہت بڑے قبیلوں کی مثل ربیعہ و مضر کی (قیامت کے دن) شفاعت کریں گے"۔

(۲۷)۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ قَدْ ضَرَبَ عَلَى كَتِفِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ بِيَدِهِ وَ قَالَ يَا عَلِيُّ مَنْ أَحَبَّنَا فَهُوَ الْعَرَبِيُّ وَ مَنْ أَبْغَضَنَا فَهُوَ الْعِلْجُ وَ شِيعَتُنَا هُمْ أَهْلُ الْبُيُوتَاتِ وَ الْمَعَادِنِ وَ الشَّرَفِ وَ مَنْ كَانَ مَوْلِدُهُ صَحِيحاً وَ مَا عَلَى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ إِلاَّ نَحْنُ وَ شِيعَتُنَا وَ سَائِرُ النَّاسِ مِنْهَا بِرَاءٌ وَ إِنَّ لِلّٰهِ مَلاَئِكَةً يَهْدِمُونَ سَيِّئَاتِ شِيعَتِنَا كَمَا يَهْدِمُ الْقَوْمُ الْبُنْيَانَ۔[2]

"ابوذر کہتا ہے: میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ نے امیر المومنین ؑ کے کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا: یا علی ؑ! اگر کوئی ہم سے محبت کرتا ہے تو وہ عرب ہے (یعنی ہم میں سے ہے)

کوئی ہم کو دشمن رکھتا ہو تو بے دین ہے

ہمارے شیعہ اصیل زادے اور شریف خاندان سے ہوتے ہیں

کوئی بھی ملت ابراہیم ؑ پر نہیں مگر ہم اور ہمارے شیعہ اور تمام لوگ اس راستے سے بہت دور ہیں، اللہ عزوجل اور فرشتے ہمارے شیعیان کی برائیوں کو اکھاڑیں گے جیسے ایک ہتھوڑا دیوار کو خراب کرتا ہے"۔

[1]۔ امالی صدوق، ص ۳۰۷، بشارۃ المصطفیٰ، ص ۹۶، بحار الانوار، ج ۶۹ ص ۳۵

[2]۔ فضائل الشیعہ، ص ۱۲، امالی مفید، ص ۱۶۹، امالی طوسی، ص ۱۹۱، بحار الانوار، ج ۶۵ ص ۲۳

(۲۸)۔ عَنْ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ : دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ الْمَسْجِدَ وَ نَحْنُ جُلُوسٌ وَ فِينَا أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ وَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فِي نَاحِيَةٍ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَجَلَسَ إِلَى جَانِبِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَجَعَلَ يَنْظُرُ يَمِيناً وَ شِمَالاً ثُمَّ قَالَ إِنَّ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ وَ عَنْ يَسَارِ الْعَرْشِ لَرِجَالاً عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ- تَتَلَأْلَأُ وُجُوهُهُمْ نُوراً قَالَ فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ وَ قَالَ بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ أَنَا مِنْهُمْ قَالَ اجْلِسْ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ عُمَرُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ اجْلِسْ فَلَمَّا رَأَى ابْنُ مَسْعُودٍ مَا قَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ قَامَ حَتَّى اسْتَوَى قَائِماً عَلَى قَدَمَيْهِ ثُمَّ قَالَ بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ صِفْهُمْ لَنَا نَعْرِفُهُمْ بِصِفَتِهِمْ قَالَ فَضَرَبَ عَلَى مَنْكِبِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ ثُمَّ قَالَ هَذَا وَ شِيعَتُهُ هُمُ الْفَائِزُونَ۔[1]

"عامر جہنی کہتا ہے: رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے، ہم بیٹھے ہوئے تھے۔ علی ؑ، ابوبکر، عمر، عثمان ہمارے درمیان تھے، رسول اللہ ﷺ آئے اور علی ؑ کے نزدیک بیٹھے

دائیں بائیں جانب نگاہ کی اور اس کے بعد فرمایا: عرش کے دائیں اور بائیں جانب لوگ ہیں جن کے چہرے نور کی مانند چمکتے ہیں

ابوبکر کھڑا ہوا کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان، فرمایا: کیا میں ان میں سے ہوں؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ

اس کے بعد عمر کھڑا ہوا اس نے بھی وہی سوال کیا، اس کو بھی وہی جواب ملا کہ بیٹھ جاؤ

ابن مسعود نے رسول اللہ ﷺ نے جوان کو جواب دیا سنا اور کہا: یا رسول اللہ ﷺ!

[1]۔ فضائل الشیعہ، ص ۱۳، بحار الانوار، ج ۶۵ ص ۶۷

ان کی ہمارے لئے توصیف کریں تا کہ ان کو صفت اور نشانیوں سے پہچانیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنین علیہ السلام کے کاندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا:
یہ ہے وہ جس کے پیرو کامیاب ہیں"۔

(۲۹) قَالَ أَبُو حَمْزَةَ وَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: رُفِعَ الْقَلَمُ عَنِ الشِّيعَةِ بِعِصْمَةِ اللَّهِ وَ وَلَايَتِهِ.[1]

"ابوحمزہ کہتا ہے: میں نے سنا، امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:
ہمارے شیعیان کی برائی لکھنے کے لئے قلم کو اٹھایا گیا ہے کیونکہ خدا نے ان کو محفوظ رکھا ہے اور ولایت کے قلعہ میں ہیں"۔

(۳۰) قَالَ أَبُو حَمْزَةَ وَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: إِنِّي لَأَعْلَمُ قَوْماً قَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَهُمْ وَ رَضِيَ عَنْهُمْ وَ عَصَمَهُمْ وَ رَحِمَهُمْ وَ حَفِظَهُمْ مِنْ كُلِّ سُوءٍ وَ أَيَّدَهُمْ وَ هَدَاهُمْ إِلَى كُلِّ رُشْدٍ وَ بَلَغَ بِهِمْ غَايَةَ الْإِمْكَانِ قِيلَ مَنْ هُمْ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أُولَئِكَ شِيعَتُنَا الْأَبْرَارُ شِيعَةُ عَلِيٍّ.[2]

"ابوحمزہ کہتا ہے: امام صادق علیہ السلام سے سنا، فرمایا کہ میں ایک گروہ کو جانتا ہوں جس کے گناہوں کو خدا نے معاف کیا اور ان سے راضی ہے اور ان کی حفاظت کرتا ہے اور ان پر رحم کرے گا اور ہر برائی سے محفوظ کرتا ہے اور راہ راست کی ہدایت کرتا ہے اور ان کو حد امکان رسیدگی کرے گا
عرض ہوا: یا ابا عبد اللہ علیہ السلام! وہ کون ہیں؟
فرمایا: یہ شیعیان نیکوکار و پیروان علی علیہ السلام ہیں"۔

(۳۱) قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: نَحْنُ الشُّهَدَاءُ عَلَى شِيعَتِنَا وَ شِيعَتُنَا شُهَدَاءُ عَلَى النَّاسِ وَ بِشَهَادَةِ شِيعَتِنَا يُجْزَوْنَ وَ يُعَاقَبُونَ.[3]

[1] فضائل الشیعہ، ص ۱۴، بحار الانوار، ج ۶۵ ص ۱۴۳
[2] فضائل الشیعہ، ص ۱۴، ارشاد القلوب، ج ۲ ص ۲۹۳، بحار الانوار، ج ۶۵ ص ۱۴۳
[3] فضائل الشیعہ، ص ۱۵، بحار الانوار، ج ۷، ص ۳۲۵

"امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہم اپنے شیعیان پر گواہ ہیں اور ہمارے شیعہ تمام لوگوں پر گواہ ہیں اور ہمارے شیعیان کی گواہی لوگوں کو جزاء وعقاب تک پہنچائے گی"۔

(۳۲) عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَقَدْ مُثِّلَتْ لِي أُمَّتِي فِي الطِّينِ حَتَّى رَأَيْتُ صَغِيرَهُمْ وَ كَبِيرَهُمْ أَرْوَاحاً قَبْلَ أَنْ تُخْلَقَ أَجْسَادُهُمْ وَ إِنِّي مَرَرْتُ بِكَ وَ بِشِيعَتِكَ فَاسْتَغْفَرْتُ لَكُمْ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا نَبِيَّ اللَّهِ زِدْنِي فِيهِمْ قَالَ نَعَمْ يَا عَلِيُّ تَخْرُجُ أَنْتَ وَ شِيعَتُكَ مِنْ قُبُورِكُمْ وَ وُجُوهُكُمْ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَ قَدْ فُرِّجَتْ عَنْكُمُ الشَّدَائِدُ وَ ذَهَبَ عَنْكُمُ الْأَحْزَانُ تَسْتَظِلُّونَ تَحْتَ الْعَرْشِ يَخَافُ النَّاسُ وَ لَا تَخَافُونَ وَ يَحْزَنُ النَّاسُ وَ لَا تَحْزَنُونَ وَ تُوضَعُ لَكُمْ مَائِدَةٌ وَ النَّاسُ فِي الْمُحَاسَبَةِ.[1]

"معاویہ بن عمار کہتا ہے: امام صادق علیہ السلام اپنے اجداد سے نقل کرتے فرماتے ہیں:
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
یا علی علیہ السلام! میری امت عالم ذر میں میرے آگے مجسم ہوئی یہاں تک کہ چھوٹے بڑے کو دیکھا اس سے پہلے کہ ان کے اجسام خلق ہوں میں تم سے اور تمہارے پیروان سے گزرا تو تمہارے لئے استغفار کیا
علی علیہ السلام نے فرمایا: مزید فرمائیے
فرمایا: یا علی علیہ السلام! آپ اور آپ کے شیعہ اپنی قبروں سے چمکتے ہوئے چاند کی طرح باہر آئیں گے، مشکلات آپ سے دور ہوں گی اور بغیر کسی خوف کے عرش الٰہی کے سائے میں آرام کریں گے
لوگ خوفزدہ ہوں گے تم مطمئن ہو گے
لوگ غمگین ہوں گے تمہیں کوئی غم نہ ہوگا

[1] فضائل الشیعہ، ص ۳۲، ارشاد القلوب، ج ۲ ص ۲۹۳، بحار الانوار، ج ۷، ص ۱۸۰

تم پروردگار جہان کے دستر خوان پر ہو گے اس حال میں کہ دوسرے لوگ اپنے محاسبہ اعمال میں گرفتار ہوں گے

اس مورد میں روایت حد سے زیادہ ہیں۔ہم اسی مقدار میں کفایت کرتے ہیں

امیدوار ہیں کہ فضل وکرم پروردگار متعال و عنایات و استعانات معصومین علیہم السلام امیر المومنین علیہ السلام ہمیں اپنے شیعیان واقعی اور اپنا محب حقیقی قرار دے

آخری لحظہ تک موحد مسلمان و شیعہ حقیقی عملی اثناء عشری اور عقیدہ کی حفاظت کرے

اللہ، رسول ﷺ، معصومین علیہم السلام ہم سے راضی وخوشنود ہوں"۔

(۳۳)۔ انس بن مالک رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتا ہے کہ فرمایا:

بنی اسرائیل کے ۷۱ فرقے ہوئے، میری امت کے ۷۳ فرقے ہوں گے مگر سب جہنم میں ہوں گے سوائے ایک۔

پوچھا گیا وہ ایک فرقہ کون سا ہوگا؟

امیر المومنین علیہ السلام کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا:

یہ مرد اور اس کی اولاد اور اس کے شیعہ

اس کے بعد یہ آیت تلاوت فرمائی:

واعتصموا احبل اللہ جمیا ولا تفرقوا۔[1]

(۳۴)۔ زادان روایت کرتا ہے: ایک دن مسجد میں امیر المومنین علیہ السلام کے پاس گئے، راس الجالوت رئیس احبار یہود و جاثلیق رئیس ان کے پاس تھے۔

امیر المومنین علیہ السلام نے راس کی طرف توجہ کرتے ہوئے فرمایا:

ویلك راس الجالوت!

"تم پروائے ہوائے راس الجالوت"۔

جانتے ہو یہودی موسیٰ علیہ السلام کے بعد چند گروہ ہوئے؟

اس نے کہا: نہیں۔ میں کتاب میں دیکھوں گا تو بتاؤں گا۔

۱۔ منہج الصادقین، ج ۲ ص ۲۹۲، سورہ آل عمران، آیت: ۱۰۳

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:

لعنك الله من رئیس قوم اذا سئلت فی حلالهم و حرامهم قلت انظر فی کتاب و اقول رایت ان احترق الکتاب او سرق.

"لعنت ہو تم پر اس طرح قوم کی رئیسی کرتے ہو، ریاست سنبھالتے ہو۔ اگر وہ تم سے حلال وحرام سے مسئلہ پوچھیں تم کہو گے کتاب میں دیکھتا ہوں، اگر وہ کتاب جل جائے یا چوری ہو جائے تم کیا کرو گے؟"۔

امام علیہ السلام نے جاثلیق کی طرف نگاہ کی اور فرمایا: مسیحی چند فرقہ ہوئے؟

اس نے کہا: پینتالیس۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: جھوٹ بول رہے ہو۔ میں تورات کو اس سے بہتر اور انجیل کو تم سے بہتر جانتا ہوں

موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے ۷۱ فرقے ہوئے جس میں ۷۰ جہنمی ہیں ایک ناجی۔

ناجی وہ ہیں جن کے بارے اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَمِن قَوْمِ مُوسَىٰ أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ[1]

اور امت عیسیٰ ۷۲ فرقے ہوئی اور یہ بھی ہالک ہیں مگر ایک دستہ رسول اللہ ﷺ کے بھی ۷۳ فرقے ہوں گے، ان میں سے بھی ایک اہل نجات ہے باقی ہالک۔

یہ وہ فرقے ہیں جن کے بارے اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ[2]۔ وهم شیعتی۔

"یہ میرے شیعہ ہیں" روایت ہوئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

امتی علی ثلاثة و سبعین فرقة فرقة منها ناجية و الباقی هالكة

"یعنی جلدی میری امت کے ۷۳ فرقہ ہوں گے ان میں ایک فرقہ کامیاب ہوگا باقی

۱۔ سورہ اعراف، آیت: ۱۵۹

۲۔ سورہ اعراف، آیت: ۱۸۱

۷۲ ہلاک ہوں گے"۔

پوچھا گیا: وہ ایک فرقہ کون سا ہے؟

فرمایا: میرے اہل بیت (علیہم السلام) اور ان کے پیروکار۔

اس کے بعد فرمایا:

مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي كَمَثَلِ سَفِينَةِ نُوحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ.[1]

"میرے اہل بیت (علیہم السلام) کی مثال کشتی نوح (علیہ السلام) کی سی ہے جو اس میں بیٹھا نجات پائے گا، جو اس سے تخلف کرے غرق و ہلاک ہوگا"۔

احمد بن حنبل اہل سنت کے چار آئمہ میں سے ایک تھا اور اس حدیث کو اس نے اپنے مسند میں لکھی ہے۔

۱۔ منہج الصادقین، ج ۲ ص ۲۹۲

"تسلسل حدیثِ کساء"

فَقَالَ النَّبِيُّ ثَانِياً يَا عَلِيُّ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ نَبِيّاً وَاصْطَفَانِي بِالرِّسَالَةِ نَجِيّاً مَا ذُكِرَ خَبَرُنَا هَذَا فِي مَحْفِلٍ مِنْ مَحَافِلِ أَهْلِ الْأَرْضِ وَفِيهِ جَمْعٌ مِنْ شِيعَتِنَا وَمُحِبِّينَا وَفِيهِمْ مَهْمُومٌ إِلَّا وَفَرَّجَ اللهُ هَمَّهُ وَلَا مَغْمُومٌ إِلَّا وَكَشَفَ اللهُ غَمَّهُ وَلَا طَالِبُ حَاجَةٍ إِلَّا وَقَضَى اللهُ حَاجَتَهُ فَقَالَ عَلِيٌّ إِذاً وَاللهِ فُزْنَا وَسُعِدْنَا وَكَذَلِكَ شِيعَتُنَا فَازُوا وَسُعِدُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَبِّ الْكَعْبَة

"تب حضرت رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے دوبارہ فرمایا:

اے علی (علیہ السلام)! اس خدا کی قسم جس نے مجھے سچا نبی بنایا اور لوگوں کی نجات کی خاطر مجھے رسالت کے لئے چنا، اہل زمین کی محفلوں میں سے جس محفل میں ہماری یہ حدیث بیان کی جائے گی اور اس میں ہمارے شیعہ اور دوستدار جمع ہوں گے تو ان میں جو کوئی دکھی ہوگا خدا اس کا دکھ دور کردے گا جو کوئی غمزدہ ہوگا، خدا اس کو غم سے چھٹکارا دے گا، جو کوئی حاجت مند ہوگا خدا اس کی حاجت پوری کرے گا۔ تب علی (علیہ السلام) کہنے لگے: بخدا ہم نے کامیابی اور برکت پائی اور رب کعبہ کی قسم کہ اسی طرح ہمارے شیعہ بھی دنیا و آخرت میں کامیاب و سعادت مند ہوں گے"۔

"تشریح و توضیح مطالب":۔

"ثواب رفع ہم وغم و کشف کرب اور مومنین کی حاجتیں پوری کرنا":۔

(۱)۔ عَنِ الصَّادِقِ قَالَ: مَا قَضَى مُسْلِمٌ لِمُسْلِمٍ حَاجَةً إِلَّا نَادَاهُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَيَّ ثَوَابُكَ وَلَا أَرْضَى لَكَ بِدُونِ الْجَنَّةِ.[1]

۱۔ ثواب الاعمال، ص ۲۱۷

"امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: کوئی بھی مسلمان کی حاجت کو پورا نہیں کرے گا مگر خدا اس سے مخاطب ہوگا، تمہارا اجر مجھ پر ہے اور جنت کے علاوہ پر راضی نہیں ہوں گا"۔

(۲)۔ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: مَنْ قَضَى لِأَخِيهِ حَاجَةً فيحاجه الله بها فَبِحَاجَةِ اللَّهِ بَدَأَ وَ قَضَى اللَّهُ بِهَا مِائَةَ حَاجَةٍ فِي إِحْدَاهُنَّ الْجَنَّةُ وَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ أَخِيهِ كُرْبَةً نَفَّسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرَبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَالِغاً مَا بَلَغَتْ وَ مَنْ أَعَانَهُ عَلَى ظَالِمٍ لَهُ أَعَانَهُ اللَّهُ عَلَى إِجَازَةِ الصِّرَاطِ عِنْدَ دَحْضِ الْأَقْدَامِ وَ مَنْ سَعَى لَهُ فِي حَاجَةٍ حَتَّى قَضَاهَا لَهُ فَسُرَّ بِقَضَائِهَا فَكَانَ كَإِدْخَالِ السُّرُورِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ مَنْ سَقَاهُ مِنْ ظَمَإٍ سَقَاهُ اللَّهُ مِنَ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ وَ مَنْ أَطْعَمَهُ مِنْ جُوعٍ أَطْعَمَهُ اللَّهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَ مَنْ كَسَاهُ مِنْ عُرْيٍ كَسَاهُ اللَّهُ مِنْ إِسْتَبْرَقٍ وَ حَرِيرٍ وَ مَنْ كَسَاهُ مِنْ غَيْرِ عُرْيٍ لَمْ يَزَلْ فِي ضَمَانِ اللَّهِ مَا دَامَ عَلَى الْمَكْسُوِّ مِنَ الثَّوْبِ سِلْكٌ وَ مَنْ كَفَاهُ بِمَا هُوَ يَمْتَهِنُهُ وَ يَكُفُّ وَجْهَهُ وَ يَصِلُ بِهِ يَدَيْهِ يُخْدِمُهُ الْوِلْدَانَ وَ مَنْ حَمَلَهُ مِنْ رَحْلِهِ بَعَثَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى نَاقَةٍ مِنْ نُوقِ الْجَنَّةِ يُبَاهِي بِهِ الْمَلَائِكَةَ وَ مَنْ كَفَّنَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ فَكَأَنَّمَا كَسَاهُ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ إِلَى يَوْمِ يَمُوتُ وَ مَنْ زَوَّجَهُ زَوْجَةً يَأْنَسُ بِهَا وَ يَسْكُنُ إِلَيْهَا آنَسَهُ اللَّهُ فِي قَبْرِهِ بِصُورَةِ أَحَبِّ أَهْلِهِ إِلَيْهِ وَ مَنْ عَادَهُ عِنْدَ مَرَضِهِ حَفَّتْهُ الْمَلَائِكَةُ تَدْعُو لَهُ حَتَّى يَنْصَرِفَ وَ تَقُولُ طِبْتَ وَ طَابَتْ لَكَ الْجَنَّةُ وَ اللَّهِ لَقَضَاءُ حَاجَتِهِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ صِيَامِ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ بِاعْتِكَافِهِمَا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ۔[1]

"ابوحمزہ ثمالی امام سجاد علیہ السلام سے روایت کرتا ہے کہ امام علیہ السلام نے فرمایا:

جو بھی اپنے دینی بھائی کی حاجت کو پورا کرے، اللہ عز و جل اس کے بدلے میں اس کی ۱۰۰ حاجات کو پوری کرے گا جن میں ایک جنت ہے

۱۔ ثواب الاعمال، ص ۳۲۴

جو بھی اپنے بھائیوں کی پریشانی اور مصیبت دور کرے خدا اس کی پریشانیوں کو روز قیامت دور کرے گا۔ جو بھی اس کی ظلم کے سامنے مدد کرے اللہ عز و جل اس کو پل صراط سے وقت لغزش اس کے قدموں کو آسان کرے گا

جو بھی کسی کی حاجات میں سے کوئی پوری کرنے کی کوشش کرے اور اس کے انجام سے اس کو خوش کرے اس طرح ہوگا جیسے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوش کیا ہے

جو بھی کسی کی پیاس دور کرے اللہ عز و جل اس کو جنت کے مخصوص شربتوں سے سیراب کرے گا، جو بھی اس کی بھوک کو دور کرے گا اللہ عز و جل اس کو جنت کے میوہ سے سیر کرائے گا، جو بھی ننگے کو لباس پہنائے اللہ عز و جل اس کو جامۂ استبرق اور حریر بہشتی پہنائے گا، اور کوئی ایسے کو لباس بخشے جو ننگا نہ ہو مگر فقیر ہمیشہ خدا کی پناہ میں ہوگا اس وقت جب تک اس کپڑے سے تار بھی باقی ہو

جو بھی اپنے مومن بھائی کی عزت کی محافظت کرے خداوند ایک خوبصورت لڑکا جس کی خوبصورتی جاودانی ہوگی اس کی خدمت کے لئے نصب کرے گا، جو بھی اس کو سواری سے اتارے یا اپنے دوش پر اٹھائے یا اس کے جنازے کو کندھا دے اللہ عز و جل اس کو اس کی قبر سے جنت کی ناقہ میں ناقہ پر سوار کرے گا اور اسی ناقہ پر محشر میں آئے گا اس طرح کہ فرشتگان الٰہی سے مباہات کرے گا

جو بھی اپنے مومن بھائی کے جنازے کو کفن دے اس طرح ہے جیسے عمر کے آغاز سے موت تک اسے لباس پہنایا ہے، جو بھی اس کیلئے ایک بیوی کا انتخاب کرے جو اسکے دل کے آرام کا سبب بنے خداوند قبر میں جو اس کے خاندان میں اس کے لئے محبوب ترین ہو اس سے مانوس کرے گا، جو بھی اس کی بیماری کے وقت اس کی عیادت کرے گا فرشتگان الٰہی اس کے گرد آئیں گے اور اس کے لئے دعائے خیر کریں گے یہاں تک کہ واپس لوٹ جائے فرشتگان الٰہی کہیں گے پاکیزہ ہوگئے جنت تمہارے لئے آمادہ ہوگئی، خدا کی قسم! مومن کی حاجت کو پورا کرنا پے در پے روزہ اور اعتکاف سے بھی زیادہ محبوب ہے"۔

(۳) قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: مَنْ أَغَاثَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ حَتَّى يُخْرِجَهُ مِنْ هَمٍّ وَكُرْبَةٍ وَوَرْطَةٍ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَرَفَعَ لَهُ عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَأَعْطَاهُ ثَوَابَ عِتْقِ عَشْرِ نَسَمَاتٍ وَدَفَعَ عَنْهُ عَشْرَ نِقَمَاتٍ وَأَعَدَّ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَشْرَ شَفَاعَاتٍ۔[1]

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بھی ناگواریوں میں اپنے مسلمان بھائی کی آواز پر پہنچے، اس کو غموں پریشانیوں سے نجات دے اللہ عزوجل اس کے لئے ۱۰ نیکیاں لکھے گا، اس کے مقام کے دس درجے بلند کرے گا

دس غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب دے گا، دس مشکلات اس سے دور کرے گا، دس مقبول شفاعتیں اس کے لئے ذخیرہ کرے گا"۔

(۴) عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ سَرَّ امْرَأً مُؤْمِناً سَرَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَقِيلَ لَهُ تَمَنَّ عَلَى رَبِّكَ مَا أَحْبَبْتَ فَقَدْ كُنْتَ تُحِبُّ أَنْ تَسُرَّ أَوْلِيَاءَهُ فِي دَارِ الدُّنْيَا فَيُعْطَى مَا تَمَنَّى وَيَزِيدُهُ اللّٰهُ مِنْ عِنْدِهِ مَا لَمْ يَخْطُرْ عَلَى قَلْبِهِ مِنْ نَعِيمِ الْجَنَّةِ۔[2]

"ابوحمزہ بطائنی سے روایت ہوئی ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

جو بھی مومن کو خوشحال کرے گا خدا اس کو روز قیامت خوشحال کرے گا اور اسے کہا جائے گا آج جو پسند کرتے ہو خدا سے مانگو کیونکہ تم دنیا میں اس بات کو پسند کرتے تھے کہ اولیاء اللہ کو مسرور کرو، پس جو بھی آرزو کرے گا اسے عطا ہوگی، اللہ عزوجل اپنے نزدیک سے اس پر نعیم جنت سے وہ کچھ جو اس کے دل میں خطور نہ تھا ڈالے گا"۔

(۵) عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: مَنْ أَغَاثَ أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ اللَّهْفَانَ عِنْدَ جَهْدِهِ فَنَفَّسَ كُرْبَتَهُ وَأَعَانَهُ عَلَى نَجَاحِ حَاجَتِهِ كَانَتْ لَهُ بِذَلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَتَانِ وَسَبْعُونَ رَحْمَةً مِنَ اللّٰهِ يُعَجِّلُ لَهُ مِنْهَا وَاحِدَةً تصلح (يُصْلِحُ) بِهَا مَعِيشَتَهُ وَ

۱۔ ثواب الاعمال، ص ۳۳۱

۲۔ ثواب الاعمال، ص ۳۳۱

33

يَدَّخِرُ لَهُ إِحْدَى وَسَبْعِينَ رَحْمَةً لِأَفْزَاعِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَأَهْوَالِهَا۔[1]

"زید شحام کہتا ہے امام صادق ص سے سنا فرمایا جو بھی اپنے بھائی کے استغاثہ پر پہنچے اور اس کے دل سے پریشانی کو دور کرے اور اس کے انجام حاجت میں اس کی مدد کرے اللہ عزوجل اس پر ۷۲ رحمت نازل کرے گا ایک رحمت کو اس پر دنیا میں نازل کرے گا یہاں تک کے سب امور اس سے قبول ہونگے اور ۷۱ رحمت قیامت کے لیے ذخیرہ کرے گا تا کہ قیامت کے خوف سے امان میں ہو"۔

(۶) قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: مَنْ سَرَّ مُؤْمِناً فَقَدْ سَرَّنِي وَمَنْ سَرَّنِي فَقَدْ سَرَّ اللّٰهَ۔[2]

"جس نے کسی مومن کو خوش کیا اس نے مجھے مسرور کیا جس نے مجھے خوش کیا بیشک اس نے خدا کو خوش کیا"۔

(۷) عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ أُسْبُوعاً كَتَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ سِتَّةَ آلَافِ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ سِتَّةَ آلَافِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهُ سِتَّةَ آلَافِ دَرَجَةٍ قَالَ وَزَادَ فِيهِ إِسْحَاقُ بْنُ عَمَّارٍ وَقَضَى لَهُ سِتَّةَ آلَافِ حَاجَةٍ قَالَ ثُمَّ قَالَ وَقَضَاءُ حَاجَةِ الْمُؤْمِنِ أَفْضَلُ مِنْ طَوَافٍ وَطَوَافٍ حَتَّى عَدَّ عَشْراً۔[3]

"ابان بن تغلب کہتا ہے: میں نے سنا، امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

جو بھی خانہ کعبہ کا طواف سات مرتبہ کرے، اللہ عزوجل اس کے لئے ۶ ہزار نیکیاں لکھے گا، ۶ ہزار گناہوں کو مٹائے گا، ۶ ہزار درجات بلند کرے گا۔

اسحاق بن عمار نے اضافہ کیا کہ ۶ ہزار حاجت پوری کرے گا

اس کے بعد امام علیہ السلام نے فرمایا: مومن کی حاجت پوری کرنا بہتر ہے طواف سے، طواف یہاں تک کہ دس شمار کیا"۔

۱۔ ثواب الاعمال، ص ۳۳۱

۲۔ کافی، ج ۲ ص ۱۸۸، بحار الانوار، ج ۷۱ ص ۲۸۷

۳۔ کافی، ج ۲ ص ۱۹۲، بحار الانوار، ج ۷۱ ص ۳۲۶

(۸) قَالَ اَبُو عَبدِاللّٰهِ عَلَیهِ السَّلامُ: وَ اللّٰهِ لَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَ آلِهِ أَسَرُّ بِقَضَاءِ حَاجَةِ الْمُؤمِنِ إِذَا وَصَلَتْ إِلَیهِ مِنْ صَاحِبِ الْحَاجَةِ [1]

"امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی قسم! مومن کی حاجت تک پہنچے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے بھی مسرور تر ہے"۔

(۹) عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَیهِ السَّلامُ یَقُولُ: إِنَّ لِلّٰهِ عِبَاداً فِی الْأَرْضِ یَسْعَوْنَ فِی حَوَائِجِ النَّاسِ هُمُ الْآمِنُونَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، وَمَنْ أَدْخَلَ عَلَی مُؤْمِنٍ سُرُوراً فَرَّحَ اللّٰهُ قَلْبَهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ [2]

"معمر بن خلاد کہتا ہے: امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: بیشک خدا کے لئے زمین بندگان ہیں جو لوگوں کی حاجات پوری کرنے کے لئے کوشش کرتے ہیں یہ روز قیامت امان میں ہیں جو بھی مومن کو خوش کرے قیامت کے دن اس کے دل کو خوش کرے گا"۔

(۱۰) عَنِ الرِّضَا عَلَیهِ السَّلامُ قَالَ: مَنْ فَرَّجَ عَنْ مُؤْمِنٍ فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْ قَلْبِهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ [3]

"جو بھی مومن کی پریشانی دور کرے خدا روز قیامت اس کے دل کو شاد کرے گا"۔

(۱۱) قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَ آلِهِ: مَنْ أَعَانَ مُؤْمِناً نَفَّسَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ ثَلَاثاً وَسَبْعِینَ کُرْبَةً وَاحِدَةً فِی الدُّنْیَا وَ ثِنْتَیْنِ وَسَبْعِینَ کُرْبَةً عِنْدَ کُرَبِهِ الْعُظْمَی قَالَ حَیْثُ یَتَشَاغَلُ النَّاسُ بِأَنْفُسِهِمْ [4]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو مومن کی مدد کرے خدا اس سے ۷۳ کرب دور کرے گا، ایک دنیا میں ہوگا، ۷۲ دوسرے جب لوگ بہت بڑی گرفتاریوں میں مشغول ہوں گے (یعنی روز قیامت)"۔

۱۔ کافی، ج ۲ ص ۱۹۵، بحار الانوار، ج ۷۱ ص ۳۲۸

۲۔ کافی، ج ۲ ص ۱۹۷، بحار الانوار، ج ۷۱ ص ۳۳۲

۳۔ کافی، ج ۲ ص ۲۰۰

۴۔ کافی، ج ۲ ص ۱۹۹، بحار الانوار، ج ۷۱ ص ۳۲۰

موضوعِ سوم:

اصحابِ کساء سے توسل

"اہل بیت علیہم السلام سے توسل قرآن کی سند رکھتا ہے"

قال الله تبارك و تعالیٰ (يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ).[1]

"اے وہ جو ایمان لائے، تقویٰ اختیار کرو اور خدا کے تقرب کے لئے وسیلہ اختیار کرو اور اس کی راہ میں جہاد کرو کہ کامیاب ہو جاؤ"۔

"لغت وسیلہ":۔

وسیلہ دراصل امت کا تقرب تلاش کرنا ہے یا ایک چیز جو دوسری چیز کا ازروئے محبت تقرب کا باعث بنے۔

"وسیلہ دستاویز"۔ وہ کچھ جو ان کے وسیلے سے دوسرے کی طرف تقرب حاصل کرے۔[2]

"وسیلے کے شرعی اور اصطلاحی معنیٰ":۔

وسیلہ آیت میں بہت زیادہ معانی رکھتا ہے ہر وہ چیز جو خدا کی بارگاہ میں تقرب کا سبب بنے کو شامل ہے، ان سب میں اہم خدا، رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و اہل بیت علیہم السلام پر ایمان و جہاد و عبادات جیسے نماز، زکوٰۃ، روزہ اور زیارت بیت اللہ۔

صلح رحمی، خدا کی راہ میں انفاق، خلاصہ ہر وہ کام جو نیک اور پسندیدہ ہو اور انسان کو خدا کے نزدیک کرے، یعنی رحمت خداوند اس کے شامل ہونہ کہ ہر وسیلہ کے باطل و فاسد و گناہ ہو کہ صوفی

1۔ سورہ مائدہ، آیت: ۳۵

2۔ وسل الی الله بعمل او وسیلة و وسل: ایک کام کیا جس کے وسیلے سے خدا کے نزدیک ہوا
توسل الی الله: نزدیکی پائی خدا کی طرف ایک کام کی وجہ سے۔
وسیل و وسایل جمع وسیلة: سبب، دستاویز، راہ حق کی طرف، نزدیکی

قائل ہیں اس کے، پس بہترین وسائل خداوند سبحان کی درگاہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل بیت علیہم السلام سے توسل ہے۔

جس طرح ہم دعائے توسل پڑھتے ہیں:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ يَا أَبَا الْقَاسِمِ يَا رَسُولَ اللهِ يَا إِمَامَ الرَّحْمَةِ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا إِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ إِلَى اللهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيهاً عِنْدَ اللهِ إِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللهِ

"اے معبود میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں، تیرے پیغمبرؐ نبی رحمت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلے سے، اے ابو القاسمؑ! اے اللہ کے رسولؐ! اے امام رحمت! اے ہمارے سردار اور ہمارے آقا! ہم آپ کی طرف متوجہ ہیں اور آپ کو بارگاہ الٰہی میں اپنا سفارشی اور وسیلہ بناتے ہیں اور اپنی حاجتیں آپؐ کے سامنے پیش کرتے ہیں، اے خدا کے ہاں عزت والے! خدا کے حضور ہماری سفارش کیجئے"۔

اور تمام معصومین علیہم السلام کو اسی طرح وسیلہ بناتے ہیں۔

"وہابیت کے شبہات کے جواب":۔

روایات میں مذکور ہے جو از طریق عامہ سے نقل ہوئی ہیں کہ توسل بمعنائے مذکور کسی قسم کا خدشہ اشکال نہیں رکھتا بلکہ بہت زیادہ کاموں میں مطلوب محسوب ہوا ہے۔

بعنوان نمونہ:۔

(۱)۔ کتاب "وفاء الوفاء" میں تالیف سمہودی اس طرح آیا ہے کہ مدد لینا وشفاعت چاہنا خدا کی بارگاہ میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کی خلقت سے پہلے یا بعد از تولد اور شہادت عالم برزخ میں اور قیامت کے دن جائز ہے۔

اس کے بعد روایت معروف توسل آدم علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عمر ابن خطاب سے نقل کرتا ہے کہ آدم علیہ السلام کو خلقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پتا تھا۔ خدا کی بارگاہ میں عرض کیا:

یارب! اسالك بحق محمد لما غفرت لی۔[1]

"خدایا بحق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم سے تقاضا کرتا ہوں کہ مجھے بخش دے"۔

اس کے بعد دوسری حدیث جماعت راویان حدیث نسائی وترمذی سنی مذہب کے معروف عالم جواز توسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حیات زندگی میں نقل کرتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک نابینا شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیماری کی شفاء کے لئے دعا کا تقاضا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو اس طرح سے دعا کا حکم دیا:

اللهم انی اسئلك و اتوجه اليك بنبيك محمد نبی الرحمة يا محمد انی توجهت بك الی ربی فی حاجتی لتقضی لی اللهم شفعه فی۔

"خدایا تم سے سوال کرتا ہوں تمہارے رسول محمد نبی الرحمہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلے سے، اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! خدا کی طرف انجام حاجت کے لئے تمہارے وسیلے متوجہ ہوتا ہوں خدایا! اس کو میرا شفیع قرار دے"۔

اس کے بعد جواز توسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد از شہادت اس طرح نقل کرتا ہے کہ عثمان کے دور خلافت میں ایک حاجتمند مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کے کنارے آیا اور نماز پڑھی اور اس طرح دعا کی:

اللهم انی اسئلك و اتوجه اليك بنبيك محمد نبی الرحمة يا محمد انی توجهت بك الی ربی فی ان تقضی حاجتی

"خدایا! تم سے سوال کرتا ہوں تمہارے رسول محمد نبی الرحمہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلے سے، اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! خدا کی طرف انجام حاجت کیلئے تمہارے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں"۔

اس کے بعد اضافہ کرتا ہے وقت نہیں گزرا کہ اس کی حاجت پوری ہوگئی"۔

(۲)۔ (التوصل الی الحقیقة التوسل) کے لکھنے والا جو موضوع توسل میں اس کے لئے بہت زیادہ سخت ہے، ۲۶ حدیث کتب ومنابع مختلف سے نقل کرتا ہے اس موضوع کا جواز ہے

۱۔ وفاء الوفاء، ج ۳ ص ۱۳۷۱، کتاب التوصل الی الحقیقة، ص ۲۱۵۔ اوپر والی حدیث کو "دلائل النبوة" بیہقی سے نقل کرتا ہے۔

اگر چہ مذکور کی کوشش ہے کہ اس کی اسناد میں خدشہ پیدا کرے لیکن واضح و روشن ہے کہ روایات جب زیادہ ہوں تو حد تواتر تک پہنچتی ہے اور جب حد تواتر تک پہنچ جائے تو سند میں کوئی خدشہ باقی نہیں رہتا

اور وہ روایات جو توسل کے بارے میں منابع اسلامی میں وارد ہوئی ہیں مافوق حد تواتر ہیں، جملہ روایات میں سے کہ نقل کرتے ہیں یہ ہے ابن حجر مکی اپنی معروف کتاب "صواعق" میں شافعی پیشوائے معروف سفیان سے نقل کرتا ہے لازماً اہل بیت پیغمبر علیہم السلام سے توسل کرو اور اس طرح کہتا ہے:

آلُ النبيِّ ذريعتي
وهُمُ إليهِ وَسِيلَتِي
أرجُو بِهِمُ أُعطى غداً
بيدي اليمين صحيفتي

"اہل بیت رسول علیہم السلام میرا وسیلہ ہیں، وہ بارگاہ خداوندی میں سبب تقرب ہیں.
امید ہے کہ کل روز قیامت میرا نامہ اعمال میرے دائیں ہاتھ میں دیں"۔[1]

اس بارے میں بہت زیادہ روایات علماء عامہ سے نقل ہوئی ہیں۔

دلچسپی رکھنے والے کتاب "التوسل الی اللہ تعالیٰ" اسی مصنف کی کتاب ہے رجوع کریں خدا کی بارگاہ میں توسل اولیاء الٰہی سے ان مسائل میں سے ہے جو مسلمانوں کے درمیان مکمل رائج تھے۔ اسلام کے پہلے دن سے جس دن سے اسلام کی تبلیغ ہوئی ہے[2]، اس کی مشروعیت احادیث اسلامی کے طریق اور قرآن کریم نے بھی اس کا اعلام کیا ہے۔

تنہا آٹھویں ہجری میں ابن تیمیہ وسیلے کا منکر ہوا، اس کے دو صدی بعد محمد بن عبدالوہاب اس جریان پر تشدید اور توسل بہ اولیاء الٰہی کو نامشروع اور بدعت قرار دیا احیاناً بعنوان عبادت اولیاء خدا پڑھا جائے، گفتگو نہیں کہ عبادت غیر خدا شرک و حرام ہوگا، ایک چیز جو ذکر ہو قابل اہمیت ہے توسل بہ اولیائے الٰہی دو صورتوں میں انجام ہوگا۔

1۔ صواعق محرقہ، ص ۱۸۷، التوسل الی الحقیقۃ التوسل، ص ۳۲۹
2۔ شریعت اسلام سے بھی پہلے۔

(۱)۔ ان کی ذات سے توسل اس طرح کہیں:

اللهم انی اسئلك و اتوجه الیك بنبیك محمد ان تقضی حاجتی۔

"پروردگارا! میں تیرے پیغمبر سے توسل کرتا ہوں کہ میری حاجت روا کر"۔

(۲)۔ ان کے مقام و قرب بارگاہ الٰہی میں توسل اس طرح کہیں:

اللهم ان اتوسل الی بجاهه محمد و حرمته و حقه ان تقضی حاجتی بارالها

میں مقام و احترام جو تیرے نزدیک رکھتے ہیں اپنا وسیلہ قرار دیتا ہوں کہ میری حاجت پوری کرو۔

وہابیوں کی طرف سے دونوں ممنوع قرار پائے حالانکہ بہت زیادہ احادیث اسلامی اور مسلمانوں کی سیرت اس نظریہ کے خلاف گواہی دے رہی ہے کہ توسل بہ اولیاء اللہ دونوں میں جائز ہے

یہاں پر لازم ہے کہ تیسرے مطلب کا بطور خلاصہ توسل کے بارے میں ذکر کریں۔

(۱)۔ جس طرح گزر آیا ہے کہ توسل سے منظور یہ نہیں ہے کہ کسی حاجت کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا امام علیہ السلام سے چاہیں

بلکہ منظور یہ ہے کہ بارگاہ الٰہی میں متوسل ہو اور یہ حقیقت میں خدا کی طرف توجہ ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا احترام بھی اسی وجہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اللہ کا بھیجا ہے اور اس کی راہ میں قدم اٹھایا باعث تعجب ہے کہ کوئی توسل کو شرک کی قسم قرار دے

حالانکہ شرک یہ ہے کہ خدا کے لئے افعال و صفات میں اس کے لئے شریک قرار دیں اور اس طرح کا توسل کسی بھی طریقے سے شرک سے مشابہ نہیں ہے

مَن باب مثال:۔

اگر کوئی خطرناک بیابان یا برف میں یا بارش یا مارنے والی سردی میں گرفتار ہوا اللہ

عزوجل اس کے لئے وسیلہ فراہم کرے گا کہ وہ اس سے نجات دے۔
وہاں پر کہتے ہیں اگر خدا نے تمہیں نہ بھیجا ہوتا میں ہلاک ہو جاتا کہاں گیا شرک؟
ہاں اگر کہے اگر تم نہ ہوتے میں ہلاک ہو جاتا
یہ معنی اس کو وسیلہ سے خارج کرتی ہے اور اس کو موثر جانے شرک ہے یہ
جب ہم کہتے ہیں:

یا وجیھاً عند اللہ اشفع لنا عند اللہ

"اے آبرومند خدا کی بارگاہ میں خدا سے کہیں میری حاجت کو پورا کرے"۔

یہ کہاں شرک ہے؟۔

(۲)۔ بعض اصرار کرتے ہیں کہ حیات اور شہادت رسول ﷺ و امام علیہ السلام کے درمیان فرق رکھیں

حالانکہ بہت زیادہ روایات ہیں جو مربوط ہیں بعد از شہادت رسول اللہ ﷺ سے۔
ایک مسلمان شخص کی نظر سے انبیاء و صلحاء وفات کے بعد (حیات برزخی) رکھتے ہیں وہ زندگی عالم دنیا سے وسیع تر ہے۔

اسی طرح قرآن شہداء کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ [1]

"اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ہیں انہیں مردے نہ سمجھو، بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے ہاں سے رزق دیئے جاتے ہیں"۔

اور اموات کے بارے فرمایا:

وَمِنْ وَرَائِهِمْ بَرْزَخٌ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ [2]

"اور ان کے آگے قیامت تک ایک پردہ پڑا ہوا ہے"۔

1۔ سورہ آل عمران، آیت: ۱۶۹

2۔ سورہ مومنون، آیت: ۱۰۰

(۳)۔ بعض اصرار کرتے ہیں کہ تقاضائے دعا رسول اللہ ﷺ سے اور خدا کو مقام پیغمبر ﷺ کی قسم دینے کا فرق رکھیں

تقاضائے دعا کو مجاز اور اس کے غیر کو ممنوع شمار کریں، حالانکہ ان دو کے درمیان کوئی منطقی فرق نہیں۔

"آیہ توسل اور اس کی تفسیر":۔

سورہ مائدہ آیت ۳۵ روایات رکھتی ہے من جملہ ابو ہریرہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتا ہے۔ جب اللہ عزوجل نے آدم علیہ السلام میں روح پھونکی تو آدم علیہ السلام نے عرش کی دائیں جانب دیکھا تو پانچ انوار نظر آئے جن میں سے بعض راکع اور بعض سجدے میں تھے، آدم علیہ السلام نے عرض کیا:

بارالہا! کیا مجھ سے پہلے بشر خلق کیا ہے؟

فرمایا: نہیں۔

عرض کیا: پھر یہ پانچ صورت کس کی ہیں؟

آواز آئی: یہ تمہاری نسل سے ظہور کریں گے، اگر یہ نہ ہوتیں تمہیں و آسمان و زمین و عرش و کرسی و لوح و قلم بہشت و دوزخ کو خلق نہ کرتا۔

فانا المحمود و هذا محمد و انا الاعلیٰ و هذا علیؑ و انا الفاطرُ و هذه فاطمةُ و انا ذو الاحسان و هذا الحسنُ و انا المحسنُ و هذا الحسين۔

اے آدم علیہ السلام! مجھے اپنی عزت و جلالت کی قسم کوئی بھی ذرہ برابر بھی ان کا بغض رکھ کر میرے پاس آئے مگر یہ کہ اس کو دوزخ میں ڈالوں گا اور ذرہ برابر مجھے افسوس نہ ہوگا۔

اے آدم علیہ السلام! یہ بندوں کے درمیان میرے برگزیدہ منتخب شدہ ہیں۔

انہی کے وسیلے نجات دوں گا، انہی کے وسیلے سے ہلاک کروں گا

اے آدم علیہ السلام! اگر تمہیں کوئی حاجت ہو ان کے وسیلے سے مجھ سے متوسل ہو اور ان کو اپنا شفیع قرار دے

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم کشتی نجات ہیں، ہماری محبت کی کشتی میں بیٹھو جو ہم سے متمسک و متوسل ہو نجات پائے گا

جوہم سے معرض ہو اپنا وسیلہ قرار نہ دے ہلاک ہوگا، جس کو کوئی حاجت ہو اسے چاہیے ہمیں اپنا وسیلہ نجات قرار دے۔[1]

"عروۃ الوثقیٰ کون ہیں؟":۔

فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ لَا انْفِصَامَ لَهَا.[2]

"ہر شخص جو شیطان کو نہ مانے اور اللہ پر ایمان لائے تو اس نے مضبوط حلقہ پکڑ لیا جو ٹوٹنے والا نہیں"۔

تفسیر قمی میں اس طرح ہے کہ:

»فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ« فَهُمُ الَّذِينَ غَصَبُوا آلَ مُحَمَّدٍ حَقَّهُمْ قَوْلُهُ: »فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ« يَعْنِي الْوَلَايَةَ »لَا انْفِصَامَ لَهَا« أَيْ حَبْلٌ لَا انْقِطَاعَ لَهُ اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا« يَعْنِي أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ بَعْدَهُ.[3]

(طاغوت سے مراد) یعنی وہ افراد جنہوں نے حق آل محمد علیہم السلام غصب کیا۔ عروۃ الوثقیٰ سے تمسک یعنی ولایت امیر المومنین علیہ السلام سے تمسک ہرگز ولایت امیر المومنین علیہ السلام و آئمہ ہدیٰ علیہم السلام کی رسی قطع نہیں ہوگی۔

اصول کافی میں یہ کہا گیا ہے:

قال: هي الايمان.[4]

"امام باقر یا جعفر علیہ السلام نے فرمایا: عروۃ الوثقیٰ سے مراد ایمان ہے کہ البتہ وہ بھی ولایت امیر المومنین علیہ السلام ہوگی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

1۔ منہج الصادقین، ج ۳ ص ۲۲۳
2۔ سورہ بقرہ، آیت: ۲۵۶
3۔ تفسیر قمی، ج ۱ ص ۸۳
4۔ تفسیر نور الثقلین، ج ۱ ص ۲۶۳

يَا عَلِيُّ حُبُّكَ إِيمَانٌ وَ بُغْضُكَ نِفَاقٌ وَ كُفْرٌ.[1]

"مناقب" ابن شہر آشوب میں اس طرح روایت آئی ہے:

عن الباقرؑ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَّ: فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ قَالَ مَوَدَّتُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ.[2]

امام باقر علیہ السلام نے فرمایا، قول خدا کہ فرمایا: عروۃ الوثقیٰ سے متمسک ہو۔ اس سے مراد ہم اہل بیت علیہم السلام کی مودت ہے۔

فِي عُيُونِ الْأَخْبَارِ بِإِسْنَادِهِ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ : مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَرْكَبَ سَفِينَةَ النَّجَاةِ وَ يَسْتَمْسِكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ وَ يَعْتَصِمَ بِحَبْلِ اللَّهِ الْمَتِينِ فَلْيُوَالِ عَلِيّاً بَعْدِي، وَ لْيُعَادِ عَدُوَّهُ وَ لْيَأْتَمَّ بِالْأَئِمَّةِ الْهُدَاةِ مِنْ وُلْدِهِ.[3]

امام رضا علیہ السلام نے اجداد سے نقل فرمایا ہے کہ جو بھی چاہتا ہے کشتی نجات میں سوار ہو تو اسے چاہیے جبل اللہ سے متمسک ہو

پس اسے چاہیے علی علیہ السلام کو میرے بعد دوست رکھے اور اس کے دشمن سے دشمنی رکھے اور آئمہ ہدیٰ علیہم السلام، اس کے فرزندان میں سے کی اقتدا و اہتداء کرے"۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ):

الْأَئِمَّةُ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ (عَلَيْهِمُ السَّلَامُ)، مَنْ أَطَاعَهُمْ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ، وَ مَنْ عَصَاهُمْ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ، هُمُ الْعُرْوَةُ الْوُثْقَىٰ، وَ هُمُ الْوَسِيلَةُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَىٰ.[4]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

1۔ بحار الانوار، ج ۳۹ ص ۴۲
2۔ بحار الانوار، ج ۳۹ ص ۴۲
3۔ بحار الانوار، ج ۳۹ ص ۴۲
4۔ تفسیر نور الثقلین، ج ۱ ص ۶۲۴

آئمہ علیہم السلام سے مراد فرزندان حسین علیہ السلام ہیں، پس جو بھی ان کی اطاعت کرے اس نے حقیقتاً اللہ کی اطاعت کی

جو ان کی نافرمانی کرے اس نے خدا کی نافرمانی کی وہی وسیلہ ہیں اللہ عزوجل کی طرف"۔

"حبل اللہ کون ہیں؟":۔

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا۔[1]

"اور سب مل کر اللہ کی رسی مضبوط پکڑ واور پھوٹ نہ ڈالو"۔

ابوسعید خدری روایت کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا:

رَوَى أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ أَنَّهُ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ حَبْلَيْنِ إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِمَا لَنْ تَضِلُّوا مِنْ بَعْدِي أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ كِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي أَلَا وَإِنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ۔[2]

"اے لوگو! میں جا رہا ہوں تمہارے درمیان دو حبل چھوڑ رہا ہوں

اگر ان سے متمسک ہوئے ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ ایک دوسرے سے بڑی ہے اور وہ کتاب خداوند ہے جس کی رسیاں آسمان سے کھینچی ہوئی ہیں (آسمان سے نازل ہوئی ہے) اور دوسری اہل بیت علیہم السلام ہیں

جان لو کہ یہ دو ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گی یہاں تک کہ مجھ سے حوض کوثر پر ملیں گی"۔

"دعائے توسل":۔

دعائے توسل وہ دعا ہے کہ لوگ امور دین و دنیا میں چہاردہ معصومین علیہم السلام سے متوسل ہوتے ہیں، بہت زیادہ لوگوں کی مشکلات معصومین علیہم السلام کے توسل سے دور ہو جاتی ہیں

بہت زیادہ دنیا و آخرت کی حاجات پوری ہوتی ہیں، بہت زیادہ مریض برکت اہل بیت

1۔ سورہ آل عمران، آیت: ۱۰۳

2۔ منہج الصادقین، ج ۱ ص ۲

علیہم السلام سے شفاء پاتے ہیں

چاہیے کہ ان سے متوسل ہوں ورنہ ہلاکت ہے سب کو چاہیے ان کا دامن پکڑیں، ورنہ نابودی ہے اس دلیل پر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہم کشتی نجات ہیں جو بھی اس محبت کی کشتی میں بیٹھے گا یعنی ہم سے متمسک و متوسل ہوگا نجات پائے گا

جو بھی ہم سے منہ پھیرے ہمیں اپنا وسیلہ قرار نہ دے ہلاک ہوگا

جو بھی حاجت رکھتا ہو اسے چاہیے ہم سے متوسل ہو

عرض ہوا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وسیلہ کیا ہے؟

فرمایا: جنت میں میرا درجہ ہے، البتہ یہاں پر ایک نکتہ ہے

توسل سے مراد یہ نہیں کہ ان سے حاجت طلب کرے بلکہ منظور یہ ہے کہ ان کے مقام سے بارگاہ خداوندی میں توسل کرے اور اس سے مراد یہ بھی نہیں کہ یہ شرک ہے جس کے وہابی منکر ہیں یہ ہر چیز میں شکوک پیدا کرتے ہیں اور ان کی علت بھی روشن ہے کیونکہ انہوں نے اپنے ہاتھ عترت پیغمبر علیہ السلام سے اٹھائے ہیں لہٰذا راہ حق سے منحرف ہو گئے ہیں اور یہ اپنی کتب و علماء کے بھی پابند نہیں ہیں۔

حدیث ثقلین کو نقل بھی کرتے ہیں جس کا ترجمہ پچھلے صفحے پر گزر آیا ہے۔

"روایات توسل کے بارے میں"

(۱)۔"فرائض دینی:۔

إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَوَسَّلَ بِهِ الْمُتَوَسِّلُونَ إِلَى اللَّهِ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالَى الْإِيمَانُ بِهِ وَ بِرَسُولِهِ وَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِهِ فَإِنَّهُ ذِرْوَةُ الْإِسْلَامِ وَ كَلِمَةُ الْإِخْلَاصِ فَإِنَّهَا الْفِطْرَةُ وَ إِقَامُ الصَّلَاةِ فَإِنَّهَا الْمِلَّةُ وَ إِيتَاءُ الزَّكَاةِ فَإِنَّهَا فَرِيضَةٌ وَاجِبَةٌ وَ صَوْمُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَإِنَّهُ جُنَّةٌ مِنَ الْعِقَابِ وَ حَجُّ الْبَيْتِ وَ اعْتِمَارُهُ فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَ يَرْحَضَانِ الذَّنْبَ وَ صِلَةُ الرَّحِمِ فَإِنَّهَا مَثْرَاةٌ فِي الْمَالِ وَ مَنْسَأَةٌ فِي الْأَجَلِ وَ صَدَقَةُ السِّرِّ فَإِنَّهَا تُكَفِّرُ الْخَطِيئَةَ وَ صَدَقَةُ الْعَلَانِيَةِ فَإِنَّهَا تَدْفَعُ مِيتَةَ السُّوءِ وَ صَنَائِعُ الْمَعْرُوفِ فَإِنَّهَا تَقِي مَصَارِعَ الْهَوَانِ.[1]

"خطبہ:۱۱۰":۔

امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

"(ارکان اسلام کے بارے میں) اللہ والوں کے لئے اس کی بارگاہ تک پہنچنے کا بہترین وسیلہ۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ پر ایمان اور راہ خدا میں جہاد ہے کہ جہاد اسلام کی سربلندی ہے۔ اور کلمہ اخلاص ہے کہ یہ فطرت الہیہ ہے اور نماز کا قیام ہے کہ یہ عین دین ہے اور زکوۃ کی ادائیگی ہے کہ یہ فریضہ واجب ہے اور ماہ رمضان کا روزہ ہے کہ یہ عذاب سے بچنے کی سپر ہے اور حج بیت اللہ ہے اور عمرہ ہے کہ یہ فقر کو دور کر دیتا ہے اور گناہوں کو دھو دیتا ہے اور صلہ رحم ہے کہ یہ مال میں اضافہ اور اجل کے ٹالنے کا ذریعہ ہے اور پوشیدہ طریقہ سے خیرات ہے کہ یہ گناہوں کا

۱۔ نہج البلاغہ، خطبہ:۱۱۰

34

کفارہ ہے اور علی الاعلان صدقہ ہے کہ یہ بدترین موت کے دفع کرنے کا ذریعہ ہے اور اقربا کے ساتھ نیک سلوک ہے کہ یہ ذلت کے مقامات سے بچانے کا وسیلہ ہے"۔

(۲)۔"محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد علیہم السلام کی برکت سے آتش جہنم سے نجات پائے گا":۔

عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ عَبْداً مَكَثَ فِي النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفاً وَ الْخَرِيفُ سَبْعُونَ سَنَةً قَالَ ثُمَّ إِنَّهُ سَأَلَ اللَّهَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ لَمَّا رَحِمْتَنِي فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَى جَبْرَئِيلَ أَنِ اهْبِطْ إِلَى عَبْدِي وَ أَخْرِجْهُ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ لِي بِالْهُبُوطِ فِي النَّارِ قَالَ عَزَّ وَ جَلَّ إِنِّي أَمَرْتُهَا أَنْ تَكُونَ عَلَيْكَ بَرْداً وَ سَلَاماً قَالَ يَا رَبِّ فَأَعْلِمْنِي بِمَوْضِعِهِ قَالَ إِنَّهُ فِي جُبٍّ فِي سِجِّيلٍ قَالَ فَهَبَطَ جَبْرَئِيلُ عَلَى النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ فَأَخْرَجَهُ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ يَا عَبْدِي كَمْ لَبِثْتَ فِي النَّارِ قَالَ مَا أُحْصِي يَا رَبِّ فَقَالَ لَهُ وَ عِزَّتِي لَوْ لَا مَا سَأَلْتَنِي بِهِ لَأَطَلْتُ هَوَانَكَ فِي النَّارِ وَ لَكِنِّي حَتَمْتُ عَلَى نَفْسِي أَلَّا يَسْأَلَنِي عَبْدٌ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ إِلَّا غَفَرْتُ لَهُ مَا كَانَ بَيْنِي وَ بَيْنَهُ وَ قَدْ غَفَرْتُ لَكَ الْيَوْمَ.[1]

"جابر نے امام باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا:

بیشک ایک بندہ جہنم میں ستر خریف ہوگا اور ایک خریف ستر سال کا ہوگا، وہاں پر خدا کو حق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد علیہ السلام کا واسطہ دیکر بخشش مانگے گا۔ خدا جبرئیل کو حکم کرے گا نیچے آئے اور اس کو نجات دے۔

جبرئیل کہے گا: پروردگارا! کس طرح جہنم میں جاؤں؟

آواز آئے گی: اس کو تمہارے لئے سرد کیا

پس پوچھے گا: وہ بندہ جہنم میں کہاں ہے؟

آواز آئے گی: سجیل میں۔

۱۔ ثواب الاعمال، ص ۳۴۳

پس جبرئیل نیچے آئے گا، اس بندے کو جہنم سے نکالے گا

اس کے بعد خدا اس سے خطاب کرے گا: اے بندہ! کتنا عرصہ جہنم میں رہے ہو؟

کہے گا: بار الہا! شمار کرنا میرے بس سے باہر تھا

خداوند فرمائے گا: جس طرح مجھے پکارا اگر نہ پکارتے تمہاری ذلت کو مزید بڑھاتا اور اسی طرح اس میں رہتے مگر میں نے خود پر لازم کیا ہے کہ کوئی بندہ مجھے آل محمد علیہم السلام کے واسطے سے پکارے گا تو اس کو معاف کردوں گا اور آج تجھے بھی اس وجہ سے معاف کیا"۔

(۳)۔"وسیلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت میں کیا ہے؟":۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: إِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ لِي فَسَلُوهُ الْوَسِيلَةَ فَسَأَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عَنِ الْوَسِيلَةِ فَقَالَ هِيَ دَرَجَتِي فِي الْجَنَّةِ وَ هِيَ أَلْفُ مِرْقَاةٍ مَا بَيْنَ الْمِرْقَاةِ إِلَى الْمِرْقَاةِ حُضْرُ الْفَرَسِ الْجَوَادِ شَهْراً وَ هِيَ مَا بَيْنَ مِرْقَاةِ جَوْهَرٍ إِلَى مِرْقَاةِ زَبَرْجَدٍ إِلَى مِرْقَاةِ يَاقُوتٍ إِلَى مِرْقَاةِ ذَهَبٍ إِلَى مِرْقَاةِ فِضَّةٍ فَيُؤْتَى بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى تُنْصَبَ مَعَ دَرَجَةِ النَّبِيِّينَ فَهِيَ فِي دَرَجَةِ النَّبِيِّينَ كَالْقَمَرِ بَيْنَ الْكَوَاكِبِ فَلَا يَبْقَى يَوْمَئِذٍ نَبِيٌّ وَ لَا صِدِّيقٌ وَ لَا شَهِيدٌ إِلَّا قَالَ طُوبَى لِمَنْ كَانَتْ هَذِهِ الدَّرَجَةُ دَرَجَتَهُ فَيَأْتِي النِّدَاءُ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ يُسْمِعُ النَّبِيِّينَ وَ جَمِيعَ الْخَلْقِ هَذِهِ دَرَجَةُ مُحَمَّدٍ فَأُقْبِلُ أَنَا يَوْمَئِذٍ مُتَّزِراً بِرَيْطَةٍ مِنْ نُورٍ عَلَيَّ تَاجُ الْمُلْكِ وَ إِكْلِيلُ الْكَرَامَةِ وَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَمَامِي وَ بِيَدِهِ لِوَائِي وَ هُوَ لِوَاءُ الْحَمْدِ مَكْتُوبٌ عَلَيْهِ فَمَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ فَيَدْنُو رِضْوَانُ فَيَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَحْمَدُ فَأَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْمَلَكُ مَنْ أَنْتَ فَمَا أَحْسَنَ وَجْهَكَ وَ أَطْيَبَ رِيحَكَ فَيَقُولُ أَنَا رِضْوَانُ خَازِنُ الْجَنَّةِ وَ هَذِهِ مَفَاتِيحُ الْجَنَّةِ بَعَثَ بِهَا إِلَيْكَ رَبُّ الْعِزَّةِ فَخُذْهَا يَا أَحْمَدُ فَأَقُولُ قَدْ قَبِلْتُ ذَلِكَ مِنْ رَبِّي فَلَهُ الْحَمْدُ عَلَى مَا فَضَّلَنِي بِهِ

رَبِّي اِدْفَعْهَا إِلَى أَخِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَيَدْفَعُ إِلَى عَلِيٍّ ثُمَّ يَرْجِعُ رِضْوَانُ فَيَدْنُو مَالِكٌ فَيَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَحْمَدُ فَأَقُولُ عَلَيْكَ السَّلَامُ أَيُّهَا الْمَلَكُ فَمَا أَقْبَحَ وَجْهَكَ وَ أَنْكَرَ رُؤْيَتَكَ مَنْ أَنْتَ فَيَقُولُ أَنَا مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ وَ هَذِهِ مَقَالِيدُ النَّارِ بَعَثَ بِهَا إِلَيْكَ رَبُّ الْعِزَّةِ فَخُذْهَا يَا أَحْمَدُ فَأَقُولُ قَدْ قَبِلْتُ ذَلِكَ مِنْ رَبِّي فَلَهُ الْحَمْدُ عَلَى مَا فَضَّلَنِي بِهِ اِدْفَعْهَا إِلَى أَخِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَيَدْفَعُهَا إِلَيْهِ ثُمَّ يَرْجِعُ مَالِكٌ فَيُقْبِلُ عَلِيٌّ وَ مَعَهُ مَفَاتِيحُ الْجَنَّةِ وَ مَقَالِيدُ النَّارِ حَتَّى يَقِفَ بِحُجْزَةِ جَهَنَّمَ وَ قَدْ تَطَايَرَ شَرَرُهَا وَ عَلَا زَفِيرُهَا وَ اشْتَدَّ حَرُّهَا وَ عَلِيٌّ آخِذٌ بِزِمَامِهَا فَيَقُولُ لَهُ جَهَنَّمُ جُزْنِي يَا عَلِيُّ فَقَدْ أَطْفَأَ نُورُكَ لَهَبِي فَيَقُولُ لَهَا عَلِيٌّ قِرِّي يَا جَهَنَّمُ خُذِي هَذَا وَ اتْرُكِي هَذَا خُذِي عَدُوِّي وَ اتْرُكِي وَلِيِّي - فَلَجَهَنَّمُ يَوْمَئِذٍ أَشَدُّ مُطَاوَعَةً لِعَلِيٍّ مِنْ غُلَامِ أَحَدِكُمْ لِصَاحِبِهِ فَإِنْ شَاءَ يُذْهِبُهَا يَمْنَةً وَ إِنْ شَاءَ يُذْهِبُهَا يَسْرَةً وَ لَجَهَنَّمُ يَوْمَئِذٍ أَشَدُّ مُطَاوَعَةً لِعَلِيٍّ فِيمَا يَأْمُرُهَا بِهِ مِنْ جَمِيعِ الْخَلَائِقِ۔[1]

"ابوسعید کہتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جب تم اللہ سے میرے لئے سوال کرو اس سے وسیلہ چاہو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا: وسیلہ کیا ہے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

وہ جنت میں میرا درجہ ہے جس کی ہزار سیڑھیاں ہیں اور ہر سیڑھی کے درمیان گھوڑے کی ایک مہینہ کی دوڑ کی مسافت ہے۔ وہ سیڑھیاں قیمتی گوہروں سے ہیں

اس میں ایک سیڑھی زبرجد، ایک سیڑھی یاقوت، ایک سیڑھی سونے کی، ایک چاندی کی ہے

قیامت کے دن اس کو لایا جائے گا تمام انبیاء کے درجات کے درمیان اور وہ درجہ تمام انبیاء کے درجات کے مقابلے میں ایسے ہوگا جیسے ستاروں کے مقابلے چاند ہے

---

[1] بصائر الدرجات، ج۱ ص۴۱۶ ح۱۶، معانی الاخبار، ص۱۱۶

اس دن کوئی بھی نبی و انسان صالح مخلص یا شہید نہیں ہوگا مگر یہ کہے گا خوش بختی ہو اس کے لئے جس کے لئے یہ درجہ ہے

اس وقت آواز قدرت آئے گی جس کو تمام نبی اور مخلوق سنے گی اور فرمائے گا:

یہ درجہ (حضرت) محمد ﷺ ہے، میں اس حال میں کہ نور کا لباس پہنا اور سر پر تاج ہوگا میدان محشر کی طرف قدم بڑھا رہا ہوں گا

اور علی علیہ السلام کے ہاتھ میں ایک پرچم ہوگا جس کا نشان:

لا الہ الا اللہ المفلحون ھم الفائزون باللہ

اس پر لکھا ہوا میرے آگے آگے لے کر چلے گا۔ جب انبیاء کے سامنے سے گزریں گے تو کہیں گے:

یہ دو ملک مقرب ہیں، اب تک نہ ان کو جانتے ہیں نہ دیکھا تھا۔ جب ملائکہ کی صفوف سے گزریں گے وہ کہیں گے یہ دونوں نبی مرسل ہیں

اسی طرح آگے چلتے رہیں گے بالآخر اپنے درجے پر پہنچیں گے، میں اوپر جاؤں گا، علی علیہ السلام بھی میرے پیچھے آئیں گے

یہاں تک کہ آخری سیڑھی پر جا کر اپنی جگہ پر بیٹھوں۔

میں اپنے درجہ پر بیٹھوں گا، علی علیہ السلام ایک سیڑھی مجھ سے نیچے بیٹھیں گے

اس دن کوئی بھی نبی، صالح یا شہید نہ ہوگا مگر یہ کہے گا خوش بختی ہو ان دو عبد پر کہ خدا کی بارگاہ میں اتنے مکرم ہیں

اس وقت خدا کی طرف سے آواز آئے گی جس کو تمام انبیاء، صالحین و شہداء و مومنین سنیں گے:

یہ میرا ناصر (محمد ﷺ) ہے اور یہ میرا (علی علیہ السلام) ولی۔

خوش بختی ہے اس کے لئے جو ان کا محب تھا اور وائے ہو اس پر جس نے ان کے لئے دل میں بغض و کینہ رکھا

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! آپؑ کے محبوں میں سے ایسا کوئی نہ ہوگا جو یہ پیغام سن کر چہرہ سفید اور خوش نہ ہو

اور جو تم سے دشمنی رکھتا یا تمہارے خلاف لشکر کشی کی یا تمہارے حق کا انکار کیا چہرہ سیاہ اور پاؤں لرزنے لگیں گے

اس درمیان میرے پاس دو فرشتے آئیں گے جن میں سے ایک رضوان جنت دوسرا مالک جہنم۔ رضوان میرے پاس آ کر کہے گا: آپ پر درود ہو یا احمد ﷺ!

میں بھی اس کے جواب میں کہوں گا:

تم پر بھی درود ہو اے فرشتے خوبصورت چہرے والے طیب خوشبو والے کون ہو تم؟

وہ کہے گا: میں رضوان بہشت ہوں، جنت کی چابیاں میرے پاس ہیں، اللہ عزوجل نے یہ چابیاں آپؐ کے لئے بھیجی ہیں

یا احمد ﷺ! یہ مجھ سے لیجیے، میں چابیاں لیکر کہوں گا اس نعمت پر شکر کرتا ہوں جس کی وجہ سے مجھے ارجمند بنایا، یہ علی علیہ السلام کے ہاتھوں میں دے۔ اس کے بعد رضوان جائے گا اور مالک میرے نزدیک آئے گا اور کہے گا: آپؐ پر درود ہو اے احمد ﷺ!

میں کہوں گا: تم پر بھی درود ہو اے فرشتے، اے قبیح چہرے والے! کون ہو تم؟

کہے گا: میں مالک جہنم ہوں اور یہ جہنم کی چابیاں ہیں اللہ عزوجل نے آپؐ کے لئے بھیجی ہیں

یا احمد ﷺ! اس کو مجھ سے لو

میں کہوں گا: میں نے اپنے رب کی طرف سے قبول کی۔ اس فضیلت پر جس سے مجھے یہ مرتبہ ملا شکر گزار ہوں اور یہ علی علیہ السلام کو دے

چابیوں کو علی علیہ السلام کو دے گا اس کے بعد مالک چلا جائے گا۔

وہاں پر علی علیہ السلام جس کے اختیار میں جنت و جہنم کی چابیاں ہیں، آئے گا جہنم کے دروازے پر پہنچے گا، وہاں پر توقف کرے گا

اس آتش کے شعلے ہوا میں اڑیں گے

اس کے شعلے اوپر آ کر وحشت ناک آواز نکالیں گے، اس کی حرارت تیز ہوتی جائے گی

علی علیہ السلام اس کی مہار پکڑے گا، پس جہنم اس سے کہے گا: یا علی علیہ السلام مجھے چھوڑ دیجیے

آپؑ کے نور کی شعاعوں نے میری سرکشی کو خاموش کر دیا

علی علیہ السلام فرمائیں گے: آرام کر اے جہنم!

اس شخص کو لو، اس دوسرے شخص کو چھوڑ دو

میرے دشمن کو لو، میرا دوست چھوڑ دو

اس دن جہنم تمام مخلوق سے زیادہ امیر المومنین علیہ السلام کی اطاعت کرے گا

جو بھی اسے حکم کریں گے وہ اس کی اجرا کرے گا

ابا حسن لو ان حبك مدخلی
جهنم كان الفوز عندی جحیمها
و کیف یخاف النار من کان مؤقنا
بأن امیر المومنین قسیمها

اباحسن علیہ السلام! اگر تمہاری دوستی مجھے جہنم میں داخل کرے

بیشک جحیم کی آگ میری کامیابی کو تار تار کرے گی

ارے وہ جو تمہیں جنت وجہنم کا تقسیم کرنے والا مانے

اس کو جہنم سے کیسے خوف ہوسکتا ہے"۔

(۴) توسل انبیاء علیہم السلام پنجتن پاک علیہم السلام سے":۔

ا۔"آدم علیہ السلام نے پنجتن علیہم السلام کے احترام کی وجہ سے نجات پائی":۔

فی معانی الاخبار باسنادہِ الی ابو سعیدٍ المدائنیُ یرفعہ فی قول الله عزوجل فَتَلَقّٰی اٰدَمُ مِن رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ قالَ سَاَلَهُ بِحَقِّ مُحمدٍ وَ عليٍ وَ فاطمةَ وَ الحسنِ وَ الحُسینِ" ذیل آیہ شریف فَتَلَقّٰی اٰدَمُ مِن رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيهِ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ۔[1]

"پھر آدم علیہ السلام نے اپنے رب سے چند کلمات حاصل کئے پھر اس کی توبہ قبول فرمائی، بے شک وہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا وہ کلمات جو آدم علیہ السلام کی توبہ کی قبولیت کا سبب بنے وہ کیا تھے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ا۔ سورہ بقرہ، آیت: ۳۷

سَاَلَهُ بِحَقِّ محمدٍ وَ عليٍ وَ فاطمةَ وَ الحسنِ وَ الحُسينِ الا تُبتَ عَلَيَّ فتابَ عَلَيهِ.[1]

"اس نے خدا کو حق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و علی علیہ السلام و فاطمہ سلام اللہ علیہا و حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام کی قسم دی۔

اللہ عزوجل نے بھی اس کو قبول کیا اور اس کو معاف کیا۔

مرحوم سپہر کتاب "درالثمین" سے تفسیر آیہ شریفہ:

فَتَلَقّٰۤى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

نقل کرتے ہیں کہ آدم علیہ السلام نے چند کلمات ساق عرش پر لکھے دیکھے۔ جبرئیل نے وہ کلمات جو نام رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و اہل بیت رسول علیہم السلام تھے اس کو یاد کروائے تا کہ ان اسماء کی پناہ میں آؤ اور خدا کی بارگاہ میں کہو۔ آدم علیہ السلام نے کہا:

یا حَمیدُ بحق محمدٍ یا عالی بحق علیٍ یا فاطرُ بحق فاطمةَ یا محسنُ بحقِّ الحسن و الحسینِ وَ منكَ الاحسان

اللہ عزوجل کو ان اسماء کے ذریعے قسم دے جب نام حسین علیہ السلام لیا، دل غمگین ہوا اور آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے اور اس گریہ کی علت جبرئیل سے پوچھی۔

جبرئیل نے کہا: یہ تیرا فرزند ہے جو عظیم مشکل میں مبتلا ہوگا کہ تمام مصائب اس کے سامنے چھوٹے ہوں گے۔

کہا وہ کون سی مصیبت ہوگی جس سے سب مصائب چھوٹے ہوں گے؟

جبرئیل نے کہا:

یُقتَلُ عَطشاناً غریباً وحیداً فریداً، لَیسَ لَهُ ناصِرٌ و لا مُعینٌ و لَو تَراهُ یا آدَمُ وَ هُوَ یَقولُ: وا عَطَشاهُ! وا قِلَّةَ ناصِراهُ! حَتّی یَحولَ العَطَشُ بَینَهُ وَ بَینَ السَّماءِ کَالدُّخانِ فَلَم یُجِبهُ أحَدٌ إلّا بِالسُّیوفِ و شُربِ الحُتوفِ.

"حسین علیہ السلام پیاس و غریبی و تنہائی و بے کسی کے حال میں قتل ہوگا

مدد اور مددگار نہ ہوگا

ا۔ تفسیر نور الثقلین، ج ا ص ۶۷، الغدیر، ج ۷ ص ۲۳۵، فضائل الخمسة، ج ا ص ۱۷۰

اے آدم علیہ السلام! اگر تم اس کو دیکھو کہ وہ کہہ رہا ہوگا: آہ پیاس و بے یاور!
یہاں تک کہ شدت پیاس کی وجہ سے اس کے اور آسمان کے درمیان دھواں حائل ہوگا
آنکھیں آسمان کو نہیں دیکھتیں مگر اسکا کوئی جواب نہیں دے گا مگر تلوار اور شربت موت سے۔[1]

"کتاب ادریس"[2] میں آدم علیہ السلام کو خطاب ہوا کہ اگر یہ نہ ہوتے تمہیں خلق نہ کرتا، نہ آسمان نہ زمین و نہ جنت و نہ جہنم و نہ آفتاب و نہ چاند

عرض کیا: ان کے نام کیا ہیں؟

خطاب ہوا: ساق عرش کی طرف دیکھو، جب دیکھا یہ پانچ نام لکھے ہوئے تھے

پارقلیطا (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ایلیا (علی علیہ السلام) طیطہ (فاطمہ)

شبر (حسن علیہ السلام) شبیر (حسین علیہ السلام)

پس مخلوقات میری تسبیح کرو

نہیں ہے خدا میرے علاوہ اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا رسول ہے"۔[3]

۲۔"توسل حضرت زکریا علیہ السلام پنجتن پاک علیہم السلام سے مشکلات کے وقت:۔

حدیث طولانی میں سعد بن عبداللہ اشعری حکایت شرفیاب ہونا بحضور امام مہدی علیہ السلام میں فرماتے ہیں:

"مجھے تاویل کھیعص کی خبر دیں۔

امام علیہ السلام نے فرمایا:

یہ حروف اخبار غیب سے ہیں کہ اللہ عزوجل نے اپنے بندے زکریا علیہ السلام کو آگاہ کیا اور اس کی حکایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس طرح بیان کی۔

زکریا علیہ السلام نے اللہ عزوجل سے چاہا کہ پنجتن علیہم السلام کے نام سیکھے

جبرئیل نیچے آئے اور انہیں سکھائے

۱۔ بحار الانوار، ج ۴۴ ص ۲۴۵، حاشیہ کتاب لہوف، ص ۸

۲۔ کتاب ادریس، ص ۵۱۵۔ طبع لندن

۳۔ اسلام شناسی، ص ۱۴۵۔ جلیل تبریزی

زکریا علیہ السلام جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، امیر المومنین علی علیہ السلام، بی بی سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا، امام حسن علیہ السلام کا نام لیتا اس کا غم برطرف ہوجاتا، اس کا غم زائل ہوجاتا اور جب بھی امام حسین علیہ السلام کا نام لیتا اس کا گریہ شروع ہوجاتا

ایک دن عرض کیا:

پروردگارا! یہ کیا ماجرا ہے جب ۴ کے نام لیتا ہوں میرا غم دور ہوجاتا ہے جیسے امام حسین علیہ السلام کا نام لیتا ہوں میری آنکھوں سے آنسو جاری ہوجاتے ہیں

اللہ عزوجل نے انہیں خبر دی کھیعص۔

فرمایا:

کاف: نام کربلا ہے۔

ھاء:۔ ہلاکت (شہادت) عترت ہے

یاء:۔ یزید ملعون کی طرف اشارہ ہے جو امام حسین علیہ السلام پر ظلم کرے گا

عین: عطش پیاس حسین علیہ السلام ہے

صاد:۔ امام علیہ السلام کا صبر ہے

جب زکریا علیہ السلام نے یہ سنا، تین دن مسجد سے باہر نکلے نہ لوگوں سے ملے اور بلند آواز سے گریہ کرتے اور کہتے: خداوندا! اپنی بہترین مخلوق کے فرزند کو مصیبت میں مبتلا کرو گے اور اس طرح کی بلاء اس کے گھر نازل کرو گے۔ آیا علی علیہ السلام اور فاطمہ سلام اللہ علیہا کو لباس سوگ پہناؤ گے؟

وہاں پر کہا: پروردگارا! مجھے ایک بیٹا عطا فرما جس سے پیری میں میری آنکھیں روشن ہوں، جب تم مجھے بیٹا عطا کرو تو اس کی محبت میرے دل میں ڈال اور پھر اس کی موت سے مجھے غمگین کر جس طرح اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے کی موت سے اس کو غمگین کیا

پس خداوند نے یحییٰ علیہ السلام اس کو بخشا اور اس کو مبتلا کیا اور حمل یحییٰ علیہ السلام ۶ ماہ تھا جس طرح امام حسین علیہ السلام کا تھا۔[1]

۱۔ تفسیر نور الثقلین، ج ۳ ص ۳۱۹، نفس المہموم، ص ۲۰

۳۔"حضرت سلیمان علیہ السلام پنجتن علیہم السلام سے متوسل ہوئے":۔

عالمی جنگ اوّل میں ۱۹۱۶ء میں جب کچھ انگلیس کے سپاہی بیت المقدس کے چند کلومیٹر میں جنگ میں مشغول تھے

ایک چھوٹے سے دہکدہ میں اونترہ کے نام سے ایک چاندی کا ایک لوح ان کو ملی

جس کے حاشیہ قیمتی جواہرات سے مرصع اور درمیان میں سونے کے حروف سے لکھا ہوا تھا۔ جب وہ اس کو اپنے افسر (میجر این گرینڈل) کے پاس لے گئے بہت کوشش کی کہ سمجھے پر اس کے بس سے باہر تھا

لیکن اس کو سمجھا کہ یہ لکھا اجنبی اور بہت قدیم زبان کا ہے

یہ لوح ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ ہوتے ہوئے برطانیہ کے لشکر کے چیف تک پہنچا اس نے ان کے شناسان کی طرف بھیجا

دو سال بعد ایک گروہ متشکل باستانی زبان کے استاد برطانیہ، امریکہ، فرانس، جرمنی اور تمام یورپی ممالک کے استاد اس گروہ کے جزو تھے تشکیل ہوا

کچھ ماہ کی تحقیق کے بعد ۳ جنوری ۱۹۲۰ء کو معلوم ہوا کہ یہ لوح مقدس ہے بنام (لوح سلیمان علیہ السلام) اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے الفاظ عبرانی زبان میں لکھے ہیں

لوح سلیمان کا ترجمہ یہ ہے

اللہ احمد ایلی

باھتول حاسن و حاسین

اے احمد مقذا۔۔۔۔یعنی اے احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میری فریاد کو پہنچو

یاہ ایلی انصاہ۔۔۔۔یعنی اے علی علیہ السلام میری مدد فرما

یاہ باھتول کاشئ۔۔۔۔نظر مرحمت فرما

یاہ حاسن اضو مطع۔۔۔۔یعنی اے حسن علیہ السلام کرم فرما

یاہ حاسین بارفو۔۔۔۔اے حسین علیہ السلام خوشی بخشو

امو سلیمان صوہ عنخب زالھاد آقتا۔۔۔۔

یہ سلیمان علیہ السلام اس وقت ان پنجتن علیہم السلام سے استغاثہ کر رہا ہے

بدت اللہ کمہ ایلی۔۔۔۔۔وعلی علیہ السلام قدرت اللہ ہے۔

(ممکن ہے کلمات میں تھوڑا بہت اشکال ہو اور دوسرے نسخہ میں تھوڑا اختلاف ہو)

اس گروہ کے ممبران لوح پر لکھے مضمون سے مطلع ہوئے۔ ایک دوسرے کو تعجب کی نگاہ سے دیکھتے اور حیرت سے انگلیاں دانتوں کے نیچے دیں۔ آخر میں یہ معین ہوا کہ یہ لوح برطانیہ کے سلطنتی میوزیم میں رکھا جائے۔ جب یہ خبر مزید بڑھی تو اس گروہ کو حکم ہوا

اگر یہ لوح میوزیم میں رکھا گیا لوگ اس کو دیکھیں گے، اساس مسیحیت متزلزل ہو جائے گی

نتیجہ میں سارے مسیحی مسیحیت کا جنازہ اپنے کندھوں پر اٹھا کر خود دفن کر آئیں گے

لہٰذا معین پایا کہ یہ لوح راز خانہ کلیسائے انگلستان میں چھپایا جائے، اہل سر کے علاوہ اسے کوئی نہ دیکھے

جنہوں نے اس لوح کو دیکھا، بصیرت بصارت رکھتے تھے اپنی گرایش اسلام کی طرف مرکوز کی، اسی گروہ سے دو عالم واستاد بنام (ولیم) و تامس سے اس لوح کے بارے میں گفتگو ہوئی اور دونوں نے اسلام قبول کیا، اس کے بعد ولیم نے کرم حسین اور تامس نے فضل حسین نام رکھا۔[1]

(۴)۔"سبب نجات کشتی نوح علیہ السلام":۔

عَنْ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِنَّ مَثَلَ أَهْلِ بَيْتِي فيكم كَمَثَلِ سَفِينَةِ
نُوحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ.[2]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

میرے اہل بیت علیہم السلام کی مثال تمہارے درمیان کشتی نوح علیہ السلام کی سی ہے جو بھی اس میں سوار ہوگا نجات پائے گا اور جو بھی اس سے تخلف کرے ہلاک ہوگا"۔

جنوری ۱۹۵۱ء میں معدن شناس روسی علماء میں سے معدن یابی کے لئے زمین کی کھدائی چل رہی تھی، اچانک بوسیدہ لکڑیوں کا تختہ نکلا، بہت کوشش کے بعد پتہ چلا زمین کے اندر بہت زیادہ

1۔ چہرہ درخشاں حسین ابن علی، ص ۶۶

2۔ بحار الانوار، ج ۲۳ ص ۱۵۵، فضائل الخمسہ، ج ۲ ص ۶۳

لکڑیاں ہیں کہ جس کو زمانے کی گزشت نے بوسیدہ کر دیا

اور کچھ علامتیں پائی جس سے پتہ چلا کہ یہ قدیمی ہیں کوئی عام لکڑی نہیں بلکہ راز پر مشتمل ہے

پھر وقت کے ساتھ زمین کی کھدائی کی تو ان کے درمیان ایک مستطیل تختی ملی، سب حیرت میں پڑ گئے کیونکہ زمان گزشتہ کا اثر اس پر موجود تھا اور تمام لکڑیاں بوسیدہ ہو چکی تھی سوائے اس کے

اس تختی کی لمبائی چودہ انچ اور چوڑائی دس انچ تھی اور کچھ حروف اس پر منقش تھے

حکومت روس نے ایک تنظیم تشکیل دی اس تختی پر نقش حروف کی تحقیق کے لئے۔ اس تنظیم میں زبان شناسان، استادان اور قدیم زبان کے شناس تھے۔ ۲۷ فروری سال ۱۹۵۳ء میں یہ کمیٹی (تنظیم) تشکیل دی گئی۔

۷ لوگوں کی تنظیم تشکیل دی جو چینی اور روسی تھے زبان شناسان تھے تختی کی تحقیق کے لئے مامور ہوئے۔

بالآخر ۸ ماہ کی تحقیق و کاوش کے بعد اس تختی کے راز تنظیم پر آشکار ہوئے

معلوم ہوا کہ یہ تختی کشتی نوح علیہ السلام سے ہے اور مدد کے لئے حضرت نوح علیہ السلام نے کچھ لکھ کر کشتی پر نصب کیا

اور تختی کے درمیان پنجہ نما ایک شکل تھی جس میں سامانی زبان سے عبارتیں لکھی ہوئی تھیں۔[1]

وہ تختی جو جناب نوح علیہ السلام کے زمان میں تھی یہ تھی:

اے میرے خدا!

اے میرے مددگار!

[1] حضرت نوح تک یا تھوڑا ان سے بعد جو زبان رائج تھی یا سامانی یا سامی تھی
اور عبرانی سریانی قیبانی قبطی عرب وغیرہ اسی زبان کی مختلف شاخیں ہیں
اولاد حضرت نوح اور ان کے معاصرین اور ان کی نسل جس زمین میں بیٹھے اسی کو آباد کیا
اسی سامی زبان کے ساتھ معمولی تغییر ہوتے ہوئے ترقی ہوتی گئی اور جدید شکلیں وجود میں آگئیں
علمائے زبان شناسان نے دریافت کیا کہ زبان ترکی فارسی زندی پازندی سانسکریت وغیرہ سب سامی کی شاخیں ہیں
اس نظر کے دعوائے کے علاوہ عربی و سانسکریت سب سے قدیمی زبانیں ہیں
اور برطانیہ کے محققین کہتے ہیں انگلش سب کی اماں ہے
زبان سامانی اکثر زبانوں کا مصدر ہے اور اس کا رسم الخط مختلف زمانوں میں عجیب شکلیں پا گیا

اپنے لطف و مرحمت سے بطفیل ذات مقدس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ایلیا، شبر، شبیر و فاطمہ! میرا ہاتھ پکڑ

یہ پنجتن علیہم السلام وجود مقدس سب سے عظمت تر واجب الاحترام ہیں

ساری دنیا ان کی وجہ سے وجود میں آئی

پروردگارا! ان کے اسماء کے واسطے سے میری مدد فرما، تم سب کو ہدایت دینے والے ہو۔[1]

"ملائکہ کا توسل اہل بیت علیہم السلام سے":۔

عَن أَبِي عَبدِاللهِ: قَالَ إِنَّ اللهَ عَرَضَ وَلَايَةَ أَمِيرِالمُؤمِنِينَ فَقَبِلَهَا المَلَائِكَةُ وَأَبَاهَا مَلَكٌ يُقَالُ لَهُ فُطْرُسُ فَكَسَرَ اللهُ جَنَاحَهُ فَلَمَّا وُلِدَ الحُسَينُ بنُ عَلِيٍّ بَعَثَ اللهُ جَبرَئِيلَ فِي سَبعِينَ أَلفَ مَلَكٍ إِلَى مُحَمَّدٍ يُهَنِّئُهُم بِوِلَادَتِهِ فَمَرَّ بِفُطرُسَ فَقَالَ لَهُ فُطرُسُ يَا جَبرَئِيلُ إِلَى أَينَ تَذهَبُ قَالَ بَعَثَنِي اللهُ إِلَى مُحَمَّدٍ أُهَنِّئُهُم بِمَولُودٍ وُلِدَ فِي هَذِهِ اللَّيلَةِ فَقَالَ لَهُ فُطرُسُ احمِلنِي مَعَكَ وَسَل مُحَمَّداً يَدعُولِي فَقَالَ لَهُ جَبرَئِيلُ ارْكَبْ جَنَاحِي فَرَكِبَ جَنَاحَهُ فَأَتَى مُحَمَّداً فَدَخَلَ عَلَيهِ وَهَنَّأَهُ فَقَالَ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ فُطرُسَ بَينِي وَبَينَهُ أُخُوَّةٌ وَسَأَلَنِي أَن أَسأَلَكَ أَن تَدعُوَ اللهَ لَهُ أَن يَرُدَّ عَلَيهِ جَنَاحَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِفُطرُسَ أَتَفعَلُ قَالَ نَعَم فَعَرَضَ عَلَيهِ رَسُولُ اللهِ وَلَايَةَ أَمِيرِالمُؤمِنِينَ" فَقَبِلَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ شَأنَكَ بِالمَهدِ فَتَمَسَّح بِهِ وَتَمَرَّغ فِيهِ قَالَ فَمَضَى فُطرُسُ إِلَى مَهدِ الحُسَينِ بنِ عَلِيٍّ وَرَسُولُ اللهِ يَدعُو لَهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ فَنَظَرتُ إِلَى رِيشِهِ وَإِنَّهُ لَيَطلُعُ وَيَجرِي مِنهُ الدَّمُ وَيَطُولُ حَتَّى لَحِقَ بِجَنَاحِهِ الآخَرِ وَعُرِجَ مَعَ جَبرَئِيلَ إِلَى السَّمَاءِ وَصَارَ إِلَى مَوضِعِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَمَا إِنَّ أُمَّتَكَ سَتَقتُلُهُ وَلَهُ عَلَيَّ مُكَافَاةٌ أَلَّا يَزُورَهُ

[1] چہرۂ درخشاں حسین ابن علی، ص ۷۳

زَائِرٌ إِلَّا أَبْلَغْتُهُ عَنْهُ وَلَا يُسَلِّمَ عَلَيْهِ مُسَلِّمٌ إِلَّا أَبْلَغْتُهُ سَلَامَهُ وَلَا يُصَلِّي عَلَيْهِ مُصَلٍّ إِلَّا أَبْلَغْتُهُ صَلَاتَهُ ثُمَّ ارْتَفَعَ.[1]

"امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ عزوجل نے امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت فرشتوں کے آگے پیش کی، سب نے قبول کی سوائے ایک فرشتے کے جس کا نام فطرس تھا

اللہ عزوجل نے اس کے بال و پر توڑ دیئے، جب امام حسین علیہ السلام دنیا میں آئے اللہ عزوجل نے ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تہنیت کے لئے بھیجا

جبرئیل فطرس کے کنارے سے گزرے، فطرس نے اس سے کہا: کہاں جا رہے ہو؟

جواب دیا: اللہ عزوجل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف بھیجا ہے، ان کے گھر اس شب ایک بچہ آیا ہے اس کی مبارک باد دینے جا رہے ہیں

فطرس نے کہا: مجھے بھی اپنے ساتھ لے جاؤ اور ان سے کہو کہ میرے لئے دعا کریں

جبرئیل نے کہا: میرے پروں کے اوپر سوار ہو۔ وہ جبرئیل کے پروں پر سوار ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچے اور ان کو مبارک باد کہی اور عرض کیا:

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے اور فطرس کے درمیان برادری ہے

مجھ سے چاہا کہ آپ سے کہوں کہ اس کے لئے دعا کریں کہ اس کے پر آجائیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فطرس سے فرمایا: کیا ولایت امیر المومنین علیہ السلام کو قبول کرتے ہو؟

اس نے کہا: جی ہاں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے سامنے ولایت علی علیہ السلام پیش کی، اس نے قبول کر لی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جاؤ خود کو گہوارۂ حسین علیہ السلام سے مس کرو

جب فطرس امام حسین علیہ السلام کے گہوارہ کی طرف جا رہے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ان کے لئے دعا کر رہے تھے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے دیکھا بال و پر اس کے آ رہے ہیں اور ان سے خون جاری تھا، بڑے ہوئے اور دوسرے بال سے مس ہوئے اور بڑے ہو گئے۔

۱۔ بصائر الدرجات، ج ۱ ص ۶۸، مدینۃ المعاجز، ج ۲ ص ۹۰، بحار الانوار، ج ۲۶ ص ۳۴۱

جبرئیل کے ساتھ آسمان پر عروج کیا اور اپنی جگہ پر پلٹ آیا

فطرس نے امام حسین علیہ السلام کے گہوارہ سے مس کرنے کے بعد پرواز کرتے ہوئے کہا:

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! تیری امت بہت جلد حسین علیہ السلام کو قتل کرے گی

یہ حق میری گردن پر ہے جو بھی حسین علیہ السلام کی زیارت کرے گا میں اس کی زیارت امام حسین علیہ السلام کی بارگاہ میں پہنچاؤں گا

جو بھی امام حسین علیہ السلام کو سلام کرے گا میں وہ سلام امام حسین علیہ السلام تک پہنچاؤں گا

جو بھی امام حسین علیہ السلام پر درود بھیجے گا میں امام حسین علیہ السلام تک وہ درود پہنچاؤں گا

یہ کہتے ہوئے پرواز کرتے ہوئے اوپر چلا گیا"۔

۲۔ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ يَقُولُ إِنَّ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ مَلَكاً يُقَالُ لَهُ دَرْدَائِيلُ كَانَ لَهُ سِتَّةَ عَشَرَ أَلْفَ جَنَاحٍ مَا بَيْنَ الْجَنَاحِ إِلَى الْجَنَاحِ هُوَا وَالْهَوَاءُ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَجَعَلَ يَوماً يَقُولُ فِي نَفْسِهِ أَفَوْقَ رَبِّنَا جَلَّ جَلَالُهُ شَيْءٌ فَعَلِمَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ مَا قَالَ فَزَادَهُ أَجْنِحَةً مِثْلَهَا فَصَارَ لَهُ اثْنَانِ وَثَلَاثُونَ أَلْفَ جَنَاحٍ رَأْسُهُ قَائِمَةٌ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَمَّا عَلِمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِتْعَابَهُ أَوْحَى إِلَيْهِ أَيُّهَا الْمَلَكُ عُدْ إِلَىٰ مَكَانِكَ فَأَنَا عَظِيمٌ فَوْقَ كُلِّ عَظِيمٍ وَلَيْسَ فَوْقِي شَيْءٌ وَلَا أُوصَفُ بِمَكَانٍ فَسَلَبَهُ اللّٰهُ أَجْنِحَتَهُ وَمَقَامَهُ مِنْ صُفُوفِ الْمَلَائِكَةِ فَلَمَّا وُلِدَ الْحُسَيْنُ هَبَطَ جَبْرَئِيلُ فِي أَلْفِ قَبِيلٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ لِتَهْنِئَةِ النَّبِيِّ فَمَرَّ بِدَرْدَائِيلَ فَقَالَهُ (فَقَالَ لَهُ) سَلِ النَّبِيَّ بِحَقِّ مَوْلُودِهِ أَنْ يَشْفَعَ لِي عِنْدَ رَبِّي فَدَعَالَهُ النَّبِيُّ بِحَقِّ الْحُسَيْنِ فَاسْتَجَابَ اللّٰهُ دُعَاءَهُ وَرَدَّ عَلَيْهِ أَجْنِحَتَهُ وَرَدَّهُ إِلَىٰ مَكَانِهِ.[1]

"ابن عباس کہتا ہے: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ فرمایا:

خداوند تبارک وتعالیٰ کے پاس دردائیل نامی ملک ہے جس کے ۱۶۰۰۰ پر ہیں۔

۱۔ کمال الدین، ج ۱ ص ۵۲۷، مدینۃ المعاجز، ج ۲ ص ۸۸، بحار الانوار، ج ۵۶ ص ۱۸۳

ایک پر سے دوسرے پر کے درمیان ہوا ہے، اسی طرح جس طرح آسمان وزمین کے درمیان ہوا ہے۔

اس کے دل میں خیال آیا کہ افق خداوند کہاں تک ہے؟

پس خداوند متعال آگاہ تھے کہ اس کے دل میں کس چیز نے فتور کیا

لہٰذا ۳۰ ہزار اس کے پروں کا اضافہ کیا، اس کے بعد خداوند متعال نے اس کی طرف وحی کی ۵۰۰ سال پرواز کرو۔ اس نے پرواز کی، قوائم عرش کے ایک سرقائمہ تک نہ پہنچ سکا

پس اللہ عزوجل نے اس کا عجز ناتوانی وخستگی دیکھی اس کی طرف وحی کی: اے ملک! اپنی جگہ پر واپس پلٹ جاؤ

پس میں اب بزرگیوں سے بزرگ ہوں، کوئی بھی چیز مجھ سے اوپر نہیں مکان سے منزہ ہوں

پس جو اللہ عزوجل نے اس کو پر دیئے اس سے لے لئے اور اس کو صفوف ملائکہ سے باہر نکال دیا

جب امام حسین علیہ السلام دنیا پر آئے، جبرئیل ہزار ملک کے ساتھ مبارک دینے خدمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آئے۔

اس راستے کے درمیان دردائیل سے ملاقات ہوئی، دردائیل نے جبرئیل سے کہا:

میرا واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کر کے کہنا: اس مولود کے حق کا صدقہ دے کر خدا سے میری شفاعت طلب کریں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے لئے دعا کی۔ اللہ عزوجل نے امام حسین علیہ السلام کے صدقے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا مستجاب کی اور اس کے پر اور مقام اسے لوٹا دیا اور وہ اپنے مکان کی طرف لوٹ گیا"۔

"آل عباء علیہم السلام سے توسل کے واقعات": ۔

یہاں پر کچھ حکایات آل عباء علیہم السلام سے توسل کی ذکر کرتے ہیں کہ معصومین علیہم السلام سے توسل سے مادی اور معنوی حاجات پوری ہوئی ہیں

اور سیاہ چالوں سے رہائی پائی اور جو مقصد رکھتے تھے ان تک پہنچے

اس طرح واقعات وحکایات شمار سے باہر ہیں جو علامت ہیں کہ اصحاب کساء سے توسل اہم حاجات ومشکلات سے فقط اس دنیا میں نہیں بلکہ قیامت کے دن بھی دور ہوں گی ان شاء اللہ۔

۱۔ "ایک بہت بڑے شہر کی نجات پانا عزاداری کے واسطے سے": ۔

مرحوم آیۃ اللہ سید عبد الہادی شیروزی متوفائی ۱۳۸۱ھ مرجع بزرگ تقلید شیعیٔ نجف اشرف میں عالم رویا میں دیکھتا ہے ایک مجلس ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، امیر المومنین علیہ السلام، بی بی سیدہ مرضیہ سلام اللہ علیہا، امام حسن علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام تشریف رکھتے ہیں۔ جبرئیل اللہ عزوجل کی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے خط لاتے ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر دستخط کرتے ہیں۔ اس کے بعد امیر المومنین علیہ السلام، امام حسن علیہ السلام، اور امام حسین علیہ السلام نے دستخط کئے۔ جب بی بی سیدہ سلام اللہ علیہا کے سامنے پیش کیا تو بی بی سیدہ[1] سلام اللہ علیہا نے پوچھا: کیا یہ حکم قطعی الٰہی ہے وقابل تغییر نہیں؟

جبرئیل امین نے کہا: نہیں یہ حکم قطعی ولایۃ غیر نہیں۔!

بی بی سیدہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا: میں دستخط نہیں کرونگی۔

آیۃ اللہ حاج سید عبد الہادی شیرازی سے سوال ہوا اس کے خط میں کیا حکم تھا؟

اور بی بی سیدہ سلام اللہ علیہا نے کیوں دستخط نہیں فرمائے؟

سید نے کہا: اس خط میں ایران کے ایک بہت بڑے شہر کی نابودی کا حکم تھا اور بی بی سیدہ سلام اللہ علیہا کے دستخط نہ کرنے کی وجہ یہ تھی۔ بی بی سیدہ سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں اس شہر میں امام حسین علیہ السلام کی عزاء برپا ہوگی اور میں راضی نہیں کہ یہ شہر ویران ہو۔[2]

۲۔ "لکنت زبان کا علاج": ۔

مرحوم آیت اللہ حاج سید مرتضیٰ موحد ابطحی دوران جوانی میں زیارت عاشورا، دعائے کمیل، عہد وحدیث کساء کا اہتمام رکھتے اور ان دعاؤں کو زبانی پڑھتے تھے۔

۱۔ قابل تغییر ہے

۲۔ نہضت فاطمیہ، ج ۲ ص ۵۳۴

حدیث کساء پڑھنے کی ان کو خاص عنایت ہوئی کہ جہاں پر فرصت ہوتی حدیث کساء زبانی پڑھتے۔ حدیث کساء پر اتنی توجہ کا اثر یہ ہوا کہ ایک شخص کو خواب میں حکم دیتے ہیں کہ اپنے بیٹے کی زبان کی لکنت دور کرنے کے لئے دس دن تلاوتِ حدیث کساء کے برپا کرے اور وہ شخص بھی یہ کام کرکے اپنے بیٹے کے لئے خدا سے شفاء حاصل کرتا ہے

اور یہ ان کی اخلاقی عادات میں سے تھا کہ کوئی اگر ان سے مشکلات کے حل کے لئے آتا اسے حدیث کساء پڑھنے کی تلقین کرتے۔ کبھی وہ شخص آکر بیٹھتا تو اس کے لئے حدیث کساء پڑھتے اور اس کی حاجت کی برآوری کے لئے دعا فرماتے"۔

۳۔ "امام حسین علیہ السلام کی برکت سے عذاب سے نجات پائی":۔

مرحوم حاج میرزا علی ایزدی فرزند مرحوم حاج محمد رحیم مشہور تھے آب گوشت (ایرانی غذا) اس لقب کے شہرت کا سبب یہ تھا کہ امام حسین علیہ السلام سے اخلاص اور مودت زیادہ رکھتا تھا اور زیارت عاشورا پڑھنے کا عادی تھا۔

ہر رات مسجد میں جو اس کے گھر سے متصل تھی، نماز جماعت پڑھنے کے بعد ایک یا دو لوگ نوحہ پڑھتے، نوحہ خوانی کے بعد دسترخوان لگاتے تھے، زیادہ روٹیاں اور آب گوشت اس پر رکھتے، جو بھی چاہتا وہاں پر کھاتا، اگر کوئی لے جانا چاہتا لے جاتا۔

یہ بزرگ نقل کرتے ہیں کہ میرے بابا سخت مریض ہوئے، ہمیں حکم دیا کہ اسے مسجد لے جائیں۔ میں نے کہا: آپ کے لئے اچھی جگہ نہیں کیونکہ تاجر اور اشراف آپ کی عیادت کے لئے آئیں گے صحیح نہیں کہ آپ مسجد میں سوئیں۔

ہمیں کہا: میں چاہتا ہوں خدا کے گھر میں مروں اور مسجد سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے، مجبوراً ان کو مسجد میں لے گئے۔ رات تک ان کا مرض شدید ہوا اور حالت نیم بے ہوشی میں تھے۔ ان کو گھر لیکر آئے۔ اس رات موت کے سکرات کی حالت میں تھے اور ہم نے ان کے مرنے کا یقین کرلیا۔ کمرے کے ایک گوشہ میں بیٹھ کر گریہ کررہے تھے اور تجہیز و محل دفن اور مجلس ترحیم کے مذاکرے میں مشغول تھے کہ سحر کا وقت ہوا، اچانک مجھے اور بھائی کو آواز دی، نزدیک گئے دیکھا کہ کافی پسینہ بہہ رہا تھا۔ ہم سے کہا: سکون کرلو اور جاکر سو جاؤ اور جان لو میں اس مرض سے نہیں

مروں گا بلکہ ٹھیک ہوجاؤں گا۔ ہم حیران ہوئے اور صبح تک مرض کا کوئی بھی اثر باقی نہ تھا، بستر کو جمع کرکے ان کو حمام لے گئے۔ یہ واقعہ اوّل ماہ محرم کی رات ۱۳۳۰ھ ہجری کو واقع ہو۔ حیاء مانع ہوئی کہ ان سے پوچھیں کہ تمہارے ٹھیک ہونے اور نہ مرنے کی کیا وجہ ہے؟

جب موسم حج نزدیک ہوا اپنے حساب صاف اور کاموں کی اصلاح کی لوازم سفر حج کا انتظام کیا اور قافلے کے ساتھ چلے گئے۔ ان کو چھوڑنے کے لئے ایک فرسخ تک گئے اور رات ان کے ساتھ تھے۔ ہم سے کہا: مجھ سے نہیں پوچھا کہ اس رات میں کیوں نہیں مرا اور ٹھیک ہوگیا، میں خود آپ کو بتاتا ہوں

اس شب میری موت آگئی تھی اور میں سکرات موت میں تھا۔ اس حال میں خود کو یہودیوں کے محلے میں دیکھا، ان کی گندی بدبو سے بہت ناراحت ہوا

جان لیا کہ مرنے کے بعد ان کا جزء ہوجاؤں گا، پس اس وقت خدا سے شکایت کی ندا سنی کہ یہاں پر حج کو ترک کرنے والوں کی جگہ ہے، پھر کیا ہوا میری توسلات و خدمات نسبت بہ امام حسین علیہ السلام اچانک خوفناک منظر فرح بخش میں تبدیل ہوا۔

مجھ سے کہا: تمہاری تمام خدمات قبول ہیں اور امام حسین علیہ السلام کی شفاعت سے دس سال تمہاری عمر میں اضافہ ہوا اور تمہاری موت میں تاخیر ہوئی تاکہ حج واجب بجالاؤ، اسی لئے عازم سفر ہوا اور اپنی گزارشات کی تمہیں خبر دی۔

مرحوم ایزدی کہتے ہیں:

"محرم ۱۳۴۰ھ سے پہلے مختصر مرض عارض ہوا اور ہم سے کہا: یہ میری آخری رات ہے، اسی طرح ہوا جس طرح ہمیں خبر دی۔ اوّل محرم سحر کے وقت دنیا سے گئے"۔[1]

۴۔ "قفل بی بی سیدہ سلام اللہ علیہا کے نام مقدس سے کھل جاتا ہے":۔

"جناب سید عباس لاری سے نقل ہوا کہ نجف اشرف میں مجاورت کے وقت تحصیل علوم دینیہ کے لئے ماہ رمضان میں ایک دن افطاری کو آمادہ کرکے اپنے کمرے میں رکھ کر باہر آیا اور گھر کو تالا لگایا۔ نماز مغرب وعشاء پڑھنے کے بعد افطاری کے لئے مدرسے کی طرف گیا جب اپنے

۱۔ نہضت فاطمیہ، ج ۲ ص ۵۳۴

کمرے تک پہنچا چابی ڈھونڈی مگر نہیں ملی، پریشانی کی حالت میں دوستوں سے پوچھا مگر کسی نے مثبت جواب نہیں دیا

بھوک کی شدت سے اور کوئی راستہ نہ ملنے کی وجہ سے پریشان ہوگیا، مدرسے سے باہر آیا۔

حرم کی راہ میں جا رہا تھا اور زمین پر دیکھتا آ رہا تھا

اچانک مرحوم سید مرتضیٰ کشمیری کو دیکھا، انہوں نے میری پریشانی کا سبب پوچھا۔ وہ میرے ساتھ مدرسہ آئے، میرے کمرے کے سامنے کھڑے ہوکر فرمایا:

کہتے ہیں اگر کوئی نام مادر موسیٰ جانتا ہو اور بند تالے پر پڑھے تو تالہ کھل جائے گا۔ کیا ہماری جد فاطمہ سلام اللہ علیہا کا مقام مادر موسیٰ سے بھی کم ہے تالے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا:

یا فاطمہ سلام اللہ علیہا! تالہ کھل گیا“۔[1]

۵۔ ”زیارتِ عاشورہ رفع بلا ہے“:۔

شیخ حسن فرید گلپائگانی سے نقل ہوا ہے کہ میرے استاد مرحوم آیت اللہ شیخ عبد الکریم حائری یزدی نے فرمایا: جب میں سامراء میں تحصیل علوم دینیہ میں مشغول تھا، اہالی سامراء وباء و طاعون میں مبتلا ہوئے اور کئی لوگ روز مرتے تھے

ایک دن میرے استاد کے گھر میں سید محمد فشارکی اور اہل علم کی جماعت موجود تھی۔ مرحوم میرزا محمد تقی شیرازی جن کا مقام علم مرحوم فشارکی کے مانند تھا، تشریف لائے اور وباء کا اثر ہوا ان پر سب معرض خطر مرگ میں ہیں۔

مرحوم میرزا نے فرمایا: اگر میں ایک حکم کروں انجام دو گے یا نہیں؟

سب اہل مجلس نے تصدیق کی۔ جی ہاں کیوں نہیں۔

اس کے بعد فرمایا: میں تمام ساکنان سامراء کو حکم کرتا ہوں کہ آج سے دس دن تک زیارت عاشورا پڑھیں اور اس کے ثواب کا ہدیہ بی بی نرجس خاتون والدہ ماجدہ حجۃ ابن الحسن علیہ السلام کو کریں یہاں تک کہ ان سے یہ بلاء دور ہو جائے۔ اہل مجلس نے یہ حکم سب شیعیان تک پہنچایا اور سب زیارت عاشورا پڑھنے میں مشغول ہو گئے اور شیعہ افراد کا مرنا بند ہو گیا اور سب دن اہل سنت

۱۔ داستان ہائے شگفت، ص ۱۳۲

سے کئی لوگ مرتے جو سب پر آشکار ہوا۔ کچھ اہلسنت نے اپنے جاننے والوں سے پوچھا: تمہارے لوگ نہیں مرتے اس کی کیا وجہ ہے؟ انہیں کہا گیا وہ سب زیارت عاشورا پڑھنے میں مشغول ہو گئے ہیں اور ان سے بلاء بھی دور ہو گئی ہے“۔[1]

۶۔ ”ایک مسیحی جوان کی بلڈ کینسر سے شفاء“:۔

مرحوم آیت اللہ شیرازی حاج سید محمد شیرازی کی طرف سے واشنگٹن امریکہ میں ایک امام بارگاہ بنام (الرسول الاعظم) بنایا گیا۔ اس امام بارگاہ میں عشرہ فاطمیہ مراسم عزاداری بی بی سیدہ سلام اللہ علیہا کے لئے برپا ہوتی ہے اور ہر شب جمعہ دعا توسل و قرأت حدیث کساء برقرار تھی۔

ایک عالم جوان بزرگوار کی طرف سے امام بارگاہ پر مامور تھا، اس سے نقل ہے کہ ایک دن کسی سڑک پر ریڈ لائٹ کے کھلنے کے انتظار میں راستے میں کھڑے تھے۔ اس وقت ایک بے حجاب عورت روتی ہوئی میرے پاس آئی اور مجھ سے کہا: آپ ایرانی ہیں؟

میں نے کہا: جی ہاں۔

اس نے کہا: التماس دعا ہے میرا ۱۹ سالہ جوان ہے جو بلڈ کینسر میں مبتلا ہے اور ہسپتال میں زیر علاج ہے اور اس کی حالت بھی بہت خراب ہے۔

اس کے جواب میں میں نے کہا:

شب جمعہ امام بارگاہ رسول اعظم میں آنا اور مجلس حدیث شریف کساء میں شرکت کریں تا کہ برکت توسل بی بی سیدہ سلام اللہ علیہا سے آپ کی مشکل دور ہو

وہ عورت شب جمعہ امام بارگاہ آئی اور دعا کی۔ مٹھائی میں سے جو تبرکاً مجلس حدیث کساء میں تقسیم ہوتی ہے اس کو دی اور کہا کہ اپنے بیٹے کو کھلائیں

اس نے کہا: میرا بیٹا کچھ نہیں کھا سکتا۔

میں نے کہا: اگر ایک ذرہ بھی ممکن ہو اس کے منہ میں رکھیں۔

دوسرے دن وہی عورت روتی ہوئی حسینیہ آئی اور میں نے خیال کیا کہ اس کا بیٹا فوت ہو گیا، اس کو تسلیت کہوں لیکن جب میرے نزدیک ہوئی تو سلام کے بعد مجھ سے کہا: جب مٹھائی کا ذرہ

۱۔ داستان ہائے شگفت، ص ۱۳۳

میں نے اپنے بیٹے کے منہ میں ڈالا تو اس نے آنکھیں کھولیں اور اس کی حالت اچھی ہوگئی۔ اس ہسپتال کے ڈاکٹروں نے ایک گروہ تشکیل دیا مشورے کے لئے اس نتیجے پر پہنچے کہ عیسیٰ مسیح نے اس کو ٹھیک کیا مگر میرا یقین ہے کہ امام حسین علیہ السلام و بی بی سیدہ سلام اللہ علیہا اور حدیث شریف کساء نے شفاء دی۔

وہ عورت بعد کے جلسات میں اسلامی حجاب کے ساتھ حدیث کساء کے جلسوں میں شرکت کرتی تھی اور اپنے بیٹے کی زندگی کا واقعہ حاضرین کو بتاتی تھی اور کہتی تھی میں مسیحی تھی ۲۰ سال پہلے حاملہ کے وقت ایران میں تھی میرا شوہر فوت ہوگیا۔

اس کے بعد امریکہ واپس آگئی اور تبلیغات علمائے ایران میں کسی میں دم نہ تھا کہ مجھے مسلمان کرتے لیکن آج برکت امام حسین علیہ السلام و حضرت زہراء سلام اللہ علیہا و حدیث شریف کساء سے مسلمان ہوگئی۔ وہ اسی جملے کی طرف اشارہ کر رہی ہے کہ حدیث شریف کساء نے مجھے اسلام کی طرف ہدایت کی۔

۷۔ "عجیب قصہ قبرستان میں":۔

روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے، اچانک جبرئیل نازل ہوا اور عرض کیا: السلام علیک یا رسول اللہ۔ بقیع میں قدم رکھیے تاکہ آپؐ کے قدموں کی خاک ان غریب اور زندان میں محبوس تک پہنچے اور آپؐ کی نسیم رحمت ان پر پڑے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چند اصحاب کے ساتھ اٹھے اور قبرستان کی طرف آئے، امیر المومنین علیہ السلام راستے میں ملے۔ عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہاں جا رہے ہیں؟ قبرستان بقیع کی طرف۔

جب قبرستان کے درمیان پہنچے ایک شخص کی آواز ان کے کانوں تک پہنچی کہہ رہے تھے:

الامان یا رسول اللہ!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس قبر پر بیٹھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے اپنی موت کی خبر دو اور اس کی علت بیان کرو

صدا آئی! اے شفیع عاصیان اور امام المومنین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میری ماں کی لعنت نے مجھے یہاں تک پہنچایا ہے۔ ماں کو اذیت دی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بلال مدینہ میں اعلان کرو۔

بلال نے بلند آواز سے کہا:

یا ایہا الناس اِجتمعوا عَلیٰ قُبُور الآباء و الاُمّہات وَ الاقرباء بأمرِ رسولِ اللہ

ندائے بلال لوگوں کے کانوں تک پہنچی۔ اب جوق در جوق قبرستان میں آئے۔ ایک بوڑھی عورت عصاء کے سہارے کھڑی تھی، آئی اور اس قبر کے سامنے کھڑی ہوگئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام کیا۔ یا رسول اللہ حکم کیا ہے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا یہ آپ کا بیٹا ہے؟

اس نے کہا: جی ہاں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارا بیٹا مشکلات میں گھرا ہے اسے معاف کرو۔ اس نے کہا معاف نہیں کروں گی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیوں؟؟۔

عرض کیا: اس کو اپنے جان و خون جگر لگا کر بڑا کیا کہ میرا پشت و پناہ ہو اور مجھ پر احسان کرے لیکن جب بڑا ہوا مجھے اذیتیں دیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دل کو خوش کرو تاکہ اس سے اذیت کم ہو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دست دعا بلند کئے اور فرمایا: الٰہی بحرمت پنجتن علیہم السلام اس کا دل نرم فرما اور جلے تاکہ بیٹے پر رحم کرے

اس کے بعد پیرزن کو فرمایا: اپنا کان قبر کے ساتھ لگاؤ اور اپنے بیٹے کی آواز سنو

جب عورت نے اپنے کان قبر پر لگائے تو ایک جانسوز فریاد سنی اور بے اختیار رونے لگی، عرض کی: یا رسول اللہ سید المرسلین، اے شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ کیسی فریاد ہے جو میرے کان میں پہنچ رہی ہے اور کہہ رہی ہے:

فَوقی نارٌ و تَحتی نارٌ وَ عَن یَمینی نار و عن شِمالی نار و مِن بَینی نار

الامانُ الامانُ

"اے میری ماں مجھے معاف فرما ورنہ قیامت تک اسی طرح بلاؤں میں مبتلا رہوں گا اور بے شک ہمیشہ کی دوزخ میں رہوں گا"۔

پیرزن نے اپنا موقف بدلا اور کہا: خداوندا! میں نے اس پر لعنت کو درگزر کیا

اسی وقت اللہ عزوجل نے اس پر لباس رحمت ڈالا اور اس کو بخش دیا

فرزند نے آواز دی اے مادر! تم مجھ سے راضی ہوئی اللہ آپ سے راضی ہو"۔!

دوسری حکایت اسی حوالے سے مالک بن دینا سے نقل ہوئی کہ کہتا ہے: سفر حج پر گیا ایک جماعت کو عرفات پر دیکھا خود سے کہا: کاش میں جانتا ہوتا ان میں سے کس کا حج قبول ہے اسے مبارک باد دیتا اور کس کا مردود ہے اس سے تعزیت کرتا۔ خواب میں دیکھا:

کہنے والا کہہ رہا تھا:

قد غفر الله لقومٍ اجمعين إلّا محمد بن هارونِ البلخيِ فقد ردّ الله عليهِ حجّهُ

"یعنی اللہ عزوجل ساری جماعت کو بخشا مگر محمد بن ہارون بلخی کو اور اس کا حج مردود ہے"۔

جب صبح ہوئی اہالی خراسان کے پاس آیا اور ان سے ان کا حال پوچھا

سب نے کہا: عابد وزاہد ہے اور اس کے مکہ کی ویرانیوں میں ڈھونڈو

بہت زیادہ ڈھونڈنے کے بعد اسے ویرانی میں دیکھا، ہاتھ گردن سے بندھے اور زنجیر پیروں میں جکڑی ہے اور نماز کی حالت میں ہے

وہیں پر مجھے دیکھا مجھ سے پوچھا کون ہو؟

ہر سال ایک مرد صالح تمہاری طرح میرے بارے میں خواب دیکھتا ہے

میں نے کہا: اس کام کا سبب کیا ہے؟

اس نے کہا: میں شراب پیتا تھا۔ اول ماہ رمضان شراب پی ہوئی تھی۔ میری ماں نے مجھے اس عمل سے امر ونہی کیا۔ میں نے اپنی ماں کے دونوں ہاتھ پکڑے اور تندور میں ڈال دیا۔ اس کے بعد جب ہوش میں آیا میرے عیال نے مجھے خبر دی میں نے یہ کام کیا ہے

۱۔ حقوق الوالدین، ص ۱۷۷

میں اپنے کئے پر بہت پشیمان ہوا، بہت زیادہ ناراحت ہوا اسی وقت اپنے ہاتھ کاٹے اور اپنے پاؤں میں زنجیر ڈالی، جتنا ہو میری ندامت بڑھتی گئی کوئی فائدہ نہ ہوا اور ہر سال حج کرتا ہوں، استغاثہ کرتا ہوں کہتا ہوں:

یا فارجَ الهمِّ و یا کاشِفَ الغمِّ فرّج همّی واکشف غمّی وارض عنّی اُمّی

"اے ہم وغم کو برطرف کرنے والے، ہم وغم اندوہ میرے دور کر، میری ماں کو مجھ سے راضی فرما"۔

اس قدر جانو کہ میں نے اپنے کام سے توبہ کی، ۲۶ غلام و ۲۶ کنیز آزاد کی۔ مالک کہتا ہے میں نے کہا: اے مرد! اس برے عمل سے نزدیک تھا کہ ساری زمین کو جلاتے۔

اس شب خواب دیکھا رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے مالک لوگوں کو رحمت خدا سے مایوس نہ کر۔

جان لو کہ خداوند عالم نے محمد بن ہارون کو معاف کیا اور اس کی دعا کو مستجاب کیا اور اس کے گناہوں کو معاف کیا

اس کو خبر دو کہ دنیا کے دنوں میں سے تین دن جہنم میں ہو گے

اللہ عزوجل اس کی نسبت ماں کو مائل کرے گا اور اس کے دل میں ترحم لائے گا اور ماں اسے معاف کرے گی۔ ماں بیٹے دونوں جنت میں ہوں گے

مالک کہتا ہے میں نے اپنا خواب اس کو سنایا جب اس نے سنا اس کی روح اس کے بدن سے جدا ہو گئی۔ میں نے اسے غسل دیا، کفن کیا اور اس کی نماز پڑھ کر دفن کیا"۔!

۸۔ "ایک ارمنی کا حدیث کساء کی برکت سے مسلمان ہونا":۔

"آیت اللہ الحاج سید احمد خوانساری کے ہاتھ پر جناب حجت الاسلام والمسلمین سید جلال الدین موسوی یونسی اردبیلی اس واقعے کو اس طرح نقل کرتے ہیں کہ مرحوم عالم بزرگوار آیت اللہ حاج سید فضل اللہ فرید خوانساری داماد مرحوم آیت اللہ حاج سید احمد خوانساری سے سنا کہ فرمایا:

۱۔ حقوق الوالدین، ص ۱۸۶

ایک شخص ارمنی تہران میں رہتا تھا، ایک بہت بڑی مشکل میں گھر گیا، جتنی کوشش کرتا اتنی وہ مشکل بڑھتی جاتی۔ چلتے چلتے آخر ایک آئمہ جمعہ تہران میں سے کسی کی طرف رجوع کیا اور امام جمعہ سے اپنی مشکل کے حل کے لئے راستہ چاہا۔

اس عالم نے کہا: جاؤ اپنے گھر میں اس طرح حدیث کساء کا انتظام کرو جس طرح میں کہتا ہوں۔ اس ارمنی شخص نے اس عالم کے حکم کے مطابق حدیث کساء پڑھی اور اس کی مشکل حل ہوگئی اور ارادہ کیا کہ یہ کام ہوجائے مسلمان ہو جاؤں گا

نتیجتاً محضر مرجع عظیم الشان عالم تشیع آیت اللہ سید احمد خوانساری میں مشرف ہوا اور مسلمان ہوا۔

مرحوم آقای خوانساری نے اس جلسے میں فرمایا: یہ سب کچھ برکت حدیث کساء ہے"۔

۹۔ "حدیث کساء پڑھنے سے بچے کی شفاء"۔

"حجت الاسلام والمسلمین حاج سید محمد باقر درچہ ای کے گھر گئے جو کہ کچھ دن پہلے مکے سے آئے تھے وہاں جاکر معلوم ہوا کہ ان کی حالت بہت پریشان کن تھی

والد اور چچا حاج مصطفیٰ دونوں عالم تھے ناراحت اور غمگین مجلس میں حاضر ہوئے اسی لئے کہ اپنے گریئے کو چھپائیں اور اپنے چہرے پر انہوں نے پانی مارا ہوا تھا

کچھ منٹ بعد پتا چلا کہ سید وحید بڑا فرزند سید مصطفیٰ کو کوئی بہت بڑی بیماری لگی تھی۔ سات ڈاکٹروں نے اس کو جواب دے دیا اور کہا: اس کو ایسی جگہ پر لے جاؤ جہاں پر ہوا صاف ستھری ہو۔

اسی فکر میں تھے کہ اطراف سے گریہ بلند ہوا۔ میں نے آقا سید مصطفیٰ سے سوال کیا اس کا عقیقہ کیا ہے؟

انہوں نے کہا: جس نے جو راستہ دکھایا اس پر چلے مگر نتیجہ کوئی نہیں ملا

میں نے سوال کیا: کیا حدیث کساء بھی پڑھی ہے؟

انہوں نے کہا: نہیں

میں نے کہا: حدیث کساء میں آیا ہے کہ یہ حدیث کساء کہیں پر بھی نہیں پڑھی جاتی اہل زمین میں سے مگر یہ کہ غمزدوں کا غم دور ہوتا ہے، اگر حاجت مند ہو تو حاجت پوری ہوتی ہے

اس حدیث کی فضیلت کے بارے بات کرنے کے بعد گھر کے مرد عورت جمع ہوں تا کہ

حدیث کساء پڑھیں

تھوڑی سی حدیث کساء پڑھی، گریہ کی آواز بلند ہوئی، وہ بچے کی حالت دیکھتے تھے شدت سے گریہ کرتے

ایک بار متوجہ ہوا سب عورتوں کی صدائے گریہ بلند ہوئی

خود سے کہا: یہ نہ ہو کہ بچہ دنیا سے چلا گیا ہو اور یہ حدیث کساء کو چھوڑ دیں

اچانک خبر پہنچی کہ سید وحید کو ۳۵ دن بعد ہوش آیا اور اس نے آنکھیں کھولیں

اور بقیہ حصہ حدیث کساء کا پڑھنا شروع کیا اور خیال تھا ایسا نہ ہو کہ بچہ فوت ہو جائے اور یہ حدیث کساء سے بدبین ہو جائیں

حدیث کساء کے ختم (تمام) ہونے کے بعد خبر لائے کہ مریض بچے نے ماں کے سینے کو اپنے منہ میں لگایا اور دودھ پیا۔

الحمد للہ برکت حدیث کساء سے بچے نے شفا پائی

پدر سید وحید کہتے تھے باقی بچوں کو گولیاں دوائیاں کھلائیں مگر اس نے کبھی کوئی گولی دوا نہیں کھائی

آج بھی بہت زیادہ افراد آقائے سید وحید کو جو ابھی جوان ہیں اس کو بچہ حدیث کساء کہتے ہیں"۔

۱۰۔ "کینسر کے مریض کو شفاء":۔

"ایک مشہور خطیب دین کی تبلیغ کے لئے امریکہ، انگلینڈ، کویت، بحرین اور دوسرے ممالک اور ایران کے بھی شہروں میں سفر کرتے رہتے ہیں اس طرح نقل کرتا ہے:

ایک زمانے میں کویت کے امام بارگاہ میں منبر پر جاتا تھا، وہاں پر دوستوں میں سے ایک خداحافظی کے لئے میرے پاس آیا اور کہا: مجھے خبر دی گئی ہے کہ میرا بھائی انگلینڈ میں کینسر میں مبتلا ہوا ہے اور ہسپتال میں داخل ہے اور حالت بہت خراب ہے اس کا ارادہ تھا اپنے بھائی کی عیادت کے لئے انگلینڈ جائے، میں نے اس سے کہا: تھوڑا صبر کرو جلسے کے بعد آپ سے کام ہے جلسے کے بعد تھوڑی سی مٹھائی مجلس حدیث کساء اور تھوڑی سے مقدار میں تربت امام حسین علیہ السلام اس کو دی۔ میں نے کہا: یہ اپنے بھائی کو دینا کہ کھائے

اس نے خدا حافظ کیا اور چلا گیا

کچھ دنوں کے بعد وہاں سے واپس آیا اور سیدھا میرے پاس آیا اور کہا: میں نے مٹھائی اور تربت امام حسین علیہ السلام بھائی کو کھلائی تو اس کی جان میں صحت میں بہبود پایا

ڈاکٹرز سے کہا: ایک اور اس کا ٹیسٹ کریں لیکن انہوں نے قبول نہیں کیا انہوں نے کہا: اس کی حالت بہت خراب ہے اور زیادہ ٹیسٹ سے کوئی فائدہ نہیں۔ نتیجتاً میرے اصرار پر انہوں نے ٹیسٹ کیا۔ کمال تعجب ہوا ان کو کہ کینسر کی بیماری مکمل طور پر ختم ہوگئی

خلاصہ یہ کہ حدیث شریف کساء اور تربت امام حسین علیہ السلام سے میرے بھائی نے کینسر سے نجات پائی"۔

۱۱۔ "حاجت کا پورا ہونا اور حدیث کساء کو نظم میں لانا":۔

بنا بہ نقل مرحوم علامہ تہرانی "الذریعہ" میں آقائے رضا قلی بن میرزا بزرگ نوری مازندرانی آنکھوں کے درد میں مبتلا ہوئے

معالجے کے لئے یورپ جارہے تھے، وہاں پر نذر کی کہ اگر صحت یاب ہوا تو حدیث کساء کو نظم میں ڈھالوں گا

مسافرت کے بعد کامیاب آپریشن کے اپنی نذر کی وفا کی اور حدیث کساء کو مفصل طور ۱۱۹۸ بیت اور ولایت کے مختلف پہلو کی طرف اشارہ کرکے نظم میں لائے ہیں۔

یہ نفیس اثر پہلی بار ۱۳۱۳ھ اور دوسری بار ۱۳۱۵ھ تہران میں چاپ ہوا"۔

۱۲۔ "منظوم حدیث کساء سننے سے فالج سے شفاء":۔

ایک مومن کو ایک طرف کا فالج ہوا جس سے وہ اپنی حاجت پوری کرنے کے لئے دوسروں سے مدد لیتا۔ یہ واقعہ اس کے اور اس کے خاندان کے لئے ایک بہت بڑی مصیبت لایا۔ اس کے گھر والوں میں سے کسی نے حدیث کساء منظوم پڑھنے والے کو بلایا اور اس کے بستر کے ساتھ بیٹھ کر وہ پڑھنے لگا۔ جب وہ اس عبارت سے مربوط شعر پر پہنچا:

"ھم فاطمہ و ابوھا......"

اچانک بیمار بستر سے اٹھا اور بیٹھ گیا اور اس کا بدن حرکت کرنے لگا۔ کافی حد تک بہتر ہوگیا اور اب وہ اپنے گھر میں حتی باہر بھی اپنے کام خود کرنے لگا

کچھ عرصے بعد اس سے پوچھا: اس مجلس میں کون سا اتفاق ہوا؟

اس نے کہا: پڑھنے والا جب "ھم فاطمہ سلام اللہ علیہا" پر پہنچا ایک ایسا جھٹکا میرے جسم میں محسوس ہوا کہ مجھ میں اٹھنے کی طاقت آگئی اور جسم سے سستی سکوت ختم ہوگیا

اس داستان سے پتا چلتا ہے کہ حدیث کساء کے لئے اہل بیت علیہم السلام سے توسل اور یاد آوری ترویج معارف ان کے بیان ہوں۔ عربی پڑھنا لازم نہیں ہے بلکہ ان سے ایک فکری اور عملی توسل رکھے، چاہے پھر وہ توسل کسی بھی زبان میں ہو

جناب صابر شوشتری بھی حدیث شریف کساء کو نظم میں لاتے ہیں اپنے شعر کے مقدمے میں کہتے ہیں:

قسم ہے اس پاک ذات کی اس دو منظومہ شریفہ کو جس حاجت کے لئے پڑھتا وہ پوری ہوئی جو پریشانی تھی دور ہوئی جو بھی دشمن تھا شکست کھائی اس نے مگر کسی جگہ پر حق میں کوئی حاجت بہتر نہ تھی، جو مجھے بعد میں معلوم ہوئی وہ پوری نہ ہوئی

دونوں منظومہ یعنی عربی، فارسی جس میں مدح خاندان عصمت ہے"۔

اسی میدان میں مرحوم بیرجندی کبریت احمر میں ایک مطلب کو حدیث کساء منظوم کو نقل کرتے ہیں (کلام زبدۃ العارفین مازندرانی ہے) اس حدیث شریف کی نظم میں سننا فارسی زبان والوں کے لئے بے فائدہ نہیں، لہٰذا اچھا سمجھتا ہوں کہ ختم کروں اس حدیث کے ترجمے کو ختم کروں

اللہ عزوجل اس پر رحمت کرے جس نے بغیر کمی زیادتی کے حدیث کساء کو نظم میں ڈھالا ہے

یہ مطلب اس کا نشان رکھتا ہے کہ اہل بیت علیہم السلام سے توسل اور ان کے معارف کا ذکر جس زبان میں بھی ہو عنایت اہل بیت علیہم السلام کا سبب بنتا ہے اور اس کا اثر ہوگا۔

اس موضوع پر بہت زیادہ روایات اور حکایات ہیں۔ نتیجتاً اللہ عزوجل نے توسل اہل بیت علیہم السلام کے صدقے ان کے گناہ معاف کئے ہیں اس ربط کے ساتھ شعر بھی کہے گئے جس کو ہم جاری رکھتے ہیں۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے مصائب اصحاب کساء کی یاد آوری":۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ كَانَ جَالِساً ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ أَقْبَلَ الْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا رَآهُ بَكَى ثُمَّ قَالَ إِلَيَّ إِلَيَّ يَا بُنَيَّ فَمَا زَالَ يُدْنِيهِ حَتَّى أَجْلَسَهُ عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ أَقْبَلَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا رَآهُ بَكَى ثُمَّ قَالَ إِلَيَّ إِلَيَّ يَا بُنَيَّ فَمَا زَالَ يُدْنِيهِ حَتَّى أَجْلَسَهُ عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى ثُمَّ أَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَلَمَّا رَآهَا بَكَى ثُمَّ قَالَ إِلَيَّ إِلَيَّ يَا بُنَيَّةِ فَأَجْلَسَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا رَآهُ بَكَى ثُمَّ قَالَ إِلَيَّ إِلَيَّ يَا أَخِي فَمَا زَالَ يُدْنِيهِ حَتَّى أَجْلَسَهُ إِلَى جَنْبِهِ الْأَيْمَنِ فَقَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا تَرَى وَاحِداً مِنْ هَؤُلَاءِ إِلَّا بَكَيْتَ أَ وَ مَا فِيهِمْ مَنْ تُسَرُّ بِرُؤْيَتِهِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ الَّذِي بَعَثَنِي بِالنُّبُوَّةِ وَ اصْطَفَانِي عَلَى جَمِيعِ الْبَرِيَّةِ إِنِّي وَ إِيَّاهُمْ لَأَكْرَمُ الْخَلْقِ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مَا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ نَسَمَةٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْهُمْ أَمَّا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِنَّهُ أَخِي وَ شَقِيقِي وَ صَاحِبُ الْأَمْرِ بَعْدِي وَ صَاحِبُ لِوَائِي فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ وَ صَاحِبُ حَوْضِي وَ شَفَاعَتِي وَ هُوَ مَوْلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَ إِمَامُ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَ قَائِدُ كُلِّ تَقِيٍّ وَ هُوَ وَصِيِّي وَ خَلِيفَتِي عَلَى أَهْلِي وَ أُمَّتِي فِي حَيَاتِي وَ بَعْدَ مَوْتِي مُحِبُّهُ مُحِبِّي وَ مُبْغِضُهُ مُبْغِضِي وَ بِوَلَايَتِهِ صَارَتْ أُمَّتِي مَرْحُومَةً وَ بِعَدَاوَتِهِ صَارَتِ الْمُخَالِفَةُ لَهُ مِنْهَا مَلْعُونَةً وَ إِنِّي بَكَيْتُ حِينَ أَقْبَلَ لِأَنِّي ذَكَرْتُ غَدْرَ الْأُمَّةِ بِهِ بَعْدِي حَتَّى إِنَّهُ لَيُزَالُ عَنْ مَقْعَدِي وَ قَدْ جَعَلَهُ اللّٰهُ لَهُ بَعْدِي ثُمَّ لَا يَزَالُ الْأَمْرُ بِهِ حَتَّى يُضْرَبَ عَلَى قَرْنِهِ ضَرْبَةً تُخْضَبُ مِنْهَا لِحْيَتُهُ فِي أَفْضَلِ الشُّهُورِ۔ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَ بَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَ الْفُرْقَانِ۔

وَ أَمَّا ابْنَتِي فَاطِمَةُ فَإِنَّهَا سَيِّدَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَ الْآخِرِينَ وَ هِيَ بَضْعَةٌ مِنِّي وَ هِيَ نُورُ عَيْنِي وَ هِيَ ثَمَرَةُ فُؤَادِي وَ هِيَ رُوحِيَ الَّتِي بَيْنَ جَنْبَيَّ وَ هِيَ الْحَوْرَاءُ الْإِنْسِيَّةُ مَتَى قَامَتْ فِي مِحْرَابِهَا بَيْنَ يَدَيْ رَبِّهَا جَلَّ جَلَالُهُ ظَهَرَ نُورُهَا لِمَلَائِكَةِ السَّمَاءِ كَمَا يَظْهَرُ نُورُ الْكَوَاكِبِ لِأَهْلِ الْأَرْضِ وَ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِمَلَائِكَتِهِ يَا مَلَائِكَتِي انْظُرُوا إِلَى أَمَتِي فَاطِمَةَ سَيِّدَةِ إِمَائِي قَائِمَةً بَيْنَ يَدَيَّ تَرْتَعِدُ فَرَائِصُهَا مِنْ خِيفَتِي وَ قَدْ أَقْبَلَتْ بِقَلْبِهَا عَلَى عِبَادَتِي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ آمَنْتُ شِيعَتَهَا مِنَ النَّارِ وَ أَنِّي لَمَّا رَأَيْتُهَا ذَكَرْتُ مَا يُصْنَعُ بِهَا بَعْدِي كَأَنِّي بِهَا وَ قَدْ دَخَلَ الذُّلُّ بَيْتَهَا وَ انْتُهِكَتْ حُرْمَتُهَا وَ غُصِبَتْ حَقَّهَا وَ مُنِعَتْ إِرْثَهَا وَ كُسِرَ جَنْبُهَا اَوَ كُسِرَتْ جَنْبَتُهَا، وَ أَسْقَطَتْ جَنِينَهَا وَ هِيَ تُنَادِي يَا مُحَمَّدَاهُ فَلَا تُجَابُ وَ تَسْتَغِيثُ فَلَا تُغَاثُ فَلَا تَزَالُ بَعْدِي مَحْزُونَةً مَكْرُوبَةً بَاكِيَةً تَتَذَكَّرُ انْقِطَاعَ الْوَحْيِ عَنْ بَيْتِهَا مَرَّةً وَ تَتَذَكَّرُ فِرَاقِي أُخْرَى وَ تَسْتَوْحِشُ إِذَا جَنَّهَا اللَّيْلُ لِفَقْدِ صَوْتِيَ الَّذِي كَانَتْ تَسْتَمِعُ إِلَيْهِ إِذَا تَهَجَّدْتُ بِالْقُرْآنِ ثُمَّ تَرَى نَفْسَهَا ذَلِيلَةً بَعْدَ أَنْ كَانَتْ فِي أَيَّامِ أَبِيهَا عَزِيزَةً فَعِنْدَ ذَلِكَ يُؤْنِسُهَا اللّٰهُ تَعَالَى ذِكْرُهُ بِالْمَلَائِكَةِ فَنَادَتْهَا بِمَا نَادَتْ بِهِ مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ فَتَقُولُ يَا فَاطِمَةُ »إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفَاكِ وَ طَهَّرَكِ وَ اصْطَفَاكِ عَلَى نِسَاءِ الْعَالَمِينَ « يَا » فَاطِمَةُ اقْنُتِي لِرَبِّكِ وَ اسْجُدِي وَ ارْكَعِي مَعَ الرَّاكِعِينَ « ثُمَّ يَبْتَدِئُ بِهَا الْوَجَعُ فَتَمْرَضُ فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهَا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ تُمَرِّضُهَا وَ تُؤْنِسُهَا فِي عِلَّتِهَا فَتَقُولُ عِنْدَ ذَلِكَ يَا رَبِّ إِنِّي قَدْ سَئِمْتُ الْحَيَاةَ وَ تَبَرَّمْتُ بِأَهْلِ الدُّنْيَا فَأَلْحِقْنِي بِأَبِي فَيُلْحِقُهَا اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِي فَتَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَلْحَقُنِي مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فَتَقْدَمُ عَلَيَّ مَحْزُونَةً

مَكْرُوبَةً مَغْمُومَةً مَغْصُوبَةً مَقْتُولَةً فَأَقُولُ عِنْدَ ذٰلِكَ اَللّٰهُمَّ اِلْعَنْ مَنْ ظَلَمَهَا وَ عَاقِبْ مَنْ غَصَبَهَا وَ ذَلِّلْ مَنْ أَذَلَّهَا وَ خَلِّدْ فِي نَارِكَ مَنْ ضَرَبَ جَنْبَهَا حَتَّى أَلْقَتْ وَلَدَهَا فَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ ذٰلِكَ آمِينَ وَ أَمَّا الْحَسَنُ فَإِنَّهُ ابْنِي وَ وُلْدِي وَ بَضْعَةٌ مِنِّي وَ قُرَّةُ عَيْنِي وَ ضِيَاءُ قَلْبِي وَ ثَمَرَةُ فُؤَادِي وَ هُوَ سَيِّدُ شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَ حُجَّةُ اللّٰهِ عَلَى الْأُمَّةِ أَمْرُهُ أَمْرِي وَ قَوْلُهُ قَوْلِي مَنْ تَبِعَهُ فَإِنَّهُ مِنِّي وَ مَنْ عَصَاهُ فَلَيْسَ مِنِّي وَ إِنِّي لَمَّا نَظَرْتُ إِلَيْهِ تَذَكَّرْتُ مَا يَجْرِي عَلَيْهِ مِنَ الذُّلِّ بَعْدِي فَلَا يَزَالُ الْأَمْرُ بِهِ حَتَّى يُقْتَلَ بِالسَّمِّ ظُلْماً وَ عُدْوَاناً فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَبْكِي الْمَلَائِكَةُ وَ السَّبْعُ الشِّدَادُ لِمَوْتِهِ وَ يَبْكِيهِ كُلُّ شَيْءٍ حَتَّى الطَّيْرُ فِي جَوِّ السَّمَاءِ وَ الْحِيتَانُ فِي جَوْفِ الْمَاءِ فَمَنْ بَكَاهُ لَمْ تَعْمَ عَيْنُهُ يَوْمَ تَعْمَى الْعُيُونُ وَ مَنْ حَزِنَ عَلَيْهِ لَمْ يَحْزَنْ قَلْبُهُ يَوْمَ تَحْزَنُ الْقُلُوبُ وَ مَنْ زَارَهُ فِي بَقِيعِهِ ثَبَتَتْ قَدَمُهُ عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزِلُّ فِيهِ الْأَقْدَامُ وَ أَمَّا الْحُسَيْنُ فَإِنَّهُ مِنِّي وَ هُوَ ابْنِي وَ وَلَدِي وَ خَيْرُ الْخَلْقِ بَعْدَ أَخِيهِ وَ هُوَ إِمَامُ الْمُسْلِمِينَ وَ مَوْلَى الْمُؤْمِنِينَ وَ خَلِيفَةُ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَ غِيَاثُ الْمُسْتَغِيثِينَ وَ كَهْفُ الْمُسْتَجِيرِينَ وَ حُجَّةُ اللّٰهِ عَلَى خَلْقِهِ أَجْمَعِينَ وَ هُوَ سَيِّدُ شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَ بَابُ نَجَاةِ الْأُمَّةِ أَمْرُهُ أَمْرِي وَ طَاعَتُهُ طَاعَتِي مَنْ تَبِعَهُ فَإِنَّهُ مِنِّي وَ مَنْ عَصَاهُ فَلَيْسَ مِنِّي وَ إِنِّي لَمَّا رَأَيْتُهُ تَذَكَّرْتُ مَا يُصْنَعُ بِهِ بَعْدِي كَأَنِّي بِهِ وَ قَدِ اسْتَجَارَ بِحَرَمِي وَ قُرْبِي فَلَا يُجَارُ فَأَضُمُّهُ فِي مَنَامِهِ إِلَى صَدْرِي وَ آمُرُهُ بِالرِّحْلَةِ عَنْ دَارِ هِجْرَتِي وَ أُبَشِّرُهُ بِالشَّهَادَةِ فَيَرْتَحِلُ عَنْهَا إِلَى أَرْضِ مَقْتَلِهِ وَ مَوْضِعِ مَصْرَعِهِ أَرْضِ كَرْبٍ وَ بَلَاءٍ وَ قَتْلٍ وَ فَنَاءٍ تَنْصُرُهُ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أُولٰئِكَ مِنْ سَادَةِ شُهَدَاءِ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ وَ قَدْ رُمِيَ

بِسَهْمٍ فَخَرَّ عَنْ فَرَسِهِ صَرِيعاً ثُمَّ يُذْبَحُ كَمَا يُذْبَحُ الْكَبْشُ مَظْلُوماً ثُمَّ بَكَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ بَكَى مَنْ حَوْلَهُ وَ ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمْ بِالضَّجِيجِ ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ هُوَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَشْكُو إِلَيْكَ مَا يَلْقَى أَهْلُ بَيْتِي بَعْدِي ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهُ۔[1]

"ابن عباس کہتے ہیں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے کہ امام حسن علیہ السلام آئے۔ جب اس کو دیکھا تو گریہ کیا۔ اس کے بعد فرمایا: میرے پاس آؤ۔ امام حسن علیہ السلام آئے اور ان کو اپنے دائیں زانو پر بٹھایا۔ اس کے بعد امام حسین علیہ السلام آئے ان کو بھی دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گریہ کیا اور فرمایا: میری جان میرے پاس آؤ۔ جب امام حسین علیہ السلام آئے تو ان کو بائیں زانو پر بٹھایا

اس کے بعد بی بی سیدہ سلام اللہ علیہا آئیں ان کو اپنے سامنے بٹھایا۔ اس کے بعد امیر المومنین علیہ السلام آئے ان کو دیکھ کر گریہ کیا پھر ان کو اپنے نزدیک طلب کیا اور اپنے دائیں پہلو میں بٹھایا۔ اصحاب نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جس کو بھی دیکھا گریہ کیا، ان میں سے کوئی نہیں جس سے آپ شاد ہوں؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے اس کی قسم جس نے مجھے مبعوث بر رسالت کیا اور سب لوگوں پر منتخب کیا اور یہ خدا کے نزدیک مکرم ترین خلق ہیں زمین کے اوپر۔ کوئی نہیں جو میرے نزدیک ان سے زیادہ محبوب تر ہو لیکن علی ابن ابی طالب علیہ السلام میرا بھائی، میرے امر کا صاحب، دنیا و آخرت میں میرے لواء کا صاحب ہے، میرے حوض کا صاحب ہے، میری شفاعت ہے، مولیٰ المسلمین، امام المومنین، قائد المتقین ہے، میری زندگی میں اور مرنے کے بعد میرے خاندان پر، میری امت پر میرا خلیفہ اور میرا وصی ہے۔ اس کا محب میرا محب، اس کا دشمن میرا دشمن ہے"۔

اس کی ولایت کے حصار میں آنے والے اللہ کی رحمت میں ہیں

---

[1]۔ امالی شیخ صدوق، ص ۱۱۲، مجلس: ۲۴

36/36

جو بھی اس کا مخالف وہ ملعون ہے

جب آیا تو گریہ اسی لئے کیا کہ مجھے وہ لمحات یاد آئے کہ جس میں میری امت غداری کرے گی اور میری مسند سے اس کو ہٹادے گی، وہ مسند جو خدا نے میرے بعد علی علیہ السلام کے لئے مقرر کی ہے

اس کے بعد مصیبتوں میں مبتلا ہوگا یہاں تک کہ ایک ضرب اس کے سر میں ماریں گے جس سے داڑھی خضاب ہوجائے گی، بہترین مہینے میں جو کہ ماہ رمضان ہے۔ خدا نے اس میں قرآن کو نازل کیا، لوگوں کی ودایت واضحات اور حق و باطل کے فرق کے لئے۔

میری بیٹی فاطمہ سلام اللہ علیہا جو سیدۃ نساء العالمین اوّل سے آخر تک کے لئے ہے

میرا ٹکڑا، میرے دل کا میوہ، جو میرے سینے میں ہے وہ میرا دل ہے، حوراانسیہ ہے، جس وقت محراب میں اپنے پروردگار کے سامنے کھڑی ہو اس کا نور فرشتوں کے لئے چمکتا ہے۔ اسی طرح جس طرح ستارے زمین کے لئے چمکتے ہیں

اللہ عزوجل فرشتوں سے فرماتا ہے: دیکھو میری کنیزوں کی سردار فاطمہ سلام اللہ علیہا میرے سامنے کھڑی ہے اور اس کا دل میرے خوف سے ترس رہا ہے اور جس نے اپنا دل میری عبادت میں دیا ہے گواہ رہنا اس کے شیعیان کو آتش سے امان دی

جب اس کو دیکھا تو مجھے وہ لمحات یاد آئے جو میرے بعد اس کے ساتھ ہوگا، میرے بعد خوار ہوگئے، اس کی حرمت پاؤں تلے روندی جائے گی، اس کا حق غصب کیا جائے گا اور وراثت سے ممنوع ہوجائے گی، پہلو شکستہ ہوگا، جنین سقط ہوگا، فریاد کرے گی: یا محمداہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مگر کوئی فریاد کے لئے نہیں پہنچے گا، میرے بعد ہمیشہ غمزدہ و مصیبتوں میں گرفتار اور گریان ہے

ایک بار یاد آور ہو کے اس کے گھر سے وحی قطع ہوگی، دوسرا میری جدائی کا غم

جس شب میری آواز نہ سنے گی ہر اس میں آئے گی اور خود کو میرے بعد خوار دیکھے گی کہ والد کے زمانے میں کتنی عزیز تھی

یہاں پر خدا اس کو فرشتوں کے ذریعے مانوس کرے گا

ملائکہ ندا کریں گے جس طرح مریم سلام اللہ علیہا کو ندا کی کہیں گے یا فاطمہ سلام اللہ علیہا! بیشک اللہ نے آپ کو اصطفیٰ پاک کیا اور اصطفیٰ کیا عالمین کی عورتوں پر یا فاطمہ سلام اللہ علیہا! قنوت کرو اپنے رب

کے لئے اور سجدہ اور رکوع کرو راکعان کے ساتھ

اس کے بعد اس کی بیماری کا آغاز ہوگا

اللہ عزوجل مریم بنت عمران سلام اللہ علیہا کو بھیجے گا کہ اس کی تیمارداری کرے اور اس کی بیماری میں اس کے لئے انیس ہو

یہاں پر ہے کہ کہے گی پروردگارا! زندگی سے دل تنگ ہوگیا

اہل دنیا سے ملول ہوں، مجھے اپنے بابا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچائیں

اللہ عزوجل اس کو مجھ تک پہنچائے گا

پہلا میرے خاندان میں مجھ تک پہنچے، محزون، غمزدہ، شہید جو میرے پاس آئے گا یہاں پر کہوں گا

خدایا لعنت کر جس نے اس پر ظلم کیا، اس کو کیفر تک پہنچا جس نے اس کا حق غصب کیا، اس کو ذلیل کر جس نے اس کو ذلیل کیا اور ہمیشہ دوزخ میں ڈال ہر وہ جس نے اس کے پہلو پر مارا اور جنین سقط ہوگیا، ملائکہ آمین کہیں گے

میرا بیٹا حسن علیہ السلام کہ جو میرا ٹکڑا ہے، آنکھوں کا نور ہے، دل کی روشنی، میوہ قلب ہے اور سید شباب اہل الجنۃ امت پر حجت خدا ہے

اس کا امر میرا امر اس کا قول میرا قول جو اس کی پیروی کرے مجھ سے ہے

جو اس کی نافرمانی کرے وہ مجھ سے نہیں، جب اس کو دیکھا تو مجھے وہ لمحات یاد آئے

جو توہین میرے بعد دیکھے گا اور زہر کے ساتھ شہید ہوگا، یہاں پر سات آسمانوں کے فرشتے اس کی موت پر گریہ کریں گے۔ سب چیز حتیٰ ہوا کے پرندے، دریا کی مچھلی وہ آنکھ جو اس پر گریہ کرے اندھی نہ ہو، اس دن کہ جس دن سب آنکھیں اندھی ہوں گی

جو اس پر محزون ہو اس دن کہ جس دن سب محزون ہوں گے محزون نہ ہو

جو بقیع میں اس کی زیارت اس کے قدم صراط پر قائم رہیں جب سب کے قدم لرزیں گے۔

اور حسین علیہ السلام مجھ سے ہے، میرا بیٹا ہے، بہترین خلق ہے اپنے بھائی کے بعد، امام المسلمین، مولیٰ المومنین، خلیفہ خداوند عالم ہے، غیاث مستغیثین اور پناہ چاہنے والوں کا پناہ گاہ

ساری مخلوق پر حجت خدا اور سید شباب اہل الجنۃ ہے۔ باب نجات ہے اس کا امر میرا امر اس کی اطاعت میری اطاعت ہے، جو اس کی پیروی کرے مجھ سے جو اس کی نافرمانی مجھ سے نہیں۔ جب میں نے اس کو دیکھا تو گریہ کیا جو میرے بعد اس کے ساتھ ہوگا، دیکھ رہا ہوں میرے حرم اور میرے قرب میں پناہ ہوا ہے مگر اس کو پناہ نہ دیں گے

نیند میں اس کو آغوش میں لوں گا اور اپنے سینے سے لگاؤں گا اور حکم دوں گا کہ گھر سے ہجرت کرو اور اس کو شہادت کی بشارت دوں گا اور یہاں سے یہ کوچ کرے گا، ایک زمین کی طرف وہ اس کی قتل گاہ ہوگی، زمین کرب وبلا وقتل ورنج۔

مسلمانوں سے ایک گروہ اس کی مدد کرے گا جو سید الشہداء ہوں گے، قیامت کے دن گویا دیکھ رہا ہوں ایک تیر کھایا ہوا ہے، گھوڑے سے زمین پر گرا ہے اور گوسفند کی طرح مظلومانہ سر کاٹا گیا اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے گریہ کیا جو اطراف میں تھے، انہوں نے گریہ کیا، چیخیں بلند ہوئیں، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ اٹھے اور یہ فرماتے ہوئے کہ خدایا! تجھ سے شکایت کرتا ہوں اس سے جو امت کی طرف سے میرے خاندان کو میرے بعد پہنچے گا اور گھر میں داخل ہوگئے۔"

موضوعِ چہارم:
اصحابِ کساء کی شان میں اہلِ تسنن کی روایات

اصحابِ کساء کی شان میں اہلِ تسنن کی روایات

وَ مِنْ مُسْنَدِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فِي بَيْتِي يَوْماً إِذْ قَالَتِ الْخَادِمُ إِنَّ عَلِيّاً وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ بِالسُّدَّةِ قَالَتْ فَقَالَ لِي قُومِي فَتَنَحَّيْ لِي عَنْ أَهْلِ بَيْتِي قَالَتْ فَقُمْتُ فَتَنَحَّيْتُ مِنَ الْبَيْتِ قَرِيباً فَدَخَلَ عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ وَ هُمَا صَبِيَّانِ صَغِيرَانِ فَأَخَذَ الصَّبِيَّيْنِ فَوَضَعَهُمَا فِي حَجْرِهِ فَقَبَّلَهُمَا قَالَتْ فَاعْتَنَقَ عَلِيّاً بِإِحْدَى يَدَيْهِ وَ فَاطِمَةَ بِالْيَدِ الْأُخْرَى فَقَبَّلَ فَاطِمَةَ وَ قَبَّلَ عَلِيّاً فَأَغْدَفَ عَلَيْهِمْ خَمِيصَةً سَوْدَاءَ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِلَيْكَ لَا إِلَى النَّارِ أَنَا وَ أَهْلُ بَيْتِي قَالَتْ قُلْتُ وَ أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ وَ انتِ الی خیر.[1]

"احمد ابن حنبل اپنی مسند میں ایک روایت کو ام سلمہ سے نقل کرتا ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں تھے۔ اس وقت خادم رسول اللہ ﷺ (بلال بن حارث) نے کہا:

علی، فاطمہ، حسن وحسین علیہم السلام دروازے پر آئے ہیں اور اندر آنا چاہتے ہیں۔

ام سلمہ کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے میری طرف منہ کر کے فرمایا: تم مجھ سے جدا ہو اور میرے اہل بیت علیہم السلام سے فاصلہ کرو۔

ام سلمہ کہتی ہیں: میں کنارے میں کھڑی ہوگئی۔

علی، فاطمہ، حسن وحسین علیہم السلام جو چھوٹے تھے آگے آئے

1۔ فصول المہمۃ، ص ۱۳۴-۱۴۰

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں کو اپنے دامن میں بٹھایا اور ان دو بزرگواروں کو بوسہ دیا، ایک ہاتھ امیر المومنین علیہ السلام کی گردن میں ڈالا اور دوسرے ہاتھ سے بی بی سیدہ سلام اللہ علیہا کو لیا اور ان پر سیاہ چادر، چادر مربع شکل میں ڈالی اور فرمایا: خدایا میں اور میرے اہل بیت علیہم السلام تیری طرف پناہ لیتے ہیں نہ کہ آگ کی طرف۔

ام سلمہ کہتی ہیں: میں نے کہا: میں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟

(کیا میں بھی آپ اہل بیت علیہم السلام کا جز ہوں)

فرمایا: تم میری بیویوں میں ہو، تم خیر پر ہو مگر اصحاب کساء کا جز نہیں ہو“۔

۲۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتِ الْآيَةُ: إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ فِي نَبِيِّ اللَّهِ وَ عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ جَلَّلَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ بِكِسَاءٍ خَيْبَرِيٍّ - فَقَالَ: اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَ طَهِّرْهُمْ تَطْهِيراً. وَ أُمُّ سَلَمَةَ عَلَى بَابِ الْبَيْتِ فَقَالَتْ: وَ أَنَا قَالَ: انك لبخير او على خَيْرٍ [1]

”ابو سعید خدری کہتا ہے: یہ آیت تطہیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، علی، فاطمہ، حسن و حسین علیہم السلام کے بارے نازل ہوئی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبائے (خیبری) سے ان کو ڈھانپا اور فرمایا: خدایا! یہ میرے اہل بیت علیہم السلام ہیں، رجس و پلیدی کو ان سے دور رکھ، ان کو پاک و مطہر قرار دے۔

ام سلمہ کنارے میں کھڑی تھی فرمایا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں بھی جز و اہل بیت علیہم السلام ہوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم نیک بیوی ہو مگر جز و اہل بیت علیہم السلام نہیں ہو“۔

یہ آیت صرف میرے اہل بیت علیہم السلام کے لئے نازل ہوئی ہے ة

۳۔ عن عمر بن أبي سلمة ربيب النبي صلّى الله عليه و آله و سلّم قال: نزلت هذه الآية على النبي صلّى الله عليه و آله و سلّم في

۱۔ مناقب ابن مغازلی، ص ۳۰۴

بيت أم سلمة: إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً [سورة الأحزاب. آیت: ۳۳]

فدعا [النبي] فاطمة و حسنا و حسينا فجلّلهم بكساء و على خلف ظهره فقال: اللهمّ هؤلاء أهل بيتي فأذهب عنهم الرجس و طهّرهم تطهيرا فقالت أمّ سلمة: و أنا معهم يا رسول الله؟ قال: أنت على مكانك و أنت إلى خير [1]

”عمر بن ام سلمہ کہتا ہے: آیت تطہیر ام سلمہ کے گھر میں نازل ہوئی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی، فاطمہ، حسن و حسین علیہم السلام کو بلایا، ان کو اپنے سامنے بٹھایا علی علیہ السلام کو بلایا اپنے پشت سر بٹھایا، وہاں پر ان کو عبائے خیبری پہنائی، اس کے بعد فرمایا: خدایا یہ میرے اہل بیت علیہم السلام ہیں، پلیدی کو ان سے دور فرما، ان کو پاکیزہ کر۔

ام سلمہ نے کہا: مجھے بھی ان کے درمیان جگہ دیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنی جگہ پر رہو، تم خیر پر ہو“۔

۴۔ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ الطَّيَّارِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا نَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ إِلَى جَبْرَئِيلَ هَابِطاً مِنَ السَّمَاءِ - قَالَ: مَنْ يَدْعُو لِي مَنْ يَدْعُو لِي فَقَالَتْ زَيْنَبُ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ. فَقَالَ: أُدْعِي لِي عَلِيّاً وَ فَاطِمَةَ وَ حَسَناً. وَ حُسَيْناً. فَجَعَلَ حَسَناً عَنْ يَمِينِهِ وَ حُسَيْناً عَنْ يَسَارِهِ وَ عَلِيّاً وَ فَاطِمَةَ تُجَاهَهُمْ ثُمَّ غَشَّاهُمْ بِكِسَاءٍ خَيْبَرِيٍّ - وَ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ أَهْلاً، وَ إِنَّ هَؤُلَاءِ أَهْلِي - فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى. إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ الْآيَةَ - فَقَالَتْ زَيْنَبُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَدْخُلُ مَعَكُمْ قَالَ: مَكَانَكِ فَإِنَّكِ عَلَى خَيْرٍ إِنْ شَاءَ اللَّهُ. [2]

”اسمعیل بن عبد اللہ بن جعفر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱۔ سنن ترمذی، ص ۷، ۱۴۳

۲۔ فرائد السمطین، ج ۲ ص ۱۸، روایت: ۳۹۲

نے برستی رحمت کے وقت آسمان کی طرف دیکھا تو دو بار فرمایا: کون ہے جو ان کو دعوت کرے؟ زینب (زوجہ رسول ﷺ) نے فرمایا: میں آپ کے حکم کے مطابق ان کو حاضر کرتی ہوں

فرمایا: علی، فاطمہ، حسن وحسین علیہم السلام کو حاضر کرو

پس ان بزرگواروں کو حاضر کیا، رسول اللہ ﷺ نے ان کو صدا دی، یہ آگے آئے

پس حسن علیہ السلام دائیں طرف سے اور حسین علیہ السلام بائیں جانب، علی علیہ السلام اور فاطمہ سلام اللہ علیہا چہرے کے سامنے بیٹھے، پس ان پر عبائے خیبری اوڑھائی اس کے بعد فرمایا:

اللھم ان لکل نبي اهل البيت وانّ هؤلاء أهلي۔

"خدایا ہر نبی کے لئے اہل بیت تھے یہ میرے اہل بیت علیہم السلام ہیں

اس کے بعد اللہ عزوجل نے آیہ تطہیر نازل فرمائی، پس زینب (کچھ مشہور روایات میں۔ ام سلمہ ذکر ہوئی ہیں) عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں بھی ان کے ساتھ ہوں، کیا چادر میں داخل ہو جاؤں؟

فرمایا: اپنی جگہ سے بھی نہ ہلنا کیونکہ یہ آیت تمہارے شامل حال نہیں لیکن تیری عاقبت بخیر ہے ان شاء اللہ"۔

فرائد السمطین: (بإسناده) عن أبي هريرة، عن النبيّ صلى الله عليه وآله وسلم أنه قال: لمّا خلق الله تعالى آدم أبو البشر و نفخ فيه من روحه التفت آدم يمنة العرش فإذا في النور خمسة أشباح سجّدا و ركّعا. قال آدم: يا ربّ! هل خلقت أحدا من طين قبلي؟ قال: لا، يا آدم. قال: فمن هؤلاء الخمسة الأشباح الّذين أراهم في هيئتي و صورتي؟ قال: هؤلاء خمسة من ولدك لو لا هم ما خلقتك. هؤلاء خمسة شققت لهم خمسة أسماء من أسمائي لو لا هم ما خلقت الجنّة و لا النار، و لا العرش و لا الكرسي، و لا السماء و لا الأرض، و لا الملائكة و

لا الإنس و لا الجنّ فأنا المحمود و هذا محمّد، و أنا العالي و هذا عليّ، و أنا الفاطر و هذه فاطمة، و أنا الإحسان و هذا الحسن، و أنا المحسن و هذا الحسين، آليت بعزّتي أنّه لا يأتيني أحد بمثقال ذرّة من خردل من بغض أحدهم إلاّ أدخلته ناري و لا اُبالي، يا آدم! هؤلاء صفوتي من خلقي بهم أنجيهم، و بهم اُهلكهم، فإذا كان لك إليّ حاجة فبهؤلاء توسّل۔ [1]

"ابو ہریرہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتا ہے کہ فرمایا:

جب اللہ عزوجل نے آدم علیہ السلام کو خلق کیا اپنی روح اس میں پھونکی

آدم علیہ السلام نے عرش کی دائیں جانب دیکھا پانچ ہیکل وشبح نوری کو رکوع اور سجود کی حالت میں دیکھا اور کہا: پروردگار مجھ سے پہلے بھی طین سے کسی کو خلق کیا ہے؟

فرمایا: نہیں اے آدم علیہ السلام!

پس یہ پانچ ہیکل جو میری شکل صورت کے ہیں کون ہیں؟

فرمایا: یہ پانچ لوگ تمہاری اولاد سے ہوں گے۔ اگر یہ نہ ہوتے تمہیں بھی خلق نہ کرتا اسی طرح جنت، دوزخ، عرش، کرسی، آسمان وزمین، ملائکہ، انس وجن کو بھی خلق نہ کرتا

ان کے لئے اپنے پانچ اسماء میں سے ان کے اسم کو مشتق کیا

میں محمود ہوں یہ محمد ﷺ ہے

میں عالی ہوں یہ علی علیہ السلام ہے

میں فاطر ہوں یہ فاطمہ سلام اللہ علیہا ہے

میں احسان ہوں اور یہ حسن علیہ السلام ہے

میں محسن ہوں یہ حسین علیہ السلام ہے

مجھے اپنی عزت کی قسم کوئی بھی ایک ذرے کے برابر بھی ان کا بغض لیکر میری بارگاہ میں آئے اس کو جہنم میں داخل کروں گا

1۔ فرائد السمطین، ج ۱ ص ۳۶

اے آدم علیہ السلام! یہ میرے بندوں کے درمیان میرے چنے ہوئے ہیں
ان کے وسیلے سے نجات دوں گا، انہی کے وسیلے سے ہلاک کروں گا
اگر تمہاری بھی کوئی حاجت ہے تو مجھ سے انہی کے ذریعے سے متوسل ہو"۔

۶۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ يقول قال رسول الله ص: يَا عَلِيُّ خُلِقْتُ أَنَا وَ أَنْتَ مِنْ شَجَرَةٍ أَنَا أَصْلُهَا وَ أَنْتَ فَرْعُهَا وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ أَغْصَانُهَا فَمَنْ تَعَلَّقَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ يَا عَلِيُّ لَوْ أَنَّ أُمَّتِي صَامُوا حَتَّى يَكُونُوا كَالْحَنَايَا وَ صَلُّوا حَتَّى يَكُونُوا كَالْأَوْتَارِ ثُمَّ أَبْغَضُوكَ لَأَكَبَّهُمُ اللّٰهُ فِي النَّارِ ۔[1]

"جابر ابن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
یا علی علیہ السلام! آپ اور میں ایک درخت سے ہیں۔
میں اس درخت کی اصل اور ریشہ ہوں
آپ فرع و تنہ ہیں، حسنین علیہم السلام اس درخت کی شاخیں ہیں۔[2]
جو بھی اس شاخوں میں سے ایک شاخ سے متوسل ہو اس کو اللہ عزوجل جنت میں داخل کرے گا

یا علی علیہ السلام! میری امت اس قدر روزہ رکھے کہ کمان کی طرح خم ہو جائے، اس قدر نماز پڑھے کے کیل کی طرح پتلی ہو جائے اور اس حال میں کہ تم سے دشمنی رکھتا ہو اللہ عزوجل اس کو اوندھے منہ جہنم میں پھینکے گا"۔

۷۔ ابو اسحق ثعلبی عرائس میں نطنزی خصائص علویه میں عن انس بن مالك قال: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صلی الله علیه و سلم): اطْلُبُوا الشَّمْسَ، فَإِذَا غَابَتْ فَاطْلُبُوا الْقَمَرَ، فَإِذَا غَابَ فَاطْلُبُوا الزُّهَرَةَ، فَإِذَا غَابَتْ فَاطْلُبُوا الْفَرْقَدَيْنِ. قُلْنَا: يَا

۱۔ فرائد السمطین، ص ۶۱
۲۔ البتہ راوی نے حضرت امیر المومنین کے بعد بی بی سیدہ کے نام لانے کو فراموش کیا ہے کہ:
فاطمۃ غصنها و اولادها ثمرها و شیعتهم ورقها۔ سفینۃ البحار، ج ۲ ص ۸۰۸

رَسُولَ اللّٰهِ: وَ مَنِ الشَّمْسُ قَالَ: أَنَا. قُلْنَا: وَ مَنِ الْقَمَرُ قَالَ عَلِيٌّ. قُلْنَا: وَ مَنِ الزُّهَرَةُ قَالَ: فَاطِمَةُ. قُلْنَا: فَمَنِ الْفَرْقَدَانِ قَالَ: الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ (علیهما السلام).[1]

"انس بن مالک کہتا ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
خورشید کو طلب کرو (یعنی وجود مقدس پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے استفادہ کرو) تا کہ سعادت حاصل کرو پس جب سورج غروب کرے (یعنی جب ان کا نور مقدس دنیا سے جائے)
چاند کو طلب کرو پس جب چاند بھی غروب کر جائے، زہرہ کو طلب کرو جب زہرہ بھی غروب کر جائے، فرقدین کو طلب کرو
ہم نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! خورشید کون ہے؟
فرمایا: میں ہوں۔
ہم نے کہا: چاند کون ہے؟
فرمایا: علی علیہ السلام ہے
ہم نے کہا: زہرہ کون ہے؟
فرمایا: فاطمہ سلام اللہ علیہا ہے
ہم نے کہا: فرقدان کون ہیں؟
فرمایا: حسنین علیہم السلام ہیں"۔

۸۔ عن یوسف بن عبد الحمید قال لی: ثوبان مولی رسول الله أجلس رسول الله الحسن و الحسین علی فخذیه و فاطمة فی حجره واعتنق علیاً ثم قال: اللّٰهُمَّ إِنَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي.[2]

"یوسف بن عبد الحمید کہتا ہے: ثوبان غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے کہا:
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن و حسین علیہم السلام کو اپنے زانو پر بٹھایا اور فاطمہ سلام اللہ علیہا کو اپنے

۱۔ فاطمۃ الزہرا، علامہ امینی، ص ۴۸
۲۔ شواہد التنزیل، ج ۲ ص ۱۳

دامن میں جگہ دی اور علی علیہ السلام کو اپنی آغوش میں، اس کے بعد فرمایا: یہ پنجتن میرے اہل بیت علیہم السلام ہیں"۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَقُولُ بِأُذُنَيَّ وَ إِلاَّ صَمَّتَا: أَنَا شَجَرَةٌ وَ فَاطِمَةُ حَمْلُهَا وَ عَلِيٌّ لِقَاحُهَا وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ ثَمَرُهَا وَ مُحِبُّونَا أَهْلَ الْبَيْتِ وَرَقُهَا۔[1]

"ابن عباس نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، فرمایا:

میں درخت ہوں، فاطمہ سلام اللہ علیہا اس کو اٹھانے والی، علی علیہ السلام اس کے مثمر، حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام اس کے میوہ، محبان اہل بیت علیہم السلام اس درخت کے پتے ہیں"۔

۱۰۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ: لیلة عُرِجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ رَأَيْتُ مَكْتُوباً عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ: لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ، مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ، عَلِيٌّ حَبِيبُ اللّٰهِ، الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ صَفْوَةُ اللّٰهِ، فَاطِمَةُ أَمَةُ اللّٰهِ، عَلَى اغِضِهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ۔[2]

"ابن عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا:

جب مجھے معراج پر لے جایا گیا تو دیکھا جنت کے دروازے پر لکھا ہوا تھا" خدا کے سوائے کوئی معبود نہیں، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، علی علیہ السلام حبیب خدا ہیں، حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام برگزیدہ خدا، فاطمہ سلام اللہ علیہا اس کی کنیز ہے، ان کے دشمنوں پر اللہ عزوجل کی لعنت ہو"۔

۱۱۔ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عَنِ الْكَلِمَاتِ الَّتِي تَلَقَّاهَا آدَمُ مِنْ رَبِّهِ فَتَابَ عَلَيْهِ قَالَ سَأَلَهُ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ إِلاَّ تُبْتَ عَلَيَّ فَتَابَ عَلَيْهِ۔[3]

۱۔ شواہد التنزیل، ج ۲ ص ۱۳

۲۔ مناقب خوارزمی، ص ۳۰۲، فرائد السمطین، ج ۲ ص ۵۶

۳۔ مناقب علی ابن ابی طالب، ابن مغازلی، ص ۶۳

"ابن عباس کہتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورہ بقرہ کی آیت ۳۷ کے بارے فرمایا:

پس آدم علیہ السلام نے اللہ سے کچھ کلمات سیکھے جو اس کی توبہ کا سبب بنے پوچھا گیا، فرمایا: وہ کلمات عبارت تھے۔ محمد، علی، فاطمہ، حسن و حسین علیہم السلام۔

خدا کو ان کے حق کا واسطہ دیا اور اس کی توبہ قبول ہوئی"۔

۱۲۔ عن ابن عباس ان النبی بسد الابواب الا باب علی بن ابی طالب قلت هذا حدیث حسنٌ عالی و انما امر النبی بسد الابواب و ذالك لان ابواب مساکنهم کانت شارعة الی المسجد و نهی الله تعالی عن الدخول فی المسجد والمکث فیه للجنب والحائض و خص علیا بالاباحة فی هذا الموضع و ما ذالك دلیل علی اباحة المکروه و انما خص بذالك لعلم من المصطفی بانه یتحری من النجاسة هو و زوجة فاطمة و اولاده و قد نطق القرآن بتطهیرهم فی قوله عزوجل إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً۔[1]

"ابن شافعی کہتا ہے کہ ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جتنے بھی دروازے مسجد میں کھلتے ہیں سب کو بند کیا جائے سوائے در علی علیہ السلام کے۔ یہ حدیث، بہت ہی عالی اور حسین ہے۔

بیشک پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا لوگوں کے دروازے بند کرنے کی وجہ یہ تھی کہ ان کے گھر کے دروازے مسجد میں گلی کی طرح کھلتے تھے، اللہ عزوجل نے ان کا مسجد میں توقف زن حائض، مرد جنب کو مسجد میں منع فرمایا

لیکن علی علیہ السلام کو یہ امر خصوصیت سے نوازا کہ مسجد میں داخل ہو اس کی دلیل یہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتے تھے کہ علی علیہ السلام، فاطمہ سلام اللہ علیہا اور ان کی اولاد نجاست سے دور ہیں کیونکہ اللہ عزوجل نے ان کو معصوم قرار دیا ہے اور آیہ تطہیر کو ان کے حق میں نازل فرمایا ہے (اس بناء پر دوسروں سے بہت زیادہ فرق رکھتے ہیں اور اصلاً لوگوں

۱۔ کفایۃ الطالب گنجی شافعی، ج ۱ ص ۳۰۸

کے ساتھ قابل قیاس نہیں ہیں (لایقاس بنا احد) طبق آیہ شریفہ آیت تطہیر"۔

۱۳۔ عن عمر ابن ابی سلمة ربیب النبی ص قال نزلت هذه الآیة علی النبی إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً فی بیت ام سلمة ۔[1]

عمر ابن ابی سلمہ کہتا ہے آیہ تطہیر ام سلمہ کے گھر میں رسول اللہ ص پر نازل ہوئی۔

۱۴۔ القاضی السید نور الله الحسینی المرعشی التستری اعلی الله مقامه قال فی قول الله إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً اجمع المفسرون و روی الجمهور کاحمد بن حنبل و غيره انها نزلت فی علی و فاطمه والحسن والحسین.

"مرحوم قاضی شہید ثالث سید نور اللہ تستری صاحب "احقاق الحق" فرماتے ہیں:

تمام مفسرین کا اجماع ہے و جمہور جماعت اہل سنت مانند احمد بن حنبل وغیرہ اعتراف کرتے ہیں کہ یہ آیت علی، فاطمہ، حسن وحسین علیہم السلام کی فضیلت میں نازل ہوئی۔

مسلماً یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویوں کو شامل نہیں کیونکہ اہل بیت علیہم السلام کہا گیا ہے اس سے منظور علی، فاطمہ، حسن وحسین علیہم السلام ہیں، نہ کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویاں اور اس کو اہلسنت نے بھی قبول کیا ہے، فقط کچھ لوگوں نے روایات ضعیف سے تمسک کیا ہے جو بھروسے کے قابل نہیں ہیں، کیونکہ از نظر سند ضعیف ہیں اور از نظر دلالت بھی حتیٰ ابن حجر عسقلانی جو متعصب سنی ہے وہ بھی قائل ہوا ہے کہ سب اتفاق اجماع رکھتے ہیں کہ یہ آیت شان آل عباء علیہم السلام میں نازل ہوئی ہے

بہت زیادہ سنی علماء "احقاق الحق" میں لائے ہیں جو سورہ احزاب کی آیت ۳۳ کے بارے کہتے ہیں پنجتن علیہم السلام کے بارے میں نازل ہوئی ہے

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، علی، فاطمہ، حسن وحسین علیہم السلام۔

۱۔ کفایة الطالب، ج ۱ ص ۲۳۱ ۔ دس دس روایات اس آیت کے بارے میں ان صفحات پر لاتے ہیں۔

"بحث حدیثِ کساء کی تکمیل کے لئے چند امثال":۔

ہم یہاں پر کچھ امثال بیان کریں گے کہ بحث شرح حدیث کساء کامل ہو۔

(۱)۔ احمد بن حنبل نے اپنی کتاب "مسند" میں کہا ہے:

حدثنا حماد بن سلمة عن علی بن زید عن انس عن النبی انه کان یمر علی باب فاطمة شهرا قبل صلاة الصبح فیقول الصلاة یا اهل البیت إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ ۔[1]

"احمد بن حنبل اپنی "مسند" میں اس طرح کہتا ہے:

حماد بن سلمہ علی بن زید سے وہ انس سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتا ہے کہ ایک ماہ نماز صبح سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بی بی سیدہ سلام اللہ علیہا کے گھر آتے (کچھ روایات میں ۶ ماہ جو صحیح تر ہے) اور فرماتے: "الصلاۃ اے اہل البیت علیہم السلام:

إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ۔

(۲)۔ ابو عبدالرحمن بن شعیب النسائی متوفائی سن ۳۰۳ اس طرح کہتا ہے:

لما نزلت إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً ۔[2]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی، فاطمہ، حسن وحسین علیہم السلام کو بلایا۔ اس کے بعد فرمایا:

اللهم اهل بیتی......

خدایا! یہ افراد میرے اہل بیت علیہم السلام ہیں، رجس و پلیدی کو ان سے دور فرما، ان کو پاک و مطہر قرار دے"۔

(۳)۔ حاکم نیشاپوری متوفی سال ۴۰۵ اس طرح کہتا ہے:

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: فِي بَيْتِي أُنْزِلَتْ إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ - لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ قَالَتْ:

۱۔ مسند احمد حنبل، ج ۸ ص ۷۴، ۲ طبع حیدر آباد، احقاق الحق، ج ۲ ص ۵۰۳

۲۔ کتاب خصائص، ص ۴ طبع مصر، مسند احمد حنبل، ج ۸ ص ۷۴، ۲ طبع حیدر آباد، احقاق الحق، ج ۲ ص ۵۰۳

فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ إِلَى فَاطِمَةَ وَ عَلِيٍّ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ وَ قَالَ: هٰؤُلَاءِ أَهْلِي. قَالَتْ: فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمَا أَنَا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ قَالَ: انك على خير و هولاء اهل بيت اللهم اهلی احق.[1]

"عطا ابن یسار ام سلمہ سے روایت کرتا ہے کہ کہا:

آیہ تطہیر میرے گھر میں نازل ہوئی، پس رسول اللہ ﷺ نے علی، فاطمہ، حسن وحسین علیہم السلام کی طرف ہمیں بھیجا اور فرمایا: خدایا! یہ بزرگواران میرے اہل بیت علیہم السلام ہیں

ام سلمہ کہتی ہیں: میں نے عرض کیا:

یارسول اللہ ﷺ! میں بھی آپ کے اہل بیت علیہم السلام کا جز ہوں؟

فرمایا: تم خیر پر ہو مگر یہ میرے اہل بیت علیہم السلام ہیں۔

خداوندا! میرے اہل بیت علیہم السلام شائستہ تر ہیں کہ ان کی شان میں یہ آیت نازل ہو"۔

(۴)۔ حاکم نیشابوری اس کو بیان کرتے ہیں:

قَالَ: خَطَبَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ النَّاسَ حِينَ قُتِلَ عَلِيٌّ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: لَقَدْ قُبِضَ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ رَجُلٌ لَمْ يَسْبِقْهُ الْأَوَّلُونَ وَلَا يُدْرِكُهُ الْآخِرُونَ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيهِ رَايَتَهُ وَيُقَاتِلُ جِبْرِيلُ عَنْ يَمِينِهِ وَمِيكَائِيلُ عَنْ يَسَارِهِ فَمَا يَرْجِعُ حَتَّى يَفْتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَمَا تَرَكَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ صَفْرَاءَ وَلَا بَيْضَاءَ إِلَّا سَبْعَ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَضَلَتْ مِنْ عَطَائِهِ أَرَادَ أَنْ يَبْتَاعَ بِهَا خَادِماً لِأَهْلِهِ ثُمَّ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَرَفَنِي فَقَدْ عَرَفَنِي وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْنِي فَأَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَأَنَا ابْنُ الْوَصِيِّ وَأَنَا ابْنُ الْبَشِيرِ وَأَنَا ابْنُ النَّذِيرِ وَأَنَا ابْنُ الدَّاعِي إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِهِ وَالسِّرَاجِ الْمُنِيرِ وَأَنَا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ الَّذِينَ أَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيراً وَأَنَا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ الَّذِينَ افْتَرَضَ اللّٰهُ مَوَدَّتَهُمْ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فَقَالَ

۱۔ مستدرک علی الصحیحین، ج ۲ ص ۴۱۶، احقاق الحق، ج ۲ ص ۵۰۴

لِنَبِيِّهِ: (قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ وَمَنْ يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَزِدْ لَهُ فِيهَا حُسْناً).

فَاقْتِرَافُ الْحَسَنَةِ مَوَدَّتُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ.[1]

"بیشک ایک مرد (امیر المومنین علیہ السلام) کی اس شب میں (۲۱ ماہ مبارک رمضان) روح قبض ہوئی

ایک مرد کہ جس سے پہلے ایمان اور ہر جہات میں کسی نے سبقت نہیں لی اور جو بعد میں آئے انہوں نے اس کی حقیقت کا ادراک نہیں کیا

رسول اللہ ﷺ نے ان کو پرچم عطا کیا

پس آنحضرت ﷺ کے ساتھ دشمنوں کے ساتھ جنگ کی، جبرئیل اس کی دائیں جانب اور میکائیل بائیں جانب سے بعنوان حامی تھے

کسی بھی جنگ سے نہیں پلٹے مگر یہ کہ کامیاب ہو کر پلٹے

اللہ عزوجل نے دشمنوں پر ان کو غالب کیا اور مال دنیا سے ۷۰۰ درہم سے زیادہ نہ تھا اور چاہتے تھے کہ اپنے گھر کیلئے ایک غلام خریدیں (مگر اس سے پہلے شہید ہو گئے)

اس کے بعد امام حسن علیہ السلام نے اس طرح اضافہ کیا کہ اے لوگو!

جو مجھے جانتا ہے جانتا ہے جو نہیں جانتا جان لے میں حسن علیہ السلام ابن علی علیہ السلام، میں ابن الوصی ہوں، ابن البشیر اور میں ابن النذیر ہوں اور میں ابن داعی الی اللہ ہوں

میں ابن سراج منیر ہوں

میں اہل البیت علیہم السلام سے ہوں کہ جبرئیل ہمارے پاس نازل ہوئے اور اللہ عزوجل نے جس کے بارے فرمایا کہ ان کو ہر رجس وآلودگی سے پاک کیا

میں اس اہل بیت علیہم السلام سے ہوں کہ جس کی مودت اللہ عزوجل نے ہر مسلمان پر واجب فرما کر کہا:

قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ.

۱۔ مستدرک الصحیحین، ج ۳ ص 73

"کہیے کہ میں تم سے اس (تبلیغ و رسالت) پر کوئی معاوضہ نہیں مانگتا سوائے اپنے قرابتداروں کی محبت کے"۔

وَمَن يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهُ فِيهَا حُسْنًا۔[1]

"اور جو کوئی نیک کام کرے گا ہم اس کی نیکی میں اضافہ کر دیں گے"۔

(۵)۔ حافظ ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی متوفائی سنہ ۴۶۳ تاریخ بغداد جلد ۱۰ طبع امین خانجی مصر میں اس طرح لکھتا ہے:

عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ قَالَ: جَمَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عَلِيّاً وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ ثُمَّ أَدَارَ عَلَيْهِمُ الْكِسَاءَ فَقَالَ: هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي اللّٰهُمَّ أَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَ طَهِّرْهُمْ تَطْهِيراً [و] زَادَ أَبُو النَّضْرِ وَ أُمُّ سَلَمَةَ عَلَى الْبَابِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَسْتُ مِنْهُمْ فَقَالَ: إِنَّكِ لَعَلَى خَيْرٍ وَإِلَى خَيْرٍ۔[2]

"عطیہ عوفی ابی سعید خدری سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خداوند کے اس قول:

إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ۔

کے بارے میں روایت کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی، فاطمہ، حسن وحسین علیہم السلام کو جمع کیا، اس کے بعد ان پر کساء کھینچی اور فرمایا: یہ بزرگوار میرے اہل بیت علیہم السلام ہیں۔ خدایا میرے اہل بیت علیہم السلام کو رجس وآلودگی سے دور رکھ۔

ام سلمہ کنارے میں کھڑی تھیں پوچھا:

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا میں اہل بیت علیہم السلام سے نہیں ہوں؟

فرمایا: تم خیر پر ہو (لیکن اہل بیت علیہم السلام سے نہیں)۔

(۶)۔ حافظ اندلس شیخ ابوعمرو یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبر اندلسی متوفائی سنہ ۴۶۳

---

[1]۔ سورہ شوریٰ، آیت: ۲۳

[2]۔ احقاق الحق، ج ۲ ص ۵۰۷

کہتا ہے کہ جب آیت: "إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً۔ نازل ہوئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ، علی، حسن وحسین علیہم السلام کو ام سلمہ کے گھر میں بلایا اور فرمایا: خدایا! یہ میرے اہل بیت علیہم السلام ہیں، پس رجس وآلودگی کو ان سے دور فرما اور ان کو مطہر کر"۔[1]

(۷)۔ شافعی منقبت اہل بیت علیہم السلام میں کہتا ہے:

"آل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بيت مطهر محبتهم مفروضة كالمودة

هم الحاملون السر بعد نبيهم

ووراثة اكرم بها من وراثة۔[2]

یہاں پر بہت سے اہلسنت کے عالموں کو مرحوم شہید قاضی سید نور اللہ حسینی مرعشی تستری "احقاق الحق" میں رابطہ سند حدیث شریف کساء میں ذکر کرتے ہیں بطور فہرست وار بیان کریں گے، ان لوگوں نے حکایت نزول آیہ تطہیر حدیث کساء کو اپنی کتب میں ذکر کیا ہے۔ محض کسب اطلاع افراد مصنف کیا سنی کیا شیعہ کوئی اعتراض نہ ہو، اپنی عاقبت کی فکر کریں اور دیکھیں کہ کس کی پیروی کرتے ہیں آیا ان افراد کی کہ جن کی پیروی کا خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دستور دیا پیروی کرتے ہیں جن کے لئے خدا قرآن میں اس راہ کو کہ جو خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی کو بیان کیا، فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ۔[3]

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا۔[4]

یا وہ افراد جو شیطان یا شیطان صفات لوگوں کی پیروی کرتے ہیں در اصل وہ بقول قرآن اپنے لئے غضب خدا خریدتے ہیں اور گمراہی کے راستے پر نکل پڑے ہیں اور

---

[1]۔ الاستیعاب، ج ۲ ص ۴۶۰ طبع حیدرآباد، احقاق الحق، ج ۲ ص ۵۰۸

[2]۔ احقاق الحق، ج ۲ ص ۵۳۴

[3]۔ سورہ مائدہ، آیت: ۶۷

[4]۔ سورہ مائدہ، آیت: ۳

اس آیت کے مشمول ہوئے ہیں:

فَبَآءُوْا بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ[1]

(۸)۔ احمد مؤید یاسر بن الحسین بن ہارون بن الحسین بن محمد بن ہارون بن محمد بن القاسم بن الحسین الامیر ابن زید ابن الحسن السبط متوفائے ۴۱۱ھ کتاب امالی میں ص ۲۳ طبع صفاء۔

(۹)۔ بیہقی احمد بن حسین بن علی متوفائے ۴۵۶ھ کتاب سنن الکبریٰ ج ۲ ص ۱۴۹ طبع حیدرآباد میں۔

(۱۰)۔ ابو الحسن علی بن احمد الواحدی نیشابوری متوفائے ۴۶۸ و یا ۴۶۵ کتاب "اسباب النزول" ص ۲۶۷ طبع مصر میں۔

(۱۱)۔ حسین بن مسعود شافعی متوفی ۵۱۶ھ کتاب "مصابیح السنۃ" ج ۲ ص ۲۰۴ طبع القاہرہ بطبع الخشاب میں۔

(۱۲)۔ محمود بن عمر الزمخشری متوفی ۵۲۸ اپنی تفسیر میں بنام "الکشاف" ج ۱ ص ۱۹۳ مصر بطبع مصطفیٰ محمد۔

(۱۳)۔ ابوبکر محمد بن عبداللہ بن محمد اشبیلی مالکی معافری مشہور بہ ابن عربی متوفی ۵۴۲ "احکام القرآن" ج ۲ ص ۱۶۶ طبع مصر میں۔

(۱۴)۔ مسند سلیمان بن داؤد بن جارود فارسی الاصل، ص ۲۴۷ طبع حیدرآباد۔

(۱۵)۔ ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل شیبانی مروزی متوفائے ۲۴۱ھ، ج ۱ ص ۳۳۱ طبع القاہرہ میں۔

(۱۶)۔ "کتاب مباہلہ" میں مسند سے نقل کرتا ہے، ج ۳ ص ۵۹ ۳ و ص ۲۸۵ طبع القاہرہ، ج ۴ ص ۱۰۷، ج ۶ ص ۲۹۳، ج ۳ ص ۲۹۷، ج ۳ ص ۳۰۴ و ص ۳۱۳۔

(۱۷)۔ ترمذی صاحب صحیح متوفائی ۲۹۷ھ۔

(۱۸)۔ محمد بن عثمان بن ابی شیبہ کوفی متوفی ۲۹۱۔

1۔ سورہ بقرہ، آیت: ۹۰

(۱۹)۔ طبری محمد بن جریر متوفی ۳۱۰ھ اپنی تفسیر، ج ۲۲ ص ۲ طبع اول مصر۔

(۲۰)۔ سلیمان بن احمد بن ایوب طبرانی متوفائی سنہ ۳۰۶ در مجمع خود و صواعق، ص ۸۵ طبع اول بہ مصر از ابن حجر عسقلانی۔

(۲۱)۔ جصاص متوفائی ۳۷۰ در کتاب "مباہلہ حدیث را در احکام القرآن" ج ۳ ص ۴۴۳ طبع القاہرہ آوردہ۔

(۲۲)۔ نیشاپوری متوفی ۴۰۵ "مستدرک الصحیحین" ج ۲ ص ۳۱۶، ج ۳ ص ۱۴۶ طبع حیدرآباد میں کے کئی صفحات پر اپنی کتاب "مستدرکات الصحیحین" میں اس پوری حدیث کو لایا ہے۔

(۲۳)۔ ابوالفضل قاضی عیاض مغربی یحصبی متوفی ۵۴۴ھ اپنی کتاب "شفاء" میں بعریف "حقوق المصطفیٰ" ج ۲ ص ۴۱ طبع آستانہ طبع عثمانیہ۔

(۲۴)۔ مؤید موفق ابن احمد خطیب خوارزمی متوفائی ۵۶۸ کتاب "مناقب" ص ۳۵۰ میں۔

(۲۵)۔ علی بن حسن بن ھبۃ اللہ دمشقی شامی معروف بن ابن عساکر متوفائی ۵۷۱ "تاریخ دمشق" ج ۴ ص ۲۰۴ طبع مصر میں۔

(۲۶)۔ فخر دین محمد رازی متوفی ۶۰۶ اپنی تفسیر ج ۲ ص ۷۰۰ طبع الاستانۃ میں۔

(۲۷)۔ ابوالسعادات مبارک بن محمد بن اثیر جزری متوفائی ۶۰۶ کتاب "الجامع الاصول" ج ۱ ص ۱۰۱ طبع القاہرہ میں۔

(۲۸)۔ حسن بن حسین بن علی بن محمد بن بطریق اسدی قرن ۶۰۰ بلکہ کتاب "نہج العلوم الی نفی المعدوم" میں۔

(۲۹)۔ عز الدین ابوالحسن علی بن اثیر جزری موصلی متوفائی ۶۳۰ کتاب "اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ" ج ۲ ص ۱۲ طبع مصر میں۔

(۳۰)۔ ابوالمظفر یوسف واسط بن عبداللہ مشہور بہ سبط بن الجوزی متوفی ۶۵۴ھ کتاب "تذکرۃ الاطہار" میں۔

(۳۱)۔ گنجی شافعی متوفی ۶۵۸ھ کتاب "کفایۃ الطالب الباب الماۃ" ص ۲۳۲ طبع النجف

الاشرف میں۔

(۳۲)۔ کمال الدین محمد بن طلحہ شافعی متوفی ۶۵۴ھ کتاب "مطالب السول فی مناقب آل الرسول" ص ۸ طبع تہران میں۔

(۳۳)۔ ابو عبداللہ محمد ابن احمد انصاری قرطبی اندلسی متوفی ۶۷۱ھ کتاب "الجامع الاحکام القرآن" ج ۱۴ ص ۱۸۲ الطبعۃ الاولی بالقاہرہ المحمیۃ۔

(۳۴)۔ یحیٰ بن شرف الدین دمشقی نووی متوفی ۶۷۶ھ یا ۶۷۷ھ کتاب "شرح المہذب" ص ۳۹ طبع لاہور بمطبعۃ الامامیہ میں۔

(۳۵)۔ قاضی بیضاوی متوفی ۶۸۲ھ تفسیر "سورہ شوریٰ" ص ۳۸۷ طبع مصر قدیم میں۔

(۳۶)۔ محب الدین احمد بن عبداللہ طبری متوفی ۶۹۴ھ اپنی کتاب بنام "ذخائر العقبیٰ" ص ۲۱ طبع مصر میں۔

(۳۷)۔ نسفی متوفی ۷۰۱ اپنی تفسیر بنام "المدارک" میں المطبوع بہامش تفسیر الخازن، ص ۴۸ و ۹۵۔

(۳۸)۔ ولی دین محمد بن عبداللہ خطیب عمری تبریزی آٹھویں صدی سے اپنی کتاب "مشکاۃ المصابیح" میں۔

(۳۹)۔ عماد الدین ابوالفداء اسمعیل بن کثیر القرشی دمشقی متوفی ۷۷۴ھ اپنی تفسیر، ج ۳ ص ۴۸۳ طبع مصر میں۔

(۴۰)۔ نورالدین علی بن بکر ہیثمی متوفی ۸۰۷ھ اپنی کتاب "مجمع الزوائد" ج ۹ ص ۱۶۶ و ۱۶۸ طبع القاہرہ میں۔

(۴۱)۔ علی بن محمد احمد مالکی مکی جو مشہور تھے ابن صباغ متوفی ۸۵۵ھ کتاب "فصول المہمہ" ص ۸۷ طبع نجف اشرف میں۔

(۴۲)۔ شہاب الدین احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی کنانی عسقلانی شافعی مشہور تھے ابن حجر سے متوفی ۸۵۲ھ اپنی کتاب "الاصابۃ" ج ۲ ص ۵۰۲ طبع مصر میں۔

(۴۳)۔ الکافی الشافی فی تخریج احادیث الکشاف ص ۲۶، الحدیث ۲۱۶ طبع مصر از عسقلانی۔

(۴۴)۔ فتح الباری شرح صحیح بخاری ج ۳ ص ۴۲۲ طبع مصر قدیم عسقلانی۔

(۴۵)۔ شمس الدین ابو عبداللہ محمد ابن احمد ذہبی متوفی ۷۴۸ھ کتاب "تلخیص المستدرک" میں المطبوع فی ذیل "المستدرک" ج ۳ ص ۱۴۶ طبع حیدرآباد۔ اس میں چند احادیث کو شامل کیا ہے۔

(۴۶)۔ حمید بن احمد محلی الیمانی اپنی کتاب بنام "الحدائق الوردیہ" میں (المخطوط)۔

(۴۷)۔ نظام الدین حسن اعرج بن محمد بن حسین قمی متوفی اواخر ۹۰۰ھ میں اپنی تفسیر جو مشہور ہے تفسیر نیشاپوری کے نام سے "المطبوع بہامش الطبری" ج ۳ میں سورہ احزاب ذیل آیہ تطہیر میں۔

(۴۸)۔ سید عطاء اللہ حسینی (دشتکی شیرازی) اصیل الدین متوفی ۹۰۳ھ کتاب "روضۃ الاحباب" میں۔

(۴۹)۔ عبدالرحمٰن جلال الدین ابوبکر سیوطی شافعی مصری متوفی ۹۱۱ھ اپنی کتاب "الدر المنثور" ج ۵ ص ۱۹۸، ۱۹۹ طبع القاہرہ۔

(۵۰)۔ یہی عالم اپنی کتاب "الخصائص الکبریٰ" ج ۲ ص ۲۹۴ و ۲۶۴ طبع حیدرآباد میں۔

(۵۱)۔ اور کتاب "الاتقان سیوطی" ج ۲ ص ۲۰۰ طبع مصر میں۔

(۵۲)۔ اپنی کتاب "الاکلیل علی مافی فلک النجاۃ" ص ۴۳ طبع لاہور میں۔

(۵۳)۔ فضل بن روزبہان خنجی الناصبی متوفی ۹۲۷ھ۔

(۵۴)۔ غیاث الدین بن ہمام الدین مقلب بہ خواندمیر متوفی ۹۴۲ھ اپنی کتاب "حبیب السیر" ج ۱ ص ۴۰۷۔

(۵۵)۔ احمد بن حجر مکی ہیثمی متوفی ۹۷۴ھ اپنی کتاب بنام "صواعق المحرقہ" طبع قدیم میں۔

(۵۶)۔ میر محمد صالح حسینی حنفی ترمذی کشفی اپنی کتاب "مناقب مرتضوی" ص ۴۳ بمبئی میں۔

(۵۷)۔ علاء الدین علی بن عبدالمالک حسام الدین قاضی خان مشہور بہ متقی ہندی متوفی ۹۷۵ھ اپنی کتاب "منتخب کنز العمال المطبوع بہامش کتاب" مسند احمد بن حنبل ج ۵ ص ۹۶ طبع مصر میں۔

(۵۸) ابومحمد حسین بن محمد بن احمد علوی دمشقی اپنی کتاب "المناقب" ۹۷۸ھ میں۔

(۵۹) محمد شافعی یمانی قیسی خزرجی اشعری الاصول الابی (ابی شہری یمن میں ہے) ۱۱۱۰ سنہ کے اواخر میں شرح منظومہ بنام سعدیہ میں۔

(۶۰)۔ علی بن ابراہیم بلخی حنفی جو ۱۱۱۰ھ کے عالموں میں سے ہیں اپنی کتاب "بحر المناقب المخطوط" میں۔

(۶۱)۔ علی قاری متوفی ۱۰۱۴ یا ۱۰۱۶ھ اپنی کتاب "شرح فقہ الاکبر" ص ۸۳ المطبوعۃ المعرفۃ بگلزار محمدی میں۔

(۶۲)۔ عبدالرؤف مناوی متوفی ۱۰۳۱ یا ۱۰۳۵ "شرح جامع الصغیر" ص ۳۶ الطبع گلزار محمدی میں۔

(۶۳)۔ صاحب کتاب "ارجح المطالب فی فلک النجاۃ" ص ۵۶ طبع لاہور میں۔

(۶۴)۔ صاحب کتاب "الکفایۃ علی مافی فلک النجاۃ" ص ۳۹ طبع گلزار محمدی میں۔

(۶۵)۔ برہان الدین علی بن ابراہیم حلبی شافعی متوفی ۱۰۴۴ھ اپنی کتاب "السیرۃ الحلبیہ" میں۔

(۶۶)۔ عبدالحق دہلوی متوفی ۱۰۰۲ھ اپنی کتاب "مدارج النبوۃ" ص ۵۸۹ طبع دہلی میں۔

(۶۷)۔ زرقانی متوفی ۱۱۲۲ھ کتاب "الشہیر" ص ۲ و ۴ میں۔

(۶۸)۔ عبداللہ بن محمد بن عامر شبراوی شافعی مصری متوفی ۱۱۷۲ھ اپنی کتاب "الاتحاف" ص ۵ طبع مصر میں۔

(۶۹)۔ محمد صبان مصری متوفی ۱۲۰۶ھ کتاب "اسعاف الراغبین المطبوع بہامش نور الابصار" ص ۱۰۵ طبع مصر مطبعۃ مصطفیٰ محمد۔

(۷۰)۔ قاضی حسین بن احمد بن حسین بن علی بن محمد سلیمان بن صالح سیاغی حیمی یمانی صغانی متوفی ۱۲۲۱ھ اپنی کتاب "بنان الروض النضیر" ج ۱ ص ۱۰۶ میں۔

(۷۱)۔ محمد بن علی شوکانی صنعانی یمانی متوفی ۱۲۵۰ھ۔

(۷۲)۔ سید الملوک الاسلام شرف آل الرسول حمید الدین یحییٰ حسنی امام زیدیہ کتاب "فتح القدیر" ج ۴ ص ۲۷۰ طبع القاہرہ میں۔

(۷۳)۔ ابوالفضل سید شہاب الدین محمود آلوسی بغدادی مفتی عامہ عراق کی طرف متوفی ۱۲۷۰ھ اپنی تفسیر "روح المعانی" ج ۲۲ ص ۱۴ طبع القاہرہ بمطبعۃ المنیر یہ میں۔

(۷۴)۔ شبلنجی متوفی اوئل قرن ۱۴ اپنی کتاب "نور الابصار" ص ۱۱۲ طبع مصر مطبعۃ مصطفیٰ محمد۔

(۷۵)۔ سید صدیق حسن خان حسینی قرن ۱۴ سے کتاب "تشریف البشر بذکر الائمۃ الاثناء عشر" ص ۴ طبع بھوپال میں۔

(۷۶)۔ حسن عدووی حمزاوی مصری مالکی متوفی ۱۳۰۳ھ کتاب "مشارق الانوار فی فوز اہل الاعتبار" ص ۸۴ طبعۃ القاہرہ۔

(۷۷)۔ شیخ یوسف بن اسمعیل مبہانی قرن ۱۴ سے اپنی کتاب بنام "بالشرف المؤید لآل محمد علیہم السلام" ص ۶ طبع مصر میں۔

(۷۸)۔ سید ابوبکر بن شہاب الدین علوی حسینی شافعی حضرمی اوائل قرب ۱۴ھ اپنی کتاب بنام "رشفۃ الصادی من بحر فضائل نبی الہادی" ص ۱۱ طبع القاہرۃ بہ مصر میں۔

البتہ کتاب شریف "احقاق الحق" اس تعداد سے زیادہ عالم اہل تسنن کو بیان کرتے ہیں لیکن ہم تو چاہتے تھے کہ ہم ذکر کریں کہ حدیث شریف کساء اتفاق اجماعی ہے فریقین میں اور کسی قسم کا شک نہیں کہ آیہ تطہیر اہل بیت اطہار علیہم السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے۔فقط اختلاف یہ ہے کہ کیا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویاں بھی شامل ہیں یا نہیں؟

اور ہم نے کہا: مسلماً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ شریک آیہ تطہیر نہیں بلکہ پانچ نور مقدس شامل ہیں کہ یہ ہیں:

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، علی مرتضیٰ، فاطمہ کبریٰ، حسن مجتبیٰ و حسین شہید کربلا صلوات اللہ و سلامہ علیہم اجمعین۔

البتہ باقی آئمہ علیہم السلام بھی مسلماً اس آیہ تطہیر میں شامل ہیں کیونکہ موقع نزول آیہ شریفہ تشریف نہیں رکھتے تھے، اس کے بعد ایک ایک کر کے زمین پر قدم رکھا لیکن قانون ایک ہے

البتہ ایک گروہ کینہ ور وحسود بنسبت مناقب آل رسول علیہم السلام چاہتا ہے کہ نور خدا کو

خاموش کریں مگر بقول قرآن اس کی قدرت نہیں رکھتے

وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے

انہوں نے کوشش کی اس مطلب کے برعکس کہ ظاہر کریں اور کہیں کہ اہل بیت علیہم السلام عصمت نہیں رکھتے۔ اگر کوئی مقام عصمت کا ان کے لئے قائل نہ ہو در واقع انہوں نے قول خداوند کو رد کیا

اور سوائے کافر عنید و منافق لئیم و ناصبی پلید کوئی قول خداوند کو رد نہیں کرتا ان شاء اللہ اللہ و حضرات معصومین علیہم السلام اور خصوصی روز قیامت کی شفاعت کرنے والی ہستی بی بی سیدہ سلام اللہ علیہا کی چاہت سے امید ہے

ہماری اور ان افراد کی جنہوں نے اس کتاب کو ٹائپ کیا، جلد بنائی اور اس کتاب کی چھاپ میں زحمت کی اور اہل مطالعہ و ولایت کی محنت قبول فرمائے۔ ان شاء اللہ

صلی اللہ علی محمدٍ و آلہ الطیبین الطاہر المعصومین لعنۃ اللہ علی اعدائهم و مخالفیهم و معاندیهم الی یوم الدین۔

تمت بعون اللہ تبارك و تعالیٰ

یہ کتاب سوموار ۷ جمادی الثانی ۱۴۳۰ھ
عبد حقیر فیض اللہ ویکی
کے قلم سے تمام ہوئی

SABEEL E SAKINA
PAKISTAN
W: www.ziaraat.com
P: +92 (0) 333 3589 401 (KHI)
+92 (0) 321 4664 333 (LHR)
@: webmaster@ziaraat.com
f: fb.com/ziaraatdotcom.official
WhatsApp: +92 (0) 348 8640 778

ISBN: 978-969-720-015-3

Price: Rs 2500/- Set